



ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری

DR. ZAKIR HUSAIN LIBRARY

JAMIA MILLIA ISLAMIA
JAMIA NAGAR

NEW DELHI

Please examine the book before taking it out. You will be responsible for damages to the book discovered while returning it.

D U E D A T E

Cl. No. 345.94

Acc. No. 72285

168A476;1

Late Fine Ordinary books 25 p. per day, Text Book

Re. 1/- per day, Over night book Re. 1/- per day.

[illegible]

THE
LAW OF EVIDENCE
 IN
BRITISH INDIA,
 BEING A COMMENTARY IN HINDUSTANI
 ON
THE INDIAN EVIDENCE ACT
 (1 OF 1872.)

AS AMENDED BY
 THE INDIAN EVIDENCE ACT AMENDMENT ACT,
 (XVIII OF 1872.)
 TOGETHER WITH
 THE INDIAN OATHS ACT (X OF 1873.)

BY
SYED MAHMOOD,
 OF LINCOLN'S INN, ESQUIRE, BARRISTER AT LAW,
 ADVOCATE OF THE HIGH COURT, ALGAHABAD.

شرح
قانون شہادت مجریہ ہند

یعنی
 ایکٹ اول سنہ ۱۸۷۲ ع
 حسب ترمیم ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ ع
 معہ

قانون حلف مجریہ ہند

یعنی
 ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ ع
 مؤلفہ

سید محمود

پیرسٹر ایٹ لا - لنکنز ان و ایڈورکیٹ ہائی کورٹ الہ آباد

ALIGARH:

PRINTED AT THE INSTITUTE PRESS.

1876.

رجسٹری معتمدی حق تصنیف بہ موجب ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۲۷ ع ۵۵۰ میں آئی ہے

TO
JOHN PEARSON ESQUIRE, Q. C.
BENCHER OF LINCOLN'S INN,

THIS WORK IS,
WITH KIND PERMISSION,
INSCRIBED AS AN HUMBLE TOKEN
OF
SINCERE RESPECT AND GRATITUDE.

بجذاب

جان پیرسن اسکوائر -- کیو . سی .

بینچر آف لنکنز ان

اسی کتاب کو

اُن کی عنایت آمیز اجازت سے

بطور دای تعظیم و احسانندی کی ایک نیازمندانہ نشانی کے

اُن کے نام سے معنون کیا

دیباچہ

یہ کتاب اس غرض سے تالیف کی گئی ہے کہ وہ حاجت رفع ہو جو کہ وکلاء ضلع کو قانون شہادت متجربہ ہند کے مسائل سمجھنے میں پیش آتی ہے قانون شہادت گو کہ ہر حالت اور درجہ مقدمہ سے متعلق ہے اور ہر عدالت میں کارآمد ہے تاہم اُسکی ضرورت مقدمات ابتدائی میں سب سے زیادہ ہوتی ہے — حکام ہائی کورٹ اور نیز حکام پریوی کونسل اکثر اس امر کے شاکہ ہوتے ہیں کہ بڑے بڑے مقدمات کی ترتیب عدالت ضلع میں نہایت ابتر ہوتی ہے اور شہادت مناسب طور پر داخل نہیں ہوتی — کبھی تو بیکار شہادت غیر متعلق مسئل میں داخل ہو جاتی ہے اور کبھی عمدہ شہادت داخل ہونے سے رہ جاتی ہے — پس منجھکو امید ہے کہ ممبری اس فاجیز شرح سے اُن فرایض منصبی کے پورا کرنے میں مدد ملے جو کہ ضلع کی عدالتوں میں وکلاء اور نیز حکام کو پیش آتی ہیں *

علاوہ اس کے میں نے اس کتاب کو خاص کر اس نیت سے بھی لکھا ہے کہ اُن لوگوں کو جو قانون کو سیکھنا چاہتے ہیں ایک مشکل اور اہم حصہ قانون کے سیکھنے میں آسانی ہو — اس غرض کو حاصل کرنے کے لیئے میں نے اکثر مقاموں میں جہاں اختصار بآسانی ہوسکتا تھا طوالت کو گوارا کیا ہے *

حتی الوسع جو مسئلہ قانونی بیان کیا گیا ہے اُس کی تائید نظائر ہائی کورٹ کلکتہ و مدراس و بمبئی و الہ آباد و نیز پریوی کونسل سے کی ہے *

اس کتاب کے بآسانی کام میں آنے کے لیئے مختلف قسم و قد کے حروف مستعمل کیئے گئے جذبی وجہ سے مترو دفعہ و تعیلات و شرح و حاشیہ و حوالہ صاف الگ الگ دیکھاٹی دیتے ہیں *

ایکٹ ہذا کی ترمیم کہیں کہیں حسب ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ ع کے عمل میں آئی ہی مینے جہاں جہاں ترمیم ہوئی ہی وہاں متن ایکٹ میں حسب منشاء ترمیم عبارت تبدیل کر دی ہی اور بطور علامت کے حیثیت ترمیم شدہ کو مابین بریکٹ چھاپا ہی اور وہاں ہندسہ لگا کر حاشیہ پر حوالہ دیا ہی کہ کس دفعہ کے موافق وہ ترمیم ہوئی ہی اور خود اُس ایکٹ کو بھی تتمہ میں چھاپ دیا ہی۔۔۔ اس سے اُمید ہی کہ بہ نسبت اُور نسخوں ایکٹ ہذا کے جو کہ اُردو میں چھپی ہیں اس نسخہ سے کچھ زیادہ مدد ملے *

قانون حلف یعنی ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ ع قانون شہادت سے اسقدر ملا ہوا اور ہم مضمون ہی کہ میری شرح میں جا بجا اُس کی دفعات کا حوالہ ہی اور چونکہ گواہوں کی شہادت لینے میں حلف لازمی ہی لہذا اس ایکٹ کو بھی بغرض رفع دقت مینے تتمہ میں چھاپ دیا ہی * اس کتاب کے لکھنے میں مینے اپنی ذاتی رائے کو بہت کم دخل دیا ہی بلکہ نظر اس بات پر رکھی ہی کہ محقق مسائل قانون شرح میں لکھے جاویں اور اس غرض سے میں نے مصنفان متذکرہ ذیل کی تصنیفات سے مدد لی ہی *

بینتھم — تیلر — بیسٹ — راسکو — اسٹارکی — نارٹن — گوڈیو کنگھم *

مگر سب سے زیادہ مدد مجھکو فیلتڈ صاحب کی عمدہ کتاب قانون شہادت سے ملی ہی جسکا شکریہ یہاں ادا کیا جاتا ہی *

الہ آباد
۱۵ ستمبر سنہ ۱۸۷۶ ع

رائہ —
سید منجمود

فہرست مضامین

مقدمہ

۱

قانون اور اُسکی ضرورت

۱ ...

قانون کی تقسیم

۲ ...

مدارج تصفیہ

۲ ...

قانون کی بنیاد

۳ ...

لوازم حق

۳ ...

غرض عدالت

۴ ...

تعریف قانون شہادت اور اُسکی ضرورت

۴ ...

قانون شہادت جو اب جاری ہے

۵ ...

کیفیت شہادت

۶ ...

کیفیت شہادت قانونی

۶ ...

اصول جن پر کہ قانون شہادت مبنی ہے

۷ ...

فصل اصول ادخال شہادت

۷ ...

قواعد اصول اخراج شہادت

۸ ...

تعریف قانون شہادت کی

۹ ...

اصول جن پر کہ ایکٹ ہذا مبنی ہے

۱۰ ...

خرق مابین سماعتی شہادت اور سنی سنائی شہادت کے

۱۱ ...

طریقہ ترتیب ایکٹ ہذا

۱۲ ...

اصول متعارفہ مسلطہ عام قانون شہادت

۱۳ ...

قانون شہادت مجریہ ہند

ایکت نمبر ۱ بابت سنہ ۱۸۷۲ع

۲۳ ...

تہہ ۹

باب ۱ — متعلق ہونا واقعات کا

فصل ۱ — مراتب ابتدائی

صفحہ	مضمون	رقعہ
۱۴ ...	۱ — نام ایکٹ	۱
۶ ...	حدود نفاذ	
۱۵ ...	۲ — تناسب قوانین	۲
۱۸ ...	۳ — تعریفات	۳
۱۹ ...	عدالت	
۶ ...	واقعہ	
۶ ...	اقسام واقعات	
۲۲ ...	فوائد تشدلات	
۲۳ ...	واقعہ متعلقہ	
۶ ...	لفظ واقعہ متعلقہ کی تعریف	
۲۳ ...	واقعہ تنقیہی	
۲۵ ...	تفسیر واقعات	
۶ ...	مقدمات میں دو قسم کے واقعات ہوتے ہیں	
۶ ...	واقعات مقصود بالذات	
۶ ...	واقعات مقصود بالعرض	
۲۶ ...	امور تنقیح طلب	
۲۷ ...	اقسام امور تنقیح طلب	
۲۸ ...	دستاورز	
۲۹ ...	شہادتیں	

صفحہ	مضمون	صفحہ
۳۰ ...	تعریف شہادت	...
۳۱ ...	شعبہ تفسیم شہادت	...
۳۲ ...	واقعہ کا اثبات	...
" ...	واقعہ کا استرداد	...
۳۳ ...	واقعہ غدر مثبتہ	...
" ...	فرق مابین ثبوت و شہادت	...
۳۵ ...	۴ - جواز قیاس	...
" ...	لوزم قیاس	...
" ...	ثبوت قطعی	...
۳۶ ...	دفعہ مندرجہ مسودہ	...
۳۷ ...	فیاسات	...
" ...	تعریف قیاس	...
" ...	اقسام قیاس	...
" ...	ثبوت قطعی	...
۳۸ ...	تعریف ثبوت قطعی	...
" ...	مشابہت مابین ثبوت قطعی و مانع تقریر	...
" ...	مخالف	...

فصل ۲ - واقعات کا متعلق

مقدمہ ہونا

۳۹ ...	۵ - شہادت و افعات تنقیہی اور واقعات متعلقہ کی	...
۴۱ ...	دی جا سکتی ہی	...
۴۲ ...	احکام ضابطہ دیوانی نسبت پیشی شہادت کے	...
۴۳ ...	۶ - تعلق ان واقعات کا جو جزو معاملہ ہوں	...
۴۴ ...	دفعہ ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ - ایک اصول پر	...
۴۵ ...	مبنی نہیں	...

دفعہ مضمون صحتہ

۴۳	...	۷ — واقعات جو کہ نتیجہ یا وجہ یا باعث واقعہ
۴۴	...	دقیقہ کے ہوں
۴۵	...	۸ — وجہ، تحریک یا طیارہ یا عمل مابعد یا ماقبل
۴۶	...	واقعہ متعلقہ ہیں
۴۷	...	عمل جسکا اثر اقبال کے برابر ہی
۴۸	...	ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ ع دفعہ ۱۷ کی تشریح
۴۹	...	دفعہ ۱۷ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ ع کی تبدیلیات
۵۰	...	سکوت کا اثر
۵۱	...	اثر اداے ہوں یا جو زر قرضہ نسبت، قانون
۵۲	...	تمادی کے
۵۳	...	دفعہ ۲۱ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع
۵۴	...	۹ — واقعات جو تمہید واقعات متعلقہ کے ہوں
۵۵	...	اُمور قابل لحاظ دوبارہ تجویز تعلق واقعات
۵۶	...	تمہیدی
۵۷	...	۱۰ — اُمور جو کہ کسی سازشی نے نسبت مقصد
۵۸	...	عام سازش کے کیئے یا کہے ہوں
۵۹	...	اُمور قابل لحاظ دفعہ ۵۴
۶۰	...	۱۱ — واقعات غیر متعلقہ متعلقہ کب ہو جاتے ہیں
۶۱	...	۱۲ — واقعات مدد تعین مقدار ہرجہ
۶۲	...	۱۳ — جب حق یا رسم کی بحث ہو تو کیا کیا
۶۳	...	واقعات متعلقہ ہیں
۶۴	...	رسم کیا ہی
۶۵	...	شرایط جو از رسم
۶۶	...	رسم خلاف قانون
۶۷	...	رسم خلاف قاعدہ عام شاستر
۶۸	...	اقسام رسوم اہل ہندو
۶۹	...	مقدمہ ایراہیم بنام ایراہیم

صفحہ	مضمون	صفحہ
۷۰ ...	خاندان کرنل اسٹور	...
۷۱ ...	حق شفع اور اُسکے اقسام	...
۷۲ ...	رسم خلاف شرع محمدی قبل پابندی نہیں	...
" ...	تمثیلات مندرجہ مسودہ ایکٹ ہذا	...
۷۳ ...	فیصلجات مابین غیر اشخاص کے متعلق ہیں	...
" ...	جبکہ کسی حق یا رسم عام کی بحث ہو	...
۷۴ ...	علیٰ ہذا القیاس رائے اور بیانات اشخاص	...
" ...	رواج تجارتی	...
۷۵ ...	احکام قوانین نسبت رسم و رواج	...
" ...	حصول حقوق آسایش	...
۷۶ ...	دفعہ ۲۷ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع	...
" ...	لفظ بلا مزاحمت سے	...
۷۷ ...	لفظ بطور آسایش	...
" ...	لفظ بطور استحقاق	...
" ...	لفظ بلا فصل	...
" ...	لفظ راستہ	...
۷۸ ...	لفظ متجراے آب یا پانی کا فائدہ	...
۷۹ ...	لفظ شی آسایش بطور اثبات یا سلب	...
۸۰ ...	تشریح دفعہ ۲۷ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع	...
" ...	لفظ قائم نہ رہنا	...
" ...	لفظ مزاحمت	...
۸۱ ...	لفظ مطلع ہونا	...
" ...	تمثیلات دفعہ ۲۷ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع	...
۸۲ ...	دفعہ ۲۸ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع	...
" ...	تمثیل دفعہ ۲۸ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع	...
" ...	۱۴ — واقعات جن سے کہ حالت ذہنی یا جسمی ظاہر	...
" ...	ہوتی ہی واقعات متعلقہ ہیں	...

صفحہ	مضمون	صفحہ
۱۵	واقعات جنسے کہ اراکلی یا اتفاقی ہونا افعال	۹۱
۱۶	کام معلوم ہو	۹۳
۱۷	وجود سلسلہ کاروبار کب واقعہ منقطعہ ہی	۹۳
	تعاریف اقبال	۹۵
	دوسری تعریف اقبال کی	۹۶
	اقبال شہادت واسطہ ہی اُسکی تبدیل	۹۷
	اقسام اقبال	۹۸
	دفعہ ۳۲۳ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع	۹۸
	اقبال دیوانی	۹۹
	اقبال فوجداری	۹۹
	اقبال حافظہ تمدنی	۱۰۰
	دفعہ ۲۰ (الف) ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع	۱۰۰
	شرح	۱۰۰
	تتمہ دفعہ ۲۰ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع (ب)	۱۰۰
	تتمہ دفعہ ۲۰ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع (ج)	۱۰۰
	شرح	۱۰۰
	تشریحات دفعہ ۲۰ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع	۱۰۰
	شرح	۱۰۰
	تتمہ دفعہ ۱۰ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع (ب)	۱۰۰
	شرح	۱۰۱
	لب لاداب قانون نسبت اقبال تحریری حافظہ	۱۰۱
	تمادی	۱۰۲
	تعمیلات دفعہ ۲۰ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع	۱۰۳
۱۸	اقوال فریق مقدمہ یا اُسکے مختار مجاز کا	۱۰۳
	اقبال فریق مقدمہ بحیثیت قائمقامی	۱۰۴
	اقبال اشخاص حقدار	۱۰۵
	اقبال اشخاص جنسے کہ حق حاصل ہوا	۱۰۶
	بیماریات نزمانہ عدم حقداری غیر مؤثر ہیں	۱۰۷

صفحہ	مضمون	رقعہ
۱۰۷ ...	وجہ ادخال بیانات اشخاص حقدار	...
...	مابین شخص اقبال کنندہ اور اُس شخص کے	...
...	جسکے مقابلہ پر اقبال مستعمل کیا جاتا ہے	...
۱۰۸ ...	تعلق ضرور ہے	...
۱۱۰ ...	دفعہ ۱۶۷ — ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ع	...
...	اقرار شرعی	...
...	تعریف اقرار شرعی	...
۱۱۱ ...	اقرار بالنسب حسب احکام شرع متحدہ	...
۱۱۲ ...	شرایط جواز اقرار بالنسب	...
...	۱۹ — اقبالات ایسے اشخاص کے جنکا منصف بمقابلہ	...
۱۱۳ ...	فریق مقدمہ کے ثابت کرنا چاہئے	...
...	۲۰ — اقبالات اُن اشخاص کے جنپر صراحتاً فریق	...
۱۱۶ ...	مقدمہ نے حصر کیا ہو	...
۱۱۷ ...	اثر بیان حلفی شخص منحصر علیہ	...
...	ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۱ع — دفعہ ۹	...
۱۱۸ ...	ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ع — دفعہ ۱۰	...
...	ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ع — دفعہ ۱۱	...
...	۲۱ — اقبال بخلاف اقبال کنندہ کے قابل ادخال ہے	...
...	اور بعض صورتوں میں اُسکی طرف سے بھی	...
...	۲۲ — زبانی اقبال نسبت مضامین دمنائیز کے کب	...
۱۲۵ ...	متعلق ہے	...
۱۲۶ ...	۲۳ — اقبالات ممنوع الشہادت بمقدمات دیوانی	...
...	وجہ غیر متعلق ہونے ایسے اقبالات کی جو	...
...	بعد شہادت میں نہ داخل کرنے کے لیئے	...
۱۲۷ ...	کیئے گئے ہوں	...
...	ضرور ہے کہ فریقین نے آپس میں عہد اقبال	...
...	کے شہادت میں نہ داخل کرنیکا کر لیا ہو	...

صفحہ	مضمون	صفحہ
	۱۳ — اقبال جو بے باعث ترغیب دہسکی یا وعدہ کے	
۱۲۸ ...	کیا گیا ہو غیر منعلق ہی	...
۱۲۹ ...	وجہ وقعت اقبال فوجداری	...
۱۳۰ ...	مدلس جھوٹے اقبال جرم کی	...
’ ...	وجوہات جھوٹے اقبال جرم کرنے کی	...
۱۳۱ ...	غیر ثبوت وقوع حرم اقبال جرم کچھ اثر	...
’ ...	نہیں رکھنا	...
۱۳۲ ...	اقبال جرم بسبب غلط فہمی واقعات	...
’ ...	اقبال جرم بوجہ غلط فہمی قانون	...
’ ...	وجوہات جس کے سبب سے اقبال جرم ناقابل	...
’ ...	ادخال شہادت ہو جاتا ہی	...
۱۳۳ ...	شرایط جس کے بعد اقبال بوجہ وجوہات مصرعہ	...
’ ...	الا ناقابل ادخال شہادت نہ ہوگا	...
’ ...	تصریح شرایط مذکور	...
۱۳۴ ...	اقسام وجوہات ناجائز فتنہ ادخال اقبال جرم	...
۱۳۵ ...	۲۵ — اقبال رو بروے اہلکار پولیس	...
’ ...	۲۶ — اقبال رو بروے اہلکار پولیس بتدالت حراست	...
۱۳۶ ...	۲۷ — جس قدر بیان ملزم سے واقعہ کا حال کہلتا	...
’ ...	ہو اُس قدر بیان بہر صورت قابل ادخال	...
’ ...	شہادت ہی	...
’ ...	مدالیں ادخال بیان ملزم	...
۱۳۷ ...	۲۸ — اقبال جو کہ بعد رفع ہو جانے اثر ترغیب	...
’ ...	وغیرہ کے کیا جاوے قابل ادخال شہادت ہی	...
’ ...	۲۹ — اقبال جو کہ قابل ادخال شہادت ہیں اس	...
’ ...	قسم کی وجہ سے جیسا کہ وعدہ اخفائے وغیرہ	...
۱۳۸ ...	نقابل ادخال نہ ہو جاویں گے	...
۱۳۹ ...	۳۰ — اقبال شریک جرم پر غور کرنی چاہیئے	...

۳۱ — اقبال ثبوت قطعی نہیں مگر بعض صورتوں

۱۴۲ ... میں مانع تقریر مخالف ہوتا ہے

۱۴۳ ... فرق مابین ثبوت قطعی اور مانع تقریر مخالف

۱۴۴ ... نوعیت مانع تقریر مخالف

اقبال ہر صورت میں مانع تقریر مخالف

۱۴۵ ... نہیں ہے

بیانات اُن اشخاص کے جو

گواہی میں طلب نہیں ہو

۱۴۷ ... سکتے ہیں

۲۲ — بیانات اشخاص متوفی یا مفقود الخبر وغیرہ

۱۴۸ ... کن صورتوں میں قابل ادخال شہادت ہیں

کن اشخاص کے بیان شہادت میں داخل ہو سکتے

۱۴۹ ... ہیں

۱۵۰ ... جبکہ بیان متعلق وجہ و ذات ہو

۱۵۱ ... شرائط ادخال بیان وجہ و ذات

جبکہ بیان یا داخل انداز کاروبار معمولی میں

۱۵۲ ... دیا گیا ہو

۱۵۳ ... وجہ ادخال اس قسم کی شہادت کی

امور جنسے وقعت اس قسم کی شہادت کی لازم

۱۵۴ ... ہو سکتی ہے

۱۵۵ ... جبکہ بیان مضر حق بیان کنندہ ہو

داخلہ جات جو ظاہر میں مضر حق کاتب ہیں

لیکن حقیقت میں مفید اُس کے حق کے ہوتے

۱۵۶ ... ہیں

جب کہ بیان متعلق استحقاق عام یا رسم وغیرہ

۱۵۷ ... کے ہو

۱۵۸ ... اس قسم کی شہادت داخل ہونے کی شرط

۱۶۰ ... جبکہ بیان متعلق وجود رشتہ داری ہو

۱ ... شرائط ادخال

جبکہ بیان مندرج ہو وصیت نامہ یا کسی اور

۱ ... نوشتہ میں

۱۶۱ ... شرائط ادخال

۱ ... مطابقت مابین ضمن ۵ و ضمن ۶ کے

۱۶۲ ... اختلاف مابین ضمن ۵ و ضمن ۶ کے

جبکہ بیان متعلق معاملہ متذکرہ دفعہ ۱۳

۱۶۳ ... ضمن الف ہو

۱ ... شرائط ادخال

جبکہ وہ بیان متعلق حالات یا خیالات دلی

۱ ... کے ہوں

۱۶۴ ... تمثیل مقدمہ ولایت

۱۶۸ ... شجرہ متعلقہ دفعہ ۲۲

۳۳ — اظہارات جو کسی مقدمہ سابق میں لیئے

۱۶۹ ... گئے ہوں کب قابل ادخال ہیں

۱۷۰ ... مطابقت شرائط مابین دفعہ ۳۲ و ۳۳

شرائط جو اظہارات سابق کی شہادت میں داخل

۱۷۱ ... ہونے کے لیئے لازمی ہیں

۱ ... تصریح شرط اول مذکورہ بالا

۱۷۲ ... تصریح شرط دوم مذکورہ بالا

۱۷۳ ... تصریح شرط سوم مذکورہ بالا

۱۷۶ ... شجرہ متعلقہ دفعہ ۲۳

بیانات جو خاص حالات میں

کیتے جائیں

۷۷ ...

۳۲ — داخلہ جات مندرجہ بہی حساب کب واقعہ متعلقہ ہوتے ہیں

... ۷۷

۳۵ — داخلہ جات مندرجہ بہی یا رجسٹر سرکاری کتب قابل ادخال ہوتے ہیں

۱۸۰ ...

فرق مابین دفعہ ۳۵ و ضمیمہ ۲ دفعہ ۳۴

۱۸۲ ...

داخلہ مندرج کاغذات سرکاری

۱۸۳ ...

۳۶ — نقشہ جات قابل ادخال شہادت کب ہوتے ہیں

۱۸۳ ...

۳۷ — بیان نسبت واقعہ نوع عام مندرجہ ایکٹ یا

۱۸۶ ...

اشتراک سرکاری کب قابل ادخال شہادت ہی

۱۸۸ ...

گزارت بہ ثبوت امور خانگی کیا اثر رکھتے ہیں

۱۸۹ ...

۳۸ — بیانات مندرجہ کتب قانونی

بیان میں کس قدر ثابت کرنا

۱۹۰ ...

چاہیئے

۳۹ — ایسے بیان کی جو جزو کسی گفتگو یا دستاویز وغیرہ کا ہو کس قدر شہادت گذراننی چاہیئے

... ۱۹۰

فیصلہ جات عدالت کس حال

۱۹۱ ...

میں واقعہ متعلقہ ہیں

۴۰ — تجویز حکم یا ڈگری مصدرہ مقدمہ سابق بغرض عارض فالش ثانی قابل ادخال ہی

... ۱۹۱

... ۱۹۲

متعلق دیوانی

... ۱۹۳

مسئلہ امر تجویز شدہ اور اسکے اصول

شرایط جو عذر امر تجویز شدہ کے عارض ہونے
کے لیئے لازمی ہیں

۱۹۳ ...

شرط اول حد اختیار عدالت

۱۹۵ ...

طریقہ اختیار عدالت کے قرار دینے کا
نوعیت اُن مقدسوں کی جنکو عدالت دیوانی
سن سکتی ہی

شرط دوم تجویز خاص امر
متنازعہ فیہ مقصود بالذات

۱۹۸ ...

کے ہو

شرط سوم یعنی فریقین وہی
ہوں یا اُنکے قائم مقام

۲۰۳ ...

شرط چہارم یعنی یہ کہ
تجویز متعلق ہو اُس شی
سے جس سے کہ فیصلہ سابق
متعلق ہو

۲۰۶ ...

فیصلہ جات عدالت ملک غیر

۲۱۱ ...

وجوہات ناجوازی فیصلہ جات ملک غیر

۲۱۲ ...

فیصلہ جات دفعہ ۱۵ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۵۹ ع

۲۱۳ ...

فیصلہ جات عدالت فوجداری مانع تجویز آئندہ

۲۱۴ ...

اتحاد شرائط مابین مقدمات فوجداری و دیوانی

...

۳۱ - تجویزات بمقدمات عطاے پروہیت یا ازدواج

۲۱۷ ...

یا ایڈ مرلٹی یا دیوالیہ

صفحہ	مضمون	دفعہ
۲۲۱	پروہیت
۲۲۲	مقدمات متعلقہ ازدواج
۲۲۲	ایڈمرلٹی
۲۲۲	متعلقہ دیوالیہ
۲۲۹	تجویز بمقدمہ کنہیا لعل بنام رادھا چرن
۲۳۱	۳۲۔ فیصلہ جات وغیرہ مابین اشخاص ثالث کتب متعلق ہیں
۲۳۱	۳۳۔ کون سے فیصلہ جات وغیرہ متعلق نہیں ہونے
۲۳۷	۳۴۔ فریب یا سازش یا عدم اختیاری عدالت ثابت کی جاسکتی ہے

وجہ اول یعنی عدم اختیار

عدالت

۲۲۹	مقدمات قابل سماعت
۲۳۰	مقدمات ناقابل سماعت
۲۳۲	کونسے مقدمات قابل سماعت دیوانی کے ہیں اور کونسے قابل سماعت مال کے ہیں

وجہ دوم یعنی فریب یا

۲۳۳	سازش
---------	-----	------

۲۳۵	تعریف فریب دفعہ ۱۷۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع
۲۳۶	تمثیلات دفعہ ۱۷۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع
۲۳۶	تعریف سازش

راے اشخاص غیر کی کس

صورت میں واقعہ متعلقہ

۲۳۷	ہی
---------	-----	----

صفحہ

مضمون

دفعہ

...	...	۳۵ — رائے مامورین
۲۵۰	...	مامور کسکو کہتے ہیں
...	...	قانون ملک غیر و عام و ہنر و شناخت دستخط
۲۵۱	...	کسکو کہتے ہیں
۲۵۲	...	۳۶ — واقعات مرید یا مغایر رائے مامورین
۲۵۳	...	۳۷ — رائے نسبت دستخط کے
...	...	۳۸ — رائے نسبت رسم عام یا حق عام کتب واقعہ
۲۵۶	...	متعلقہ ہی
...	...	۳۹ — رائے نسبت دستورات و عقاید و عیدہ کتب واقعہ
۲۵۸	...	متعلقہ ہیں
۲۶۰	...	۵۰ — رائے نسبت رشتہ داری کتب واقعہ متعلقہ ہی
...	...	۵۱ — وجوہ جنہر کہ رائے مبنی ہی کتب واقعہ متعلقہ
۲۶۲	...	ہیں

چال چلن کن صورتوں میں

واقعہ متعلقہ ہی

۲۶۳	...	۵۲ — مقدمات دیوانی میں چال چلن اشخاص واقعہ
...	...	متعلقہ نہیں ہی بجز خاص صورت کے
...	...	۵۳ — مقدمات فوجداری میں چال چلن سابق
۲۶۴	...	واقعہ متعلقہ ہی
...	...	۵۴ — مقدمات فوجداری میں سزا یا بے سابق مدعا علیہ
...	...	واقعہ متعلقہ ہی لیکن بد چلنی سابق مدعا علیہ
۲۶۵	...	واقعہ متعلقہ نہیں ہی بجز بطور حوالگی
۲۶۸	...	۵۵ — جبکہ چال چلن موثر تجویز مقدار زر ہرجہ ہو
...	...	اقسام مقدمات جن سے یہہ دفعہ متعلق ہی
۲۷۰	...	شہرت و خاصہ طبیعت کسکو کہتے ہیں

باب ۲ ثبوت

فصل ۳ واقعات جنکا

ثبوت ضروری نہیں ہی

۵۶ — واقعات مسلمہ عدالت کے ثابت کرنے کی ضرورت نہیں

۵۷ — واقعات جنکا تسلیم کرنا عدالت پر لازمی ہی

۵۸ — واقعات مسلمہ فریقین

فصل ۴ شہادت زبانی

۵۹ — اثبات واقعات بذریعہ شہادت لسانی

۶۰ — شہادت لسانی بلا واسطہ ہونی چاہئے

فصل ۵ شہادت دستاویزی

۶۱ — اثبات مضامین دستاویزات

۶۲ — شہادت اصلی کسکو کہتے ہیں

اقسام طریقہ تحریر دستاویزات

۶۳ — شہادت نقلی کسکو کہتے ہیں

۶۴ — اثبات دستاویزات بذریعہ شہادت اصلی

۶۵ — وہ صورتیں جن میں کہ دستاویزات کی شہادت

نقلی گذر سکتی ہی

شجرہ متعلقہ دفعہ ۶۵

۶۶ — قواعد نسبت دینے اطلاع قانونی واسطے پیشی

دستاویزات

۶۷ — ثبوت نسبت دستخط گاہ دستاویز پیش شدہ

صفحہ

مضمون

صفحہ

۶۸ — ثبوت تکمیل دستاویزات جنہر گواہی ہونی
قانوناً لازمی ہے

۳۰۱ ...

۶۹ — ثبوت جبکہ گواہ حاشیہ نہ ملیں

۳۰۲ ...

۷۰ — اقبال فریق دستاویز نسبت اُسکی تکمیل کے

۳۰۳ ...

۷۱ — ثبوت جبکہ گواہ حاشیہ تکمیل دستاویز سے

۳۰۳ ...

منکر ہو

۷۲ — ثبوت دستاویزات جن پر گواہی ہونی قانوناً

۳۰۴ ...

لازمی نہیں

۷۳ — خطوط کا مقابلہ

۳۰۴ ...

سرکاری دستاویزات

۷۴ — دستاویزات سرکاری

۳۰۶ ...

۷۵ — دستاویزات خانگی

۳۰۸ ...

۷۶ — دستاویزات سرکاری کی نقل مصدقہ

۳۰۹ ...

احکام ضوابط دیوانی و فوجداری نسبت عطاے

۳۱۰ ...

نقل

۷۷ — نقل مصدقہ دستاویزات سرکاری داخل ہو سکتی

۳۱۱ ...

ہیں

۷۸ — دیگر دستاویزات سرکاری کا طریقہ ثبوت

۳۱۱ ...

قیاسات نسبت دستاویزات کے

۷۹ — قیاس نسبت صحت نقل مصدقہ

۳۱۲ ...

۸۰ — قیاس نسبت شہادت کے جو مسل میں

۳۱۶ ...

تحریر ہو کر رکھی گئی ہو

۸۱ — قیاس نسبت گزٹوں کے

۳۱۷ ...

۸۲ — قیاس اُن دستاویزات کی نسبت جو انگلستان

میں بغیر ثبوت مہر یا دستخط قابل ادخال

۳۱۸ ...

ہیں

۳۱۹	...	۸۳ — ثبوت نقشہ جات جو کسی خاص شخص کے
	...	لوٹے طیار کیئے گئے ہوں
۳۲۰	...	۸۴ — قیاس نسبت مجموعہ ہائے قانون یا نظائر
۳۲۱	...	مقدمات منفصلہ
	...	۸۵ — قیاس نسبت مختار نامہ کے
	...	۸۶ — قیاس نسبت نقول • صدقہ مسل عدلت ہائے
	...	ملک غیر
۳۲۲	...	۸۷ — قیاس نسبت کتابوں اور نقشہ جات کے
۳۲۳	...	۸۸ — قیاس نسبت خبر تار برقی
	...	نسبت تصاویر عکسی
	...	۸۹ — قیاس نسبت تکمیل اُن دستاویزات کے جو
۳۲۴	...	بدش نہیں ہوئیں
	...	۹۰ — دستاویزات جو تیس برس سے پہلے کی ہوں

فصل ۶ نامظوری شہادت

زبانی کی بمقابلہ شہادت

دستاویزی کے

۳۲۸	...	۹۱ — شہادت نسبت شرایط • معاہدہ تحریری
	...	۹۲ — خارج کرنا شہادت کا نسبت اقرار لسانی کے
۳۳۵	...	۹۳ — خارج کرنا شہادت کا جس سے توضیح دستاویز
۳۳۵	...	مہم کی ہوئی ہو
۳۳۷	...	نسبت ابہام جلی
	...	نسبت ابہام خفی
	...	۹۴ — خارج کرنا ایسی شہادت کا جس سے مضمون
	...	دستاویز واقعات غیر سے متعلق ہو جاوے
۳۳۸	...	فرق مابین دفعہ ۹۲ و ۹۳

۹۵ — شہادت جس سے دستاویز کے معنی کا تعلق
واقعات موجودہ سے ظاہر ہو

۳۴۹ ...

۹۶ — شہادت نسبت تخصیص تعلق مضمون دستاویز
جبکہ وہ مضمون چند اشخاص یا اشیاء میں
سے صرف ایک سے متعلق ہو سکتا ہی

۳۵۰ ...

۹۷ شہادت نسبت تعلق مضمون دستاویز جبکہ اسکی
عبارت دو قسم کے واقعات میں سے کلیۃً کسی
سے متعلق نہیں ہو سکتی

۳۵۱ ...

۳۵۲ ...

۹۸ — شہادت نسبت حروف غیر مفہوم وغیرہ

۹۹ — دستاویز کے مضمون کے خلاف شہادت دینے کا

۳۵۳ ...

۳۵۴ ...

کس کو منصب ہی
۱۰۰ — بحالی احکام قانون وراثت معجزہ ہند

باب ۳

شہادت کا پیش کرنا اور
اسکی تاثیر

۳۵۴ ...

۳۵۵ ...

فصل ۷ بار ثبوت

۳۵۶ ...

۳۵۷ ...

۳۵۸ ...

۳۵۹ ...

۳۶۰ ...

۳۶۱ ...

۳۶۲ ...

۳۶۳ ...

۳۶۴ ...

۳۶۵ ...

۱۰۱ — بار ثبوت کی تعریف

أصول جسر بار ثبوت مبنی ہی

تصریح پڑنے بار ثبوت کی

۱۰۲ — کسر بار ثبوت ہوتا ہی

بار ثبوت کی علامت

ألتنا بار ثبوت کا

ألتنا بار ثبوت کا بوجہ اقبال کے

ألتنا بار ثبوت کا بوجہ قیاس کے

اقسام قیاسات

۳۶۳	اقسام قیاسات قانونی
"	قیاس قطعی
"	قیاسات غیر قطعی
۳۶۴	قیاسات واقعاتی
۳۶۵	شجرہ اقسام قیاسات
			نظائر متعلق جنمیں کہ قیاس کی وجہ سے
"	بار ثبوت اَلْمَثْبُوت
"	بار ثبوت فریب و سازش
۳۶۶	بار ثبوت نسبت دیار ناجائز یا جبر کے
			بار ثبوت نسبت مقدمہ کے مابین مبیعان
"	ہونے کے
۳۶۷	بار ثبوت نسبت مقدار زر امن بمقدمات شفع
			قیاس قانونی نسبت مشترک ہونے جائداد اہل
"	ہنود کے
۳۶۸	بار ثبوت نسبت منقسم ہونے جائداد ہنود کے
			قیاس قانونی نسبت عدم اعتبار نسبت انتقال
"	جائداد کے
۳۶۹	بار ثبوت بمقدمات اضافہ و تخفیف لگان
"	قیاس بحق درستی کارروائی ہائے عدالت
۳۷۰	بار ثبوت بمقدمات اجراءے قذری
۳۷۱	الْتَمَا بَار ثبوت کا بوجہ قیاسات واقعاتی
"	۱۰۳ — بار ثبوت نسبت واقعہ خاص کے
۳۷۲	قیاس بحق درستی حالت ظاہری اشیاء کے
۳۷۳	بار ثبوت نسبت اقدالات کے
			۱۰۴ — بار ثبوت نسبت ایسے واقعہ کے جس سے
"	شہادت قابل ادخال ہو جاوے
			۱۰۵ — بار ثبوت اس امر کا کہ مقدمہ متعلق مستثنیات
۳۷۵	ہی

صفحہ

مضمون

دفعہ

۳۷۷	...	بار ثبوت ایسے واقعہ کا جو خصوصاً علم میں ہو	۱۰۶
۳۷۹	...	بار ثبوت وفات ایسے شخص کے جو تیس برس کے اندر زندہ ہو	۱۰۷
۳۸۱	...	بار ثبوت وفات ایسے شخص کے جس کی حالت برس سے کچھ خبر نہ ملے ہو	۱۰۸
۳۸۳	...	بار ثبوت نسبت شراکت کرایہ داری و گہ شہنگی	۱۰۹
۳۸۳	...	بار ثبوت نسبت ملکیت شی مقبوضہ	۱۱۰
۳۸۳	...	مقدمات مقابضت حسب دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۵۹ ع	۱۱۱
۳۸۳	...	دفعہ ۱۵ — ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۵۹ ع	۱۱۲
۳۸۵	...	قبضہ جو کہ فریباً و جبراً حاصل کیا گیا ہو	۱۱۳
۳۸۵	...	قیاس ملکیت نہیں پیدا کرتا اور موثر بار ثبوت نہیں ہے	۱۱۴
۳۸۶	...	بار ثبوت نیک نیتی ایسے معاملہ کا جو معتمد علیہ کے ساتھ کیا گیا ہو	۱۱۵
۳۸۸	...	ولادت بایام ازدواج ثبوت قطعی صحت نسب	۱۱۶
۳۹۰	...	ثبوت تفویض ملک	۱۱۷
۳۹۰	...	عدالت کو بعض واقعات کا وجود قیاس کر لینا	۱۱۸
۳۹۰	...	جائز ہے	۱۱۹

فصل ۸ موانع تقریر مخالف

۳۹۶	...	موانع تقریر مخالف	۱۲۰
۳۹۷	...	موانع تقریر مخالف کے صادق آنے کی شرائط	۱۲۱
۳۹۹	...	موانع تقریر مخالف بوجہ ترک قول و فعل	۱۲۲
۴۰۲	...	موانع تقریر مخالف بوجہ معاملات اسم فرضی	۱۲۳
۴۰۲	...	احکام قانون نسبت خریداری اسم فرضی	۱۲۴
۴۰۳	...	کل شرائط موانع تقریر مخالف کا صادق آنا	۱۲۵
۴۰۳	...	ضرور ہی ورنہ کچھ اثر نہیں پیدا ہوتا	۱۲۶

۴۰۷	...	۱۱۶ — مانع تقریر مخالف بمقابلہ کرایہ دار وغیرہ
		۱۱۷ — مانع تقریر مخالف بمقابلہ سکاوت والا
۴۱۰	...	و لیسنس دار

فصل ۹ گواہ

	...	۱۱۸ — کون مجاز گواہی دینے کے ہیں
۴۱۳	...	۱۱۹ — گونگ گواہ
	...	۱۲۰ — گواہی زوجین بمقابلہ یکدگر جایز ہی
۴۱۴	...	۱۲۱ — گواہی جج اور مجسٹریٹ
۴۱۵	...	۱۲۲ — اطلاع بایام ازدواج
۴۱۷	...	۱۲۳ — شہادت نسبت امور ات سلطنت
۴۱۸	...	۱۲۴ — اطلاع عہدہ دار سرکاری
	...	۱۲۵ — اطلاع نسبت ارتکاب جرم
۴۱۹	...	۱۲۶ — اطلاع بحیثیت پیشہ وری
۴۲۳	...	۱۲۷ — تعلق دفعہ ۱۲۷ مترجمان وغیرہ سے
	...	۱۲۸ — شہادت ممنوع مرضی کے دینے سے حق اخفا
	...	زائل نہیں ہوتا
۴۲۴	...	۱۲۹ — امور راز داری جو مستشار قانونی سے کھے
	...	گئے ہوں
۴۲۵	...	۱۳۰ — پیشی قبالتجات مملوکہ گواہ
	...	۱۳۱ — پیشی اُن دستاویزات مقبوضہ گواہ کی جنکے
۴۲۶	...	پیش کرنے سے شخص دیگر انکار کر سکتا
	...	۱۳۲ — غیر متعذری گواہ سوالات مستوجب افشاء
	...	جرم سے
۴۲۸	...	۱۳۳ — گواہی شریک جرم
۴۲۹	...	۱۳۴ — تعداد گواہان
۴۳۰	...	دفعہ ۳۵۹ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ء

فصل ۱۰ اظہار گواہان

۲۳۱	...	۱۳۵ -- ترتیب پیشی و اظہارات گواہان
۲۳۲	...	۱۳۶ -- تجویز نسبت قابل احوال ہونے شہادت کے ذمہ حاکم ہی
۲۳۵	...	۱۳۷ -- سوال فریق اول
۲۳۶	...	سوال فریق ثانی
۲۳۷	...	سوال مکرر فریق اول
۲۳۸	...	۱۳۸ ترتیب سوالات و غرض سوال مکرر فریق اول
۲۳۹	...	مقصد سوال فریق اول
۲۴۰	...	مقصد سوال جرح
۲۴۱	...	وقعہ سوال جرح
۲۴۲	...	مقصد سوال مکرر فریق اول
۲۴۳	...	۱۳۹ -- سوالات جرح اُس شخص سے جو بغرض پیش کرنے دستاویز کے طالب ہوا ہو
۲۴۴	...	۱۴۰ -- گواہ چال چلن
۲۴۵	...	۱۴۱ -- سوال موصول الی المقصود
۲۴۶	...	۱۴۲ -- سوالات ہدایتی کب نہیں کیئے جاسکتے
۲۴۷	...	۱۴۳ -- سوالات ہدایتی کب کیئے جاسکتے ہیں
۲۴۸	...	۲۴۴ -- اظہار گواہ نسبت مضمون دستاویزات
۲۴۹	...	۱۴۵ -- سوالات جرح نسبت بیانات سابقہ جو تحریر میں کیئے گئے ہوں
۲۵۰	...	۱۴۶ -- کونسے سوالات جرح جائز ہیں
۲۵۱	...	۱۴۷ -- گواہ سوال کے جواب دینے پر کب مجبور ہی
۲۵۲	...	۱۴۸ -- اختیار عدالت نسبت جواز سوال و مجبوری
۲۵۳	...	گواہ جواب دینے پر
۲۵۴	...	۱۴۹ -- ناجوازی سوالات نامعقول

صفحہ

مضمون

صفحہ

۱۵۰ — ضابطہ عدالت ایسی صورت میں کہ جب

۲۳۹ ...

سوال بلا وجہ معقول پوچھا جائے

۲۵۰ ...

۱۵۱ — سوالات فحش و تہنک آمیز

۲ ...

۱۵۲ — سوالات موجب رنج و توہین

۱۵۳ — تخریب شہادت جو بغرض تکذیب جرائیات

۲۵۱ ...

متعلق صداقت گواہ پیش کی جائے

۲۵۲ ...

۱۵۴ — سوالات فریق مقدمہ خون اپنے گواہ سے

۲ ...

۱۵۵ — اعتراض گواہ کی معتبری پر

۲۵۷ ...

۱۵۶ — سوالات مرید بیان گواہ نسبت واقعہ متعلق

۱۵۸ ...

۱۵۷ — بیانات سابق گواہ کے بغرض تائید اظہار

۲۵۹ ...

۱۵۸ — امور قابل ادخال نسبت بیانات دفعہ ۳۲ و ۳۳

۲ ...

۱۵۹ — تازہ کرنا یاد کا

کب گواہ نقل دستاویز بغرض تازہ کرنے یاد کے

۲۶۰ ...

مستعمل کر سکتا ہی

۱۶۰ — شہادت نسبت واقعہ مندرجہ دستاویز متذکرہ

۲۶۱ ...

دفعہ ۱۵۹

۱۶۱ — استحقاق فریق مخالف نسبت تحریر کے

۲۶۲ ...

جو بغرض تازگی یاد مستعمل ہوئی ہو

۲ ...

۱۶۲ — پیشی دستاویزات

۲۶۳ ...

ترجمہ دستاویزات

۲ ...

۱۶۳ — شہادت میں داخل کرنادستاویزات طلب شدہ کا

۱۶۴ — ممنوع الادخال ہونا ان دستاویزات کا جنکی

۲۶۴ ...

پیشی سے انکار ہی

۱۶۵ — اختیار عدالت نسبت سوالات و طلبی

۲۶۵ ...

دستاویزات

۲۶۷ ...

۱۶۶ — اختیار جوری و اسپسران نسبت سوالات

فصل ۱۱ اقبال بیجا اور نامنظوری شہادت

۱۶۷ — ممانعت نسبت تجویز جدید معترض بر بناء

۳۶۷ نا مناسب اخراج یا ادخال شہادت
شہرجات مطالب قانون شہادت

تتمہ جات

ایکت ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ ع

ایکت ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ ع

مخففات

جرِ نظائر کے حوالوں میں مستعمل

ہوئے ہیں

— سے مراد وہ نظائر مغلّہ وار ہیں جو کہ بااستقام
مسٹر سدرلینڈ کے کلکٹہ ہٹے کورت کے اور نیز
پریوی کونسل کے چہتے ہیں اور جسکو ویکلی
رپورٹر کہتے ہیں *

ویکلی

— سے مراد وہ جزو ویکلی رپورٹر و بنگل لارڈرٹ
ہی جس میں دیوانی کی نظائریں چھپی
ہیں اور جسکی ہر جلد میں علیحدہ صفحے
ہیں *

دیوانی

— سے مراد وہ نظائر پریوی کونسل ہیں جو
مور صاحب کے اہتمام سے چھپا کرتے تھے
مگر سنہ ۱۸۷۲ ع میں بند ہو گئے *

مورز انڈین

اپیل

— سے وہ نظائر مراد ہیں جو کہ مکفرسن صاحب
کے اہتمام سے بجائے مورز انڈین اپیل کے اب
نکلتے ہیں *

انڈین اپیل

— سے وہ مجموعہ فیصلہ جات پریوی کونسل
مراد ہی جو سدرلینڈ صاحب نے جمع
کر کے چھاپا ہی *

سدرلینڈ پریوی

کونسل اپیل

بنگال

— سے مراد وہ نظائر مراد ہیں جو کہ بحکم گورنمنٹ
ہائٹی کورٹ کے نظائر سالانہ چھپا کرتی تھیں
اور جنس کی جگہ اب انڈین لارپورٹ جاری
ہوئی ہے *

انڈین لارپورٹ — سے مراد وہ نظائر ہیں جو کہ بحکم گورنمنٹ
ہند پریوی کونسل و ہائٹی کورٹ ہائے کلکتہ
و مدراس و بمبئی و الہ آباد کی چھپتی
ہیں *

فوجداری

— سے مراد وہ جزء ویکلی رپورٹ و بنگال
لارپورٹ ہی جس میں فوجداری کی
نظائریں چھپتی ہیں اور جس کی ہر جلد
میں علیحدہ صفحہ ہیں *

ابتدائی

— سے مراد وہ جزء ویکلی رپورٹ اور بنگال
لارپورٹ ہی جس میں ہائٹی کورٹ بنگالہ
کے ابتدائی فیصلجات چھپتے ہیں اور
جسکی ہر جلد میں علیحدہ صفحہ ہیں *



فهرست نطائر

صفحه

نام

صفحه

نام

الف

۲۰۴	بنام بچه گریقد	۷۰	بنام ابراهیم	ابراهیم
۱۹۸	بنام نمانو چتر	۲۰۹	بنام سري رام داس	ابهی رام داس
۱۹۹	بنام نمانا چتر	۳۶۶	بنام کشن پوشاد	اجیت سنگه
۲۲۰	بنام ابو ديلي	۲۶۲	بنام ریزرنگن کیشور	استیفن سن
۲۰۸	بنام کوشن کامتی	۲۹۰	بنام هیرالال	اکوری سنگه
۲۰۶	بنام بچه ذراين لال	۳۶۷	بنام رام سهارین	الویدو
۲۳۰	ایست اندیا کپی بنام کماچی بی بی صاحبہ	۳۸۰	بنام عبدالعلي خاں	امام علیخاں
			بنام گوری ناتھ	امرت ناتھ
۱-۲	بنام بشیش سنگه	۶۸ و ۶۹		چودھری
۱۲۰	بنام هرن سردار	۳۲۱	بنام لچھون بی بی	اندر چندر ونگر بنام
۱۷۹		۳۲۷	بنام یکاشی چندر دت	انک
		۱۲۱	بنام سب چندر راء	انند موٹی
۲۹۶	بنام بہرت چندر	۳۶۶	بنام شب دیال	انند موٹی دیبی

ب

۱۷۹	بنام سوکھ لال	۳۹۹	بنام ریشمانی دیبی	بابا سندی دیبی
۲۰۵	بنام کمال چندر گھوس		بنام مسماة شرف	بابو رادھا کشن
۲۰۱	بنام کرتی چندر سرورما	۳۹۸	بنام ...	المناد
۲۰۰	بنام کیلاس چندر	۲۹۷	بنام درباری لال	بابو گرر دیال
۳۷۳	بنام سر ناتھ بهوس			باج پٹی راجہ
۲۱۲	بنام کامنی داس			بنام سرورپ چندر
۲۷۹	بنام پرتھی رام	۱۱۷	بنام لکھا	کنیش چندر
۳۶۸	بنام سرودھی داسی	۱۸۳	بنام مہود طالح	پھرا
۲۳۵	بنام هرگر بند نیوکی	۱۰۹	بنام پوران دهن	پزل اکر جیم

نام	صفحہ	نام	صفحہ
شیشپوری دیوی بنام جانکی داس مٹہ	۲۰۷	بھگوانداس بنام ایچ سنگھ	۲۰۲ ...
بلہی رام ناتھ ررام بنام گجرات موکی تماٹل		بھوانی پوشاد بنام اھیدن	۲۰۲ ...
ایسر سی ایٹن	۲۱۶	بھولاسنگھ بنام بلراج سنگھ	۱۸۳ ...
نارسی داس بنام پھول چند	۷۲ ...	بھوی چندر بنام راج کمار چندر پتی	۱۸۶
بنک بنام سنگھ	۱۰۱ ...	بھوی رام سنگھ بنام بھوی اکر سنگھ	۶۹
بنواری لال بنام جمس ولایک	۲۹۷	بی بی نقی سرور بنام بکاس	۲۷۸ ...
بنواری لال بنام جے فلانگ	۳۶۹	بی بی جٹا تھہ راء بنام برج اشور چندر پتی	۲۳۶
برلی سنگھ بنام ہرینس ذراوین	۳۶۷	بی بی جٹا تھہ سہاے بنام لالہ سیتک پوشاد	۲۳۲
بھاری لال بنام او میش چندر	۱۰۲	بی بی پوشاد بنام مان سنگھ	۲۰۲ ...
بھجن لال بنام رام لال	۱۲۱ ...	بی بی ساہو بنام ککی پوشاد	۷۸ ...
	۳۷۸ و ۱۲۶		۷۶ و
بھگوان داس بنام بالکربند سنگھ	۶۷	بی بی مادھب بنام تھانر داس	۲۰۹ ...

پ

پار پتی چرن بنام سرودا سندر	۳۷۳	پڈا لال پھل بنام سوری متی دیا	
پال راء بنام رام پت	۱۵۹	سندری داسی	۳۸۸
پتھوڑ مادک بنام موٹی چند مادک	۳۷۸	پورن چند بنام گریش چندر	۳۰۶
پوان کشن مار بنام متھرا موہن مار	۳۶۸	پورن مانند بنام نتانند ساہ	۲۶۱
پوان ناتھ راء بنام رفعت بی بی	۲۰۶	پوان بھاری بنام وائسن کھپنی	۱۲۱
پورن کمار پال بنام کھلاس چندر پال	۲۱۰	پوانگ نئی بنام منئی ماتا	۲۳۱
پورمانند گرشائی بنام سرکار	۳۶۷	پیرا نلی بنام ارمکالا ترم	۲۲۸
پومیشوری راء بنام بشیش سنگھ	۳۸۱	پور چندر بنام بنسی دھو	۲۰۰

ت

تارا چندر گھوس بنام سدھنتو سیونگ		تکوردین تیراری بنام تراب سید علی	
تھہاچارج	۲۸۶	تھین خاں	۳۸۸
تارینی چرن بنام انند چندر	۲۰۶ ...	تھک پانک بنام مہاپور پانکے	۳۸۳
تارینی چرن بنام سودار سندری			
تاسی	۳۶۷		

صفحہ	نام	صفحہ	نام
۲۳۹	پنجم بی بی پنجم امیر چند		چوراجہ
۱۰۱	خوشحال چند بنام پامو	۳۸۶	مناہد اللہ بنام کشت چندر سرما
			چوراجہ مہاراجہ
		۱۰۴	جان اللہ بنام دنگیا اہلور

د

۱۷۹	دورگا داس	بنام نرائندر کمار دت	۲۳۰	دوارکا داس	بنام جانکی داس	۱۷۹
۱۳۶	درگپال سنگھ	بنام کاشی رام	۱۰۲	دیوی پرشاد	بنام دراج سنگھ	۱۳۶
۲۳۱	داس موکار	بنام کشت کمار بٹشی	۳۰۰	دیوی نرائین	بنام سری کشت	۲۳۱
۱۷۵	دیواجی گنجی	بنام گودا بھائی	۳۲۷	دیپ نرائین	بنام کالی داس ستو	۱۷۵
۴۶۷	دناتک دیو نگار	بنام بٹی اچا	۴۴۹	دیپانندھو رسہاے	بنام جے فرلانگ	۴۶۷
	دناتک دیو نگار	بنام ارمسن				
	ارستوانک	۲۳۰				

ن

نادر علی پنجم چکد سری ۲۳۲

ر

۳۶۹	راج کرشنا	کلی چرن	۱۹۸	راج شرو چرن	راج کرشنا	کلی چرن
۳۶۹	مکرجی	بنام مکرجی	۴۱۱	راج مودھن	راج مودھن	بنام مودھن
۳۷۰	راجہ نرائین	راجہ نرائین	۲۳۶	راجہ نرائین	راجہ نرائین	بنام نرائین
۶۹	راجہ نرائین	راجہ نرائین	۱۰۰	راجہ نرائین	راجہ نرائین	بنام نرائین
۱۴۱	راجہ نرائین	راجہ نرائین	۳۶۶	راجہ نرائین	راجہ نرائین	بنام نرائین
۳۶۸	راجہ نرائین	راجہ نرائین	۴۸۳	راجہ نرائین	راجہ نرائین	بنام نرائین
۲۳۴	راجہ نرائین	راجہ نرائین	۳۷۰	راجہ نرائین	راجہ نرائین	بنام نرائین
۳۸۵	راجہ نرائین	راجہ نرائین	۱۸۵	راجہ نرائین	راجہ نرائین	بنام نرائین

نام	صفحہ	نام	صفحہ
رام دھاتھہ	۲۲۳	رام کدور رائے	۲۷۹
رام کھل داس		رام گنی	۳۹۶
رام لال		رام لال چکرپتی	۱۷۹
رام مانک لال		رام اورچن	۳۶۷
رام پشش		رام ناتھہ سوامی	۲۰۲
رام پرشاد		رام نرائن رائے	۹۹
رام پرشاد مضر		رامی ارجالا کماری	۳۸۸
رام پرشاد		رامی پشور پریا	
گنیرائی		رام پشور پریا	۳۶۸
رام پھل		رامی سرب سندر	۲۳۹
رام پھل ساہ		رامی دیپی	۳۷۳
رام تھل		رامی تازیب	۷۹
رام چندر دت		رامی ناچیز	۳۶۶
رام جادو گنگولی		رامی سیتا رام	۲۰۰
رام دیو مشر		رامی اورچن سنگھہ وراوت	۷۲
رام دت پسر اس		رامی اورچن سنگھہ	۶۹
رام دین مندل		رامی اورچن سنگھہ	۶۸
رام مرن		رامی مامن	۲۹۷
رام سندر سین		رامی دائی	۳۰۲
رام سہاے سنگھہ		رامی بیگم	۱۱۳
رام سہاے		رامی کھناتھہ سنگھہ	۲۰۲
رام سہاے		رامی گھو رام پسر اس	۲۰۰
رام سہاے		رامی رمضان علی	۹۹
رام سہاے		رامی چنی لال	۲۹۸
رام کشن		رامی روپا گرولا	۱۲۷
رام کمار رائے		رامی گرو	۳۷۳

نام	صفحه	نام	صفحه
روشن بي بي	بنام شيخ كريم بخش ۳۰۲	روشن چردهوي	بنام رام لال ۲۹۷ ...
روشن جهان	بنام راجه عنايت	روپنراين سنگهه	بنام گنگا پرشاد ۳۸۸
حسين	۱۱۳	ريگم	بنام اچما ۳۰۶ ...

ز

زيارت بنام نجيب النساء ۱۱۲

س

سامان سندري	بنام کلندر مالد ۳۸۶	سري هري بخش	بنام گروپال چندر سمس ۲۱۳
ساقه مکون لال	بنام سري کشن سنگهه ۳۳۷	سکمرام شکل	بنام رام لال ۲۹۷
سدارام مقرر	بنام سدا رام زغيره ۲۳۰	سلطان علي	بنام جاند بي بي ۱۲۱
سراب جي	بنام نذور جي مانک جي ۱۷۸	سمجهل سنگهه	بنام مهتاب سنگهه ۲۲۳
سراج علي	بنام رمضان علي ۷۲	سندرکماري ديبي	بنام کشري لال ۳۸۸
سرمست خان	بنام قادر داد خان ۷۲	سوارمائي	بنام سري نياش گرو ۳۸۲
سونراين سرکار	بنام بيکدري هلدی ۳۶۸	سو سوسنگهه	بنام راجندر لال ۲۳۰
سوي راجه	بنام سوي راجه بنام ۳۶۸	سيتهه لکمه چند بنام	سيتهه اندرم ۱۷۸
سوي شنکر	بنام سدا لنگيا چکريتي ۱۹۶	سيد حيدر علي	بنام اموت چردهوي ۲۲۳
سوتي شامي	۲۳۹	سيد شرافت علي	بنام شيخ رمضان ۲۲۳
سري کشن	بنام هري کشن ۱۷۸	سيد عباس علي	بنام ماديراني رامي ۲۹۷
سري متي	بنام و درنا تهه دت ۱۸۳	سيد لطف الله	بنام مساه نصيبا ۲۹۷
سري متي		سي سيث	بنام اي ايس بامائي ۳۷۰
سودهر بي بي	بنام رام مانک دي ۲۱۲	سيکهي جني	بنام کلنداپن تاجپر ۱۹۹

ش

شاماں چرن	بنام بهر لا ناتوه ۲۶۰	شوکهي بيوه	بنام مهدي منگل ۴۰۲
شاه تهر	بنام گهنشام سنگهه ۳۰۲	شيخ تقی	بنام خوشدل وسواس ۲۳۹
شهي لکھيداسي	بنام بشيشري ديبي ۱۸۶	شيخ عبدالسميحن	بنام شب کوکشيردين ۲۷۹

نام	صفحه	نام	صفحه
شیخ قدرت الله بنام سرهنگی موهن شاه	۷۱	شیخ نوازی بنام لادیک	۶۷۹
شیخ محمد نور الحسن بنام		شیخ واجد علی بنام مسماة جمیا	۶۰۶
شیخ حیدر بخش	۳۶۷	شیخ دین نور بنام گزو بهادی بهکت	۳۶۸
شیخ محمد واحد بنام		شیخ سنگهه راجه بنام مسماة داکهو	۲۵۹
مسماة صغیر النساء	۳۰۷	صغیر غلام سنگهه بنام دین سنگهه	۳۶۸

ص

صاحب دوهلا سین بنام بدھو سنگهه ۳۶۲ صاحبزادی بیگم بنام مرزا همت بهادر ۱۱۳

ض

ضامیر علی بنام درگام ۷۸

ع

عایشه بی بی بنام کنھی سولا ۳۸۶ علی بخش قاندر بنام شیخ صغیر الدین ۲۳۵
 عید العلی بنام کریم النساء ۳۸۸ عده بی بی بنام شاه حسین ۱۱۳
 عصمه النساء بنام الله حافظ ۱۲۲ عذایت حسین بنام گردهاری امل ۱۷۲

غ

غلام علی بنام کوپال لال ۳۶۹

ف

فاربس بنام محمد تقی ۱۲۱ فقیر چند بنام تهاکو سنگهه ۲۲۰
 فتح بهادر بنام جانکی بی بی ۲۳۲ فلی منگ بنام شیرمن ۱۰۰
 فرید النساء بنام رحمت ۳۹۸ فنی بارار بنام مس آرت ۷۰
 فخر چندر بال بنام لکھی منی دیپی ۲۰۳

ق

قور علی بنام عظمت علی ۳۶۷

ک

کالی داس متی بنام تارا چند راے ۳۰۴	کلکترا هرکلی راجندر چندر متی بنام
کالی داس متی بنام گنی بهتا جارج ۲۳۹	قارگذا تهه مکھاپریا ۲۲۱
کائی دمار مکرجی بنام مہاراجہ پودوان ۳۶۹	کلکترا مسای نیم بنام کولی دنکیا نرائین ۳۶۸
کالی کھنڈ بنام گری بالا دیبی ۲۷۹	کھردنی دیبی بنام پودان چندر
کیل کرشتو داس بنام رام دمار ساہا ۳۰۱	مکرجی ۱۸۶
کھبائورو بنام سید علی احمد ۱۷۹	کنج بہاری پھانک بنام شیو بالک ۳۳۲
کرامہ اللہ بنام غلام حسین ۲۳۵	کنھی لال چورہری بنام کامنی دیبی ۳۸۸
کراچی پرشاد مصر بنام اننتارام ۳۰۶	کنور نرائین سنگھ بنام سری ناتھ متی ۲۷۹
کروا رام بنام بھگوان داس ۲۱۱	کدرستہ راسنگھ بنام ذند لال ۳۶۷
کون چوپے بنام جانکی پرشاد ۳۹۹	کولی دنکیا نرائین ما بنام
کریم الدین بنام معزالدین ۷۱	کلکترا مسای نیم ۳۶۸
کشن دھن سورجی بنام رام دھن چاترجی ۲۳۸	کھماٹا چند بنام راجہ شیو گنگا ۳۶۸
کشنگ بنام مینا حارائین ۳۸۸	کھکڑی سنگھ بنام حسین بخش ۱۹۳
کشوری سنگھ بنام گیش مکوجی ۲۱۵	و ۲۰۱
کلکترا بیرو پورم بنام مینا کالی دیبی ۲۲۱	کھمیرا منی داس بنام بھگو بند منڈل ۱۷۹
کلکترا رنگپور بنام پرسنر دمار تھانور ۳۶۷	کھنڈ لال بنام گردھاری ۲۵۲
کلکترا مدورا بنام ستورا ملنگا	کھسری سنگھ بنام رام داس ۳۸۶
کستوریتھی ۵۹	کیشو راے بنام پھایک راے ۶۹
	کلی بنام کیای ۳۱۷

گ

گچھا دھر پرشاد بنام بن سکھہ سائل ۲۲۱	گرو داس راے بنام هرنا تھہ راے ۳۶۷
گردھاری سنگھ بنام ملایل ۳۷۳	گرویش چندر گھوس بنام ایشر چندر
گردھاری امل راے بنام گورنمنٹ بنگال ۳۸۴	مکرجی ۳۹۸
گور پرشاد مکرجی بنام کالی پودا ۳۶۸	بنام متنگین ۱۰۰
گورو داس دی بنام شنبہر ناتھ ۳۲۷	بنام پودان نشوری
	داسی ۲۳۰

۶۴۶	بنام نند	گور پوشاد	۲۲۸	بنام اوماسندری داسی	گنگا دھو رائے
۳۲۷	بنام کاشی چندر دت	گورو پوشاد رائے	۷۸	بنام گورو چرن	گنگا گروند
۳۸۰	بنام موتی لال ناگ	گورو داس ناگ		بنام سہارا جہمیشور	گنیش دت سنگھ
۳۸۸	بنام امونا مائی داسی	گورسی	۶۱	سنگھ	
۴۰۹	بنام گودھاری لال	گورنمنت		بنام رام نرائین	گوراجن سوکار
۳۷۰	بنام مادھو سون دت	گوری نوائین موزم دار بنام	۳۳۷	چودھری	
۳۱۵	بنام راجہ رامانی داس	گوشائین عارطارام بنام		بنام ادما بسنداسی	گوپاری
۱۰۹	بنام گولک منی داسی	گولک چند چودھری	۳۸۵	دیپ	
		گولک چند چودھری	۱۷۹	بنام نیگوشن	گوپال منڈال
	بنام قارمندی چکریتی	۶۸	۲۳۹	بنام نائی	گورو چندری تمندی



۴۳۰	بنام سدا جتین	گورو	۲۳۳	بنام استوارت	کاشی چندری پوشاد
۳۶۸	بنام منور رار بجی	لکھن رادسداس بنام		بنام نغور بنسری	لال بنسی دھ
۳۷۰	بنام ایفان برن	لکاتھنا	۳۶۹	دیپ سنگھ	
۴۰۲	بنام ٹیکارام لوناچی	لکھنمین امال بنام	۴۶۹	بنام گورنمنت	ایضا ایضا
	بنام قارمندی داسی	لکھن نرائین چندریتی	۳۶۸	بنام مادھو پوشاد	لال بهاری لال
۴۰۲	بنام کورت آف وارڈس	لیاقت علی	۲۳۱	بنام دیرن نوائین تواری	لال رنگ لال
۳۷۲			۳۶۶	بنام بنو دی رام سین	لالہ روپ رام ساوا



۳۸۹	بنام اشرف النساء	محمد باقر حسین خان		بنام مادھو سدن	ساقا دئی رائے
۴۳۲	بنام گوبی رائے	محمد زکی	۲۷۹	سنگھ	
۳۲۷	بنام شفیق اللہ	محمد عزیز الدین		بنام گوبند چند بانو	مادر چندہجرا
۷۸	بنام جگد رام چندر	محمد علی	۴۰۵	حی	
۴۰۷	بنام خدیجۃ النساء	محمد مدن	۷۳	بنام ترمین بیرا	مادھب چندر ناتھ
۳۶۷	بنام سارۃ النساء خاتم	مرزا محمد حسن	۴۳۲	بنام نلکتر مدنا پور	مادھو شہر دین
	بنام جیمس ارکین	مسٹر	۴۰۲	بنام رادھانسن ساہو	ماونکت ساہو
۳۸۲	بنام رام کمار رائے		۴۴۳	بنام شیخ قادر	منہوا اعل
۴۰۳	بنام پورن چند گنگرایی	مسٹر اریتی	۲۱۲	بنام علی پور غازی	محمد احمد

نام	صفحہ	نام	صفحہ
مسماۃ امام بانڈی بنام ہرگز بند گھوس	۲۹۰	ملکہ	۲۶۶
مسماۃ بی بی خانم جان بنام رتن لال	۳۰۳	ایضا	۳۲۹
مسماۃ بھنس کنور بنام لالہ ہورے لال	۳۰۳	ایضا	۱۴۰
مسماۃ جسیا بنام مٹن لال	۳۶۸	ایضا	۳۲۲
مسماۃ حق النساء بنام بادیز رفیرہ	۲۷۹	ایضا	۳۱۳
مسماۃ خوب کنور بنام ہادی مدنواہن		ایضا	۲۱۶
سنگھہ	۳۷۸	ایضا	۳۱۰
مسماۃ دولت خاتون بنام خراجا عی خاں	۳۸۰	ایضا	۳۱۲
مسماۃ رکھی بی بی بنام مسماۃ الفصیحی بی	ایضا	ایضا	۳۲۹
مسماۃ سودر کنور بنام جے نرائن سنگھ	۳۶۶	ایضا	ایضا
مسماۃ دظیم الکناہ بنام باقر خاں	۳۸۸	ایضا	۲۶۷
مسماۃ عیدن النساء بنام بیچن	۱۹۳	ایضا	۲۶۶
مسماۃ لالہ بنام مسماۃ اودے		ایضا	۲۱۲
کنور	۳۰۳	ایضا	۳۱۵
مسماۃ وافیہ بنام مسماۃ صاحبہ	۲۰۳	مانس	۱۰۰
صفید الدین بنام مہر ملی	۱۹۶	ملی بی بی	بنام نصیر الدین بٹھا
مقبر علی بنام مہر مٹی مند		منشی بذل الرحیم بنام شمس الدین بیگم	۲۳۹
بی بی	۲۶۶	و	۳۸۸
مقدمہ بہاری لال ہوس	۳۱۷	منشی عبدالمعز ملی بنام سیف ملی	۳۹۸
مقدمہ شب پوشان پانڈے	۳۱۱	منوہر داس بنام بھگمتی داسی	۳۸۸
مکفر این بنام کار	۳۲۲	منی رام دیب بنام دیبی چرن	۳۸۶
ملاکین ارار بنام روٹھی	۷۸	موتی لال اویٹھا بنام جٹاٹوہ رنگ	۳۶۶
ملکہ بنام الہی بخش	۳۲۹	مردھن چودھری بنام برج ناتھ	۱۰۰
ملکہ معظہ بنام امیر الدین	۶۲	مولوی غلام حسین بنام ہرگز بند داس	۲۳۹
	۱۸۷	مولوی معین الدین بنام گریش چندر	
ملکہ بنام امیر خاں	۶۲	راے چودھری	۳۸۵
	۲۱۲	مروہم چندر چند بنام متھرا ناتھ	۱۶۰
بنام بہاری دوساد		موہن کشن مکرچی بنام شب پرشاد مانک	۶۹۵
روغیرہ	۲۶۶	مروہن لال راے بنام ارلر پر ماداسی	۳۳۹

نام	صفحه	نام	صفحه
مها راج توج چندر بهادر بنام	۳۷۳	مهر علی بنام کنهیا	۱۸۳
سری چند کتاهه گهوس	۳۷۳	میشی لال بنام جی کوشچی	۷۲
مہاراجہ نذیر سنگھ ستھوا سنگھ		میشی چندر مالک بنام پرودا سندھی	
بنام پاپو نند لال	۲۶۹	داسی	۲۳۸
مہاراج چندر تواری		مہین چندر پنڈا بنام سری منی پرودا	۳۸۵
بنام دیپندیا لال چاترجی	۳۰۷	مہا چندر چکریتی بنام راج کمار چکریتی	۴۰۰
مہرب لال تواری بنام قلمی داس		میر اسد اللہ بنام بی بی امامن	۲۹۹
چوبے راج	۷۹		

ن

ناظر سندھی بابو علی جان بنام		نندن کشور مہنت بنام رام جگھ رائے	۲۷۸
ارمیش چندر مترو	۳۶۷		
نچیب النساء بنام شمعیرن	۱۱۳	نند کشور بنام تھوررام	۱۲۷
نصیر الدین احمد بنام بی بی طہوررا	۱۱۳	نرہہ بیگم بنام امراو بیگم	۲۱۰
ننڈاند مود راج بنام سری کون جگر		نوبین چندر بنام ایشو چندر	۲۰۵
ناتھہ بیورتا پٹانایک	۷۰	نیل کرشدت بنام بیو چندر تھاکر	۶۹
ننڈاند سورجی بنام کاشی ناتھ شنکر	۲۳۵	نیل منی سنگھ بنام رامانگر	۱۲۰
نظام الدین بنام محمد علی	۱۰۱	نوبین چندر دت بنام مادپ چندر	۲۳۱
نکندر نراین بنام رگھوناتھ		نوهن چندر مومدار بنام	
نراین دیو ۶۸ و ۶۹		ایشر چندر چکریتی	۲۰۵

و

واٹمن کھپنی بنام نئی مندل	۳۳۰	واسن	بنام صمدل النساء	۳۸۹
واحد النساء بنام سید وصی حسین	۱۱۲			

خ

خجی گوبند بنام بھیکے رائے	۱۷۹	خدی سوهن بیساکھ بنام کرشدت سوهن	۳۲۱
خچندر رائے بنام جگناتھ رائے	۲۲۶	خدیس بنام بھوپ	۱۰۲
خسکھ بنام فریبا	۲۶۹	خزومان پورھاد پانتے بنام	
خوگوبال داس بنام رام غلام ساهو	۲۲۲	مساة بیوی هندراج کزور	۳۶۹
خو نراین سنگھ بنام نواب محمد مرد علی		خولاس کزور بنام منشی شبہ رائے	۱۷۹
خان	۳۶۷	بنام سکوتری آف	
خدی پورھاد مالی بنام کنج پاری سہائے	۱۹۸	اسٹیت	۲۳۰

مقدمہ

قانون کے لغوی معنی مختلف ہیں لیکن ہر ایک • معنی میں علم

مراد یہ ہے کہ اُس کے ذریعہ سے بعض واقعات کے کسی حکومتِ اعلیٰ کی وجہ سے ہمیشہ

قانون اور اُس کی ضرورت

ایک سے نتیجے پیدا ہوں — قانون جس سے ہم کو غرض ہے وہ قانون ہے کہ جو ہر گروہ انسان میں بوجہ اُن کے مدنی الطبع ہونے اور ملکر رہنے کے جاری ہو — یہ قانون مرکب ہونا ہے اُن احکام سے جو کہ اسے گروہ پر حکومت کرنے والوں نے جاری کیئے ہوں *

حکومت کی بقا کے لیئے لازم ہے کہ کچھ قواعد جن کو قانون کہتے ہیں موجود ہوں اور اسی طور پر یہ بھی لازم ہے کہ جہاں قانون ہو وہاں اُس کی بقا کے لیئے حکومت ہو — غرض کہ ایک دوسرے کی بقا کے لیئے لازم و ملزوم ہیں اور وجہ اُس کی یہ ہے کہ غی نفسہ قانون کے بنانے سے پہلے یہ امر خیال کر لیا جاتا ہے کہ اُس سے کسی کو انحراف نہ ہوگا *

پس قانون کی بڑی قسمیں دو ہیں :-

ایک کو قانونِ اصلی کہتے ہیں یعنی وہ قانون جس کو اولاً

اجماعِ عقلِ انسانی نے اور بعد ازاں حاکموں کی رائے نے قرار دیا ہے اور جس کے موافق

قانون کی تعلیم

حقوقِ اشخاص اور جائداد اور چارہ کار اور اُن قواعد کے انحراف کی مکافات قرار پاتی ہے *

دوسرے کو قانونِ اضافی کہتے ہیں یعنی وہ قانون جس کو حاکموں نے بغرض اس امر کے کہ قانونِ اصلی کی تھیک طور پر کارِ ردائی ہو قائم کیا ہے اس قسم کے قانون کو ضابطہ بھی کہتے ہیں *

ہر انحصراف قانون سے ایسی عملداریوں میں جہاں کہ امن اور انصاف جاری ہو لازم ہی کہ مفصلہ ذیل مدارج تصنیف نتیجے پیدا ہوں :-

مدارج تصنیف

(۱) اس امر کا بیان کیا جاوے کہ انحصراف ہوا یعنی شکایت

کسی شخص نے فعل کی کیا جاوے *

(۲) اس امر کا بیان ہو کہ انحصراف کرنے والا قانوناً اپنے فعل

کا ذمہ دار ہی *

(۳) تنقیح اور تجویز ایسی شکایت کی جسکا اولاً ذکر ہوا *

(۴) عمل میں لانا اس تجویز کے نتیجہ کا *

ایسی عملداریوں میں جہاں کہ اصول انصاف اور قواعد عدل لا معلوم ہیں ان چاروں مدارج کا خیال نہیں رہتا اور اکثر بلکہ ہمیشہ یہ ہوتا ہی کہ بیچ کے دو درجوں پر عمل نہیں ہوتا اور بعد شکایت کے یا تو معجز کو فوراً سزا دیدی جاتی ہی یا رہائی کر دی جاتی ہی *

پھر اس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ قانون کی ابتدا بالکل مبنی ہی

خیال ملکیت پر یعنی اس تعلق کے خیال پر

قانون کی بناء

جو کہ مابین مضاف اور مضاف الیہ کے ہوتا •

ہی جیسے زید کا گھر اور بکر کا گھوڑا — بڑے مقننوں کا یہ قول ہی کہ فی الحقیقت ابتدا حق کی رشتہ اضافت پر مبنی ہی — لیکن واسطے برقرار رکھنے حق کے سب سے بڑا کام قانون کا یہہ ہی کہ اُن اثروں کو باز رکھے جو بوجہ غیر مساوی ہونے جسمی قوتوں مختلف اشخاص ایک جماعت مدنی الطبع کے پیدا ہوں یعنی کمزور مستحق کو زور آور غیر مستحق سے بچاوے ہر شخص کو اپنی ملکیت سے اس طور پر متمتع ہونے دے کہ اُس کو پورا اختیار حاصل رہے کہ غیر کو اُس سے متمتع نہونے دے — بغیر حاصل کرنے ان مقاصد کے مالک کبھی اپنی ملکیت سے پورے طور پر متمتع نہیں ہو سکتا اور امن اصلی کسی گروہ انسانی

میں قائم نہیں رہ سکتا •

اب اس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ حق ملکیت کے ساتھ امور

مفصلہ ذیل کا بھی تعلق ہوتا ہے :-

اوزم حق

(۱) اشخاص جو کہ مالک ہوں مثلاً زید *

(۲) اشیاء جو کہ مملوکہ ہوں مثلاً زمین - مکان - گھوڑا

میز - روپیہ *

(۳) وہ واقعات جن کے وقوع کی وجہ سے حق شروع ہوتا

ہی یا ختم ہوتا ہے مثلاً وفات - مورت - بیع - رہن -

اختتام میراث رہن *

(۴) نوعیت بحیثیت کیفیت اور کمیت حق کی مثلاً حق

راہی - حق مورتہانی - حق ملکیت *

(۵) واقعی حاصل ہونا نتیجہ ملکیت کا مثلاً مقابضت

مالک *

پھر ہر ایک مفصلہ بالا قسموں کی تقسیم اور پھر اس کی تقسیم

در تقسیم بھی ہو سکتی ہے مثلاً قسم نمبر ۲ مذکورہ بالا پر غور کرنے سے

معلوم ہوگا کہ شے مملوکہ کی اس طرح پر تقسیم ہو سکتی ہے :-

(۱) منقولہ یا غیر منقولہ *

(۲) قابل مرگ یا غیر قابل مرگ *

(۳) قابل زوال یا غیر قابل زوال *

(۴) قابل تقسیم یا غیر قابل تقسیم *

(۵) قابل تمتع واحدانہ یا مشترکانہ *

اسی طرح اس سے بھی زیادہ اور مختلف طرح پر تقسیم ہو سکتی

ہیں *

اس قدر تقریر سے یہہ ثابت ہوگا کہ ایک ادنیٰ نزاع قانونی فیصل

کرنے کے لیے کس قدر واقعات پر لحاظ کرنا

ضرور ہوتا ہے پس ہر عدالت کا سب سے

قرض عدالت

اول فرض یہہ ہے کہ تنقیح کرے وجود یا عدم وجود واقعات کی اور

پھر بعد قرار دینے واقعات کے موافق قواعد قانون اضافی کے قانون اصلی کو

ان واقعات سے متعلق کرے *

وہ جزو قانون اضافی کا جس کے قواعد کے موافق عدالتیں واقعیت

کی تنقیح کرتی ہیں قانون شہادت ہی — اور
تمام اجزاء قانون اضافی میں سب سے بڑا اور
مقدم جزو قانون شہادت ہی اس لیے کہ

تعریف قانون شہادت اور
اس کی ضرورت

کوئی قانونی کارروائی بلا لحاظ اُس کے قواعد کے نہیں ہوسکتی *

ضرورت قائم کرنے قواعد قانون شہادت کی یہہ ہی کہ تربیت یافتہ
عملداریوں کا اول اصول قانون یہہ ہی کہ بے گناہ کا سزا پلجانا مجتہد
کے رہا ہو جانے کی بہ نسبت زیادہ بدتر ہی — اس وجہ سے قہایت
مشکل اور اہم کام عدالت کا یہہ ہی کہ اس امر کی تنقیح کرے کہ
فی الحقیقت مدعی کو کوئی ایسا استحقاق حاصل ہی یا نہیں جو
مدعی علیہ کے حقوق پر غالب ہو — تجربہ انسانی سے یہہ بات ثابت
ہو گئی ہی کہ وہ چیزیں جن کو عوام الناس شہادت تصور کرتے ہیں
فی الحقیقت امور تنقیح طلب سے بالکل غیر متعلق اور لا حاصل ہوتی
ہیں اُن سے نہ کوئی چیز متعلق امر متنازعہ فیہ ثابت ہوتی ہی نہ رد
ہوتی ہی — اور اس سے بھی بدتر یہہ بات تجربہ انسانی سے ثابت
ہوئی ہی کہ اکثر اہل غرض اپنی غرض کی پیروی میں راست بازی
سے قطع نظر کر کے ہر قسم کی پیروی واسطے حاصل کرنے اپنے مطلب کے
کرتے ہیں اور تجربہ انسانی سے یہہ بھی معلوم ہوا ہی کہ ایسے دماغ
جن کو کافی تربیت اور تعلیم نہیں ہوئی ہی رائے کو واقعہ سے علیحدہ
نہیں کرسکتے اور اکثر ایسے ذہنوں میں بلا لحاظ امر واقعہ کے اُن کا
تصور اُن کی خواہش کو ایک واقعہ قرار دینا ہی — پس بے گناہ کو
اُن ذمہ داریوں سے بچانے کے لیے جو جھوٹی اور ناکافی شہادت سے
اُس پر عاید ہو سکتی ہیں اور مستحق کو غیر مستحق کے مقابلہ پر
چارہ اور علاج حاصل ہونے کے لیے عقول مجتمع انسانی یعنی مدبران
لائق نے ایسے قواعد قائم کیئے ہیں کہ جنسے بے گناہ ذمہ دار نہ قرار دیا
جاوے اور غیر مستحق حق نہ باوے — اسی قانون کو قانون شہادت
کہتے ہیں *

منجملہ ادنی نوائد قانون شہادت کے یہہ ہی کہ غیر متعلق اور
بے وقعت شہادت داخل نہیں ہوسکتی اور اس وجہ سے ہر نزاع کا
فیصلہ کرنا مختصر عرصہ میں اور آسانی ہوتا ہی *

ہندوستان میں قبل عملداری انگریزی نے ہندوستان کے مسلمان بادشاہوں نے اگرچہ قانون فوجداری میں موافق

قانون شہادت جو اب جاری ہے

اپنے خیالات کے تبدیلی کی اور غیر مسلمان رعایا کو بھی اُس قانون کا مطیع کیا لیکن اُن

حقوق میں جو ہر بنائے مذہب پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ بمقتضائے اصلی اصول انصاف اور قواعد عمدہ سلطنت کے کرنا چاہیئے تھا اُنہوں نے ریسہ ہی کیا یعنی ہندوؤں کے قانون وراثت میں اور اُن قانونوں میں جو کہ قانون وراثت سے متعلق ہیں مطلق دخل نہیں دیا اور ہندوؤں کی وراثت ہمیشہ موافق قواعد شاستر کے جاری رکھی — جبکہ عملداری برطانیہ ہندوستان میں آئی تو اسی طرح گورنمنٹ نے رعایا کے قانون وراثت اور اُس کے متعلقات میں کچھ دخل نہیں دیا جیسا کہ پورے قوانین مجریہ کو نسل ہند سے اور دفعہ ۲۳ ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۷۱ ع مجریہ حال سے ثابت ہوتا ہے — البتہ اُن قانونوں میں جو کہ قطعاً دنیوی ہیں اور فی الواقع دنیوی معاملات سے متعلق ہیں گورنمنٹ نے تبدیل اور ترمیم کی ہے — ہن قانون وراثت میں بھی کسی قدر ترمیم جو کہ مصلحت ملکی اور بعض رعایا کی تبدیل حالت کی وجہ سے ضروری تھی عمل میں آئی ہے اُسکا ذکر کرنا اس قانون شہادت میں ضرور نہیں لیکن یہ بیان کرنا لازم ہے کہ جو قانون شہادت ہندوؤں میں بموجب شاستر کے جاری تھا یا وہ قانون شہادت جسکو علماء اور مجتہدین اسلام نے اپنے قیاس و اجتہاد سے جمع کیا تھا اور جو مسلمانوں میں بطور ایک جزو شرع محتمدی کے سمجھا جاتا تھا اب جاری نہیں ہے اور اب عدالتہائے فوجداری و دیوانی ہر قسم کے معاملات کے فیصلہ کرنے میں خواہ وہ متعلق وراثت ہوں یا نکاح یا اور کسی قسم کے تنازع جائداد یا اور کسی حق کے قانون شہادت مجریہ گورنمنٹ انگلشیہ کی پابند ہیں — گو بعض خاص ادنیٰ امور میں مثل قیاس نسب بوجہ صحبت دائمی وغیرہ کے عدالتیں خاص طریقہ شہادت مسلمہ رعایا پر بھی غور کرتی ہیں اور لحاظ رکھتی ہیں جیسا کہ آئندہ ذکر کیا جاویگا *

لیکن اصل میں بجائے کل قوانین شہادت کے جو ہندوستان میں قبل یا بعد عملداری انگریزی کے جاری تھے ایکٹ اول سنہ ۱۸۷۲ ع گورنمنٹ

سے جاری ہوا ہی اور اسلئے اُسکی شرح لکھنے سے خال کا قانون شہادت ہندوستان ظاہر اور میں ہوگا *

سوائے اُن امور کے جو علوم حسابیہ و ہندسیہ یا ایسے علوم سے جو کہ اسپر مبنی ہیں علاقہ رکھتے ہیں اور کسی امر میں پورے یقین کا مرتبہ حاصل نہیں ہو سکتا لیکن روز مرہ کے کار و بار میں یقین کامل کے حاصل کرنے کا انتظار کبھی نہیں کیا جاسکتا اور عملدرآمد ہماری روزانہ زندگی کا صرف اعتبار اور ظن غالب پر ہے۔ زندگی جو کہ ہر شخص کو دنیا کی چیزوں میں سب سے زیادہ عزیز ہی اُسکی نسبت بھی احتیاط کرنے میں کامل یقین کے ہم منتظر نہیں رہتے اور بھی وجہ ہی کہ ہر شخص بلا تلاش یقین کامل نسبت تندرستی بخش ہونے خوراک کے کھانا کھانا ہی پس ظن غالب روز مرہ کی زندگی کے لیئے کافی شہادت تصور کی جاتی ہی پورا درجہ یقین کا دنیا میں بہت کم چیزوں کی نسبت حاصل ہو سکتا ہی اور اکثر چیزیں صرف اعتبار پر مانی جاتی ہیں *

کیفیت شہادت

اس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ شہادت جو کہ واسطے مقاصد عدالت کے مانی جاتی ہی نہ اُس درجہ کی ہی جس کو درجہ یقین کامل کہہ سکتے ہیں اور نہ اُس درجہ اعتبار کی ہی جسپر روز مرہ زندگی کا کاروبار چلتا ہی بلکہ اُن دونوں میں ایک متوسط درجہ رکھتی ہی اور شاید اس سے بہتر نوعیت شہادت قانونی کی جو عدالتوں میں کام میں آتی ہی بیان نہیں ہو سکتی *

کیفیت شہادت قانونی

نسبت شہادت کے دو اصول اختیار کیئے جاسکتے ہیں ایک جسکو اصول ادخال شہادت کہہ سکتے ہیں اور دوسرا جسکو اصول اخراج شہادت کہنا چاہیئے۔ اصول ادخال شہادت سے مراد یہہ ہی کہ ایسے قواعد منضبط کیئے جاویں کہ جن سے ہر چیز شہادت میں داخل ہو سکے سوائے اُس شہادت کے جو کہ صریح ممنوع ہی۔ اور اصول اخراج شہادت سے یہہ مراد ہی کہ تمام شہادت ناقابل ادخال تصور کی

اصول جن پر کہ قانون شہادت مبنی ہی

جاوے جب تک کہ وہ ایک خاص مرتبہ کی جسکو قابل ادخال سمجھا جاوے نہ ہو *

اب اگر فرض کیا جاوے کہ قانون شہادت صرف اصول ادخال پر

مبنی ہو تو لازم آتا ہی کہ ہر ادنیٰ امر متنازعہ

فیہ میں جو کہ عدالت کے روبرو ہو ایسی

نقص اصول ادخال شہادت

کثیر اور غیر ضروری شہادت داخل ہو سکے کہ جس سے نہ صرف دماغ

حائم مجبور کو پریشانی ہو بلکہ بے انتہا وقت ادنیٰ امور کے طے کرنے میں

صرف ہو اور مستغیثوں کو ایک دوسرے کے ہاتھ سے اذیت پہونچے اور

مدنیت لوگوں کو بے انتہا موقع فریب دینے کا عدالت کے فیصلہ کی تاخیر

کوانے میں حاصل ہو مثلاً فرض کرو کہ زید پر اس جرم میں کہ اُسے

ایک مقام ممنوع پر ایک میلا برتن رکھا پانچ روپیہ جرمانہ ہونے کی سزا

مل سکتی ہی اور شاہد اُسکے فعل کا صرف بکر ہی جو بغرض تجارت

بالفعل چین کو گیا ہی تو ایسی صورت میں کیا کوئی دانشمند

مقنن اس بات کو خلائق کی آسائش کا سبب سمجھیگا کہ بکر کو

واسطے دینے شہادت کے چین سے طلب کرائے جس کی وجہ سے

اُس کا اس قدر بڑا ہرج ایک ایسے ادنیٰ معاملہ کی تنقیح کی

وجہ سے کیا جاوے - اسی طور پر ایک اور مثال دی جاسکتی ہی فرض

کرو کہ کوئی شخص جس پر کہ ادنیٰ قرضہ کی نالاش ہوئی ہو اپنے

جواب کے ثبوت میں ایسے گواہوں کا نام جو دنیا کے مختلف حصوں میں

پھیلے ہوئے ہیں لکھواوے تو عدالت کو کبھی پابندی اس امر کی لازم

نہیں ہی کہ اُس کے اس قول کو کہ یہہ دور دراز کے گواہ معاملہ

متنازعہ فیہ سے واقف ہیں منظور کرے اُن گواہوں کو طلب کرے گو بیان

مدعا علیہ نسبت واقفیت اُن گواہان کے معاملہ سے کتنا ہی راستی پر

مبنی ہو ایسی صورت میں فیصلہ مقدمہ میں بانتظار گواہان مذکور

تاخیر نہ کی جاوے گی - اس قدر مضمون سے ظاہر ہوگا کہ اصول ادخال

شہادت سے کس قدر ہرج اور دقت پیدا ہو سکتی ہی *

أصول اخراج شہادت کا یہہ ہی کہ عدالتوں میں مقدار شہادت پر

کبھی لحاظ نہیں ہوتا بلکہ اُس کی وقعت پر
لحاظ ہوتا ہی مثلاً ایک واقعہ کے بانسو غیر

فوائد اصول اخراج شہادت

معتبر گواہوں سے عدالت کی رائے پر اس قدر اثر نہیں ہوتا جیسا کہ
ایک گواہ ذی وقعت کے اظہار سے — پس اصل اصول یہہ قرار پایا کہ
ایسے قواعد قائم کرنے چاہیئیں جن سے کیفیت شہادت پر لحاظ رہے نہ
کمیت پر — پس قانون شہادت جو ہندوستان میں جاری ہی مبنی
أصول اخراج شہادت پر ہی *

پس سیدھی طرح پر تعریف قانون شہادت کی یہہ ہو سکتی ہی
کہ وہ قواعد جن سے کیفیت شہادت معلوم
ہو اور بے وقعت شہادت خارج رہے قانون

تعریف قانون شہادت کی

شہادت ہی *

یہہ ایک جس کی ہم شرح لکھ رہے ہیں جزو اعظم قانون شہادت
کا ہی جو بالفعل ہندوستان میں جاری ہی
اور یہہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ
یہہ ایک منسلکہ ذیل تین اصول پر مبنی

اصول جن پر کہ ایک ہذا
مبنی ہی

ہی :-

اول — یہہ کہ شہادت صرف اُن واقعات کی نسبت
گذرانی چاہیئے جن سے امور تنقیح طلب پر
کچھ اثر ہو *

دوم — یہہ کہ صرف اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کی یعنی
سب سے اچھی شہادت جو بہم پہنچ سکے داخل
کرنی چاہیئے *

سوم — یہہ کہ سنئے سنائے بیانات کوئی شہادت نہیں
ہی *

واضح رہے کہ لفظ صرف جو اول و دوم اصول کے بیان میں مستعمل
ہوا ہی اُس سے یہہ مطلب ہی کہ اُزرق قسم کی شہادت خارج سمجھی

جیویگی — اور لفظ سنی سنائی سے وہ شہادت مراد ہی جس کو عوام الناس غلطی سے سماعتی کہتے ہیں لیکن سماعتی شہادت اور سنی سنائی شہادت میں بہت بڑا فرق ہے *

بیان ہر واقعہ کا جس کے وجود کا علم حواس سامعہ سے معلوم ہوتا ہے شہادت سماعتی ہو سکتی ہے — اور سنی سنائی شہادت صرف اُس بیان کو کہتے ہیں جو کہ کسی واقعہ کے وجود کی نسبت

فوق مابین سماعتی شہادت اور سنی سنائی شہادت کے

دوسرے شخص سے ذکر سنا کر کیا گیا ہو مثلاً بیان زید کہ میں نے اپنے کان سے بکر کو غل مچاتے سنا سماعتی شہادت ہی اور حسب شرائط قانون قابل ادخال بھی ہے لیکن بیان زید کہ مجھ کو عمر کی زبانی معلوم ہوا کہ بکر غل مچاتا تھا سنی سنائی شہادت ہی اور قانوناً واسطے ثابت کرنے اُس واقعہ کے کہ بکر غل مچاتا تھا قابل ادخال نہیں ہے *

اُس ایکٹ کے تین باب کیئے گئے ہیں اور گیارہ فصلیں اور بعد تمہید کے مفصلہ ذیل طور پر مضامین شہادت کی ترتیب دی گئی ہے *

طریقہ ترتیب ایکٹ ہذا

باب اول — داخل بحث ہونا واقعات

کا *

فصل اول — مراتب ابتدائی *

فصل دوم — واقعات کا متعلق مقدمہ

ہونا *

اقبال *

بیانات اُن اشخاص کے جو گواہی

میں طلب نہیں ہو سکتے •

بیانات جو خاص حالات میں کیئے

جائیں *

بیان میں کس قدر ثابت کرنا

چاہیئے *

فیصلہ جات عدالت کس حل میں
 واقعہ متعلقہ ہے *
 رائے اشتخاص غیر فی کس صورت
 میں واقعہ متعلقہ ہے *
 چال چلن کن صورتوں میں واقعہ
 متعلقہ ہے *

باب دوم — ثبوت

فصل سوم — واقعات جن کا ثبوت

ضرور نہیں *

فصل چہارم — شہادت زبانی *

فصل پنجم — شہادت دستاویزی *

سرکاری دستاویزات *

میسات نسبت دستاویزات کے *

فصل ششم — نامنظوری شہادت زبانی

کی مقابلہ شہادت دستاویزی

کے *

باب سوم — شہادت کا پیش کرنا اور

اُس کی تاثیر *

فصل ہفتم — بار ثبوت *

فصل ہشتم — موانع تقریر مخالف *

فصل نہم — گواہ *

فصل دہم — اظہار گواہان *

فصل یازدہم — اقبال بیجا و نامنظوری

شہادت *

بعد بیان استقدر مدارج کے منجھکو مناسب معلوم ہوتا ہی کہ اس مقدمہ میں وہ چند اصول متعارفہ و مسلمہ علم ہی بنائی گئیں جنہو قانون شہادت مبنی ہی اور فی الحقیقت قانون شہادت جنگی

اصول متعارفہ مسلمہ عام
قانون شہادت

شرح قرار پاسکنا ہی *

اول — برتاؤ سب سے بہتر مبین اشیاء کا ہی *

اس مقولہ کے یہہ معنی ہیں کہ اگر یہہ بات ثابت ہو جاوے کہ اسی طرح پر عملدرآمد رہا ہی تو فی نفسہ وہ برتاؤ اس امر کے وجود کی شہادت ہی *

دوم — نسبت کسی پیشہ کے اس پیشہ ور کی شہادت قابل اعتبار ہی *

اس مقولہ کے یہہ معنی ہیں کہ جب کبھی مقدمات میں انفصال کسی امر کا مبنی ہو کسی ایسے امر کی تنقح پر جو عوام الناس کو معلوم نہیں ہی بلکہ خاص پیشہ سے متعلق ہی تو جو شخص اس پیشہ کو کرتا ہو اس کی شہادت اس امر کی نسبت قابل اعتبار تصور کی جاوے گی *

سوم — ہر قیاس قانونی مرتکب فعل نا جائز کے مضر خیال کیا جاوے گا *

اس مقولہ کا مطلب یہہ ہی کہ جب یہہ بات ثابت ہو جاوے کہ ایک شخص نے فعل نا جائز کا ہی تو قانون شہادت کے موافق بعد ثبوت اس امر کے کہ اس نے فعل نا جائز کیا جملہ قیاسات مضر اور خلاف اس کے تصور کیئے جاوے گئے مثلاً کوئی شخص خود اپنی مرہی سے ایک شہادت کو عدالت میں پیش نہونے دے تو اس شہادت کو عدالت مضر اس کے تصور کریگی *

چہارم — تمام افعال درستہ اور جائز

طور سے کیئے گئے قیاس کیئے جائینگے *

اس کا یہ مطلب ہی کہ تمام امور جو عدالت کے علم میں آویں ان کی نسبت یہ قیاس ہوگا کہ ان کاموں کے کرنے والوں کو ان کے کرنے کا اختیار تھا اور انہوں نے جوازاً وہ کام کیئے اور بار ثبوت اس امر کا کہ وہ جوازاً یا درستہ سے نہیں کئے گئے تھے ذمہ اس شخص کے ہی جو ان کو ناجائز قرار دینا چاہتا ہی — مثلاً اگر کوئی دگری کسی عدالت کی پیش کی جاوے تو عدالت تصور کرے گی کہ وہ دگری عدالت مجاز نے صادر کی ہی تاوقتیکہ یہ ثابت نہو کہ عدالت مذکور کو ایسی دگری کا اختیار نہ تھا یا کوئی بے ضابطگی ثابت ہو *

پنجم — کوئی معاملہ مابین دو شخصوں

کے شخص ثالث کے حق میں مضر نہوگا *

اس مقولہ کا مطلب یہ ہی کہ فریقین معاملہ یا ان کے قائم مقاموں کے سوا اس معاملہ کا اثر غیر اشخاص پر نہوگا — اور لفظ معاملہ میں کل کارروائی ہائے عدالت نسبت حاصل کرنے دگری وغیرہ کے داخل ہی *

یہ پانچ مقولے متذکرہ بالا وہ مقولے ہیں جو کہ قانون شہادت کے اعلیٰ اصولوں میں شمار کیئے جاسکتے ہیں اور آئندہ ایکٹ ہذا کی شرح سے معلوم ہوگا کہ بہت سی دفعات سے یہ مقولے متعلق ہیں *

ایکٹ مفصلہ ذیل نے حضور ویسرے گورنر جنرل ہند کی منظوری ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۷۲ء کو حاصل کی *

ایکٹ نمبر ۱ بابت سنہ ۱۸۷۲ء

قانون شہادت مجریہ ہند

ہر گاہ قرین مصلحت ہی کہ قانون

شہادت کا اجتماع اور اُس

کی تعریف اور ترمیم عمل

میں آوے لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے *

باب ۱

متعلق ہونا واقعات کا

فصل ۱ — مراتب ابتدائی

یہ فصل اس ایکٹ سے وہ نسبت رکھتی ہے جیسے کہ تشریحات عامہ یا تشریح اصطلاحات کسی فن کی اُس فن سے — جو تعریفات اصطلاحات کی اس فصل میں بیان کی گئی ہیں وہ نہایت مقدم ہیں اور جو معنی ان تعریفات میں اصطلاحات کے قرار دیئے گئے ہیں اُسی کے موافق آئندہ کل ایکٹ میں اُن کا استعمال ہوا ہے — ان تعریفات کو ہر اُس شخص کو جس کو اس ایکٹ سے کام پڑیگا خوب جاننا چاہیئے اور میں نے اس غرض سے کہ ان تعریفات کو جو کہ واضعان قانون نے قائم کی ہیں مبین اور واضح کروں اُس کی صاف اور مفصل شرح لکھی ہے اور اس امر کو ملحوظ رکھا ہے کہ طوالت نہ ہو جاوے یا قانون شہادت کے باریک اور پیچیدہ اور دقیق مسائل میں بحث کرنے سے اُن کو کوئی جن کو کہ صرف اس ایکٹ کا سمجھنا منظور ہے پریشانی نہ ہو — تاہم جہانتک ایکٹ ہذا کے متن کو بخوبی سمجھنے کے لئے ضرورت ہے اُس قدر اصول و مسائل بیان کیئے ہیں *

دفعہ ۱ جایز ہی کہ اس ایکٹ کو

قانون شہادت مجبوریہ

مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ع کے نام

نام ایکٹ

سے موسوم کریں *

یہہ قانون تمام برٹش انڈیا میں نافذ اور

تمام کارروائی ہائے تجویزی

سے جو کسی عدالت میں

حدود نفاذ

با اُس کے دوہرو ہوں جس میں عدالت

ہائے کورٹ مارشل بھی داخل ہیں لیکن

اُن اقرارات حلفی سے علاقہ نہیں رکھتا جو

کسی عدالت یا عہدہ دار کے دوہرو پیش

ہوں اور نہ اُن کارروائیوں سے جو کسی

ثالث کے دوہرو ہوں *

یہہ قانون یکم ستمبر سنہ ۱۸۷۲ع سے

عمل درآمد ہوگا *

اقرار حلفی ایک قسم کا اظہار ہی کہ جس کو ایک دفعہ لکھ کر
مظہر حاکم مجاز کے سامنے جس کو حلف دینے کا اختیار ہو اُس بیان
قلمبند شدہ کی صداقت کی نسبت حلف اُٹھاوے لیکن وہ اظہار جواب
میں کسی سوال کے نہیں ہوتا بلکہ بطور ایک بیان کے ہوتا ہی اور لازم
ہی کہ اُس میں صاف طور پر وہ واقعات اور حالات جو کہ مظہر کے
تسلیم میں ہوں بیان کیئے جائیں اور یہہ بھی بیان ہو کہ اُس کو اس علم

لیکن کوئی عبارت مندرجہ قانون ہذا
مخل حکم کسی قانون مصدرہ پارلیمنٹ یا
کسی ایکٹ یا قانون مجریہ کسی جزو
برٹش انڈیا کے نہوگی جو صراحتاً اس
ایکٹ کی رو سے منسوخ نہیں کیا گیا *

قبل نافذ ہونے اس ایکٹ کے عدالت ہائے برٹش انڈیا کے لئے
فی الحقیقت کوئی قانون شہادت جامع نہ تھا اور اکثر عدالت ہائے صلح
میں جب کبھی کوئی بیوسٹر کسی مقدمہ میں پیروی کرتا تھا تو وہ
انگلند کے قانون شہادت کو اپنی کارروائی میں کام میں لاتا تھا اور اکثر
حکام عدالت ہائے مذکور اُس قانون پر توجہ بھی کرتے تھے اور بہت سی
شہادت حسب قواعد قانون مذکور کے خارج کر دیتے تھے *

فی الحقیقت قواعد قانون شہادت انگریزی ہندوستان کی حالت کے
مناسب نہ تھے اور زیادہ تر خرابی بہہ ہوتی تھی کہ انگریزی قانون شہادت
کی کتابیں ہندوستان کے حکام کے روبرو پیش کی جاتی تھیں حالانکہ اُن
کتابوں کا سمجھنا زیادہ تر اُس تجربہ پر منحصر ہی جو کہ ہر سٹر کو
انگلستان کی عدالت میں کام کرنے سے حاصل ہوتا ہی پس ہندوستان کے
حکام کو اُس قانون ولایت کے مسائل کو ہندوستان سے متعلق کرنے میں
وقت واقع ہوئی تھی تاہم انگریزی قانون کو متعلق سمجھتے تھے *

انگلستان کے قانون کے بموجب بہت سی ایسی شہادت خارج
سمجھی جاتی تھی جسکے داخل ہونے سے فی الحقیقت کسی قدر سچائی
معلوم ہوتی ہندوستان اور انگلستان کے طریقہ انصاف میں یہ فرق
ہی کہ تنقح واقعات وہاں ہمیشہ جوڑی کے ذمہ رہتی ہی اور قانون

(۱) جوڑی نام ہی اُن ہمارے شخصوں کا جنکو واسطے معاملہ کسی مقدمہ
دیوانی یا فرجاری کے حسب قانون انگلستان منتخب کیا جاتا ہی اور اُن کو پیشی
مقدمہ میں موجود رہنا ہوتا ہی — اور ولایت کے قانون کے مطابق اُن کے ذمہ
واقعات کی تفتیش ہوتی ہی جو واقعات کہ جوڑی کی رائے میں ثابت قائم ہوتے ہیں
اُن واقعات سے حاکم عدالت قانون متعلق کر کے اپنا فیصلہ صادر کرتا ہی *

کی تنقید کے ذمہ — ہندوستان میں جسے یعنی حاکم عدالت کو نسبت واقعات اور قانون دونوں کے تنقید کر ہی پڑتی تھی *
یہ ایکٹ اس قدر سادگی اور صفائی سے تیار کیا گیا ہے کہ ان لوگوں کو جنکو اُس قسم کا تجربہ حاصل نہیں ہے جو کہ ہوسٹر کو کام کے انجام کرنے سے ولایت کی عدالت میں حاصل ہوتا ہے کوئی مشکل نہ پیش آوے اور اس دفعہ کے فقرہ اول میں بعض قواعد شہادت کو منسوخ قرار دینے سے اُس خرابی کو بڑا رکھا ہے جو ولایت کے قانون شہادت کے متعلق کرنے سے پیدا ہوئی تھی *

نسبت جزو ثانی فقرہ سوم دفعہ ۱۸ کے اسقدر لکھنا ضرور ہے کہ ان الفاظ کے ذریعہ سے بعض وہ قوانین منسوخ ہونے سے بچ گئے ہیں جو کہ انگلستان میں بغرض متعلق ہونے پرئش اندیا کے جاری کیئے گئے ہیں *
یہ واضح رہے کہ ایکٹ ۱۸۷۲ء میں کامل قواعد اُس قانون شہادت کے جو ہندوستان میں جاری ہیں مکمل طور پر درج نہیں ہیں لیکن کل قانون شہادت دیگر آئین و ایکٹ ہائے پارلیمنٹ اور قوانین متجزیہ کونسل گورنر جنرل میں شامل ہیں *

علاوہ ایکٹ اول اور ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ء کے قوانین مفصلہ ذیل

ہندوستان میں نسبت شہادت کے اب بھی جاری ہیں *

(۱) ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۵۳ء دفعہ ۲۶ *

(۲) ایضا ۳ سنہ ۱۸۶۹ء دفعہ ۵۲ *

(۳) ایکٹ آف پارلیمنٹ سنہ ۱۸۷۳ء جلوس جارج سوم باب ۹۳

دفعات ۲۰ و ۲۱ و ۲۲

۲۳ و ۲۵

(۴) ایضا سنہ ۲۶ ایضا باب ۵۷ دفعہ ۲۸

(۵) ایضا سنہ ۳۲ ایضا باب ۸۵

(۶) ایضا سنہ ۳ و ۴ جلوس ملکہ و کتوریہ باب ۱۰۵ دفعہ ۶۷

(۷) ایضا سنہ ۶ و ۷ ایضا باب ۹۸ دفعہ ۴

(۸) ایضا سنہ ۱۵ و ۱۶ ایضا باب ۸۶ دفعہ ۴۰

(۹) ایضا سنہ ۱۷ و ۱۸ ایضا باب ۱۰۴ دفعہ ۲۷

(۱۰) ایکٹ سنہ ۱۹ و ۲۰ جلوس ملکہ و کٹوریہ باب ۱۱۳ دفعات ۱

و ۲ و ۳ و ۳ و ۵ و ۶

(۱۱) ایضا سنہ ۲۰ و ۲۱ ایضا باب ۷۷ دفعہ ۳۲ باب

۷۹ دفعہ ۳۷ باب ۸۵

دفعہ ۴۹

(۱۲) ایضا سنہ ۲۲ ایضا باب ۲۰ دفعہ ۱ و ۲

و ۳ و ۳ و ۵ و ۶

(۱۳) ایضا سنہ ۲۲ و ۲۳ ایضا باب ۶۳ دفعات ۱ و ۲

و ۳ و ۳ و ۵

(۱۴) ایضا سنہ ۲۳ ایضا باب ۱۱ دفعات ۱ و ۲

و ۳ و ۳

(۱۵) ایضا سنہ ۳۰ و ۳۱ ایضا باب ۲۳ دفعات ۸۱

و ۱۰۳

لیکن بہہ قوانین عدالتوں میں عموماً اس قدر قلیل الاستعمال ہیں کہ ان کی نسبت زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت نہیں ہی *

دفعہ ۳ ایکٹ ہذا میں الفاظ اور

عبارات مصرحہ ذیل اُن

معانی میں مستعمل ہونگی

جو اُنکے واسطے بیان کیٹی گئے ہیں بشرطیکہ

فحوارے کلام سے کوئی اور مراد نہ پائی

جاوے *

جن اصطلاحات اور الفاظ کی کوئی خاص تعریف اس ایکٹ میں نہیں ہی اُن سے وہ معنی مراد ہونگے جو کہ تعریفات کے علم قانون ایکٹ اول سنہ ۱۸۶۸ع میں لکھے گئے ہیں اور اُس کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ تعریفات مندرجہ ایکٹ مذکور تمام قوانین سے جو بعد ایکٹ مذکور کے نافذ ہوئے ہوں متعلق ہی *

تعریفات

لفظ عدالت میں تمام جج اور مجسٹریٹ

اور تمام اشخاص بجز

ثالثوں کے داخل ہیں جو

عدالت

قانوناً مجاز لینی شہادت کے ہوں *

یہ صاف نہیں معلوم ہوتا کہ عدالت کے لفظ میں وہ اشخاص بھی جو بذریعہ کسی کمیشن کے (جو کہ عدالت ما سوائے عدالت ہائے برٹش انڈیا نے صادر کیا ہو) شہادت لیتے ہوں شامل ہیں یا نہیں لیکن ظاہراً یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایکٹ اُس شہادت سے متعلق نہو جو کہ بغرض فیصلہ یا تحقیقات کسی ایسے امر کے جو کسی عدالت ما سوائے عدالت ہائے برٹش انڈیا کے روبرو پیش ہو بلکہ یہی قانون شہادت اُس سے متعلق ہوگا جس قانون کی مطابقت اصل عدالت صادر کنندہ کمیشن ہے *

لفظ واقعہ کے معنی اور اُس کے مفہوم

میں یہ امور داخل ہیں *

واقعہ

(۱) ایسی ہر چیز یا چیزوں کی

ایسی کیفیت یا چیزوں کا ایسا تعلق جو

حواس سے محسوس ہونے کے قابل ہو *

(۲) ہر حالت ذہنی جس سے

کسی شخص کے دل کو آگاہی ہو *

مقننوں نے واقعات کے تین طریقے ترتیب دیے

پہلے بیان کیے ہیں

اقسام واقعات

(۱) مثبتہ اور منفیہ *

(۲) ظاہری اور باطنی یعنی ذہنی *

(۳) حادثات اور حالات اشیاء *

اول ترتیب میں یہہ بات بدیہی ہی کہ مثبتہ واقعات وہ واقعات ہیں کہ جن سے کسی امر کا وجود ثابت ہو اور منفیہ وہ ہیں کہ جن سے عدم ثابت ہو — فی الحقیقت یہہ دونوں باتیں ایک ہی ہیں کیونکہ ہر بیان کو مثبت طور پر اور منفی طور پر بیان کر سکتے ہیں مثلاً یہہ کہنا کہ فلاں وقت زید ایک مقام خاص میں تھا یہہ مثبت طور پر بیان کرنے کا ہی اور یہہ کہنا کہ زید اُسوقت اُس مقام سے باہر نہ تھا منفی طور سے بیان کرنا ہی *

نسبت دوسری ترتیب کے یہہ بیان کرنا ضروری ہی کہ واقعہ ظاہری وہ ہی کہ جو حواس خمسہ بیرونی یعنی آنکھ، ناک، کان، زبان اور جسم سے محسوس ہو اور واقعہ باطنی وہ ہی کہ جو صرف ذہن میں موجود ہو مثلاً بندوق کی گولی سے ایک شخص کا ہلاک ہونا ایک واقعہ ظاہری ہی اور ارادۂ قتل جو کہ قتل کے ذہن میں ہو ایک واقعہ باطنی ہی *

نسبت تیسری ترتیب کے یہہ بیان کرنا ضرور ہی کہ ہر واقعہ یا تو ایک حادثہ ہوتا ہی یا ایک حالت ہوتی ہی مثلاً درخت کا گرنا ایک حادثہ ہی اور اُس کا وہاں پڑا ہونا ایک حالت ہی *

بعضے مقننوں کی رائے میں فعل اور حادثہ ایک ہی چیز ہی لیکن ٹھیک رائے یہہ معلوم ہوتی ہی کہ فعل صرف اُس حادثہ کو کہتے ہیں جو کہ بذریعہ انسان کے ہوا ہو مثلاً درخت کا از خود گر پڑنا ایک حادثہ ہی اور زید کا ایک درخت کو گرا کر ایک فعل ہی — کرنی واقعہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ جسپر تینوں ترتیبوں کا ایک ہی ساتھ اطلاق نہ ہو اور گو اس ایکٹ میں تعریف واقعہ صرف بلحاظ ترتیب نمبر (۲) کے کی گئی ہی اور حالت اور حادثہ اور فعل میں کچھ تغریق نہیں کی گئی ہی تاہم تمثیلات سے ظاہر ہوگا کہ واضعان ایکٹ حادثہ اور حالت اور فعل تینوں کو لفظ واقعہ میں شامل کرتے ہیں مثلاً واقعات کی جو تمثیلات آئندہ بیان ہوتی ہیں ان میں :-

تمثیل (الف) ایک مثبتہ ظاہری حالت ہی *

تمثیل (ب) ایک مثبتہ ظاہری حادثہ ہی *

تمثیل (ج) مثبتہ ظاہری فعل ہی *

تمثیل (د) مثبتہ باطنی حالت و فعل و حادثہ ہی *

تمثیل (ہ) مثبتہ باطنی حالت ہی *

یہ امر قابل غور ہی کہ بہ سب ممکنہ واقعات ایک ہی واقعہ مثبتہ کی ہی ہیں اور مذہبہ کی کوئی تمثیل نہیں دی اس وجہ سے کہ جیسا ہم اوپر بیان کر آئے ہیں فی الحقیقت مثبت اور منفی متضاد مجازی طریقے بیان کے ہیں *

تمثیلات

(الف) یہہ کہ چند اشیاء ایک خاص وضع پر

کسی جگہ میں ترتیب دی ہوئی ہیں ایک واقعہ ہی *

(ب) یہہ کہ کسی شخص نے کچھ سنا

یا دیکھا امر واقعہ ہی *

(ج) یہہ کہ کسی شخص نے کچھ الفاظ کہے

ایک واقعہ ہی *

(د) یہہ کہ ایک شخص کچھ رائے رکھتا

ہی یا کچھ ارادہ رکھتا ہی یا اُس کا عمل نیک نیتی یا

فریب کا ہی یا کسی خاص لفظ کو کسی خاص معنی میں

مستعمل کرتا ہی یا ایک خاص وقت پر اُس کا دل کسی

خاص امر محسوس سے آگاہ تھا ایک واقعہ ہی *

(ہ) یہہ کہ ایک شخص کسی امر میں شہرت

رکھتا ہی ایک واقعہ ہی *

فوائد تمثیلات

لفظ تمثیلات ایکٹ ہذا میں پہلی دفعہ اس دفعہ میں مستعمل ہوا

ہی اور یہہ بات بیان کرنی مفید معلوم ہوتی
ہی کہ واضعان قانون نے ایک عمدہ طریقہ میں

کرنے مطالب قانون کا اختیار کیا ہی اور وہ یہہ ہی کہ ہر دفعہ کے بعد
چند تمثیلات اس غرض سے داخل کی ہیں کہ اُن لوگوں کو جن کو
قانون کے موافق کارروائی کرنی پڑتی ہی قانون کے سمجھنے میں آسانی
ہو — یہہ طریقہ تعزیرات شدہ اور قانون معاہدہ اور ایکٹ ہذا اور
ایکتوں میں بھی اختیار کیا گیا ہی — زبان قانونی سے جو کہ مرکب
تعریفات اور پیچیدہ اور دقیق اصطلاحات سے ہوتی ہی مطلب اخذ کرنا
ایک دشوار بات ہی اور اس سے بھی زیادہ قانون کے قاعدوں کو روز مرہ
کی زندگی کے کاروبار سے ٹھیک طور پر متعلق اور چسپاں کرنا مشکل ہی —
ان تمثیلات سے قانون کے مطالب اور اُن کا روز مرہ کی زندگی سے لگاؤ
صاف طور پر معلوم ہوتا ہی — ایک بڑا فائدہ اس قسم کی تمثیلات سے
یہہ ہی کہ قانون کے پڑھنے والے کا ذہن ہر دفعہ کے سمجھنے میں وہی
مراتب طے کرتا ہی جو کہ واضعان قانون نے اپنے دل میں خیال کیئے
تھے — اسقدر بیان کرنا آؤ ضرور ہی کہ جو وقعت خود متن قانون کی
ہی وہی وقعت تمثیلات کی ہی یعنی تمثیلات فی الحقیقت وہ نظائر
ہیں جن کو کونسل قانونی نے اپنے اختیار سے قانون کے نفاذ کرنے کے
وقت قائم کیا ہی ان نظائر کی وقعت نظائر ہائی کورٹ سے بھی زیادہ
مستحکم تصور کرنی چاہیئے مگر ان تمثیلات سے متن قانون پر اضافہ
کرنے کی غرض نہیں ہی بلکہ اگر تمثیلات ایکٹ میں سے معدوم بھی
کرنی جاویں تب بھی وسعت قانون میں مطلق فرق نہیں آنے کا بلکہ
قانون کی وسعت وہی رہیگی جو کہ معہ تمثیلات کے اب ہی — غرض
ان تمثیلات سے صرف بیان کرنا اور واضح کرنا قانون کا ہی تاکہ اُس کا
مطلب آسانی سے سمجھ میں آوے — تمثیلات کبھی مخالف متن
قانون کے نہیں ہوسکتیں اور قانون کے پڑھنے والے کو اس امر پر خوب
خیال کرنا چاہیئے کہ تمثیلات متن قانون کی مطابعت ہیں •

ایک امر واقعہ کا دوسرے امر واقعہ

سے متعلق ہونا اسوقت کہا

واقعہ متعلقہ

جاویگا جب کہ وہ امر واقعہ دوسرے امر واقعہ سے ایسے طور پر علاقہ رکھتا ہو جسکا ذکر احکام ایکٹ ہذا میں درباب متعلق ہونے واقعات کے مرقوم تھی *

جو تعریف واقعہ متعلقہ کی ایکٹ ہذا میں کی ہی وہ فی نفسہ کوئی تعریف نہیں تھی کیونکہ اسکا حوالہ و طریقہ تعلق واقعات پر جسکا ذکر اس ایکٹ میں ہی کر دیا گیا ہے لیکن ایکٹوں میں جنو کہ واسطے ہدایت عوام الناس کے ہیں یہہ طریقہ ان دقیق مسئلوں کے بیان کرنے کا نہایت آسان اور سب سے زیادہ کارآمد تصور کیا گیا تھی (دیکھو متجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۴۰) *

میرے نزدیک اگرچہ پورے طور پر واقعہ متعلقہ کی تعریف لکھنی نہایت مشکل ہی لیکن شاید یہہ تعریف واقعہ متعلقہ کی کافی طور پر جامع ہی یعنی :-

لفظ واقعہ متعلقہ کی تعریف

واقعات متعلقہ ان واقعات کو کہتے ہیں کہ جنکے ثبوت یا نفی سے امور تنقیح طلب ۲ کے ثبوت یا نفی پر کوئی اثر معند بہ پیدا ہو *

یہہ بات مقدمہ میں بیان ہو چکی تھی کہ یہہ ایکٹ اصول اخراج شہادت پر مبنی ہی لہذا اُس بڑی دشواری کو جو کہ اس امر کے فیصل کرنے میں کہ کون سے واقعات متعلقہ ہیں اور کون سے نہیں واضعان وادرن نے مفصل طور پر ہر حالت تعلق کو دفعات میں بیان کیا تھی ۳ اور

۲ دیکھو حاشیہ تعریف واقعہ تنقیحی کا

۳ دیکھو ایکٹ ہذا کی دفعہ ۵ سے ۵۵ تک

سوائے اُن حالتوں کے جنکی اُن دفعات میں تشریح ہی کسی حالت کو اس ایکٹ کے موافق واقعہ متعلقہ نہیں کہہ سکے جیسا کہ دفعہ (۵) کے اخیر الفاظ سے معلوم ہوگا *

جو تعریف کہ میں نے بیان کی ہے اُس میں لفظ معذبتہ اُس غرض سے لکھا ہے کہ ایسی شہادت جو کہ گو ایک بعد طور پر امور تنقیص طلب سے متعلق ہو تاہم اُسکو عدالت اس وجہ سے داخل نہ کہی کہ اُس کے داخل کرنے سے کافی نتیجہ حاصل نہ ہو تا۔ گو بعض واقعات فی الحقیقت واقعات متعلقہ کہے جاسکتے ہوں لیکن تاہم عدالت کو احتیاط ہے کہ اُنکی نسبت شہادت مفصلہ ذیل دو وجہوں سے داخل نہ کرے:۔ (۱) جبکہ امور تنقیص طلب سے تعلق اسقدر بعید اور خیالی ہو

کہ جس سے کوئی معتدہ نتیجہ نہیں نکل سکتا * (۲) جبکہ سوال و جواب فریقین سے کسی امر کا ثابت کرنا عذر ضروری ہو مثلاً اُن واقعات کی نسبت جنکو فریق نانی تسلیم کرنا ہی شہادت دینی ضرور نہیں ہے گو اگر عدالت چاہے تو ثبوت طلب کرسکتی ہے * ۳

اس امر پر لحاظ رکھنا چاہئے کہ قسم اول کے واقعات کو اس ایکٹ نے واقعات غیر متعلقہ میں قرار دیا ہے *

لفظ واقعات تنقیصی سے مراد اور اُس

کے معنی میں داخل:۔

واقعہ تنقیصی

ہر واقعہ ہی جس سے بنفسہ یا بہ تعلق اور واقعات کے وجود یا عدم یا نوعیت یا حد کسی ایسے حق یا ذمہ داری یا ناقابلیت کی لازم آتی ہو جسکے اثبات یا سلب کی کسی نالاش یا کارروائی میں بحث کی جائے *

لفظ شہادت کی تعریف آگے بیان ہوگئی اور اُس پر شرح لکھی بناوٹ کی
 لیکن یہاں پہلے بیان کرنا ضرور ہے کہ مادہ شہادت کا کیا ہے یعنی وہ
 چیز کیا ہے جس کے متعلق شہادت لیا جاتی ہے حقیقت، میں شہادت کا
 مادہ واقعات ہیں اور اسی وجہ سے واضعان قانون نے واقعات کی تعریف
 شہادت کی تعریف سے پہلے بیان کی ہے *

اب تعریف اور تقسیم ایکٹ سے قطع نظر کر لیں میں وہ تقسیم بیان

کرنا چاہتا ہوں کہ جو فی الحقیقت واقعات
 کی تقسیم درست معلوم ہوئی ہے اور جس

تقسیم واقعات

سے مضمون ایکٹ کا صاف سمجھا میں اویگا علی الخصوص تعریف امر
 تحقیقی کی *

تمام مقدمات میں واقعات دو قسم کے ہوتے ہیں :-

اول — واقعات مقصود بالذات یعنی وہ
 واقعات جن کا ثابت کرنا اصل مقصود ہے *

مقدمات میں دو قسم کے
 واقعات ہوتے ہیں

دوم — واقعات مقصود بالعرض یعنی جن کا

ثابت کرنا ہی نفسہ مقصود نہیں ہے بلکہ صرف بغرض ثبوت واقعات
 مقصود بالذات کے ان کی نسبت شہادت دی جاتی ہے :-

واقعات مقصود بالذات وہ واقعات ہیں کہ جو ہر مقدمہ میں ایسے

ہوتے ہیں کہ ہر فریق اپنے اپنے لیئے ثابت کرنا
 چاہتا ہے تا کہ ان کی بنا پر اُس کے حق میں

واقعات مقصود بالذات

فیصلہ ہو اور ان کی وقعت تجویز مقدمہ کے لیئے استدلال مقیم ہوتی ہے کہ
 جب ان کی نسبت کوئی تجویز اثبات یا تردید کی قائم ہو جاوے تو فیصلہ
 اُس مقدمہ کا اُن واقعات کی تجویز سے لازمی اور ضروری طور پر خود
 بخود نکل آوے — مثلاً مورث کی وفات جس سے وارث کا حق نسبت
 ترکہ کے قائم ہو جاتا ہے *

واقعات مقصود بالعرض وہ واقعات ہیں کہ جن کی تجویز اثبات یا

تردید سے کوئی نتیجہ ایسا کہ جس کی بنا پر
 فیصلہ ہو سکے نہیں نکل سکتا اور نہ ان کے اثبات

واقعات مقصود بالعرض

یا تردید سے فیصلہ مقدمہ کا لازمی اور ضروری طور پر خود بخود نکلتا
ہی مثلاً مورث کا بیمار ہونا جس سے وارث کا حق قائم نہیں ہوتا *۔

حقیقت میں امور تنقیح طلب واقعات مقصود بالذات کو کہتے ہیں

اور جو تعریف کہ اس شرح میں لکھی گئی

امور تنقیح طلب

ہی اُسکے بخوبی جاننے سے معنی تعریف

مبذرجہ ایکٹ ہذا کے بخوبی سمجھ میں آویں گے اور یہ ظاہر ہوگا کہ
واقعات مقصود بالذات ہر مقدمہ میں بمقابلہ واقعات مقصود بالعرض کے
تعداد میں کم ہوتے ہیں اور جو واقعات مقصود بالذات نہیں ہیں وہ
کبھی تنقیح طلب نہیں ہو سکتے سوائے واقعات مقصود بالذات کے اور سب
واقعات مقصود بالعرض ہوتے ہیں اور واقعات تنقیح طلب نہیں ہوتے *۔

واقعات مقصود بالعرض نہایت کثرت سے ہوتے ہیں کہ چنکی حد
قرار دینی نہایت مشکل ہی اور جو قواعد ایکٹ ہذا میں نسبت تعلق
واقعات نے باب اول میں قرار دیئے گئے ہیں وہ زیادہ تر متعلق واقعات
مقصود بالعرض سے ہیں کیونکہ انہیں کی نسبت مشکل اکثر واقع ہوتی ہی *۔

تشریح --- جب بموجب احکام قانون

مجریہ وقت متعلقہ ضابطہ دیوانی کے کوئی

عدالت کسی تنقیح واقعاتی کو قلم بند کرے

تو جس واقعہ کا اثبات یا سلب اُس تنقیح کے

جواب میں ہوتا ہو وہ واقعہ تنقیحی ہی *۔

ضابطہ فوجداری میں چونکہ امر متنازعہ فیہ اسقدر پیچیدہ نہیں ہوتے
جسقدر کہ دیوانی نے معاملات میں ہوتے ہیں لہذا کوئی قاعدہ یا دفعہ
ضابطہ فوجداری میں نسبت تحریر امور تنقیح طلب کے نہیں قرار دیا
گیا اور اسی وجہ سے اس تشریح میں بھی صرف ضابطہ دیوانی کا ذکر
ہی - لیکن فوجداری کے مقدمات میں بھی فرد قرار دان جرم سے کسیقدر
وہی کام نکلتا ہی *۔

ضابطہ دیوانی میں تین قسم کے امور تنقیح طلب قرار دیئے جاتے ہیں :-

اقسام امور تنقیح طلب

اول — عارض دعویٰ یعنی وہ امور جن کے تصفیہ سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مقدمہ جس حیثیت سے پیش ہوا ہے اور جس عدالت میں پیش ہوا ہے اُس حیثیت سے اُس عدالت کی تجویز کے قابل ہے یا نہیں *

دوم — امور واقعاتی جن کی تجویز سے یہہ نتیجہ پیدا ہونا ہے کہ وہ واقعات جو فریقین نے پیش کیئے ہیں وہ فی التبعات واقع ہوئے ہیں یا نہیں یا کسی حکم قانونی کی وجہ سے اُسکی تجویز رونداد ہو سکتی ہے یا نہیں *

سوم — امور قانونی یعنی جو واقعات کہ فریقین نے تسلیم کیئے ہیں یا حاکم کی تجویز میں وہ واقعات ثابت ہوئے ہیں اُن سے مسائل قانونی کو کیا تعلق ہے *

قسم دوم — ہمیشہ واقعات تنقیحی پر مشتمل ہوتی ہے اور قسم اول میں بھی کبھی واقعات تنقیحی ہوتے ہیں جبکہ اس بات کی تجویز کہ مقدمہ قابل تجویز اور سماعت عدالت کے ہے یا نہیں کسی واقعہ کی تجویز پر منحصر ہو *

قانون کے الفاظ پر جو کہ اُس تشریح میں مستعمل ہوئے ہیں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی عدالت نے ملٹی سے بھی کسی واقعہ مقصود بالعرض کو واقعہ تنقیحی قرار دیا ہو تب بھی اُس کو واقعات متعلقہ سمجھا لازم ہے گو فی التحقیق وہ واقعہ متعلقہ ہو یا نہ ہو اُس کی نسبت بحث نہیں کی جا سکتی *

تمثیلات

زید عمرو کے قتل عمد کا ملزم ٹھہرایا گیا *

اُس کی تجویز میں واقعات مفصلہ ذیل واقعات

تنقیحی ہو سکتے ہیں :-

یہہ کہ زید باعث ہلاکت عمرو کا ہوا *

یہہ کہ زید کی نیت میں تھا کہ عمرو کی ہلاکت کا

باعث ہو *

یہہ کہ زید کو عمرو سے سخت اور ناگہانی اشتعال

پھونچا *

یہہ کہ زید بروقت صدور اُس فعل کے جو عمرو کی

ہلاکت کا باعث ہوا بوجہہ فتور نقل اُس فعل کی

نوعیت کے جاننے کی قابلیت نہیں رکھتا تھا *

غور کرنے سے یہہ معلوم ہونا ہی کہ اول دو تنقیصوں جو مثال میں

لکھی ہیں وہ متعلق جانب مدعی ہیں اور دو اخیر کی متعلق جانب

مدعا علیہ ہیں *

اگرچہ تشریح میں لفظ ضابطہ دیوانی کا درج ہی مگر تمثیل میں

مقدمہ فوجداری کا بیان کیا گیا ہی اس کا سبب یہہ ہی کہ مقدمہ

فوجداری میں بمجرد قرار داد جرم کے دونوں قسم کی تنقیصیں یعنی

وہ جو مدعی کی جانب متعلق ہیں اور وہ جو مدعی علیہ کی جانب

متعلق ہیں خواہ نخوہ وانعلت نتیجہ ہوتے ہیں اور مقدمات دیوانی

میں اُن کا قرار دینا مدعی اور مدعا علیہ کے بیان پر منحصر ہوتا ہی

اور اس سبب سے کوئی ایسی مثال جزئی خاص جو ناقابل تغیر ہو اور

قانون میں بطور قانون مستحکم کے شامل ہونے کے لائق ہو نہیں آسکتی

تھی برخلاف تمثیل فوجداری کے کہ اُس میں دونوں قسم کی تنقیصیں

ناقابل تغیر بطور قانون کے داخل ہوسکتی ہیں علاوہ اس کے فوجداری کی

تمثیل سے مضمون دفعہ کا بھی بلا لحاظ انتظار اور کسی بیان و تشریح

کے بآسانی سمجھہ میں آجاتا ہی *

لفظ دستاویز سے مراد ہر مضمون ہی

جو کسی شے پر بذریعہ

دستاویز

حروف یا اعداد یا علامات یا اُن وسائل
میں سے ایک سے زیادہ وسیلوں کے ذریعہ
سے جن کا اُس مضمون کے قلمبند کرنے
کے لپٹی مستعمل ہونا مقصود ہو یا جو
مستعمل ہوں ظاہر کیا جائے یا منقوش
کیا جائے *

تعزیرات ہند میں جو تعریف دستاویز ہے کی گئی ہے وہ بھی اسی
تعریف کے قریب قریب ہی مگر اُس تعریف سے اُن جہازیم کی نسبت
انشارہ پایا جاتا ہے جو دستاویزات سے منعلق ہیں اور اُس تعریف سے اُن
امور کی طرف اشارہ ہے جو شہادت سے علاقہ رکھتے ہیں اُس تعریف
میں تمام دستاویزات تحریری یا مطبوعہ یا کندہ جیسے کہ تانبی کے پتر
پر کھودی جاویں یا پتھر پر کندہ ہو کر بطور کتبہ یادگار کے لگائی جاویں
شامل ہیں *

تمثیلات

ایک تحریر دستاویز ہے *

الفاظ جو سیسہ یا پتھر کے چھاپہ سے مطبوع ہوں
یا بطور تصویر عکسی کے اُتارے گئے ہوں دستاویزات
ہیں *

نقشہ زمین یا عمارت کا دستاویز ہے *

کندہ جو کسی فلزاتی پترہ یا پتھر پر ہو دستاویز
ہے *

شبہہ دستاویز ہے *

لفظ شہادت سے مراد اور اُس کے

مفہوم میں داخل یہہ

شہادت

چیزیں نہیں :-

(۱) تمام بیانات گواہوں کے جو

عدالت کی اجازت یا حکم سے اُمور واقعاتی

تحقیق طلب کے باب میں اُس کے دو برو

کیٹی جاویں *

ایسے بیانات شہادت زبانی کہلاتے ہیں *

(۲) تمام دستاویزات جو عدالت کے

معائنہ کے لیٹی پیش کی جائیں *

ایسی دستاویزات شہادت دستاویزی

کہلاتی ہیں *

اس تعریف سے اصلی تعریف شہادت کی نہیں معلوم ہوتی جو
تعریف اس میں ہی وہ تعریف فی الحقیقت بالمثال ہی لیکن ایک
بڑے مقنن نے شہادت کی تعریف یوں بیان کی ہے :-

شہادت ایسا ہر امر ہی کہ جس کا اثر اور میلان اور مقصود ایسا

ہو کہ جب انسان کے ذہن میں سدا جاوے

تو اُس سے ایک رجحان طبیعت کو نسبت

تعریف شہادت

اثبات یا سلب وجود کسی واقعہ کے پیدا ہو *

شہادت تین قسم کی ہوتی ہے :-

(۱) شہادت مادی یعنی کوئی شی فی نفسہ مثلاً چہری جس

سے قتل صادر ہوا یا منہام متنازعہ فیہ *

(۲) شہادت شخصی یعنی بیان گواہان مثلاً بیان زید *

(۳) شہادت دستاویزی یعنی وہ جو حروف یا ہندسوں یا فتوش

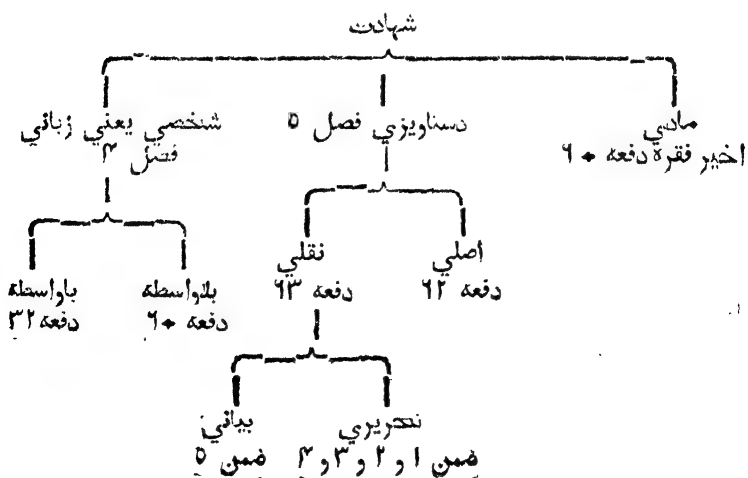
سے ظاہر ہو مثلاً رهن نامہ — اقرار نامہ — بیع نامہ *

یہ بات قابل غور ہی کہ اس ایکٹ میں اقسام مذکورہ میں یہ صرف دوسری اور تیسری قسم کا ذکر کیا ہی اور قسم اول یعنی شہادت مادی کا سوائے فقرہ اخیر دفعہ ۶۰ کے اور کہیں ساق نہ ہو نہیں سہ معلوم نہیں ہوتا کہ واضعان قانون نے کیوں اول قسم کی شہادت کا ذکر نہیں کیا شاید یہ وجہ ہو کہ کوئی شہادت مادی بلا شہادت شخصی یعنی زبانی کے متعلق تصور نہیں ہوسکتی مگر بہرہ ہوتا کہ مستعملہ اقسام شہادت کے شہادت مادی بھی قرار دی جاتی علی الخصوص ایسی صورت میں جبکہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۶۸ و دفعہ ۲۵۳ میں شہادت مادی کے ملاحظہ کا ذکر ہی اور گو ضابطہ دیوانی میں ملاحظہ مقام متنازعہ فیہ کی نسبت کوئی قاعدہ لازمی نہیں ہی تاہم بعض مقدمات میں ملاحظہ موقع کی ضرورت ہوتی ہی وہ بھی ایک شہادت مادی ہی *

پس شہادت چھ قسم پر منقسم ہوتی ہی چنانچہ ہر ایک قسم

کی تفصیل مفصلہ ذیل شجرہ سے بخوبی معلوم ہوتی ہی : —

شجرہ تفہیم شہادت



ان اقسام شہادت میں سے شہادت ملکی کا نام اس ایک ایکٹ میں
فہم ہونا چاہیئے مگر دفعہ ۶۰ کے اخیر فقرہ میں ضیعی طور پر ذکر ہی ہے۔
شخصی شہادت اور زبانی شہادت ایک چیز ہی ہے۔ لفظ شہادت بواسطہ
بھی جس کو سنی سنائی شہادت کہنا چاہیئے اس ایکٹ میں مستعمل
نہیں ہوا ہے مگر جو شہادت کہ حسب منشاء دفعہ ۳۲ قابل ابطال
قرار دی گئی ہے وہ فی الحقیقت شہادت بواسطہ ہی ہے جیسا کہ اس
دفعہ کی شرح پڑھنے سے معلوم ہوگا *۔

زبانی شہادت ہمیشہ بلاواسطہ لی جاتی ہے (دیکھو دفعہ ۶۰) سوا
چند محدود حالات کے (دیکھو دفعہ ۳۲)۔ دستاویزی شہادت بھی
ہمیشہ اصلی ہونی چاہیئے (دیکھو دفعہ ۶۲ و ۹۱) سوائے خاص صورتوں
کے (دیکھو دفعہ ۶۵ و تشریح ۳ دفعہ ۹۱) *۔

واقعہ کا اثبات اُس صورت میں کیا

جاویگا جبکہ امورآت پیش

واقعہ کا اثبات

شدہ پر غور کرنے کے بعد عدالت کو اُس
کے موجود ہونے کا باور ہو یا یہہ خیال
کرے کہ اُس کا وجود اِس نہج پر امکان
دکھتا ہے کہ اُس خاص مقدمہ کی صورت
میں کسی شخص محتاط کو اُس کے موجود
ہونے کے قیاس پر عمل کرنا چاہیئے *۔

واقعہ کا استرداد اُس صورت میں کیا

جائیگا جبکہ عدالت امورآت

واقعہ کا استرداد

پیش شدہ پر غور کرنے کے
بعد یہہ باور کرے کہ اُس واقعہ کا وجود

نہیں ہی یا یہہ خیال کرے کہ اسکا انعدام
ایسا امکان رکھتا ہی کہ اس خاص مقدمہ
کی صورت میں کسی شخص محتاط کو
اُسکے نہ موجود ہونیکے قیاس پر عمل کرنا
چاہیئے *

واقعہ غیر مثبتہ اُسوقت کہا جاویگا
جبکہ نہ اُسکا اثبات ہو نہ

واقعہ غیر مثبتہ

استرداد *

لفظ شہادت اور لفظ ثبوت کو عوام الناس مخلوط کردیتے ہیں اور

دونوں کو ایک ہی شی تصور کرتے ہیں لیکن
جو لوگ منطق سے واقف ہیں اُنکو یہہ بات

فرق مابین ثبوت و
شہادت

بآسانی معلوم ہوگی کہ ان دونوں اصطلاحوں میں بڑا فرق ہی شہادت
حالت ہی اور ثبوت معلول یا دوسرے لفظوں میں شہادت سبب ہی اور
ثبوت مسبب یعنی شہادت وسیلہ ہی اور ثبوت اُسکا نتیجہ ہی - پس
ایسے ہذا میں جو فرق مابین اثبات واقعہ و استرداد واقعہ اور واقعہ غیر
مثبتہ کے بیان ہوا ہی بآسانی معلوم ہوگا - منطق کے جاننے والیکو یہہ
بات آسانی سے سمجھ میں آویگی کہ درحقیقت اثبات واقعہ اور استرداد
واقعہ ایک ہی چیز ہی کیونکہ کسی واقعہ کا مثبت ثابت کرنا اور
منفی ثابت کرنا ایک ہی طریقہ پر ہوتا ہی مثلاً جب یہہ ثابت کر دیا
جاوے کہ (الف) زید ہی تو یہہ بھی لازمی ثابت ہو گیا کہ (الف) غیر
زید نہیں ہی - جو فرق کہ تینوں اصطلاحات متذکرہ بالا میں ایک
ہذا نے قرار دیا ہی وہ یہہ ہی :-

- (۱) جب رجحان طبیعت اپنی غایت کو نسبت وجود کسی واقعہ کے پہنچ جاوے تو واقعہ مثبتہ ہی *
- (۲) اور جب وہ رجحان اپنی غایت کو نسبت عدم کسی واقعہ کے پہنچ جاوے تو واقعہ مستردہ ہی *
- (۳) اور جب وہ رجحان غایت تک نہ پہنچے تو وہ واقعہ غور مثبتہ ہی *

مثلاً یہہ امر تنقیح طلب ہی کہ آیا زید مرگیا ہی یا نہیں — پس اگر پورے طور پر یہہ ثابت ہو جاوے کہ زید، کو چند شخصوں نے دیکھ کیا تھا تو ایسی صورت میں موت زید واقعہ مثبتہ ہی — اور اگر زید عدالت میں زندہ موجود ہو تو ایسی صورت میں موت زید واقعہ مستردہ ہی — اور اگر زید کی نسبت چند برس سے کسی نے کچھ نہ سنا ہو کہ کہاں ہی تو ایسی صورت میں موت زید واقعہ غیر مثبتہ ہی *

اس تمثیل میں جو کہ ابھی بیان ہوئی ہی اگر امر تنقیح طلب یہہ ہوتا کہ زید زندہ ہی یا نہیں اور موت کی نتیجہ کو واقعہ فرض کیا جاوے تو صورت اول میں یعنی زید کے دفن ہونے سے زندہ ہونا زید واقعہ مستردہ ہوگا اور دوسری صورت میں یعنی 'زید کے عدالت میں موجود ہونے سے اسکا زندہ ہونا واقعہ مثبتہ ہو جاوے گا اور تیسری صورت میں یعنی اُس کی کچھ خبر نہ سننے جانے سے زید کا زندہ ہونا واقعہ غیر مثبتہ رہے گا — اس سے صاف ظاہر ہوگا کہ ایک ہی واقعات سے جس امر کا اثبات ہوتا ہی اُسی سے اُسکی نقض کا استدلال ہوتا ہی اور ایک ہی واقعات سے تقاضیوں غیر مثبتہ رہتی ہیں *

اس سے یہہ ظاہر ہوگا کہ استدلال اور استدلال نقضیوں یعنی باہم مخالف ہیں اور واقعہ کا غیر مثبت ہونا ایک حالت ان دونوں سے مختلف ہی — اسقدر بحث سے یہہ امر ظاہر ہی کہ یہہ ممکن ہی کہ شہادت ہو اور ثبوت نہ ہو لیکن یہہ ممکن نہیں کہ ثبوت ہو اور شہادت نہ ہو مثلاً فرض کرو کہ ایک گلا کٹا ہوا آدمی پایا جاوے ایک ایسی جگہ پر کہ جدھر تہوڑے عرصہ پہلے ایک آدمی جاتا ہوا دکھائی دیا تھا اُس آدمی کا اُس طرف جانا شہادت اُسکے قاتل ہونے کی ہی لیکن ہرگز ثبوت اُس کے قاتل ہونے کا نہیں ہی *

دفعہ ۴۲ جہاں ایکٹ ہذا میں

یہہ مرقوم ہی کہ عدالت

جواز قیاس

ایک امر واقعہ کو قیاس

کرے وہاں اسکو اختیار ہی کہ اُس امر واقعہ

کو امر مثبتہ تصور کرے الا اُس حالت میں

اور اُسوقت تک کہ اُس کا استدراں ہو یا

اُس کو جائز ہی کہ اُس کا ثبوت طلب

کرے *

جہاں ایکٹ ہذا میں یہہ ہدایت ہی کہ

عدالت کو امر واقعہ پر قیاس

لزوم قیاس

کر لینا لازم ہی تو اُسے لازم

ہی کہ اُس امر واقعہ کو مثبتہ تصور کرے

الا اُس حال میں اور اُسوقت تک کہ

استدراں ہو *

جہاں ایک امر واقعہ از روے ایکٹ

ہذا کے دوسرے امر واقعہ

ثبوت قطعی

کا ثبوت قطعی قرار دیا

گیا ہی وہاں عدالت کو لازم ہی کہ ایک امر

واقعہ کے ثبوت پر دوسرے کا اثبات تصور

کمرے اور عدالت اُسکے ابطال کے لیئے شہادت کے پیش کیئے جانے کی اجازت نہ دیگي *

منجملہ اُن کاموں کے جو عدالت کے فرض ہیں صرف اپنا اور تحریر کرنا شہادت کا ہی نہیں بلکہ اُسکی نسبت اپنی رائے قائم کرنا اور اُس سے نتیجہ نکالنا بھی اُسکا کام ہی حقیقت میں شہادت کا پیش کرنا یعنی اثبات واقعہ فریق مقدمہ کا کام ہی اور شہادت پیش شدہ سے نتیجہ نکالکر رائے قائم کرنا عدالت کا کام ہی *

واضعاں ایکٹ ہذا نے اُس قانون کے مسودہ میں اس فصل میں ایک یہ دفعہ قائم کی تھی *

عدالت کو چاہیئے کہ معاملات واقعاتی میں امور مفصلہ ذیل کے

استدلال سے اپنی رائے قائم کرے :-

دفعہ مذکورہ مسودہ

(۱) اُس شہادت سے جو واقعات مبینہ

کے وجود کی بابت پیش کی جاوے *

(۲) اُن واقعات سے جن کا اثبات یا استرداد واقعات غیر مثبتہ

کی بابت ہوا ہو *

(۳) اُن گواہوں کی غیر حاضری سے یا اُس شہادت کی عدم

موجودگی سے جس کا پیش کیا جانا ممکن تھا *

(۴) اہالی مقدمہ اور گواہوں کے اقبال اور بیان اور چال چلن

اور وضع سے اور عموماً مقدمہ کے حالات سے *

اِس دفعہ سے یہ غرض تھی کہ عدالت کو اِس امر اہم میں یعنی

نتیجہ نکالنے اور رائے قائم کرنے میں مدد ملے اور ہدایت ہو مگر جو کہ

یہ مقصد قواعد قیاسات کے قائم کرنے سے بطور قواعد کلیہ حاصل

ہوتا تھا اِس لیئے واضعاں ایکٹ ہذا نے مسودہ کی اِس دفعہ کو

خارج کر کر قواعد نسبت قیاسات کے عمدہ طور سے اِس ایکٹ میں قائم

کیئے ہیں *

قیاسات کا مضمون قانون شہادت کے مشکل مضمونوں میں سے ہے

اور اُس کی شرح آئندہ کی جاوے گی لیکن اس قدر

یہاں بیان کرنا ضرور معلوم ہونا ہے کہ اس

ایکت میں سوائے دفعہ ہذا کے کہیں تعریف

قیاسات

قیاس کی نہیں لکھی اور گو لفظ قیاس مستعمل ہوا ہے لیکن ایکٹ کے

الفاظ سے کوئی حادی یا کافی تعریف اس لفظ کی نہیں معلوم ہوئی

قیاس کی تعریف یہ ہو سکتی ہے :-

قیاس ایک رجحان ذہن نسبت و جود کسی واقعہ مثبتہ یا منعیہ

کے اس قسم کا ہے کہ جس کی صحت پر

عمل کر سکیں بشرطیکہ کہ کسی کافی شہادت

تعریف قیاس

سے اس رجحان کے خلاف وجہ معلوم نہ ہو *

قیاس دو قسم کے ہیں :-

اقسام قیاس

اول — قیاسات جو کہ ہر عدالت نسبت غالب یا غیر غالب ہونے

واقعہ کے قائم کرتی ہے *

دویم — قیاسات جو کہ قانون نے نسبت واقعہ کے قائم کیئے ہیں *

اس ایکٹ میں جہاں نسبت قیاسات اختیاری عدالت کے ذکر لکھا

ہے وہ اول قسم کے قیاسات ہیں اور جہاں قیاس کرنا لازمی لکھا ہے

وہ دوسری قسم کے قیاسات ہیں *

نسبت ثبوت قطعی کے صرف اس قدر شرح بیان کرنی ضرور

ہی کہ ثبوت قطعی فی الحقیقت نہایت اعلیٰ

درجہ کا قوی قیاس ہے جو کہ فی نفسہ کوئی

ثبوت قطعی

ثبوت نہیں ہے لیکن قانون نے اُس کو ثبوت کا مرتبہ عطا کیا ہے پس

تعریف ثبوت قطعی کی وہی ہے جو کہ قیاس کی تعریف اوپر بیان

ہو چکی ہے صرف چند الفاظ ثبوت قطعی کی تعریف میں بدلے جاتے

ہیں — ثبوت قطعی کی تعریف یوں ہو سکتی ہے :-

ثبوت قطعی ایسا ایک رجحان نسبت وجود کسی واقعہ منبتہ با

منقبہ کے ہی جسکی صحت پر عمل کرسکیں

تعریف ثبوت قطعی

اور وہ رجحان اس قدر رقت رکھتا ہی کہ وہ

بمذللہ ثبوت کامل کے تصور کیا جاتا ہی اور اُس کے خلاف شہادت

لینے کو قانون نے صاف منع کیا ہی — گو اصطلاح میں اُس کو ثبوت

قطعی کہتے ہیں لیکن قطع نظر الفاظ قانون کے ثبوت قطعی کو قیاس

قطعی کہنا انسب ہوتا اور یہہ امر قابل غور ہی کہ در حقیقت قیاس

قطعی درجہ ثبوت کا رکھتا ہی *

اس ایکٹ کی دفعات ۲۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ میں اور دفعہ ۱۱ قانون

حلف یعنی ایکٹ ۱۸۷۳ ع میں ثبوت قطعی کا ذکر سی اور

اُن کے پڑھنے سے مثالیں ثبوت قطعی کی معلوم ہونگی *

ثبوت قطعی اور مائع تقریر مخالف (جس کا ذکر دفعہ ۱۱۵ میں

مندرج ہی) کسی قدر ایک دوسرے کے مشابہ

ہیں اور اُن کا اثر نسبت مائع ہونے ادخال

شہادت کے یکساں ہونا ہی بالیں ہمہ ثبوت

مشابہت مابین ثبوت قطعی
و مائع تقریر مخالف

قطعی اور مائع تقریر مخالف میں بڑا فرق ہی جس کا یہاں ذکر کرنا

ضروری نہیں ہی آئندہ واضح طور پر بیان کیا جاویگا *

فصل ۲ -- واقعات کا متعلق

مقدمہ ہونا *

مقدمہ شرح ہذا میں یہہ امر بیان ہو چکا ہی کہ شہادت واقعات

سے متعلق ہوتی ہی اور شرح دفعہ ۳ میں واقعہ کے معنی اور اقسام پر

بحث کی گئی ہی — اس فصل میں واضعان قانون نے وہ صورتیں

بیان کی ہیں کہ جن میں واقعات متعلق مقدمہ تصور ہوتے ہیں — پس

قبل اس کے کہ دفعات کی شرح لکھی جاوے یہہ بیان کرنا مناسب معلوم

ہوتا ہی کہ جب کبھی واقعات کی نسبت کوئی بحث ہوتی ہی یا کوئی

رأے قائم کرنی منظور ہوتی ہی تو اُس کی نسبت مفصلہ ذیل سوالات

ذہن میں گذرتے ہیں :-

اول — کیا وقوع پذیر ہوا اور اُس کی نسبت کیا کیا گیا (دیکھو دفعہ ۶ سے دفعہ ۱۶ تک) *

دوم — اُس واقعہ کی نسبت کیا کیا گیا (دیکھو دفعہ ۱۷ سے دفعہ ۳۹ تک) *

سوم — عدالتوں نے اُس واقعہ کی نسبت کیا تجویز کی (دیکھو دفعہ ۴۰ سے دفعہ ۴۳ تک) *

چہارم — اُس واقعہ کی نسبت کیا خیال کیا گیا یا کیا خیال کیا جاتا ہی (دیکھو دفعہ ۴۵ سے دفعہ ۵۱ تک) *

پنجم — اُن لوگوں کا جو اُس واقعہ سے تعلق رکھتے ہیں کیا چال چلن ہی (دیکھو دفعہ ۵۲ سے دفعہ ۵۵ تک) *

پس مفصلہ بالا پانچ بڑے امور نسبت واقعات کے خیال میں آتے ہیں اور واضعان قانون نے دفعہ ۵۵ تک جو نہ اس فصل کی اخبر دفعہ ہی ان امور کی نسبت بحث کی ہی — جب تک کہ کوئی واقعہ ان پانچ امور میں سے کسی نہ کسی سے تعلق نہ رکھتا ہو تب تک وہ واقعہ متعلقہ نہیں قرار پا سکتا گو بہت ممکن ہی کہ ایک ہی واقعہ دو تین امور سے متعلق ہو — ابتداء فصل ہذا میں مینے وہ اصولی سوالات بیان کر دیئے کہ جن سے تعلق واقعات پیدا ہوتا ہی اس کے بعد اس فصل کی دفعات کے مضامین بآسانی سمجھ میں آینگے *

دفعہ ۵ ہر مقدمہ یا کارروائی

میں جائز ہی کہ شہادت

وجوہ یا انعدام ہر واقعہ

شہادت واقعات ترقیہ
اور واقعات متعلقہ کی دو
جاسکتی ہی

تنقیدی اور ایسے واقعات کی ادا کیجاوے

جو ایک ہذا میں بعد ازیں واقعات

متعلقہ قرار دیئے گئے ہیں نہ کسی اور

واقعات کی *

واقعہ تنقیحی اور واقعہ متعلقہ کی تعریف دفعہ ۳ کی شرح میں بیان ہو چکی ہے * ۶

تشریح — از روے دفعہ ۱۱۱ کے کسی شخص کو منصب اداے شہادت ایسے امر واقعہ کا حاصل نہوگا جسکے ثابت کرنے کا وہ از روے کسی حکم قانون مجریہ وقت متعلقہ ضابطہ دیوانی کے مستحق نہیں ہے *

ظاہر ہے کہ اس تشریح میں مراد اُن قواعد سے ہے جو کہ ضابطہ دیوانی میں واسطے صاف ہو جانے امر متنازعہ فیہ اور آسائش عدالت اور عجلت انفصال مندمات کے قائم کیئے گئے ہیں اور جنکی رو سے عدالتیں امور تنقیح طلب قرار دیتی ہیں *

تمثیلات

(الف) زید کی تجویز بعثت قتل عمد عمرو کے کی گئی جسکو اُس نے ایک لائھی سے بہ نیت اُس کی ہلاکت کے مارا *

زید کی تجویز میں واقعات مفصلہ ذیل واقعات تنقیحی ہیں: —

زید کا عمرو کو لائھی سے مارنا *

زید کا عمرو کی ہلاکت کا باعث اُس ضرب سے ہونا *

زید کی نیت عمر کی ہلاکت کا باعث ہونے میں *

(ب) زید ایک اہل مقدمہ پر وقت اول پیشی مقدمہ کے اپنے ساتھ ایک تمسک جسپر وہ استدلال کرنا ہی نہ لایا اور پیش کرنے کے لیئے تیار نہیں رکھتا ہی تو از روے اس دفعہ کے وہ اُس تمسک کو کارروائی مقدمہ کی کسی نوبت ما بعد میں پیش کرنے اور اُس کے مضمون کو ثابت کرنے کا استحقاق بجز مطابقت شرائط مذکورہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے اور بطور پر نہیں رکھتا *
 ان نمٹیلوں میں سے تمٹیل (الف) تو متن دفعہ سے منعلق ہی اور نمٹیل (ب) اُس دفعہ کی تشریح سے علاقہ رکھتی ہی *

تمٹیل (ب) جسمیں سماعت پیش ہونے دستاویز کی بعد گذرنے وقت مناسب کے بجز صورت خاص کے ہی قابل لحاظ کے ہی — دیوانی عدالتوں کے ضابطہ میں دستاویزات پیش ہونے کے اوقات معین

احکام ضابطہ دیوانی نسبت
 پیشی شہادت کے

کیئے گئے ہیں *

پہلا وقت یہہ ہی کہ جب مدعی عرضی دعویٰ پیش کرے تو اُسکے ساتھ وہ دستاویز جس کی رو سے اُس نے فالش کی ہی یا اُس پر بطور تائید اپنے دعویٰ کے حوالہ دیا ہی عرضی دعویٰ کے ساتھ عدالت میں پیش کرے *

اور اگر وہ دستاویز مدعی کے قبضہ میں نہو بلکہ مدعا علیہ کے قبضہ میں ہو تو عرضی کے ساتھ اُسکی کیفیت پیش کرے تا کہ مدعا علیہ سے طلب کی جاوے *

دوسرا وقت وہ ہی کہ جب مقدمہ اول مرتبہ روکار ہوتا ہی اور امور تنقیح طلب قرار پاتے ہیں اسوقت پر فریقین کو واجب ہوتا ہی کہ تمام وجہ ثبوت تحریری ہر قسم کی جو پیشتر عدالت میں داخل نہو چکی ہو اور جملہ دستاویزات اور تحریرات حاضر لاویں اور عندالطلب حاکم عدالت پیش کریں *

اور اگر وہ دستاویز جسکا پیش کرنا ہر وقت پیشی اول مقدمہ کے ضرور ہی اُس فریق کے قبضہ میں نہو جو اُسکا پیش ہونا چاہتا ہی تو اُسکو ضرور ہی کہ قبل اُس وقت کے اُسکی طلبی کے لئے سمن جاری ہونے کی درخواست عدالت میں پیش کرے *

یہہ اخیر وقت ہی دستاویزات کے داخل ہونے اور پیش ہونے کا اگر اُس وقت تک کوئی دستاویز نہ داخل ہو اور نہ پیش ہو تو وہ پھر نہ لی جاویگی الا اُس حالت میں کہ وجہہ مروجہ اِس بات کی حسب اطمینان عدالت پیش کی جاوے کہ وہ ہر وقت اول روکار ہونے مقدمہ کے اُسکو پیش نہہیں کر سکتا تھا *

دفعہ ۶ واقعات جو اگرچہ داخل

تنقیح نہوں مگر واقعات

تنقیح طلب سے اِس قدر

تعلق اُن واقعات کا جو
جزو معاملہ ہوں

الحاق رکھتے ہوں کہ جزو ایک ہی معاملہ کے ہو گئے ہوں وہ بھی واقعات متعلقہ ہیں عام اِس سے کہ وہ ایکہی وقت اور مقام میں وقوع میں آئے ہوں یا اوقات اور مقامات مختلفہ میں *

واضح رہے کہ یہہ دفعہ اول دفعہ ہی جسمیں ایکٹ ہذا نے اُس رشتہ کو جسکی وجہہ سے واقعات متعلقہ تصور کیئے جاتے ہیں بیان کیا ہی اور دفعات جو اُسکے بعد ہیں دفعہ ۵۵ تک ہر دفعہ میں ایک قسم کے رشتہ کی جسکی وجہہ سے واقعات متعلقہ ہو جاتے ہیں تعریف بیان کی ہی — لیکن جو تعلق کہ اِس دفعہ میں بیان کیا گیا ہی وہ سب سے سادہ طریقہ تعلق کا ہی یعنی وہ تعلق جو کہ واقعات میں ہرچہ ہونے اجزاء ایک معاملہ کے پیدا ہو جاتا ہی *

عموماً شہادت جو کہ نسبت افعال اشخاص خارج معاملہ کے ہو داخل نہیں ہو سکتی مثلاً بہہ امر کہ کسی غیر شخص نے کسی معاملہ کی نسبت کہا ائثر سنی سناٹی شہادت تصور ہوکر شہادت میں داخل نہیں ہوگا لیکن جب کہ وہ بیان اصل معاملہ سے اس طرح پر ملا ہوا ہو کہ فی الحقیقت اُس کل معاملہ کا ایک جزو تصور کیا جاوے تب وہ شہادت میں داخل ہوگا اس لیے کہ در حقیقت وہ بیان صرف بغرض واضح کرنے اصل واقعہ کے جس سے کہ مقصود ہی داخل ہوتا ہی اور بغیر ایسے بیان کے صرف اصل واقعہ انکا سمجھ میں نہ آتا *

دفعات ۶، ۷، ۸، ۹ و ۱۰۔ ایک ہی قسم کی ہیں اور پانچوں

ایک ہی اصول پر مبنی ہیں یعنی اس مسئلہ دائرہ شہادت پر کہ جو کچھ گورد و نواح کے حالات نسبت کسی واقعہ مقصود بالذات کے ایسے ہوں کہ جن کے کھلنے سے

دفعہ ۶، ۷، ۸ و ۹
۱۔ ایک اصول پر مبنی
ہیں

اصل حال واقعہ مقصود بالذات کا واضح ہوتا ہو شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں — دیکھو دفعہ ۱۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۷۲ء جس میں مجسٹریٹوں کو بہہ ہدایت ہوئی ہے کہ جب اسے مقدمات کی تحقیقات کرے جو قابل تجویز عدالت سشن یا ہائی کورٹ کے ہیں تو علاوہ واقعات منشاء الزام کے اُن حالات اور امور کی نسبت بھی شہادت لیں جو فی الحقیقت منشاء الزام یا نالش نہیں ہیں *

تمثیلات

(الف) زید پر ضرب سے عمرو کے قتل عمد

کرنے کا الزام لگایا گیا پس جو کچھ کہ زید یا عمرو یا ان شخصوں نے جو کھڑے ہوئے تھے مارنے کے وقت کہا یا کیا یا اس سے اسقدر قلیل عرصہ کے پہلے یا پیچھے کہا یا کیا کہ وہ جزو اُسی واقعہ کا ہو گیا ہو وہ واقعہ متعلقہ ہی *

(ب) زید پر بمقابلہ ملکہ معظمہ کے اِس طرح پر جنگ کرنے کا اِزام رکھا گیا کہ ایک جماعت مفسدانِ مسلم کا وہ شریک ہوا اور اُس مفسدہ میں کچھ مال تلف کیا گیا اور فوج پر حملہ کیا گیا اور جیلخانے توڑ ڈالے گئے پس وقوعِ اِن واقعات کا واقعہ متعلقہ ہی اِس واسطے کہ وہ جزو اُس عام واردات کے ہیں گو کہ زید اِن سب واقعات میں موجود نہو *

(ج) زید نے عمرو پر واسطے ایک عبارت تھک آمیز مندرجہ کسی خط کے جو جزو ایک مراسلت کا ہی فالش رجوع کی پس وہ خطوط جو فیما بین فریقین درباب اُس مضمون کے جس سے تھک پیدا ہوا تحریر میں آئے ہوں اور جزو اُس مراسلت کے ہوں جس میں وہ عبارت مندرج ہی واقعات متعلقہ ہیں گو کہ اُن خطوط میں وہ عبارت تھک آمیز مندرج نہو *

(د) نزاع اِس امر کی تھی کہ توئی خاص مال جو عمرو سے طلب کیا گیا تھا زید کے حوالہ کیا گیا اور وہی مال درمیان میں کئی اشخاص کو بعد یک دیگرے حوالہ کیا گیا پس ہر حوالگی واقعہ متعلقہ ہی *

دفعہ ۷ جو واقعات کہ باعث

یا وجہ یا نتیجہ قریب
یا بعید واقعات متعلقہ

واقعات جو کہ نتیجہ یا
وجہ یا باعث واقعہ تنقیحی
کے ہوں

یا واقعات تنقیسی کے ہوں یا داخل اُن حالات کے ہوں جن میں کہ واقعات تنقیسی وقوع میں آئے یا جنسے کہ موقع اُن واقعات تنقیسی کے وقوع یا معاملہ کا پیدا ہوا ہو وہ بھی واقعات متعلقہ ہیں *

دیکھو شرح دفعہ ۹ جو اس دفعہ سے بھی متعلق ہی — اور یہ ظاہر ہی کہ سبب کے جائزے سے نتیجہ یعنی مسبب کا حال کھلتا ہی اور نتیجہ جاننے سے سبب کا پس رشتہ سبب و مسبب واقعات کو قانون نے واقعہ متعلقہ کر دیا ہی *

تثلیث

(الف) بحث اس امر کی ہی کہ عمرو نے بکو

کا سرقہ بالجبر کیا یا نہیں *

یہہ واقعات کہ سرقہ بالجبر سے ذرا پہلے عمرو ایک میلہ میں اپنے ساتھ روپیہ لیکر گیا اور وہ روپیہ اور اشخاص کو دکھلایا یا اُنسے یہہ کہا کہ یہہ روپیہ میرے پاس ہی واقعات متعلقہ ہیں *

(ب) بحث اس امر کی ہی کہ زید نے عمرو کا

قتل عمد کیا یا نہیں *

اُس مقام میں یا اُسکے قریب جہاں قتل وقوع میں آیا کشا کشی کے نشانات زمین پر دکھلائے گئے پس یہہ واقعات متعلقہ ہیں *

(ج) بحث اس امر کی ہی کہ زید نے عمرو کو

زہر کھلایا یا نہیں *

عمر و کی حالت تندرستی زہر کھلانے کی علامات مبینہ کے پہلے اور عمر و کی عادات جو زید کو معلوم تھیں اور جن سے موقع زہر کھلانے کا پیدا ہوا واقعات متعلقہ ہیں *

دفعہ ۸ ہر واقعہ جو وجہ

تحریر یا تیاری کسی واقعہ

تنقیحی یا واقعہ متعلقہ کا

وجہ تحریر یا تیاری یا
عمل ما بعد یا مقابل واقعہ
متعلقہ ہیں

ہو یا جس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہو
واقعہ متعلقہ ہی *

عمل کسی ایسے شخص کا یا ایسے شخص کے کسی مختار کا جو کسی فالش دیوانی یا کارروائی میں فریق ہو بلحاظ اسی فالش یا کارروائی کے یا بلحاظ کسی امر تنقیحی یا امر متعلقہ اُس فالش یا کارروائی کے اور عمل کسی ایسے شخص کا کہ کوئی جرم اُس کے مقابل کارروائی ہونے کے بنا ہو واقعہ متعلقہ ہی بشرطیکہ وہ عمل کسی امر تنقیحی یا امر متعلقہ مقدمہ پر موثر ہو یا اُس سے متاثر ہو عام اس سے کہ وہ امر اُس کے پہلے یا اُس کے بعد وقوع میں آئے *

ایکٹ ہذا میں لفظ اقبال میں جسکی تعریف دفعہ ۱۷ میں مندرجہ ہے وہ افعال جو کہ بیانات زبانی یا دستاویزی نہیں شامل نہیں رکھے گئے اور اس دفعہ کی تشریح اول میں یہ امر صاف کو دیا گیا ہے کہ لفظ عمل میں بیانات داخل نہیں ہیں لیکن واضح رہے کہ عمل علاوہ بیانات کے کبھی ایک قسم کا اقبال ہونا ہے *

گو ایکٹ ہذا کی اس دفعہ میں اقبالیوں کا ذکر نہیں ہے تاہم بہت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مختصر طور پر ان اثرات کا بیان کیا جاوے جو کہ حسب قانون شہادت عمل سے پیدا ہوئے ہیں *

دفعہ ۱۷ میں جو اقبال کی تعریف لکھی ہے اور جو اس کا اثر

بیان کیا گیا ہے اس قسم کا اثر بعض حالتوں میں عمل سے بلا کسی بیان کے پیدا ہوتا ہے مثلاً ملازم کا بھاگنا یا چھینا بھیس بدلنا یا ان

عمل جس کا اثر اقبال کے برابر ہے

ہتھیاروں کا چن کر کہ وہ جرم کے کرنے میں کام میں لایا ہے تلف کرنا یا کتروں کو خون چھڑانے کے لئے دھونا یا اس قسم کا کوئی اور فعل اس عمل میں داخل ہے جس سے کہ قیاس متجربہ ہونے ملازم کا پیدا ہوتا ہے اور اپنی حیثیت کے موافق اقبال جرم ہے اسی طرح پر دیوانی کے معاملوں میں بیبی عمل سے اثر پیدا ہونا ہے مثلاً بھی کھاتہ میں کسی خاص شخص کے لیکھے میں ایک رقم کا لکھا جانا اپنی حیثیت کے موافق اقبال منجانب مالک بھی کھاتہ کے اس امر کا ہے کہ وہ رقم اس شخص کے حساب سے متعلق ہے جس کے لیکھے میں وہ لکھی گئی ہے نہ کسی دوسرے شخص کے — اسی طرح پر وصی کا ایک موصی لہ کو شے موصی بہ کا دیدنہا بالی النظر میں اقبال اس امر کا ہے کہ وصی کے قبضہ میں کافی جائداد متوفی کی ہے جس میں سے تمام موصی لہ کو ان کے حصص موافق وصیت کے مل سکتے ہیں — اسی طرح پر متوفی کی جائداد میں سے قرضہ درجہ دوم کا ادا کرنا اقبال بالی النظری اس امر کا ہے کہ قرضہ درجہ اعلیٰ کے ادا کرنے کو کافی مال متوفی چھوڑ کر مرا *

اسی طرح پر ایسی حالتوں میں جب کہ عمل در آمد روز مرہ مقتضی اس امر کا ہو کہ کوئی فعل بطور اعتراض کے کیا جاوے تو ترک

ایسے فعل کا اور چپ اور ساکت رہنا بعضی حالتوں میں اثر اقبال کا رکھتا ہی مثلاً جب کہ ایک سوداگر دوسرے کو فرد حساب پہنچتا ہی اور وہ دوسرا سوداگر بغیر کسی اعتراض کے ایک معقول عرصہ تک ساکت رہے تو فی نفسہ یہ سکوت بالذات النظر میں اقبال درست ہونے حساب کا تصور کیا جاویگا اور اسی طرح پر مابین دو شخصوں کے ایک حساب میں سے چند رقوم پر اعتراض کرنے سے مابقی کی صحت کا اقبال ہی *

قانون معاہدہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ ع کی دفعہ ۱۷ کی تشریح اور تمثیلات قابل غور ہیں اور وہ یہہ ہیں :-

محض سکوت نسبت ایسے واقعات کے جو قیاساً موثر اس بات کے ہوں کہ کوئی شخص کسی معاہدہ پر راضی ہو جاوے فریب نہیں ہی الا اُس حال میں کہ حالات مقدمہ ایسے ہوں کہ اُن کے لحاظ سے سکوت کرنے والے کو بولنا لازم ہو یا اُس کا سکوت برائے خود بمنزلہ بولنے کے ہو *

ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ دفعہ ۱۷ کی تشریح

(الف) زید نے بطور فیللم کے ہندہ کے ہاتھ ایک گھوڑا فروخت کیا جسکو زید جانتا ہی کہ وہ صحیح سالم نہیں ہی اور زید نے ہندہ سے اُس گھوڑے کے صحیح و سالم نہونے کے باب میں کچھ نہیں کہا یہہ زید کا فریب نہیں ہی *

دفعہ ۱۷ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ ع کی تمثیلات

(ب) ہندہ زید کی بیٹی ہی اور ابھی بعد بلوغ پہنچی ہی اِس صورت میں جو رشتہ کے مابین ان دونوں فریق کے ہی اُس کے لحاظ سے زید پر لازم ہی کہ اگر وہ گھوڑا صحیح و سالم نہر تو ہندہ سے کہہ دے *

(ج) ہندہ نے زید سے کہا کہ اگر تم اِس گھوڑے کے صحیح سالم ہونے سے انکار نہ کرو تو میں اُس کو ایسا ہی سمجھ لوں گی زید کچھ نہ کہہا اِس صورت میں زید کا سکوت بمنزلہ بولنے کے ہی *

(د) زید و عمرو نے جو دونوں تاجر ہیں باہم ایک معاہدہ کیا اور زید کو خقبہ قیمت کے کم و بیش ہو جانے کی اطلاع دی کہ جس سے اس معاہدہ کے انعقاد میں عمرو کی رضامندی میں خلل واقع ہوتا ہی پس زید پر لازم نہیں ہی کہ عمرو کہ اس سے مطلع کرے *

اگر کسی شخص کے سامنے کوئی ایسا امر بطور معاملہ بیان کیا جائے جس کا اثر اُسکے مضر ہو تو اگر وہ سبکداری نہ کرے اور کوئی اعتراض نہ کرے تو اُسنا سکوت کے معزلہ اقبال کے ہی — اثر کوئی بیان بطور معاملہ مضر کسی شخص کے بذریعہ چاہی کے اس کو معلوم ہو تو قانوناً اُس شخص کا اُس چاہی کا جواب معترض نہ لکھنا اُس کے مضر نہیں *

سکوت کا اثر

قاعدہ مذکور بالا نسبت سکوت کا روانہ ہوا ہے عدالت کے متعلق نہیں ہی اس وجہ سے کہ فی نفسہ نوعیت اُن گروائیوں کی ایسی ہی کہ سوائے فریقین مقدمہ کے شخص غیر داخل در معنولات نہیں دے سکتا مثلاً اگر کوئی گواہ عدالت میں کسی شخص کے مضر اظہار دے تو اُس شخص کو منصب عدالت میں جواب سوال کرنے کا نہیں ہی جب تک کہ خود فریق مقدمہ نہ ہو اور اس وجہ سے اُس کا سکوت عدالت میں موافق دفعہ مذکور کے اُس کے مضر نہ ہوگا *

ایک دُئی قسم کا اقبال طریق عمل سے پیدا ہوتا ہی جسکی وجہ سے

ایام تمدنی از سر نو تاریخ اقبال سے شمار ہوتے ہیں چنانچہ تفصیل اُسکی دفعہ ۲۱ ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۷۱ء میں مندرج ہی اور وہ یہ

اثر اداے سود یا حزو قرضہ
قرضہ اسبق قانون معاہدہ کے

ہی :-

جب سود کسی قرضہ یا مال متروکہ کا قبل انقبضائے میعاد معین کے

اُس شخص نے جو مواخذہ دار اداے قرضہ یا مال متروکہ کا ہو یا اُس کے مختار عام یا خاص نے جو اُس "باب میں" مجاز ہو ادا

دفعہ ۲۱ — ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۷۱ء

کہنیا ہو *

یا جب جزو فرضہ کے زر اصل کا قبل انقضاء میعاد معینہ کے مدیون
یا اُس کے مختار عام یا خاص نے جو اس باب میں مبالغہ ادا کیا ہو *
تو نئی میعاد سماعت کے مطابق فرعیت اصل مواخذہ کی اُس وقت
سے شمار ہوگی جب کہ اداے مذکور عمل میں آیا ہو *

مگر شرط یہ ہے کہ زر اصل میں سے ایک حصہ کے ادا ہونے کی
صورت میں قرضہ معاہدہ تحریری کے ذریعہ سے پیدا ہوا ہو اور ادا کیا
جانا بدستخط اس شخص کے جو کہ ادا کرے فوشنہ پر یا خود اسکی
بھی جالت میں یا دایں کی بھی جالت میں مرقوم ہو *

دفعہ مذکورہ بالا کی رو سے بہت ذمہ سمجھنا چاہیئے کہ سوداگر کا بل بھی
ایک معاہدہ ہی پس ایک سوداگر کے بل یعنی فرد حساب کی مقدار کا
ایک جزو دینا اور پشت پر بل کے مدیون کا تحریر کرنا تصدیقی ازسرفو فایم
فہیں کرتا کیونکہ بل ایک معاہدہ نہیں ہی *

تشریح ۱ — لفظ عمل کا اِس دفعہ

میں حاری معنی بیانات کا نہیں ہی الا اُس
حال میں کہ وہ بیانات بجز بیانات کے
کسی افعال کی معیت رکھتے ہوں یا اُنکی
توضیح کرتے ہوں لیکن یہہ تشریح اُن
بیانات سے علاقہ نہیں رکھتی جنکا متعلق
واقعات ہونا اِس ایکٹ کی کسی اور دفعہ
کی رو سے لازم آتا ہو *

نسبت بیانات کے دیکھو دفعہ ۳۲ — ایکٹ ہذا سے دفعہ ۳۹ — ایکٹ
ہذا تک *

تشریح ۲ — جب عمل کسی

شخص کا متعلق واقعہ ہو تو جو بیان کہ اُس سے یا اُسکے دوہرو اور اُسکی سماعت میں کیا جاوے اور اُس عمل پر موثر ہوتا ہو وہ امر متعلقہ ہی *

تمثیلات

(الف) زید کی تجویز بعثت قتل عمد عمرو نے

تھری *

یہہ واقعات کہ زید نے بکر کو قتل کیا تھا اور عمرو جانتا تھا کہ زید نے بکر کو قتل کیا ہی اور عمرو نے زید کو یہہ دھمکی دیکر کہ میں اُس راز کو فاش کر دینگا زید سے بے خبر روپیہ لینا چاہتا تھا یہہ سب واقعات متعلقہ ہیں *

(ب) زید نے عمرو پر بذریعہ تمسک کے روپیہ کے دلاپانیکہی ناش کی عمرو نے تمسک کے لکھنے سے انکار کیا یہہ واقعہ کہ بروقت تحریر تمسک مبینہ کے عمرو کسی خاص غرض کے واسطے ضرورت روپیہ کی رکھتا تھا واقعہ متعلقہ ہی *

(ج) زید کی تجویز بعثت اس امر کے کیگئی

کہ اُسے عمرو کو زہر کھلا کر ہلاک کیا *

یہ واقعہ کہ عمرو کی وفات سے پہلے زید اُسی طرح کا زہر جو کہ عمرو کو کھلایا گیا لایا تھا واقعہ متعلقہ ہی *
(د) بحث اس امر کی ہی کہ ایک خاص دستاویز زید کا وصیت نامہ ہی یا نہیں *

یہ واقعات کہ وصیت نامہ مبینہ کی تاریخ سے تھوڑے عرصہ پہلے زید نے اُن امور کی تحقیقات کی تھی جن سے کہ وصیت نامہ مبینہ کی شرائط متعلق ہیں اور وصیت نامہ کی تحریر کے باب میں وکیلوں سے مشورہ لیا تھا اور اُس نے اُوپر وصیت نامہ جات کا مسودہ تیار کرایا تھا جنکو اس نے پسند نہیں کیا واقعات متعلقہ ہیں *

(۵) زید ایک جرم کا ملزم ٹھہرایا گیا *

جرم مبینہ سے پہلے یا اُس کے وقوع کے وقت یا اُس کے بعد زید نے ایسی شہادت دہم پھونچائی جو واقعات تنقیدی مقدمہ مذکور کو رنگت اس کے مفید مطالب دیکھ کر یا اس نے شہادت کو تلف کیا یا چھپایا یا جو اشخاص کہ گواہ ہو سکتے تھے اُن کی حاضری کا مانع ہوا یا ان کو غیر حاضر کرایا یا اُس نے اُس معاملہ میں اشخاص سے جھوٹی گواہی دلائی یہ سب واقعات متعلقہ ہیں *

(و) بحث اس امر کی ہی کہ زید نے عمرو کا سرقہ کیا یا نہیں عمرو کے سرقہ کے بعد بکر نے زید کے روپر یہ کہا کہ جس شخص نے عمرو کا سرقہ کیا اُس کی تلاش

کے لیٹے اعلیٰکاران پولیس آتے ہیں اور اسی بات کے کھے جانے کے بعد فوراً زید بھاگ گیا یہ سب واقعات متعلقہ ہیں *

(ز) بحث اسی امر کی ہے کہ زید کو عمرو کے دس ہزار روپیہ دینے ہیں یا نہیں *

زید نے بکر سے روپیہ قرض مانگا اور خالد نے بکر سے اُسوقت کہ زید موجود تھا اور اس بات کو سننا تھا یہہ کہا کہ میں تم کو یہہ صلاح دیتا ہوں کہ زید کا اعتبار نہ کرنا اُس واسطے کہ اُسے عمرو کے دس ہزار روپیہ دینے ہیں اُسوقت زید بغیر دینے کسی جواب کے چلا گیا یہہ سب واقعات متعلقہ ہیں *

اس مسئلہ میں سکوت زید درجہ اقبال کا رہنا ہی دیکھو شرح میں دفعہ ہذا جس میں سکوت کا اثر لکھا ہے *

(ح) بحث اسی امر کی ہے کہ زید نے ایک جرم کا ارتکاب کیا یا نہیں *

یہہ واقعہ کہ زید بعد وصول ہونے ایک چٹھی کے جس میں اُسکو اطلاع دی گئی تھی کہ مجرم کی تلاش ہو رہی ہے بھاگ گیا اور نیز مضمون اُس چٹھی کا یہہ دونوں امر واقعات متعلقہ ہیں *

(ط) زید ایک جرم کا ملزم ٹھہرایا گیا *

یہہ واقعات کہ بعد ارتکاب جرم مبینہ کے زید بھاگ گیا یا اُسکے پاس وہ جائداد یا اُسی جائداد کی

قیمت کا روپیہ تھا جو اُس نے اُس جرم سے حاصل کی
یا اُس نے اُن اشیاء کے چھپانے کا ارادہ کیا جو اس جرم
کے ارتکاب میں مستعمل تھیں یا مستعمل ہو سکتی
تھیں واقعات متعلقہ نہیں *

(ی) یہہ بحث ہی کہ ہندہ کا بجبر ازالہ بکارت

کیا گیا یا نہیں *

یہہ واقعہ کہ زنا بالجبر مبینہ کے بعد عنتریب ہندہ
نے اُس جرم کی نالشی کی اور وہ حالات جن میں کہ
نالشی کی گئی اور وہ مضمون جو اس نالشی میں لکھا
گیا واقعات متعلقہ ہیں *

یہہ واقعہ کہ بغیر نالشی کرنے کے ہندہ نے یہہ کہا کہ
اُسکا ازالہ بکارت بجبر کیا گیا ہی حسب دفعہ ۱۵۱
ایسا عمل نہیں ہی جو کہ واقعہ متعلقہ سمجھا جائے
گو کہ وہ صورت ہمارے مفصل ذیل میں واقعہ متعلقہ
ہو سکتا ہو یعنی:—

بطور اقرار وقت نزع کے حسب دفعہ ۳۲ ضمن ۱
یا بطور شہادت تائیدی کے حسب دفعہ ۱۵۷ *

(ک) بحث اس امر کی ہی کہ زید کا سرکہ
چھوا یا نہیں *

یہہ واقعہ کہ سرکہ مبینہ کے بعد ہی اُس نے اُس
جرم کی بابت نالشی کی اور حالات نالشی اور وہ

مضمون جو آس نالش میں لکھا گیا سب واقعات متعلقہ
ہیں *

یہ واقعہ کہ اُس نے اپنے سرور کے ہونیڈا بیان بغیر
وجہ کرنے کسی استغاثہ کے کیا ایک ایسا عمل حسب
دفعہ ۹۰۷ کے نہیں ہے جو واقعہ متعلقہ ہو کہ وہ
صورتہائے مفصلہ ذیل میں واقعہ متعلقہ ہو سکتا ہو
یعنی :-

بطور اقرار وقت نزاع کے حسب دفعہ ۳۲ ضمن ۱

یا بطور شہادت تائیدی کے حسب دفعہ ۱۵۷ *

دفعہ ۹ واقعات جو کسی واقعہ

تقدیمی یا واقعہ متعلقہ کی

وجہ ظاہر ہونے یا بنا

واقعات جو تہمید واقعات
متعلقہ کے ہوں

پرنے کے لئے ضروری ہوں یا جن واقعات سے

کسی ایسی دلیل کی تائید یا تردید ہوتی

ہو جو کہ کسی واقعہ تقدیمی یا واقعہ

متعلقہ سے پیدا ہو یا جن واقعات سے کہ

کسی شے یا شخص کی شناخت ہوتی ہو

اور وہ شناخت متعلق مقدمہ ہی یا جن

واقعات سے کہ کسی واقعہ تقدیمی یا متعلقہ

کے وقت یا مقام کا تعین ہوتا ہو یا جن

واقعات سے کہ ان فریق کا باہم تعلق معلوم
 ہوتا ہو جن کے درمیان میں ایسے امر
 واقعہ کا معاملہ ہوا وہ سب جہاں تک کہ
 اُس غرض کے لیئے اُن کی ضرورت ہو
 واقعات متعلقہ ہیں *

کاروبار انسان کے ایسے پیچیدہ معاملات کے متعلق اور مرکب ہیں
 لہٰذا کہ آپس میں باہم بنے ہوئے ہیں — ہر حالت کسی حالت سابقہ
 کی وجہ سے پیدا ہوتی ہی یعنی حالت سابق علت ہوتی ہی اور
 حالت ثانی معلول اور نتیجہ ہوتی ہی اور پھر یہ حالت سبب ہوتی
 ہی بہت سی اور حالتوں کی اور ہر حالت کے متعلق واقعات اور صفتیں
 ایسی ہوتی ہیں کہ جو اُس سے علیحدہ نہیں ہو سکتیں اور جسکی
 وجہ سے اُس حالت کی نوعیت پر اثر ہوتا ہی اور جدا جاننا واسطیہ
 ٹھیک طور پر سمجھنے اُن حالتوں کے ضرور ہونا ہی — واقعہ
 اصلی یعنی مقدم واقعہ کے ساتھ، ان چیزوں کا بیان بھی بطور واقعات
 متعلقہ کے شہادت میں داخل ہو سکتا ہی — لیکن عدالت کا کام یہ
 ہی کہ اس امر کا تصفیہ کرے کہ تعلق ان حالات اور واقعات کا واقعہ مقدم
 سے ایسا قریب ہی یا نہیں کہ جس سے نتیجہ معتدہ حاصل ہو سکے ان
 حالات سے گرد نواح واقعہ مقدم کی نسبت کوئی صریح قاعدہ قائم کرنا
 محال ہی اور یہ عدالت کی رائے پر چھوڑا گیا ہی کہ اس امر کو طے
 کرے کہ کونسی حالت کی نسبت شہادت مناسب ہی اور کونسی
 کی نہیں *
 ایسی رائے قائم کرنے میں عدالت کو دو امور پر لحاظ رکھنا چاہیئے —
 اول — یہ کہ آیا یہ حالات واقعہ مقدم

کے ہم زمانہ ہیں یا نہیں *

امور قابل لحاظ در بارہ
 تجویز تعلق واقعات تہہ بندی

دوم — یہ کہ آیا وہ اس قسم کے ہیں کہ جن سے واقعہ مقدم کی

نوعیت کی تصریح ہوتی ہی یا نہیں *

تمثیلات

(الف) بحث اس امر کی تھی کہ ایک خاص دستاویز وصیت نامہ زید کا تھی یا نہیں *

اس صورت میں زید کی جائیداد اور اُس کے خاندان کی وہ حالت جو بتاریخ مبینہ وصیت نامہ کے ہو واقعات متعلقہ میں داخل ہوسکتی تھی *

(ب) زید نے عمرو پر بابت کسی عبارت تہتک آمیز کے جسی سے زید پر معبود چال چلن کا اتہام ہوتا تھی نالشی رجوع کی عمرو بیان کرنا تھی کہ وہ مضمون جو تہتک آمیز بیان کیا گیا واقعی تھی *

حالت اور تعلقات فریقین کے اُس زمانہ میں جبکہ عبارت تہتک آمیز مشترک کی کئی واقعات متعلقہ بطور مبادی واقعات تنقیم طلب کے متصور ہوسکتے ہیں *

جزئیات کسی تنازع کے جو فیما بین زید اور عمرو کے ایسے امر کی بابت تھا جسکو عبارت تہتک آمیز سے کچھ واسطہ نہیں تھی واقعات متعلقہ نہیں ہیں اگرچہ اُن دونوں کے درمیان تنازع کا ہونا اُس حال میں کہ زید اور عمرو کے تعلق باہمی پر کچھ موثر ہوا ہو واقعہ متعلقہ ہوسکتا تھی *

(ج) زید پر ایک جرم کا الزام کیا گیا ارتکاب جرم کے بعد ہی زید اپنے گھر سے فراری ہوا تو یہ واقعہ حسب دفعہ ۸ کے واقعہ متعلقہ ہی اس واسطے کہ وہ ایک

ایسا عمل ہی جو واقعات تنقیصی کے قائم ہونے کے بعد اور
اُنکی تاثیر سے سرزد ہوا *

یہہ واقعہ کہ جسوقت زید اپنے مکان سے گیا تو جس
مقام کو گیا وہاں اُسکو ایک ضروری اور ناگہانی کام پیش
آیا تھا واقعہ متعلقہ ہی اسواسطے کہ اُس سے یک یک
مکان سے چلے جانے کی توضیح ہوتی ہی *

جس کام کے واسطے کہ وہ گھر سے گیا اُسکے جزئیات
واقعات متعلقہ نہیں ہیں مگر اُسقدر کہ واسطے ثبوت
اس امر کے ضروری ہوں کہ وہ کام ناگہانی اور ضروری پیش
آیا تھا *

ولایت کے قانون شہادت کے سب سے برے مصداق نے یعنی ایلم صاحب
نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ جو مدائن اور چٹھیات گھر سے باہر ہوئے
کے زمانہ میں لکھی گئی ہوں اور جس سے وجہہ گھر سے باہر جانے
کی معلوم ہوئی ہو بطور شہادت مقبول ہو سکتی ہیں اسواسطے کہ گھر
سے باہر جانا اور وہاں سے غائب رہنا افعال مسلسل ہیں *

(د) زید نے عمرو پر اس امر کی نالاش کی کہ
بکر نے جو معاہدہ نوکری کا زید کے ساتھ کیا تھا اُسکے
نقض کی ترغیب بکر کو دی بکر نے زید کی نوکری چھوڑنے
کے وقت زید سے یہہ کہا کہ میں تمہاری نوکری اسواسطے
چھوڑتا ہوں کہ عمرو نے اس سے ایک اچھی نوکری دینے
کو کہا ہے یہہ بیان واقعہ متعلقہ ہی اسواسطے کہ اُس
سے بکر کے اُس عمل کی توضیح ہوتی ہی جو کہ امر
تنقیصی متعلقہ مقدمہ ہی *

(۵) زید پر الزام سرقت کا ہو اور وہ عمرو کو مال مسروقہ دیتے ہوئے دیکھا گیا اور دہی مال زید کی زوجہ کو دیتے ہوئے عمرو کو دیکھا اور عمرو نے جبکہ اُسے وہ مال حوالہ کیا تو یہہ کہا کہ زید نے کہا تھی کہ تم اُسکو چھپا رکھو عمرو کا یہہ بیان واقعہ متعلقہ تھی اِس واسطے کہ اُس سے توضیح اِس واقعہ کی ہوتی تھی جو کہ جزو ایسے معاملہ کا تھی *

(۶) زید کی تجویز بعثت اید بلوہ کے ہوئی اور ثابت ہوا کہ وہ سرغنڈ ہو کر جاتا تھا سرور و غل بلوہ نے لوگوں کا امر واقعہ تھی اِس واسطے کہ اِس سے توضیح نوعیت اِس فعل کی ہوتی تھی *

دفعہ ۱۰ جبکہ وجہ معقول اِس

امر کے باور کرنے کی ہو کہ دو یا چند اشخاص نے

امور جو کہ کسی سازش نے نسبت مقصد سازش کے لئے یا کیے ہوں

کسی جرم یا حرکت بیجا قابل ناکش کے ارتکاب کے لئے باہم سازش کی ہو تو جو چیز کہ اُنہیں سے کسی ایک شخص نے نسبت اُنکے عام ارادہ کے بعد ازان کہ وہ عام ارادہ اُنہیں سے کسی ایک کے ذہن میں گذرا ہو کہی یا کی یا لکھی ہو وہ نسبت

ہو شخص شریک سازش کے واسطے ثابت
کرنے وجوہ سازش کے اور نیز واسطے ثبوت
اس امر کے کہ ہو ایسا شخص شریک اُس
سازش کا تھا امر واقعہ ہی *

ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ لفظ وجہ معقول سے شہادت، باسی النظری
مراد ہے۔ یہ ایک مسئلہ قانونی طے شدہ ہے کہ جب چند شخص
ملکر ایک مقصد ناجائز نے لیئے کوئی فعل کرتے ہیں تو اُس گروہ کے ایک
فرد اور ایک شخص کا فعل جو کہ بغرض پورا کرنے مقصد عام کے کیا جاوے
وہ کل گروہ کا فعل سمجھا جاویگا اور تمام تحریرات اور بیانات جو کہ ایک
سازش کنندہ کرے وہ اُس سازش کنندگان کے مخالف شہادت میں
مستعمل ہو سکتے ہیں لیکن یہ امر ضروری ہے کہ تمام افعال اور بیانات
وغیرہ بغرض حصول مقصد عام کے کیئے گئے ہوں یعنی جب تک
کہ یہ امر ثابت نہ ہو کہ وہ افعال وغیرہ بغرض حصول مقصد عام کے
کیئے گئے ہیں تب تک مضر دیگر اشخاص سازش کنندگان کے تصور نہ
کیئے جاویں گے *

تمثیل

(الف) وجہ معقول اس امر کے بارے کرنے کی
ہی کہ زید نے بمقابلہ ملکہ معظمہ کے لڑائی کرنے کے
لیئے سازش کی *

یہ واقعات کہ واسطے حصول غرض اس سازش کے
عمرو نے اسلحہ یورپ میں حاصل کیئے اور اُسی مطلب
سے بکو نے کلکتہ میں روپیہ جمع کیا اور خالد نے بمبئی
میں لوگوں کو اُس سازش میں شریک ہونے کا اغوا کیا

اور ولید نے آگرہ میں اُس غرض کی تائید میں تحریرات مشتہر کیں اور حامد نے دہلی سے مضمون نے پاس کابل میں وہ روپیہ جو بکر نے کلکتہ میں جمع کیا تھا پہنچایا اور مضمون اُس خط کا جو کہ خالد نے اُس سازش کے بیان میں لکھا ان سب واقعات میں سے ہر ایک واسطے ثابت کرنے وجود اُس سازش اور شرکت زید کے واقعہ متعلقہ ہی گو کہ وہ اُن سب سے لاعلم ہو اور گو کہ وہ اشخاص جنہوں نے یہہ افعال کیئے اُس سے نا آشنا ہوں اور افعال مذکور قبل ازان کہ وہ اُس سازش میں شریک ہوا یا بعد ازانکہ وہ اُس سے نکل گیا وقوع میں آئے ہوں *

فیات صاحب نے بہایت خوبی کے ساتھ اس دفعہ کی شرح یوں کی ہے کہ امور مفصلہ ذیل پر اس دفعہ کے مستجد کے لئے غور کرنا چاہیئے :-

امور قابل لحاظ دفعہ
۱۰۱

اول — یہہ دفعہ متعلق ہی جرم سے اور نیز اُن افعال ناجائز سے جو کہ بنائے متخاصمت نالش دیوانی قرار پاسکے ہیں -- اور جب کبھی چند اشخاص سازش کر کے کوئی جرم یا فعل ناجائز کریں تو اُن سے یہہ دفعہ متعلق ہوگی *

دوم — یہہ کہ قبل اسکے کہ شہادت اس دفعہ کے موافق لی جاوے وجہہ موجبہ وجود سازش نہ ضرور ہو *

سوم — بعد ثبوت سازش کے ہر فعل و بیان ہر فرد سازش کنندگان کا بمقابلہ اور مضر ہر دیگر فرد سازش کنندگان کے تصور کیا جاویگا گو یہہ مختلف افراد سازش کنندگان ایک دوسرے کے فعل سے موافق ہوں بلکہ ایک دوسرے کو جاننے بھی نہوں *

چہارم — وہ افعال اور بیانات شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں گو قبل یا بعد اُس زمانہ کے کیئے گئے ہوں جب کہ وہ شخص (جسکے

متخالف بطور شہادت استعمال کیئے جاتے ہیں) اس سازش میں شریک ہوا ہو *۔

پنجم — حتمی جسمیں کہ حال سازش کا درج ہو اور گو وہ جتنی بعرض اس سازش کی امداد کے یا کسی اور مقام متعلقہ سازش کے نہ لکھی گئی ہو تاہم شہادت میں درج ہو سکتی ہی جیسا کہ ایک مقدمہ میں ہانی کورٹ کلک نے بہہ ناحوہ کیا کہ گزرت آف انڈیا میں جو چٹھیا سرکاری مشعر حالات باغدان سرحد متدرج تھیں وہ اس ملزم کے مقابلہ میں جو ہر مجرم اور اور امداد باغدان سرحد لانا گنا تھا شہادت میں داخل ہو سکتی تھیں ۶۔ اور اسی طرح ہر مقدمہ ملکہ معظمہ نظام امیرخان و نیزہ جندے دہہ وہی الزام بعادت لگایا گیا تھا یہہ امر تجویز ہوا کہ وہ خطوط جنکے وجود کی نسبت پہلے شہادت گذر چکی تھی اور جو اُسکے بعد ملزم کے مکان میں سے وقت خانہ تلاش پائے گئے داخل شہادت ہو سکتے ہیں ۸ *۔

دفعہ ۱۱ واقعات جو اور نہیں پر

واقعہ متعلقہ نہیں ہیں وہ صورتہائے مفصلہ ذیل میں

واقعات غیر متعلقہ متعلقہ
کب ہو جاتے ہیں

واقعات متعلقہ ہیں *

(۱) — اگر وہ کسی واقعہ تنقیحی

یا واقعہ متعلقہ کے مغائر ہوں *

(۲) — اگر اُنسے فی نفسہ یا بمعیت

اور واقعات کے کسی واقعہ تنقیحی یا واقعہ

متعلقہ کا وجود یا عدم بدرجہ ثابیت قرین قیاس یا بعید از قیاس ہوتا ہو *

دفعات ۶، ۷، ۸، ۹ و ۱۰ — ایکٹ ہذا ایک اصول پر مبنی نہیں لیکن اس دفعہ سے ایک نیا اصول قانون شہادت شروع ہوتا ہے اور منجملہ دفعات ایکٹ ہذا کے یہہ ایک مقدم دفعہ بھی جیسا کہ شروع سے معلوم ہوگا *

ایکٹ ہذا کی دفعہ ۳ کی شرح میں جہاں کہ مذکور واقعات کہہ تقسیم مشتبہ اور منفیہ کی بنی ہیں، امر یہاں دو جٹا ہی ۱ کہ فی الحقیقت ہر واقعہ مشتبہ اور منفیہ طور پر بدل کیا جاسکتا ہے اور اُس جگہ پر ہم ہمہ مثال دے آئے ہیں کہ یہہ کہتا کہ فلان روت زید ایک مقام خاص میں تھا دوسرے طور پر یوں کہتا ہے کہ زید اسوقت اُس مقام سے باہر نہ تھا مثلاً جب یہہ امر ثابت کرنا منظور ہو کہ زید وقت خاص پر فلان مقام پر نہ تھا اور کوئی شہادت ایسی ہم نہیں پہنچ سکتی کہ جس سے یہہ ثابت ہو کہ اُسوقت زید وہاں نہ تھا تو اس عرض کو اس طرح پر حاصل کیا جاسکتا ہے کہ یہہ امر ثابت کر رہی کہ زید اُس خاص وقت میں دوسری جگہ میں موجود تھا اور چونکہ یہہ امر محال ہے کہ زید ایک ہی وقت میں دو جگہ موجود ہو تو خواہ مخواہ یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جب زید کا ایک جگہ ہونا ثابت ہو جاوے تو معاً زید کا باقی اور کل مقاموں میں موجود نہ ہونا ثابت ہو جاوے گا غرض کہ جب واقعہ مشتبہ کو منفیہ طور پر ثابت کرنا منظور ہو یا منفیہ واقعات کو مثبتہ طور پر ثابت کرنا منظور ہو تب حسب مسئلہ دفعہ ہذا ایسی شہادت جو کہ بظاہر (اور بحالت نہونے دفعہ ہذا کے) قابل اِخال نہ سمجھی جاتی قابل اِخال سمجھی جاوے گی *

اس امر پر لحاظ رکھنا چاہیئے کہ ضمن اول دفعہ ہذا وہ حالت ہے کہ جسمیں ایک واقعہ کا وجود ثابت ہونے سے دوسرے واقعہ کا عدم خواہ مخواہ ثابت ہو جاتا ہے اور اسکی مثال تمثیل (الف) کے جزو اول

میں مندرج ہی اور ضمن دوم ایسے اعلیٰ درجہ کی حالت نہیں ہی بلکہ ایسی حالت ہی کہ ایک واقعہ کے وجود ثابت ہونے سے دوسرے واقعہ کا عدم ثالث طور پر معلوم ہوتا ہی اور اُسکی مثال جزء آخر تمثیل (الف) میں مندرج ہی الغرض ضمن اول جب متعلق ہوتی ہی جب کہ دو واقعات کا وجود محال ہی اور ضمن دوم جب کہ وجود دو واقعات کا مشکل ہی فرق مابین محال اور مشکل کے ظاہر ہی *

تمثیلات

(الف) بحث اِس امر کی ہی کہ زید سے کلکتہ میں ایک خاص تاریخ میں ایک جرم سرزد ہوا یا نہیں *

یہ واقعہ کہ اُس روز زید لاہور میں تھا واقعہ متعلقہ ہی *

یہ واقعہ کہ قریب زمانہ سرزد ہونے جرم کے زید مقام ارتکاب جرم سے اِسقدر فاصلہ پر تھا کہ وہاں سے ارتکاب اُسکا ہو کہ غیر ممکن نہ ہو لیکن بدرجہ غایت بعید از قیاس ہی واقعہ متعلقہ ہی *

(ب) بحث اِس امر کی ہی کہ زید نے ایک خاص جرم کا ارتکاب کیا یا نہیں *

حالات اِس مقدمہ کے ایسے ہیں کہ وہ جرم زید یا عمر یا بکر یا خالد سے ضرور ہوا ہوگا پس ہر واقعہ جس سے یہ ثابت ہو کہ اُس جرم کا ارتکاب کسی اور سے نہیں ہو سکتا تھا یا یہ کہ اُسکا ارتکاب عمر یا بکر یا خالد میں سے کسی سے نہیں ہوا واقعہ متعلقہ ہی *

مثیل (ب) وہ صورت ہی جبکہ چند واقعات کے ثابت ہونے سے ایک واقعہ کا پورا اثبات ہو جاوے اسے طور پر جیسا کہ ضمنی اول دفعہ ۵۵ میں مندرج ہے *

دفعہ ۱۲ جن نالشات میں کہ

دعویٰ ہرجہ کا ہو اُن میں

ہر واقعہ جس سے عدالت

تعداد زر ہرجہ کی جو دلایا جانا چاہیئے

تجویز کر سکے واقعہ متعلقہ ہی *

تم مضمون دفعہ ۵۵ باآسانی سمجھ میں آتا ہے تاہم یہ بیان کرنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ تعریفات واقعات تنقیحی مقدار دفعہ ۳ — ایکٹ ۵۵ — ہر واقعہ کی مطابقت کرنے سے یہ امر معلوم ہوتا ہے کہ دفعہ زیادہ تر متعلق امور تنقیحی سے ہی کیونکہ مقدار ہرجہ فی الحقیقت حد ذمہ داری ہے جسکا ذکر تعریف واقعات تنقیحی میں ہی ہے *

ہر مقدمہ میں جس میں کہ دعویٰ واسطے دلایانے ہرجہ کے ہو لازم ہے کہ منجملہ امور تنقیح طلب کے یہ امر قرار پائے کہ مقدار زر ہرجہ سے بڑھا گیا ہے کیونکہ بعد تنقیح مقدار مذکور کے دگنی قرار نہیں پاسکتی اور جو واقعات کہ امر تنقیح طلب مذکور کے تجویز کرنے میں ضروری ہوں وہ سب حسب منشاء دفعہ ۵۵ متعلق قرار دیئے گئے ہیں *

بعض حالتوں میں مثل مقدمات ہنگامت جو دیوانی میں دائر ہوتے جاویں مقدار زر ہرجہ کی تنقیح کرنے کے لئے مدعی کے چال چلن کے دریافت کرنے کی ضرورت پڑے ہی تاکہ اُسکی وقعت کے موافق ہرجہ دلایا جاوے اسکا ذکر دفعہ ۵۵ — ایکٹ ۵۵ میں مندرج ہے *

دفعہ ۱۳ جس حال میں کہ کسی

حق یا کسی رسم کے وجوہ

کی بحث ہو واقعات مفصلہ

جب حق یا رسم کی بحث ہو تو کیا کیا واقعات متعلقہ ہیں

ذیل واقعات متعلقہ ہیں —

(الف ب) ہر معاملہ جس سے حق یا رسم مذکور پیدا ہوئی ہو یا اُسکا دعویٰ کیا گیا ہو یا اُس میں تبدیل ہوئی ہو یا جس سے اُس کی نسبت اقبال یا اصرار یا انکار کیا گیا ہو یا جو اُسکے وجود کا مغائر ہو *

(ب) وہ خاص حالات جنہیں کہ حق یا رسم مذکور کا دعویٰ کیا گیا ہو یا جنہیں وہ تسلیم کی گئی ہو یا مستعمل ہوئی ہو یا جنہیں کہ اُسکے استعمال کی نسبت نزاع یا اصرار ہوا ہو یا اُس سے تجاوز کیا گیا ہو *

تمثیل

بحث اس امر کی ہے کہ زید ایک جائے شکار ماہی کا حق رکھتا ہے یا نہیں پس ایک وثیقہ جسکے ذریعہ سے وہ جگہ زید کے آبا و اجداد کو دی گئی یا ایک رہن نامہ اُسی جگہ کا جو زید کے باپ نے کیا اور من بعد اُسی جگہ کو زید کے باپ کا کسی اور شخص کو بخلاف اُس رہن کے دینا اور وہ خاص حالات جنہیں

کہ زید کا باپ اُس حق کو عمل میں لاتا رہا یا جنمیں
 کہ زید کے ہمسیاروں نے اُس حق کے استعمال کا انسداد
 کیا یہہ سب واقعات متعلقہ ہیں *

مقولہ اول منجملہ مقولات خمسہ مندرجہ کتاب ہذا یہہ ہی کہ :-
 برتر سب سے عمدہ - بین اشیرام کا ہی *

یہہ دفعہ اسی مقولہ پر مبنی ہی — رسم
 ایدت ایسا قانون دی کہ جسکو نہ تو کسی

رسم کیا ہی

ایدت نے جاری کیا ہو اور نہ کسی قانون خاص پر مبنی ہو بلکہ صرف
 استعمال اور برتر کی وجہ سے وقعت قانون کی رکھتا ہو — قانون اور
 رسم میں یہہ فرق ہی نہ دون ایک عملداری کی کل رعایا پر جاری
 ہوتا ہی از رسم صرف ایک خاص جگہ یا خاص قوم یا برادری سے
 متعلق اور آپر واجب العمل ہوتی ہی — جب کبھی ایک طرح کے
 عملدرآمد کو لوگ موجب آسائش سمجھتے ہیں اور بار بار وقتاً فوقتاً
 متواتر اُسکو عمل میں لانے لگتے ہیں تو بعد انقضائے ميعان دراز کے وہ
 عملدرآمد رسم قرار دیدیا جاتا ہی اور اُسکا زور بمنزلہ قانون لے ہو جاتا ہی
 بہر حال رسم و رواج بمنزلہ قانون اُس صورت میں ہوتا ہی جبکہ مفصلہ
 دیل شرائط اُسیں پائی جاویں :-

اول — رسم صریح و واضح ہو یعنی اُسکے
 عملدرآمد کرنے میں کوئی شک و شبہ باقی نہ ہو

شرائط جواز رسم

مثلاً ایسی رسم کہ سب سے لایق بیتے کو اُڑ بیتوں سے دوچند ترکہ ملے
 کبھی رسم نہیں ہو سکتی کیونکہ یہہ امر کبھی طے نہیں ہو سکتا کہ سب
 سے لایق کون ہی — لیکن ایسی رسم وہ سب سے بڑے بیتے کو دوچند
 ترکہ ملیگا جایز تصور ہوگی کیونکہ یہہ امر تحقیق ہو سکتا ہی کہ کون
 سب سے بڑا بیتا ہی ؟ *

ذہن کے ہو چنانچہ ہی چنانچہ ہائی کورٹ ممالک مغربی اور شمالی نے اپنے فیصلہ مورخہ ۶ مارچ ۱۸۶۸ء نمبر ۱۰۹ عام سند ۶۷ میں ۴۰ تجویز دیا کہ جب رسم و رواج منع کسی خاص مقام میں ثابت ہو جائے تو اسی بنیاد پر تفریق مل سکتی ہے * ۵

رسم اگر خلاف قانون عام کے ہو تب بھی خاص برادری یا خاص مقام پر چہاں وہ جزوی ہو اور اُس پر عمل درآمد ہو واجب التعمیل ہوگی چنانچہ بریوی کونسل نے

رسم خلاف قانون

ایک مقدمہ میں جس میں کہ راج کی بحث تھی ۱۵ مارچ ۱۸۶۹ء کو یہ تجویز کیا کہ جب رسم خاص کا وجود ثابت ہو جائے تو وہ عام قاعدہ قانون سے بے ہر دور رکھنی ہے لیکن اگر کوئی ایسی رسم جو صریح قانون نافذ کرنے کے خلاف ہو تو اُسے عمل درآمد نہ ہوگا *

حسب احکام شاستر کے رسم باوجود خلاف ہوئے عام مسائل شاستر کے قابل پابندی تصور کی گئی تھی اس وجہ سے شاستر کے موافق رسم خود ایک شاخ قانون کی ہی اور منہ کا قول ہی کہ رسم قدیم سب سے اعلیٰ قانون ہی — اور حکام بریوی کونسل نے اسکے موافق یہہ صاف تجویز کر دیا ہے کہ حسب احکام قانون اہل ہندو نبوت کامل رسم کا لکھے ہوئے قانون کے الفاظ پر غالب ہے *

رسم خلاف قاعدہ عام شاستر

ہندوؤں میں دو قسم کی رسم ہوتی ہیں ایک کلاچار یعنی رواج کسی خاندان کا دوسرے دشاچار یعنی رواج کسی خاص مقام کا *

اقسام رسوم اہل ہندو

واسطے ثابت کرنے اور وقعت قائم کرنے کلاچار ہی اُن شرائط کے تحت اوپر ذکر ہو چکا ہے پابندی لازم ہی علی الخصوص شرائط سوم و چہارم مذکور الصدر کی *

۵ فیستورائے بنام بھایک رائے

۶ قیل و قیل و ردیت پر مگر بنام بیروچندر دھاتو بنگال جلد ۳ صفحہ ۱۳ فیصلہ جاسٹ بریوی کونسل و راجدات اورجن سنگھ بنام گھنیشام سنگھ مورزانڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۱۶۹

۷ ٹلکٹر متھورا بنام متھورا مانگا ستھویشی مورزانڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۲۴۶ و بنگال جلد ۱ صفحہ ۱۲ نظائر بریوی کونسل و بھارام سنگھ بنام بھگادگر سنگھ مورزانڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۳۹۰

۸ امور ناتھ چودھری بنام گوری ناتھ چودھری — بنگال جلد ۶ صفحہ ۲۳۲ و واجہ نگندر نرائن بنام وگھناتھ نرائن دیو — دیکھی جلد ۱۸۶۳ء صفحہ ۲۰

علاوہ غیر منقسم ہونے راج کے اور راج بھی جو متعلق کسی خاص راج کے ہوں قابل پابندی قرار دیئے گئے ہیں مالا راجہ کی اولاد جو نہ کم قوم زرجہ سے ہو اُسکا مرتبہ ہم قوم روجہ کی اولاد سے کم تصور ہونا ہی * ۹ اور راجہ کے بھائی کا حق بمقابلہ راجہ کی کنیز کزاد اولاد کے اعلیٰ تصور ہونا ہی * ۱

یہ بڑا نامی مقدمہ پریوی کونسل نے ۱۳ جون سنہ ۱۸۶۳ء کو فیصل کنا جسمیں کہ حکام نے یہہ تجویز کی کہ جب کبھی کسی خاندان خاص میں کوئی ایسا طریقہ جانشینی اور وراثت کا پایا جاوے جو کہ اُس جگہ کے عام طریقہ وراثت سے مختلف ہو تو ایسے خاص طریقہ وراثت کو راج خاندان خاص قرار دینا چاہیئے اور جائداد اُس خاندان کی (خواہ موروثی ہو یا مکسومی) اوسے قاعدہ وراثت کے موافق بنیگی — اس مقدمہ میں فریقین قوم کے ہندو تھے مگر اُنکے اجداد نے مذہب عیسائی قبول کر لیا تھا اور ایک نئے طور پر وراثت کا سلسلہ قائم کیا تھا * ۲

مقدمہ ابراہیم بنام ابراہیم

بھوالہ مقدمہ مذکور پریوی کونسل نے نسبت جائداد متروکہ کرنل اسکندر واقع دہلی و میرنہہ یہہ تجویز کیا کہ جو خاندان ایک ایسی خاص قسم کا ہو کہ جسمیں آدھے مسلمان اور آدھے عیسائی ہیں اور جنمیں کہ سب غیر صحیح النسب ہیں اُس خاندان کی نسبت قانون فائیم کرنے کے لیئے اُس خاندان کا خاص طریقہ زندگی پر لحاظ رکھنا چاہیئے اور یہاں تک قرار دیا کہ حسب منشاء وصیت نامہ کرنل اسکندر کے لفظ اولاد میں اولاد ولد الحرام داخل ہی * ۳

خاندان کرنل اسکندر

- ۹ رانی بشتہ پریا پتھو ما دیا بنام ہانس دیو دل بیوارتی پٹنایک — ریکلی جلد ۲ صفحہ ۲۳۲ نظائر دیوراتی
- ۱ تانند مرد دیراج بنام سری کرن جگرناتھ بیورتا پٹنایک ریکلی جلد ۳ صفحہ ۱۱۶ نظائر دیوراتی
- ۲ ابراہیم بنام ابراہیم — مورزانڈین اپیل صفحہ ۲۲۲ و سدرلینڈ پریوی کونسل جیمزک صفحہ ۵۰۱
- ۳ مسماۃ فیننی ہارور بنام مس آرت — پنکال جلد ۵ صفحہ ۱ نظائر پریوی کونسل

حق شفع ایک حق ہی جو کہ شرع متحمّدی کے مطابق ابتدائی

ہندوستان میں مسلمانوں نے جاری کیا رفتہ

رفتہ ہندوؤں میں بھی وہ رسم جاری ہو گئی

حق شفع اور اُسکے اقسام

اور یہاں تک کہ دیہات کے واجب العرضوں میں بھی داخل ہونے لگی۔۔۔
موجہ انقضایہ مدت دراز نے اب حق شفع مہانت عام طور پر جاری ہو گیا
ہی اور اُسکی قواعد عدالتوں میں اکثر پدش ہوئی ہیں لہذا مختصر
طور پر اسکا یہاں ذکر کرنا بیجا نہ ہوگا *

حق شفع ہندوستان میں اب چار قسم کا ہے *

۱۔۔۔ حسب احکام شرح متحمّدی *

۲۔۔۔ حسب احکام ایکٹ ہائے کونسل قانونی ہند (دیکھو دفعہ ۱۴)

ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱

۳۔۔۔ حسب شرایط واجب العرض دیہہ *

۴۔۔۔ حسب رواج مقام گردنواح *

نسبت قسم اول و دوم کے ہمکو کچھ دیان کرنا ضرور نہیں کیونکہ

وہ حق بر بناء قانون ہی اور بعبر پورا کیئے اُن شرایط کے جو کہ قانون و

شرع متحمّدی میں لازمی ہیں توئی شخص مستحق حق شفع نہیں

ہی ۳ اور ہندو پر وہ حق شفع شرعی جاری نہیں ہو سکتا ۵ *

قسم سوم سے دی ہمکو کچھ غرض نہیں ہی کیونکہ وہ بر بناء معاہدہ

واجب العرض ہی اور اُس میں شرایط شرعی پورا کرنے کی ضرورت نہیں

ہی ۶ اور اُس شخص پر جو ذریقہ واجب العرض نہیں ہی جاری

نہیں ہو سکتا ۷ *

قسم چہارم کا شفع مختصر ہی رواج مقام پر اور بلا لحاظ مذہب و قوم

سب پر جاری ہوتا ہے۔۔۔ چنانچہ ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ

ملک بہار میں عموماً رسم شفع جاری ہی اور ایک ہندو دوسرے ہندو

۲ دوم الدین بنام معزالدین منصلہ ہائی کورٹ اضلاع شمال و مغرب

مورخہ ۳۱ اگست سنہ ۱۸۶۶ ع نمبر ۹۳۷ سنہ ۶۶ و چہرہ پانچ بنام دیوان رائے

دیگلی جلد ۱۶ صفحہ ۳ نظیر دیوانی

۵ شیخ قدرت اللہ بنام موہنی موہن شاہا بنگال جلد ۲ صفحہ ۱۴۳

نظائر اجلاس کامل و دیگلی جلد ۱۳ صفحہ ۲۱ نظائر اجلاس کامل

۶ چودھری برج لال بنام واجہ گوسہائے منصلہ ہائی کورٹ شمال و مغرب

مورخہ ۲۹ جولائی سنہ ۱۸۶۷ ع نمبر ۱۶۷ سنہ ۶۷ فیصلہ اجلاس کامل

۷ جیکشر سنگھ بنام ڈھانر داس منصلہ ہائی کورٹ شمال و مغرب ۷

فروری سنہ ۱۸۶۸ ع نمبر ۱۷۱ سنہ ۱۸۶۷ ع

پر شفع کا دعویٰ حسب شرایط شرع محمدی کرسکتا ہے ^۱ مگر
مغیر ثبوت رسم ہندو پر شفع جاری نہیں ہوسکتا ^۲ اور نہ عیسائیوں
پر ^۱ اور ہائی کورٹ شمال و مغرب نے یہہ تجویز کیا ہے کہ کسی
مقام پر ایک یا دو دفعہ حق شفع کے قائم ہونے اور حق رکھے جانے سے
کوئی ثبوت ہونے رسم حق شفع نہیں ہوتا ^۲ رسم عام ہونی چاہیئے —
واجب العرض شہادت رواج شفع فرار پاسکتی ہے *

لیکن حسب احکام شرع کوئی رسم جو صریح نص کے خلاف ہو

واجب التعمیل نہیں ہے مثلاً کہ ٹپ ابسی رسم

کہ بڑے بچے کو کل جائداد مہر کہ پندر ملچاؤے

یا یہہ کہ دختر کو کچھ نرد، ذہ ملیے (جو کہ

رسم خلاف شو ع محمدی
قابل پابندی نہیں

مخلاف احکام شرع کے ہے) قابل پابندی نہوگی * ^۳

منذیل دفعہ ہذا سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ دفعہ حقوق سے جو

متعلق کسی خاص شخص سے ہوں یا جو عموماً سب اشخاص سے متعلق

ہوں دونوں پر حاوی ہے — معنی لفظ حق کے جو اس دفعہ میں

مستعمل کیا گیا ہے نہایت وسیع معلوم ہوتے ہیں اور وہ معنی تمام حقوق

متعلق جائداد منقولہ اور غیر منقولہ پر حاوی ہیں *

اصل مسودہ ایکٹ ہذا میں منجملہ تمزیلات اس دفعہ کے یہہ تشذبات

دی گئی تھیں : —

(الف) بحث اس امر کی ہے کہ

کوئی خاص قطعہ اراضی کا زید کا ہے یا

تمزیلات مندرجہ مسودہ
ایکٹ ہذا

نہیں انتقالات اراضی مذکور کے جو ایک شخص سے دوسرے شخص نے

۱ رامدار مشر بمقام جہومک لال مشر پنڈال جلد ۸ صفحہ ۲۵۵

۲ مراج ملی بمقام رمضان بی بی ویکلی جلد ۸ صفحہ ۲۰۲ نظائر دیوانی

۳ مہیشی لال بمقام جے کرشنن ویکلی جلد ۶ صفحہ ۲۵۰ نظائر دیوانی

۴ ہزاری داس بمقام پھر لچند منفصلہ ہائی کورٹ شمال و مغرب مورخہ

تاریخ ۵ دسمبر سنہ ۱۸۶۶ ع نمبر ۱۳۱۲ سنہ ۶۶

۵ — بمقام خان ہذا قانوداد خان منفصلہ ہائی کورٹ شمال و مغرب

مورخہ ۵ ستمبر سنہ ۱۸۶۶ ع نمبر اجلاس کامل

ہاتھ اور بالآخر زید کے ہاتھ ہوئے واقعات متعلقہ ہیں *.

(ب) بحث اس امر کی ہے کہ ایک خاص گھوڑہ زید کے پاس ہو رہا ہو یا نہ ہو جس کے پاس وہ ہے *.

یہ امر کہ وہ گھوڑا زید نے نہ کر کو اپنے حین حادثہ داناہا واقعہ متعلقہ ہے * واضح رہے کہ ضمن (ب) دفعہ عدالت کی وجہ سے ایسے معاملات کی

دست بھی چو کہ مبین اُسیہ شخصوں کے ہوں جو کہ اُس مقدمہ میں جسمیں کہ رسم کی بحث ہے کوئی فرق نہیں شہادت دی جاسکتی ہے ۴ چنانچہ وہ فیصلجات جنمیں اشخاص

فیصلجات مابین غیر اشخاص کے متعلق ہیں جبکہ کسی حق یا رسم عام کی بحث ہو

غیر فریق ہوں لیکن جنمیں بحث وجود یا عدم رسم متنازعہ فیہ کی ہو شہادت منہ داخل ہو سکتے ہوں - چنانچہ ایک مقدمہ شمع میں عدالت ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ سابق کی کارروائیاں عدالت کی (جو نہ مندرجات سابق میں جنکے حالات مقدمہ حال کے ہم شکل اور مشابہ تھے اور جنمیں وجود حق شمع کا فرار پایا تھا) بہ ثبوت شمع داخل ہو سکتے ہیں گو وہ کارروائیاں مابین فریق حال کے نہ تھیں ۵ - عدالت مذکور نے اپنے فیصلہ میں یہہ امر بیان کیا کہ گو عموماً کارروائیاں مابین اشخاص غیر کے مقدمہ میں بطور شہادت کے داخل نہیں ہو سکتیں لیکن چونکہ اِس حالت میں رواج متعلق اشخاص عام کی بحث ہے تو داخل ہو سکتی ہیں اسوجہ سے کہ کارروائی ہر فیصلہ ثبوت اِس امر کا ہے کہ فلاں حالت میں یہہ رواج جائز رکھا گیا *

دفعہ ۳۸ - ایکٹ ہذا کے دیکھنے سے یہہ اور ظاہر ہوگا کہ رائے

اُن اشخاص کی جو کہ غالباً کسی رسم کے وجود سے واقف ہوں شہادت میں لی جا سکتی ہے اور دفعہ ۳۲ ضمن ۴ سے یہہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ بیان اُن اشخاص کے کہ جو بطور گواہ طلب نہ کیئے جاویں نسبت

اے ہذا فیصلجات مابین اشخاص

ایسی رسم کے داخل ہو سکتے ہیں۔ ضمن ۷ دفعہ مذکور سے واضح ہوگا کہ رسم کی نسبت چیز بذات کسی رجسٹریز یا وصیت نامہ یا کسی اور گانڈ میں مندرج ہوں داخل شہادت ہو سکتے ہیں۔ نسبت رواج خاندان خاص کے بھی شہادت لیجا سکتی ہے اور نسبت رواج تجارتی کے پریمی کونسل نے بہہ تجویز کیا کہ

رواج تجارتی

نبوت رسم و رواج تجارتی کے نبٹے ضرورت ایسی۔

قدامت اور شرایط کی جو کہ اور رسم کی رسموں

کے ایسے ضروری ہیں جنہیں ہی کیونکہ جب تک رواج پورے طور پر قائم نہ ہو چکا ہو بلکہ قائم ہو یہ کی حالت میں ہو اور جب تک کہ وہ رواج اس قدر مشہور اور معروف نہ ہو جتاوے کہ ہم معاہدہ کو اُسکے مطلع سمجھیں اب تک شہادت پر ایسی حالت کی ایجاویتی کہ جب اُس رواج پر عمل ہوا ہو ۷ (مقابلہ کو شرط پنجم دفعہ ۹۲ ایکٹ ۱۸۷۲) *

اسدرا اور ان کے کرنا ضرور معلوم ہونا ہی ۵ دفعہ ۵ و دفعہ ۷ — ایکٹ

۳۱ سڈ ۱۸۷۲ ع متعلقہ عدالت ہائے پنجاب میں یہ صاف درج ہے کہ رسم و رواج متخاصمین مقدمہ پر (اگر وہ رسم و رواج اصول انصاف کے

احکام قوانین نسبت رسم و رواج

خلاف نہ ہو یا جسکو قانون حکومت نے منسوخ نہ دیا ہو) عمل کرنا چاہئے اور اسی طرح پر دفعہ یکم قانون معاہدہ یعنی اینٹ ۹ سڈ ۱۸۷۲ ع میں اُن رسومات کی پابندی جائز کی گئی ہے کہ جو ایکٹ کے منشاء کے صریح خلاف نہوں دفعہ ۱۱ اینٹ مذکور میں بھی رواج پر لحاظ رکھنا جائز رکھا ہے *

فیلد صاحب نے اپنی کتاب لاجواب شرح ایکٹ ۱۸۷۲ میں فیہات خوبی کے ساتھ یہہ بیان کیا ہے کہ دفعہ ۲ بنگال ریگولیشن نمبر ۱۱ سڈ ۱۸۲۵ ع میں یہہ حکم درج ہے کہ جب کبھی کوئی صاف اور صریح

رواج نسبت اراضی دریا بُرد اور دریا بردار کے مدت مدتی سے جس ہی آبادی
یاد سے باہر ہو بغرض انفعالی اور تجویز حقوق مالکان اراضی ملکہ
کے جسکو ایک دریا ایک دوسرے سے علیحدہ کرنا سو جڑی ہو نہ اس
رواج نہ ان نواحوں کے تصفیہ کرنے میں جو کہ نسبت اراضی دریا بُرد
و دریا بردار کے مابین ان فریق کے ہو چنکی وہ حالات اس رواج کو
مطیع ہو مطلق اور حاوی ہوگا اور فیصلہ ایسے مفادات کا ہے۔ رواج
مذکور فرار پائیٹا - ضمن ۵ دفعہ ۴ قانون مذکور میں یہہ حکم ہی کہ
وہ نزاعیں جو کہ نسبت اراضی کے ہوں جو کہ دریا بردار سے حاصل
ہوں اور چنکا قانون مذکور میں کوئی صریح ذکر نہیں عدالتیں اس
اعلیٰ تہامت کی جو کہ انکو بہم پہنچ سنے پابند ہونگی نسبت رواج
مقام خاص کے اگر کوئی ایسا رواج نذرہ خاص سے متعلق ہو اور اگر
مہو ہو عدالتیں موافق اصول عدل و انصاف کے عمل کریں۔

نسبت ان حقوق کے جو کہ صرف بوجہ مذمت تک عمل میں آنے

کے قائم ہو جائے ہیں اور وقعت ایک حق جائز
حاصل کردہ کی رہنے لگے ہیں۔ یہہ بیان کرنا

حصول حقوق آسایش

تسور ہی کہ حقوق آسایش مل حق راہ اور حق مجرائے آب اور حق
روشنی اور حق ہوا وغیرہ مابہ التواغ رہنے تھے اور عدالتوں کو سخت
نشواری پیش آتی تھی کہ ایسی حالتوں میں جبکہ بیوت حاصل کرے
حق متذرعہ فیہ کا کسی مالک ذی اختیار سے موجود نہ ہو تو کیا کریں۔
اب دفعہ ۲۷ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء سے یہہ صاف ہو گیا ہے کہ
کتنے زمانہ کے بعد منحصر استعمال ایک حق کا حق ملکیت قائم کر دینا
ہی اور وہ دفعہ یہہ ہی :-

جبکہ استحصال اور استفادہ روشنی یا ہوا کا کسی مکان میں یا

کسی مکان کے لیے بلا مزاحمت بطور آسایش

اور بطور استحقاق کے بلا فصل دس برس تک

ہونا رہا ہو -

دفعہ ۲۷ - ایکٹ ۹
سنہ ۱۸۷۱ء

اور جس حال میں کہ کسی راستہ یا مجرائے آب سے یا کسی دلی

کے دائرہ سے یا اور کسی شی آسایش سے (عام اس سے کہ وہ بطور آب یا

سلب کے ہو) بلا مزاحمت اور علاقہ کوئی شخص جو اُسے استعفا کا دعویٰ دار ہو بطور آسایش اور حق کے بلا فصل بیس برس تک متمتع ہوتا رہا ہو۔

تو حق اُس استحصال اور استفادہ روشنی یا ہوا یا راستہ یا مجرای آب یا پانی کے فائدہ یا اور شی آسایش کا قطعی اور غیر زائل ہوگا *
 میعان بدست سالہ مذکورہ بالا میں سے ہر ایک ایسی میعان منصور ہوگی جو اُس نالش کے رجوع ہونے سے پہلے جس میں کہ دعویٰ متعلقہ میعان مذکور کی بابت نزاع ہو دو برس کے اندر تک قائم رہنے کی صورت میں مؤثر ہوتی ہی *
 شرح دفعہ ۲۷ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع جسکی اوپر نقل ہوئی اس مقام پر لکھی جاتی ہی *
 یہہ مراد ہی کہ وہ استفادہ مابہ النزاع نہوا ہو کیونکہ اگر اُسکی نسبت جھگڑے ہوتے رہے ہوں تو استحصال و استفادہ بلا مزاحمت نہیں تصور ہو سکتا *

لفظ بلا مزاحمت سے

کوئی تعریف ایکٹ تعادی میں لفظ شی آسایش کی نہیں بیان کی لیکن یہہ رائے صحیح معلوم ہوتی ہی کہ لفظ آسایش میں مویشی دوسرے کی زمین پر

لفظ بطور آسایش

چرانا یا دوسرے کی زمین سے چکنی مٹی کھودنا داخل نہیں ہی اور وہ فی نفسہ اُسپر سے راستہ چلنا داخل ہی جب تک کہ ایسا حق بوجہہ ایک دوسری اراضی کے قبضہ کے نہو — شرط قائم ہونے حق آسایش کی یہہ ہی کہ دو اراضی مختلف اور علیحدہ ہوں ایک پر لواحق ملکیت قائم ہوں اور دوسری پر صرف حق آسایش جسپر لواحق ملکیت قائم ہوتے ہیں اُس اراضی کو اراضی متبوع کہتے ہیں اور اُسکو جسپر کہ حق آسایش ہو اراضی تابع کہتے ہیں اسوجہہ سے کہ دوسری قسم کی زمین اول قسم کی زمین کی تابع ہی کیونکہ بوجہہ حاصل ہونے حق ملکیت اراضی متبوع کے اراضی تابع پر حق آسایش قائم ہو جاتا ہی اور یہہ امر ضرور ہی کہ اراضی متبوع اور اراضی تابع مختلف اشخاص کی ملکیت ہوں کیونکہ اگر دونوں اراضی ایک ہی شخص کی ملکیت

ہیں تو کوئی حق آسائش قائم نہیں ہو سکتا اسوجہ سے کہ حق مالیت میں حق آسائش شامل ہی — چنانچہ اگر مالک ایک مکان کا کرایہ دار فدیہ کی اراضی کا ہو تو بیس برس تک اسکا اپنے مکان میں اُس اراضی پر سے جسا وہ کرایہ دار ہی روشنی حاصل کرنا کوئی حق نہیں بنشیکنا اِس وجہ سے کہ یہ شرط ضروری ہے کہ روشنی بطور حق آسائش کے حاصل ہوئی ہو اور حق آسائش عرف اُس صورت میں حاصل ہوتا ہی جبکہ دوسری اراضی کی نسبت جس سے کہ روشنی حاصل ہوئی ہی کوئی حق شامل شدہ روشنی کو حاصل نہیں ہوتا *

اس کے معنی یہ ہیں کہ ایسا استفادہ کسی کی اجازت سے نہیں بلکہ بلا اجازت و رضامندی کسی شخص کے استفادہ

لفظ بطور استحقاق

حاصل ہوا ہو — اگر کوئی استفادہ بلا اجازت

حاصل ہوا ہو تو وہ بطور استحقاق نہیں کہلائے جاسکتا *

اسکے معنی یہ ہیں کہ اگر اُس قسم کا فصل نہ ثابت ہو جسا

ذکر تشریح دفعہ ۱۲ میں مندرج ہی تو حق

حاصل ہو جاوے گا یہ امر ملحوظ رہے کہ بار

لفظ بلا فصل

ثبوت وقوع ایسی فصل کا ذمہ اُس شخص کے ہی جو کہ حق آسائش

کے وجود سے انکار کرنا ہی اُسی طرح پر جس طرح پر کہ بار ثبوت اُس

امر کا کہ قبضہ مخالفانہ نہیں ہی ذمہ اُس شخص کے ہی جو قبضہ

مخالفانہ سے انکار کرتا ہی اور قاض کو بد دخل کرنا چاہنا ہی *

دوسرے کی زمین پر راستہ چلنے کے استحقاق کے یہ معنی ہیں کہ

وہ ایک لکیر کے طور پر راہ ہو اور کوئی ایسا حق

کہ مویشی چرنے جانے کے وقت زمین پر پہل

لفظ راستہ

کو اور تتر بتتر ہو کر چلیں نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر کوئی ایسا حق ہوتا تو

اصل مالک زمین تابع اُسپر کاشت کرنے سے باز رہتا اور کوئی حق آسائش

ایسا نہیں ہو سکتا کہ جس سے اصل مالک اراضی تابع کو اُسکی جائداد

سے منفعہ نہ حاصل ہو سکے اور جس سے اُسکی زمین بہتار ہو جاوے ۔

مالک اراضی متبوع کو حق آسائش صرف استند حاصل ہو سکتا ہی کہ جس قدر سے اراضی تابع بالکل بیکار نہ ہو جاوے * ۸

ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ ظاہر طور پر غیر کی زمین کہ سڑک یا پتیا یا پگنڈی کے مدت دراز تک بلا فصل استعمال کرنا اور بلا کسی اجازت ضمی یا صریحی کے ایک فیاس اس امر کا پیدا کرتا ہی کہ وہ استعمال زمین کا بطور استحقاق کے تھا * ۹

اور ایک اور مقدمہ میں عدالت مذکور نے یہہ تجویز کیا کہ اس صورت میں جبکہ استعمال وفاقاً مالک زمین نے جس پر سے کہ سڑک گئی ہو روک دیا ہو اور اپنی زمین پر فیصلہ کلی کر لیا ہو تو وہ استعمال اراضی بغرض راہ باجائز مالک تصور نہ گا نہ بطور استحقاق کے * ۱۰

اور ایک اور مقدمہ میں یہہ اصول قرار پایا کہ اگر زید جہ قریب رشتہ دار بکر کا ہی ایک مکان میں رہنا ہو جو کہ بکر کے مکان سے منسلک ہی اور بوجہ استعداری کے بکر زید کو اپنی اراضی پر سے آنے جانے دیوے اور زید بیس برس سے زائد اس واسطے استعمال کرتا رہا ہو اور بعد ازاں اپنے مکان کو ایک شخص مسمی عمرہ کے نام سے خرید کر وہ اسی صورت میں زید کو کوئی حق راہ بطور استحقاق کے نہیں حاصل ہوا تھا اور نہ عمرہ مشتری کو کوئی ایسا استحقاق راہ زید دے سکتا ہی * مدراس ہائی کورٹ نے ایک مقدمہ میں یہہ تجویز کیا کہ حق

اسایش نسبت ایسے پانی کے جو کہ بنی ہوئی نہر سے بہتا ہو بمقابلہ کورنمنٹ کے ایسی ہی وقعت رکھتا ہی جیسی کہ بمقابلہ کسی

لفظ مجزائے آب یا پانی کا فائدہ

شخص عام کے جو کہ مالک زمین کا ہو * ۲

۸ جگموناتھ رائے بھام جی درگاداس ویکلی جلد ۱۵ صفحہ ۲۹۵

ضمیرعلی بھام درگام ویکلی جلد اول صفحہ ۲۳۰ و جلد ۶ صفحہ ۲۱۲

نورک چند چودھری بھام تارمنی چکریتی ویکلی جلد ۲ صفحہ ۲۹

گنگاگر چند چاترجی بھام گورچون گمن ویکلی جلد ۸ صفحہ ۲۶۹

۹ مہمدعلی بھام جک رام چند ویکلی جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۲

۱ ملائین لارو بھام روکھی ویکلی جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۹

۲ دیکھو مقدمہ بینی مامو بھام کالی پوداش ویکلی جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۲

اور ایک مقدمہ میں ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ اصول قائم کر رکھا ہے کہ جو پانی زید کی زمین پر گرتا تھا اور انکے کتھے میں جمع ہوتا تھا۔ بکر کی زمین پر بطور سیلاب کے اُمتداد آتا تھا۔ زید نے اس اراضی پر ایک مندر بنائی جس کی وجہ سے بکر کی زمین پر پانی چانا بند ہو گیا۔ نو یہہ قرار پایا کہ مدت تک بکر کا اُس سیلاب سے جو کہ زید کی اراضی پر سے اُس کی زمین پر آتا تھا اسناد اُنھانے سے کوئی حق اُس کو حاصل نہیں ہوتا اور یہہ کہ بکر زید کی مندر کے توڑوانے کی نالاش میں ٹرسٹڈا ۳ لیکن ایک اور مقدمہ میں یہہ نتیجہ ہوا کہ زید کو وجہہ امتدادان زمانہ کے ایسا حق حاصل ہو سکتا ہے کہ ایسے نالاب سے جو کہ بکر کی اراضی میں واقع ہو پانی لیکر اپنے اُتھتوں کی کاشت کرے اور نالاش بمقابلہ بکر کے اگر وہ زید کو پانی لینے سے منع کرے۔ ہو سکتی ہے ۴ *

یہ آسایش بطور اثبات اُس نہ کہتے نہیں کہ جس سے ایسا حق پیدا ہوتا ہے کہ جس کے بعد سے دوسرے کو کسی قسم کا ضرر ہو مثلاً ایک حق بمسابقہ کی زمین پر پرزائے دالے کا یا اُس پر سے آئے جائے کا

لندا شی آسایش بطور اثبات
یا سلب

اور جس حق کی نسبت نالاش دایر ہو سکتی ہے — ش آسایش بطور سلب وہ ہیں کہ جن سے مندریہ طور پر حق قائم ہوتا ہو نا جن سے بالواسطہ ضرر پہونچتا ہو اور جن کے واسطے مالک زمین تابع کے حقوق ملکیت کو نسبت اراضی تابع کے کسی قدر حد قائم ہو مثلاً یہہ کہ وہ اپنی زمین پر ایسی عمارت نہ بنا سکے جس کی وجہ سے مالک اراضی مبعوع کی روشنی بند ہو جاوے — یہہ ظاہر ہے کہ کوئی بناء متخاصمت نسبت دوسری قسم کی آسایش کے بعنی جو بطور سلب کے ہیں نہیں قائم ہو سکتی جب تک کہ کوئی فعل صادر نہو — اس دفعہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسنادا جس کی وجہ سے حق نسبت آسایش

۳ دیکھو مقدمہ بینٹی ساہو بڈام کالی پرشاد ویکلی جلد ۱۳ صفحہ ۳۱۲

۴ دیکھو مقدمہ مہرب لعل تیرادی بڈام تاسی داس چوڑے راج ویکلی جلد ۸

صفحہ ۳۱۱ و رام ٹھل لعل بڈام شیوناتھہ سالکھہ منقلاہ ہائی کورٹ الہ آباد ۱۳

پتھری سنہ ۱۸۶۹ع

کے حاصل ہوا ہی کم سے کم بیس برس کے عرصہ تک حاصل ہونا رہا ہو اور دو سال کے اندر فالش دائروں کرنے سے پہلے تک وہ استفادہ قایم رہا ہو اور تمثیل (ب) کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ اگر مابین دو سال قبل دائروں ہونے فالش استفادہ حاصل نہ رہا ہو تو دعویٰ نا کامیاب ہوگا — ضمیمہ دوم ایکٹ ۱۹۷۱ کے دیکھنے سے سمجھا میں نہیں آتا کہ اُس کے منشاء کو اس دفعہ کے منشاء سے کیونکر متفق کریں کیونکہ نمبر ۱۲۱ کی عبارت یہ ہے کہ فالش واسطے استقرار کسی آسائش کے مابین دوازدہ سال ہونی چاہیئے اور میعان حد سماعت منسوب ہوگی اُس تاریخ سے جب کہ اُس آسائش سے مدعی یا اُن استحضار کا منفعہ ہونا موقوف ہوا جن کی طرف سے وہ فالش کرے *

از روئے معنی قرار دادہ دفعہ ۲۷ کے کوئی امر داخل مزاحمت نہیں ہی الا اُس حال میں کہ دعویدار کے سوا کسی اور شخص کے فعل سے مزاحمت ہونے کے باعث قبضہ یا استحصال تمنع کا نہ رہا ہو یا اُس مزاحمت سے اور اُس شخص سے جس نے کہ مزاحمت کی یا جس کی اجازت سے مزاحمت کی گئی مطلع ہونے کے بعد ایک سال تک اتباع یا سلوک اختیار کیا گیا ہو *

تشریح دفعہ ۲۷ — ایکٹ
۹ سنہ ۱۸۷۱ ع

گو بار بار ایسی مزاحمت سے اور ایسے قبضہ یا استفادہ کے قایم نہ رہنے سے (جو مزاحمت یا قایم نہ رہنا ایک سال سے کم ہو) نسبت ایام استحصال استفادہ جو بیس برس تک ہونا چاہیئے حسب شرائط تشریح ہذا کی خلل نہیں ڈالتا الا ایسی مزاحمت ثبوت اس امر کا ہو سکتی ہی کہ حق آسائش کا بلا مزاحمت استفادہ نہیں اُٹھایا گیا *

لفظ قایم نہ رہنا

مزاحمت کے لیئے شرط ہے کہ بوجہ فعل شخص غیر کے ہوئی ہو اگر کوئی شخص اپنی مرضی سے استفادہ حق آسائش بند کر دے تو وہ مزاحمت نہیں منصوص ہو سکتی *

لفظ مزاحمت

بہ امر لازمی ہے کہ مزاحمت کی خبر دہندگان حق آسائش کو

پہنچانی ہو کیونکہ حذوق آسائش اُس قسم کے

فہم ہوں جس کے چمکی ہو وقت اور ہر لمحہ

لفظ مطالع ہونا

ضرورت پڑتی ہو اور جب تک کہ شخص مستحق کو خبر نہ ملے

فی الحقیقت کسی بڑے مداخلت کا وجود اُس کو معلوم نہیں ہو سکتا *

(الف) زد نے بوجہ مداخلت استحقاق راہ کے سنہ ۱۸۷۱ء

بھی فالتس کی مدعا علیہ نے مزاحمت سے انبیا

کو کے راہ کے استحقاق سے انکار کیا مدعی نے

یہ ثابت کیا کہ وہ استحقاق بلا مزاحمت اور

تبدلات دفعہ ۲۷ - ایکٹ
۹ سنہ ۱۸۷۱ء

لاذیہ اُس کو حاصل تھا اور اُس نے اپنے استحقاق کا دعویٰ اِس بڑے

تبا نہ بطور آسائش اور حق کے بلا فصل یکم جنوری سنہ ۱۸۵۰ء سے یکم

جنوری سنہ ۱۸۷۰ء تک متعلق ہوتا رہا ہے اِس صورت میں مدعی

مستحق دیکری کا ہے *

(ب) اِس طرح کے مقدمہ میں کہ وہ بھی سنہ ۱۸۷۱ء میں دائر

ہوا مدعی نے صرف اِس قدر ثابت کیا کہ وہ بطور مذکورہ بالا سنہ ۱۸۳۸ء

سے سنہ ۱۸۶۸ء تک اُس حق سے متمتع ہوتا رہا ہے اِس صورت میں

فالتس خارج کی جاوے گی اِس واسطے کہ دئم رہنا اُس حق کے متمتع کا

وجہ واقعی استفادہ کے رجوع فالتس سے پہلے دس برس کے اندر تک

ثابت نہ ہو گیا ہے *

مگر دیکھو صمیمہ دوم — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء سیکشن ۳۱۱

اِس سے نفی ہے *

(ج) اِس طرح کی فالتس میں مدعی نے ثابت کیا کہ وہ حق بلا

مزاحمت اور علاوہ بیس برس تک اُس کو حاصل رہا مدعا علیہ نے ثابت

کیا کہ مدعی نے اُس بیس برس کے اندر ایک مرتبہ اجازت اُس حق

کے استفادہ کی چاہی تھی اِس صورت میں فالتس خارج کی جاوے گی *

کیونکہ مدعی کا استفادہ اِس تمثیل میں بطور اجازت ہی نہ بطور

استحقاق کے *

لیکن بغرض سمجھئے دفعہ ۲۷ کے دفعہ ۲۸ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء کا

پڑھنا ضرور ہے اور وہ یہ ہے :-

مگر شرط یہ ہے کہ جب کوئی زمین یا پانی جسکے اوپر یا جس سے

منع یا حصول کسی آسائش کا بجز انتہا

اور انتفاع (روشنی اور سوائے) ہوتا رہے از روئے

یا بوسلہ کسی حقیت کے ایک شخص کی

دفعہ ۲۸ - اے ۱ - ۱۸۷۱ ع

حیات تک یا تاریخ عطا سے قبل سال سے زیادہ مربعان تک اسکے قبضہ

میں ہو تو اُس آسائش کے حصول کی مدت شرعاً قائم رہے اُس حقیت

یا مربعان کے بیس برس کی مربعان مذکورہ دلائل شمار میں اُس صورت میں

محسوب نہ ہوگی جبکہ دوسری کی نسبت اُس حیات یا مربعان کے منقضي

ہونے کے بعد بن برس نے اندر اُس شخص نے باوجود اُس اراضی یا پانی پر

بروقت اسکے منقضي ہونے کے استحقاق رکھتا تھا اعتراض نہ کیا ہو *

زید نے بغرض استمرار اِس امر کے دالش کی کہ وہ عمرو کی اراضی

پر راسخ کا استحقاق رکھتا ہے اور زید نے

یہہ ثابت کیا کہ وہ پچیس برس تک اُس

حق سے متمتع ہوا تھا ہی لیکن عمرو نے یہہ

تمثیل دفعہ ۲۸ - ایک
۱ - دفعہ ۱۸۷۱ ع

ثابت کیا کہ اُس عرصہ پچیس برس میں دس برس تک ہندہ ایک بیوہ

متوفی قوم ہنود کی اراضی کی حقیت میں حیات رکھتی تھی اور ہندہ کی

وفا پر عمرو اراضی مذکور کا مستحق ہوا اور ہندہ کی وفات کے بعد دس برس

کے اندر زید کے استحقاق کی نسبت اُسے اعتراض کیا تو اُس صورت میں

دالش خارج کہجاویگی اس واسطے کہ زید نے بلحاظ احکام دفعہ ہذا کے صرف

پندرہ برس تک متمتع اِس استحقاق کا ثابت کیا *

دفعہ ۱۳ واقعات جنسے ذہن کی

کسی حالت کا ہونا مثلاً ارادہ

یا علم یا نیکانیت یا غفلت

واقعات جنسے کہ حاد
ذہنی یا جسمانی
ہو واقعات متعلقہ ہیں

یا بے احتیاطی یا ناراضماندی یا رضامندی کا

ہونا نسبت کسی خاص شخص کے ظاہر

لاوتارو يا موجودگي اُسي حالت جسم يا
 جسم کي قوت حسي کي ظاهر لاوتي ٿو
 واقعات متعلقه ٿين جس حال ۾ ته فاعل
 يا جسم يا جسم کي قوت حسي کي اُس
 حالت کا موجود ٿو نا واقعہ تنديدي يا واقعہ
 متعلقہ ٿو *

مقابلہ کرو ضمن ۲ دفعہ ۱۱ امت دہا کو اس دفعہ سے — اس ضمن
میں ذکر آن انبالوں کا جو متعلق حالت دہائی و جسمی میں مندرج
ہے *

تشریح -- جس واقعہ متعلقہ سے وجوہ

قانون کی حالت متعلقہ مقدمہ کا ثابت ہوتا
 ہو اُسکے واسطے یہ ضرور ہے کہ وہ اُس
 حالت کے وجوہ کو نہ بالعموم ثابت کرے
 بلکہ بلحاظ خاص امر نزاعی کے *

گو ایسی نزاروں میں جہاں کہ اہمیت حیات ذہن کسی شخصیت
میں ہو طریق عمل غیر شخصوں کا نسبت اُس شخص کے بذاتہ شہادت
میں مذہبی ہی اور قابل ادخل نہیں قائم خود شخصیت مذکور کا عمل درآمد
(جس سے کہ وہ اٹھو جو کہ اُس طریق سے اہمیت شخصیت مذکور
پر پیدا ہوا ہو واضح ہونا ہو) شہادت قابل ادخال ہی اور طریق عمل
اشخاص غیر کا جبکہ خود اُس شخص کے طریق عمل سے متعلق ہو دلیل
ادخل شہادت ہی — گوڈابو صاحب نے اپنی کتاب ذہن شہادت میں
ایک ذہنی مقدمہ منصفہ عدالت انڈیانا کا حوالہ دیا ہے اور اُس میں
ایک برے لائق جج کی رائے پر استدلال کیا ہے جس میں وہ صرف طور

پہلے یہ امر تجویز ہوا ہے کہ قونسی شہادت نسبت عمل درآمد اشخاص
غیر کی بابت حالت دہنی کسی شخص خاص کے داخل ہوسکتی ہے۔
اُس مقدمہ میں بہت امر تفصیح طلب تھا کہ آیا ایک موصی بوقت لکھے
ایک وصیتنامہ کے صاحبِ العقل تھا یا نہیں اس امر کی بحث تھی کہ
آیا وہ محفوظ حواس شخص ہے۔ اُس انداز میں اُس شخص کو لکھتے تھے
اُس امر کی شہادت میں پیش ہوسکتے ہیں یا نہیں کہ وہ شخص اُس
زمانہ میں صاحبِ العقل تھا۔ اُس مقدمہ کے فیصلہ میں لائق جج نے
یہ بیان کیا کہ :-

”وہ اس مقدمہ میں امر تفصیح طلب ہے کہ آیا موصی بوقت لکھنے
وصیت نامہ کے ایک شخص صاحبِ العقل اور سالم الحواس تھا کہ
اُس کی وصیت جاری رکھی جائے یا نہیں واسطے تفصیح دے اس
امر کے میری رائے یہ ہے کہ ہر چیز جو کہ اُس انداز میں جبکہ
وصیت نامہ تحریر ہوا موصی نے کہی ہو لکھی ہو یا کی ہو سب
سے اعلیٰ درجہ کی شہادت اُس کی حالت دہنی کی دینیت دامت کرنے کے
لیئے ہے۔ اور اُن کی یہ نسبت دوسرے درجہ کی شہادت ہے وہ چیز ہی
جو کہ اور لوگوں نے جو اُس تک رسائی رکھتے تھے اُس انداز میں اُس
سے کہی ہو اُس کو لکھی ہو یا اُس کے ساتھ کی ہو کیونکہ طریق عمل اور
شخصوں کا اُس خوں شخص کے طریق عمل سے نہایت اتصال رکھتا ہے
لیکن اس دوسری قسم کی شہادت کے اذعان کے لئے یہ شرط لازمی ہے کہ
جو کچھ اوروں نے اُس شخص سے کہا ہو یا اُس کو لکھا ہو یا اُس نے
ساتھ کہا ہو اُس شخص کے علم تک پہنچ گیا ہو۔ کیونکہ ایسے امور جو
کہ اوروں نے کہئے ہوں لیکن اُس شخص کے کان تک (جسٹنی کہ فہم اور
حالت ذہن کی نسبت بحث ہے) نہ پہنچے ہوں اور وہ امور جو کہ
اوروں نے اُس کو لکھے ہوں لیکن اُس تک نہ پہنچے ہوں۔ وہ امور جو
کہ اوروں نے اُس کے ساتھ کہئے ہوں لیکن اُن امور کے کہئے جانے کا اُس کو
علم نہ ہوا ہو اُن امور کی نسبت میری رائے یہ ہے کہ ایسا کہنا یا لکھنا
یا کرنا صرف بطور کہنے والے یا لکھنے والے یا کرنے والے کے ہے۔
ہوسکتا ہے اور چونکہ ایسی رائے اُس وقت جبکہ ظہور پذیر ہوئی تھی
ظاہر نہیں کی گئی تھی اور نہ اُس پر طرفدار کی مداخلت کا سامنا

ملا تھا اس لیے شہادت میں قابل ادخال نہیں تصور کی جاسکتی۔ میں اس لیے اجازت نہیں دے سکتا کہ شہادت بابت ایسے طریقے عمل استحصا خبر کے جو طریق عمل اس مہمی کے علم تک وہ پہنچا ہو داخل قبیحاً۔ *

یہ امر قابل بیان ہی کہ بیانات ایک شخص کے جسکی حالت ذہن کی بہت دور ہو تو بطور ذکر اس نے خود بیان ساز قابل ادخال نہیں کہونکہ ایسے بیانات اس کی حالت ذہنی کے مدد سے سامع میں مثلاً کوئی بیمار شخص اپنی علمیت کا حال کسی سے بیان کرے تو وہ بیان شہادت میں داخل ہو سکتا ہی *

تمثیلات

(الف) زید پر بہہ الزام رکھا گیا کہ اُس نے مال مسروقہ کو مسروقہ جانکر لیا اور یہہ ثابت ہوا کہ اُس کے پاس ایک خاص شی مسروقہ ہی *

پس یہہ واقعہ کہ اُسیوقت اُس کے پاس اور کئی اشیاء مسروقہ بھی تھیں واقعہ متعلقہ ہی اس واسطے کہ اُس سے یہہ ثابت ہوتا ہی کہ وہ ہر شی اور تمام اشیاء کو جو اُس کے پاس تھیں مسروقہ جانتا تھا *

(ب) زید پر بہہ الزام رکھا گیا کہ اُس نے فریباً دوسرے شخص کو ایک سکہ منقلب حوالہ کیا جسے اوس وقت کہ وہ سکہ اوس کے پاس آیا منقلب جاننا تھا *

یہہ واقعہ کہ بروقت اُس کی حوالگی کے اوس کے پاس اور کئی سکہ منقلب تھے واقعہ متعلقہ ہی *

تمثیل (الف) اور تمثیل (ب) میں جو نسبت ادخال شہادت کے لکھا گیا اسے اس قدر بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ نبوت کامل اس امر کا اونا چاہیئے کہ جو چیزیں قبضہ میں پائی گئیں وہ مسروقہ

ہوں اور یہ کہ، ۵۔ جو قرضہ میں پایا گا وہ سکہ منقلب ہی اور بلا ثبوت شی کے مسروقہ ہونے یا سکہ کے منقلب ہونے کے وجود اور اشدہ یا سکہ کا قابل ادخال شہادت واسطے بخفیج حاکم دہلی جس کے نہیں ہی کیونکہ ممکن ہے کہ وہ اسیانہ ذک ذمی سے منسوب ہی گئی ہوں اور نہ ہی نفسہ اُنکے قبضہ سے کوئی شہادت متعلقہ نہیں نکلی *

۶۔ (ب) دفعہ ہدا سے مائل (ج) دفعہ ۱۰ -- ایکٹ ۱۵۸۱ کا مقابلہ کرو *

(ج) زید نے عمرو پر اس نقصان کی ناشی کی جو اوسکو عمرو کے کتے سے لہوا تھا جسے عمرو کٹکھنا جانتا تھا *

یہہ واقعات کہ اُس کتے نے پہلے حامد، محمود سمعون کو بھی کاتا تھا اور اُنہوں نے عمرو سے اسبات کی شدت کی بھی واقعات متعلقہ نہیں *

(د) بحث اس امر کی ہے کہ زید ایک ہندی کا سکارنے والا یہہ بات جانتا تھا یا نہیں کہ نام اُس شخص کا جسکو روپیہ ملنا چاہیئے جھوٹا ہے *

یہہ واقعہ کہ زید نے اور ہندیوں اُسبطرح کی لکھی ہوئی قبل آزانکہ اور ہندیاں در صورت اصلیت اُس شخص کے جسکو روپیہ ملنے والا ہو زید کے پاس بھیجی جاسکتیں سکار دی توہیں واقعہ متعلقہ ہی اسواسطے کہ اُس سے یہہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جسکو روپیہ ملنے والا ہے اُسکے شخص فرضی ہونے سے زید آگاہ تھا *

(ه) زید بر یہہ الزام رکھا گیا کہ اسنے عمر کی بدنامی کرنے کے ارادہ سے ایک مضمون اقترا امیز چھاپ کر عمر کا ازالہ حیثیت عرفی کیا *

یہ واقعہ کہ زید نے پہلے دبی اشتہارات سمیت عمرو کے جنسے اُسکی بدخواہی بتحق عمرو پاٹی جتنی تھی مشہور کیئے تھے وہ مذکورہ ہی کیونکہ اُس سے زید کی یہ نسبت پاٹی جاتی تھی کہ اُس خاص اشہار متنازعہ فیہ کے چھاپنے سے عمرو کی بدنامی ہو *

یہ واقعات کہ اُس سے پہلے نوای نزاع مابین زید اور عمرو کے نہ تھی اور زید نے اسلئے اُس سے متنازعہ فیہ کا کیا جو کہ اُسے سنا تھا واقعات متعلقہ مذہبی کیونکہ اُنسے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زید کی نسبت میں عمرو کو بدنام کرنا نہ تھا *

(و) زید پر عمرو نے اسی بات کی فالشی کی کہ اُسے عمرو سے فریباً بیان کیا تھا کہ بکر ایک شخص مالدار ہے اور اسی بات سے عمرو کے دل میں بکر کا اعتبار پیدا ہوا جو کہ ایک شخص دیوالیہ تھا اور عمرو کو اُس سے نقصان ہوا *

یہ واقعہ کہ جس وقت زید نے بکر کا مالدار ہونا بیان کیا تھا بکر کو اُسے ہمسائے اور وہ اشخاص جو اُس سے دان سنت رکھتے تھے مالدار سمجھتے تھے واقعہ متعلقہ ہی کیونکہ اُس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زید نے وہ بیان نیک نیتی سے کیا تھا *

(ز) زید پر عمرو نے اُس کام کی مذہبی کی فالش کی جو اُسے زید کے گھر میں بکر ایک تھیکہ دار کے کہنے سے کیا تھا *

زید کا عذر یہہ ہی کہ عمر کا تھیکہ بکر سے تھا *
یہہ واقعہ کہ زید نے بکر کو اُس کام کا روپیہ ادا
کردیا واقعہ متعلقہ ہی کیونکہ اُس سے یہہ ثابت ہوتا
ہی کہ زید نے وہ نیک نیتی اُس کام کا اہتمام بکر کو
سپرد کیا تھا پس بکر کو وہ منصب حاصل تھا کہ وہ
خود اپنی طرف سے عمرو کی ساٹھہ معاملہ کرے اور وہ
بطور کارفدہ زید کے نہ تھا *

(ح) زید پر الزام بد نیتی سے تصرف بیجا مال
کا جو اُس نے پایا تھا کیا گیا اور اُس مقدمہ میں بحث
یہہ ہوئی کہ ہر وقت تصرف کے اُس نے نیک نیتی سے
یہہ بات باور کی یا نہیں کہ اصل مالک اِس مال کا
نہیں مل سکتا ہی *

یہہ امر واقعہ کہ اشتہار اُس مال کے گم ہو جانے
کا اُس مقام پر کیا گیا تھا جہاں کہ زید تھا واقعہ متعلقہ
ہی کیونکہ اُس سے یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ زید نے نیک
نیتی سے یہہ باور نہیں کیا کہ مال کا اصل مالک نہیں
مل سکتا ہی *

یہہ امر واقعہ کہ زید کو معلوم تھا یا اِس امر کے
باور کرنے کی وجہ تھی کہ بکر نے اُس مال کے گم ہو جانے
کا حال سنکر فریباً اشتہار کیا تھا اور یہہ چاہا تھا کہ
جھوٹا دعویٰ اُسپر قائم کرے واقعہ متعلقہ ہی کیونکہ اُس
سے یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ اُس اشتہار کے حال سے زید کا

واقف ہونا باعث اُسکی نیک نیتی کے ابطال کا نہیں ہی *

(ط) زید پر یہہ نالش ہوئی کہ اُسنے عمرو پر
ہلاک کرنے کے ارادہ سے گولی چلائی — پس زید کا ارادہ
ثابت کرنے کے لیئے جائز ہی کہ یہہ واقعہ ثابت کیا جائے
کہ زید نے پیشتر عمرو پر گولی چلائی تھی *

(ی) زید پر یہہ نالش کی گئی کہ اُسنے عمرو کو
دھمکی کے خطوط لکھی تھی جائز ہی کہ جو دھمکی کے
خطوط زید نے عمرو کو پیشتر لکھی تھی وہ ثابت کیئے جائیں
تا کہ اُسے خطوط کا منشا ظاہر ہو *

(ک) بحث اس امر کی ہی کہ زید اپنی زوجہ
ہندہ پر تشدد کرنے کا قصور وار ہی یا نہیں *

اُس تشدد مبینہ سے ذرا پہلے یا پیچھے ان دونوں
کے باہم جو کلام خصوصیت آمیز ہوئے وہ واقعات متعلقہ
ہیں *

(ل) بحث اس امر کی ہے کہ زید کی وفات
زہر سے ہوئی یا نہیں *

جو بیانات کہ زید نے اپنی بیماری میں نسبت
بیماری کی علامات کے کیئے واقعات متعلقہ ہیں *

(م) بحث اس امر کی ہی کہ جس وقت زید
کی زندگی کا بیمہ کیا گیا اُسکی تندرستی کا کیا حال تھا *
جو بیانات کہ زید نے اپنی تندرستی کی نسبت اسی
زمانہ میں یا اُسکے قریب کیئے واقعات متعلقہ ہیں *

(ن) زید نے عمرو پر یہہ نالشی کی کہ اُس نے کرایہ کی ایسی گاری اُس کے واسطے نہیں دی جو عقلاً سواری کے لائق تھی اور اِس سبب سے زید کو ضرر جسمانی پہونچا *

یہہ واقعہ کہ عمرو سے اُڑ اوقات پر اُسی گاری کے ناقص ہونے کا ذکر کیا گیا تھا واقعہ متعلقہ ہی *

یہہ امر واقعہ کہ عمرو عادتاً کرایہ پر گاریوں کے دینے میں احتیاط نہیں کیا کرتا تھا واقعہ غیر متعلقہ ہی *

(س) زید کی تجویز اِس علت میں ہوئی کہ اُس نے عمرو پر عمداً گولی چلا کر اُس کا قتل عمد کیا *

یہہ واقعہ کہ زید نے اور اوقات پر عمرو پر گولی چلائی تھی واقعہ متعلقہ ہی کیونکہ اُس سے زید کا ارادہ عمرو پر گولی چلانے کا پایا جاتا ہی *

یہہ واقعہ کہ زید لوگوں پر اُن کے قتل عمد کے ارادہ سے گولی چلایا کرتا تھا واقعہ غیر متعلقہ ہی *

(ع) زید کی تجویز بعلت ایک جرم کے ہوئی * یہہ واقعہ کہ اُس نے کچھہ کہا تھا جس سے اُس خاص جرم کے ارتکاب کا ارادہ ظاہر ہوتا تھا واقعہ متعلقہ ہی *

یہہ واقعہ کہ اُس نے کچھہ کہا تھا جس سے اُس قسم کے جرائم کے ارتکاب کا عموماً اُس کا میلان خاطر پایا جاتا ہی واقعہ غیر متعلقہ ہی *

دفعہ ۱۵ جب نسبت کسی

فعل کے بحث اس امر کی
ہو کہ وہ فعل اتفاقی تھا یا

واقعات جنسہ کہ ارادی یا
اتفاقی ہونا افعال کا معیار ہو

ارادی تو یہہ واقعہ کہ وہ فعل جزو اسی
طرح کے چند افعال کا تھا جن میں سے
ہر ایک سے فاعل اُس فعل کا تعلق رکھتا
تھا واقعہ متعلقہ ہی *

دفعہ ۱۴ اس امر پر مبنی ہی کہ جسپر دفعہ ۱۳ — نسبت ہذا
ہی — اور دفعہ ۱۵ میں جو متواتر افعال کی نسبت شہادت متعلق قرار
دی گئی ہی وہ اس وجہ سے ہی کہ عقل انسانی یہہ امر قبول نہیں
کرتی کہ متواتر افعال ایک ہی قسم کے اتفاقیہ ہوں اور تجربہ انسانی سے
یہہ امر بعید ہی کہ ایسے افعال جنسہ کہ اُس فعل کے کرنے والے کا کچھ
فائدہ نکالے محض اتفاقی ہوں اور اتفاق سے متواتر صادر ہوئے ہوں مثلاً اگر
کسی بھی کھانہ میں پانچ چھ جگہ غلطی ہو اور ہر غلطی ایسی ہو کہ
جس سے بھی کھانہ والے کا فائدہ ہو تو ایسا تواتر مضر نیت مالک بھی
کھانہ کے ہی لیکن اگر اُن غلطیوں میں سے چند مفید ہوں اور چند
مضر ہوں تو گو وقعت بھی کھانہ میں کچھ فرق ہو لیکن فی نفسہ تواتر
غلطیوں سے نیت مالک بھی کھانہ پر چنداں الزام نہیں آتا *

تمثیلات

(الف) زید پر الزام اس بات کا رکھا گیا کہ

اُس نے اپنا گھر اس واسطے جلا دیا کہ جس روپیہ پر

اُس نے بیہ اُس گھر کا کیا تھا وہ اُس کو مل جائے *

یہہ واقعات کہ زید متواتر چند مکانات میں رہا اور ہر ایک کا اُن میں سے بیمہ کیا گیا تھا اور اُن میں سے ہر ایک میں آگ بھی لگی اور ہر مرتبہ آگ لگنے کے بعد زید نے بیمہ کے کارخانہ ہاے جداگانہ سے روپیہ وصول کیا واقعات متعلقہ ہیں کیونکہ اُن سے یہہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ سب مرتبہ آگ کا لگنا اتفاقی نہ تھا *

(ب) زید عمرو کے قرضداروں سے روپیہ وصول کرنے پر مامور تھا اور زید کی یہہ خدمت تھی کہ جو روپیہ وصول کرے وہ ایک بھی میں داخل کر لیا کرے زید نے کچھ روپیہ داخل کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے ایک مرتبہ جتنا کہ در حقیقت وصول کیا تھا اُس سے کم لکھا ہے *

اس مقدمہ میں بحث اس امر کی ہے کہ یہہ داخلہ دروغ اتفاقی تھا یا ارادی *

یہہ امر واقعہ کہ دوسرے داخلے جو زید نے اُس کتاب میں کیئے دروغ ہیں اور ہر داخلہ میں فائدہ زید کا ہے واقعہ متعلقہ ہے *

(ج) زید پر یہہ الزام رکھا گیا کہ اُس نے عمرو کو فریباً ایک منقلب روپیہ دیا *

اس میں بحث اس بات کی ہے کہ اُس روپیہ کا دینا ایک امر اتفاقی ہے یا نہیں *

یہہ واقعات کہ عمرو کو حوالہ کرنے سے تھوڑے عرصہ پہلے یا پیچھے زید نے منقلب روپیہ بکر اور خالد اور ولید

کو بھی دیئے تھے واقعات متعلقہ ہیں اسی واسطے کہ
اُن سے یہ بات ظاہر ہونی تھی کہ عمرو کو منقلب
روپیہ کا دینا اتفاقی نہ تھا *

اُس تمثیل کا مقابلہ کرو تمثیل (ب) دفعہ ۱۲ ایکٹ ہذا سے *

دفعہ ۱۶ جب یہہ بحث ہو

کہ ایک خاص فعل کیا گیا

وجود سلسلہ کار و بار کسب
واقعہ متعلقہ ہی

تھا یا نہیں تو وجود کسی

سلسلہ کار و بار کا جسکے مطابق وہ فعل

خواہی نہ خواہی کیا جاتا واقعہ متعلقہ ہی *

فی الحقیقت یہہ دفعہ مبنی ہی ایک قیاس پر یعنی یہہ کہ جب
یہہ امر ثابت ہو جاوے کہ ہمیشہ حسب دستور العمل کوئی کام اس طرح
ہوتا ہی تو اُس سے بادی النظر میں یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ کسی خاص
حالت متنازعہ میں بھی ویسا ہی ہوا ہوگا — مثلاً دفعہ ۱۱۳ — ایکٹ ہذا
میں عدالتوں کو صاف اجازت ہی کہ نسبت سلسلہ کار و بار کے قیاس قائم
دریں اور تمثیلات دفعہ ہذا سے معلوم ہوتا ہی کہ کس قسم کی حالتوں
میں ایسا قیاس قائم ہو سکتا ہی — مثلاً اگر سلسلہ کار و بار یہہ ثابت ہو
کہ کسی شخص کا نوکر اُس شخص کے خطوط ڈاک خانہ سے لایا کرتا تھا
تو اگر یہہ ثابت ہو جاوے کہ اُس نوکر کو وہ چٹھی حوالہ نہ گئی تو
بادی النظر میں یہہ قیاس ہو سکتا ہی کہ اُس نوکر نے اُس خط کو اپنے آقا
کو دیدیا ہوگا اور اسی طرح پر اگر سلسلہ کار و بار یہہ ثابت ہو کہ نوکر خطوط
ڈاک خانہ میں لیجا کر ڈالتا ہی تو اگر یہہ ثابت ہو جاوے کہ کوئی
خاص خط نوکر کو دیا گیا تھا تو بادی النظر میں ثبوت اُس خط کے ڈاک
میں پرنے کا ہوگا — لیکن اس امر کا تنقیص کرنا کہ سلسلہ کار و بار کے
کیا معنی ہیں اور آیا کوئی نتیجہ معتد بہ بغرض شہادت ایسے سلسلہ کار و
بار سے حاصل ہوتا یا نہیں بالکل حاکم عدالت کی رائے پر منحصر ہی *

چنانچہ ایک ایسے مقدمہ میں جس میں یہہ امر تنقیح طلب تھا کہ ایک خاص کرایہ دار سے مالک مکان کو ماہواری کرایہ واجب الادا بقونا نہا یا ششماہی تو شہادت اس امر کی کہ اُس خاص مالک مکان کا ہمیشہ یہہ دستور تھا کہ اپنے اور کرایہ داروں سے ماہواری کرایہ لیتا تھا قابل ادخال نہیں تصور کی گئی گو ایسی شہادت اس دلیل پر پیش کرنی چاہیئے نہی کہ ایک مالک مکان جس طرح ہر اوروں سے کرایہ لینا ہی اوسب طرح پر اس خاص شخص سے بھی لیتا ہوگا * ۔

تمثیلات

(الف) بحث اس امر کی ہی کہ ایک خاص خط روانہ کیا گیا تھا یا نہیں *

یہہ واقعات کہ دستور معمولی کاروبار کا یہہ تھا کہ تمام خطوط جو ایک خاص جگہہ میں رکھے جائیں وہ ڈاک خانہ میں پہونچا دیئے جاویں اور وہ خط بھی اُس جگہہ رکھے دیا گیا تھا واقعات متعلقہ ہیں *

(ب) بحث اس امر کی ہی کہ ایک خاص خط زید کے پاس پہونچا یا نہیں *

یہہ واقعات کہ وہ خط حسب معمول ڈاک میں ڈالا گیا اور ڈاک گھر سے واپس نہیں آیا واقعات متعلقہ ہیں *

اقبال

دفعہ ۱۷ اقبال وہ بیان زبانی

یا دستاویزی ہی جس سے کسی واقعہ تنقیحی یا واقعہ

متعلقہ پر کسی طرح کا استدلال کیا جائے
اور وہ بیان کسی شخص نے اُن حالات میں
کیا ہو جنکا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے *

جو تعریف دفعہ ۱۷ میں لفظ اقبال کی بیان ہوئی ہے وہ تعریف
جب تک کہ کل دفعات دفعہ ۱۷ سے اکتیسویں دفعہ تک نہ پڑھی
جائیں نا کافی ہے لیکن یورپی اور حادی تعریف اقبال کی بیان کرنا مشکل
معلوم ہوتا ہے — مہرے نزدیک تعریف اقبال کی ہوں ہو سکتی ہے —
اقبال وہ بیان واقعہ تحقیقی یا واقعہ متعلقہ کا ہے کہ جسکے ذریعہ سے
اُس شخص کے منشاء میں جس نے وہ بیان
کیا ہو ایک حجت الزامی نسبت اوس واقعہ

دوسری تعریف اقبال کی

کے قائم ہو سکے *

شرح دفعہ ۸ — ایکٹ ۱۷ میں یہ امر بیان ہو چکا ہے کہ بعض
صورتوں میں طریق عمل وقعت اقبال کی رکھنا ہے لیکن ایکٹ ۱۷ میں
اقبال کی اصطلاح میں طریق عمل داخل نہیں رکھا اور اقبال صرف دو قسم
کا قرار دیا ہے ایک دستاویزی جسے بھی کہاتہ کسی شخص کا (کیونکہ
تعریف دستاویز مندرجہ دفعہ ۳ میں بھی کہاتہ دستاویز ہے) دوسرے
زبانی جیسے بیان جو کہ کسی شخص نے کیا *

لیکن شہادت نسبت ایسے طرز عمل کے حسب منشاء دفعہ ۸ داخل
ہو سکتی ہے اور عدالت اُس سے نتیجہ نکال کر رائے قائم کر سکتی ہے *
فی الحقیقت اقبال کوئی شہادت بلا واسطہ سچے ہونے اُس امر کے
جس کا کہ اقبال ہے نہیں ہے بلکہ اقبال
کو سنی سذائی شہادت کی ایک قسم تصور
کرنا چاہیئے — مثلاً زید نے بکر کے روبرو اقبال

اقبال شہادت با واسطہ ہی
اُس کی تہذیب

گبا کہ موضع اسلام پور میں نے پانچ ہزار روپیہ کو ہندہ سے خریدا ہے —
عمرو نے زید، مشتری اور ہندہ بایعہ پر شفع کی نالیش کی اور زید نے
چراغ دعویٰ میں بیان کیا کہ موضع مذکور کی قیمت نو ہزار روپیہ تھی

گئی ہی اب عمرو مدعی نے بغرض ثبوت اس امر کے کہ واقعی قیمت پانچ ہزار روپیہ زید نے ہندہ کو دیئے تھے بکر کو بطور گواہ کے طلب کیا۔ موافق قاعدہ عام قانون شہادت کے بیان بکر کا کہ زید سے اُس نے پانچ ہزار روپیہ قیمت ہونا سنا ہی سنی سنئی شہادت ہی اور قابل ادخال نہوتی اس وجہ سے کہ اول تو یہ ضرور نہیں کہ زید نے بکر کے سامنے اقبال کیا تو سچ کہا ہو — دوسرے یہ کہ اقبال زید جو کہ بکر کے سامنے کیا گیا بلا حلف تھا — تیسرے یہ کہ اُس بیان پر کوئی جرح کا موقع نہیں ملا تھا — لیکن منشاء قانون میں بکر کی شہادت کو قابل ادخال قرار دیا ہی اس اصول پر کہ کوئی شخص کبھی اپنے مضر بات نہیں کہتا اور اس وجہ سے جو اور شہادت کی صداقت کے دریافت کرنے کے لئے قواعد مقرر کیئے گئے ہیں اس سے متعلق نہیں کیئے گئے اور اس کی وجہ یہ ہی کہ جب کہ ایک شخص خون ایک امر کہ جو نہ اُس کے مضر ہی تسلیم کرتا ہی تو اوروں کو کہا غرض کہ اُسکی صداقت پر شک کریں — اکثر ایسا ہوتا ہی کہ اقبال کرنے ے وقت شخص اقبال کنندہ کو یہ یقین نہیں ہوتا کہ وہ اپنے مضر بات بیان کرتا ہی بلکہ اُس کے خلاف یقین ہوتا ہی لیکن تاہم وہ شہادت قابل ادخال تصور کی گئی ہی اور زید مشنری کا اقبال مذکور بمقابلہ اُسکے قابل ادخال شہادت ہی — واضح رہے کہ اثر ایسے اقبال کا مضر اقبال کنندہ کے ہونا ضرور ہی ورنہ اُس کی نسبت شہادت داخل نہوگی سوائے اُن صورتوں کے جن کی تصریح دفعہ ۲۱ ایکٹ ہذا کی ضمن ۱ و ۲ و ۳ میں کی گئی ہی — جب کہ کوئی اقبال ثابت کرنا مدظور ہو تو اُس کل اقبال کی شہادت لیٹی چاہیئے گو ایک جزو اُس کا مضر ہو اور ایک مفید کیونکہ جب تک کہ پورا بیان نہ سنا جائے اُس جزو کے جو کہ اُس کے مضر ہی پورے معنی سمجھ میں نہیں آسکتے گو یہ ضرور نہیں کہ تمام بیان پر پورا یا برابر اعتبار ہو *

اقبال دو قسم کے ہیں ایک وہ کہ مقدمات دیوانی سے تعلق رکھتے ہیں اور دوسرے وہ جو کہ مقدمات فوجداری سے علاقہ رکھتے ہیں یعنی بیانات ملزم جو اُس کے مقابلہ میں بغرض شہادت جرم پیش کیئے جاتے ہیں — دیوانی کے اور

اقسام اقبال

فوجداری کے اقبال میں بہت فرق ہی اور اقبال فوجداری کی وقعت اقبال دیوانی سے بہت زیادہ ہی بہاں تک کہ قانوناً صرف بیان ملزم پر عدالت فوجداری جرم کو ثابت تصور کر کے سزا دیدیتی ہی چنانچہ دفعہ ۳۲۲ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع میں بہہ لکھا ہی کہ :-

اگر شخص ملوم ایسی عدالت کے روبرو کسی جرم کے ارتکاب کا اقبال کرے جو اُس جرم کے تجویز کرنے کی مستجاز ہو تو وہ عدالت اُسی کے اقبال کی بناء پر اُس کو مجرم قرار دے سکتی ہی *

دفعہ ۳۲۲ — ایکٹ ۱۰
سنہ ۱۸۷۲ ع

اور حسب منشاء ضابطہ دیوانی کے جب عدالت اُس صورت میں

جبکہ مدعا علیہ اقبال کرتا ہی دگری صائر کرتی ہی تو وہ اس اصول پر نہیں ہی کہ دعویٰ

اقبال دیوانی

ثابت ہی بلکہ اس اصول پر ہی کہ جب مدعا علیہ خود ایک ذمہ داری اپنے ذمہ قبول کرتا ہی تو فی نفسہ وہ اقبال کافی وجہہ قائم ہو جانے اُس ذمہ داری کی ہی اور ظاہراً معلوم ہوتا ہی کہ منشاء دفعہ ۵۸ — ایکٹ ۵۸ جس میں واقعات مسلمہ کا ذکر ہی متعلق کارروائی ہائے دیوانی کے ہی — لیکن اقبال فوجداری سے اگر ثبوت جرم تصور نہوتا تو سزا اُس وجہہ سے نہ مل سکتی کہ کسی رعایا کے ناحق قید ہو جانے سے عملداری کا نقصان ہی اور دیوانی کی دگری ہو جانے سے صرف مدعا علیہ کا نقصان ہوتا ہی نہ راج کا — اور یہہ قاعدہ اس وجہہ سے قائم کیا گیا ہی کہ بہہ غالب ویاس ہوتا ہی کہ کوئی بے جرم شخص اپنی زندگی یا آزادی یا حرمت کو ایک ایسے بیان سے جو کہ جھوٹ ہو خطرہ میں نہیں ڈالتا اور قانون نے اس بات کی خاص احتیاط کی ہی کہ اقبال فوجداری بوجہہ کسی دھمکی یا اقرار یا کسی اور دباؤ ناجائز کے نہ کیا گیا ہو ۵ اور آئندہ ایکٹ ہذا میں بھی ایسے اقبالات فوجداری جن کا ہونا کافی احتیاط سے کیا جانا نہ معلوم ہو غیر متعلق قرار دیئے گئے ہیں ۶ *

۵ دیکھو دفعہ ۱۲۰ سے ۱۲۲ تک و دفعہ ۱۸۳ و ۱۹۳ و دفعہ ۳۲۲

دفعہ ۳۲۹ تک ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع

۶ دیکھو دفعہ ۲۳ سے دفعہ ۳۰ — ایکٹ ہذا تک

لیکن یہ امر ملحوظ رہنا چاہیئے کہ اقبال فوجداری کے معنی صرف یہہ ہیں کہ ملزم خود اپنی زبان سے بیان کرے کہ اُس نے جرم کیا اور ایسے اقبالات جو

اقبال فوجداری

کہ متعلق اُن افعالِ مازم کے ہیں جنہیں کہ نیتِ جرم داخل نہیں ہی وہ گو مقدماتِ فوجداری میں کیئے گئے ہوں اقبال فوجداری نہیں ہیں -- مثلاً ایک مقدمہ میں جس میں کہ ملزم پر جرمِ تصرفِ بیجا منجرِ ماند کا الزام لگایا گیا تھا تو ملزم کے کارندہ متجاوز کا اقبال نسبت وصولیابی روپیہ کے صرف اِس امر کی شہادت تصور کیا گیا کہ روپیہ اُس کے کارندہ نے وصول پایا — اور اِس امر کی شہادت میں کہ روپیہ ملزم کے ہاتھ میں پہنچا اگر وہ اقبال پیش کیا جاتا تو منظور نہوتا — جبچہ اِس کی نسبت یہہ تجویز کیا کہ ”و سب سے اول امر اِس مقدمہ میں یہہ ہی کہ مدعا علیہ کے کارندہ متجاوز کے ہاتھ میں روپیہ پہنچا اُس کے ثبوت میں اقبال دیوانی بھی داخل ہو سکتا ہی کیونکہ امر واقعہ کا اثبات مقدمہ فوجداری کا ہو یا دیوانی کا ایک ہی طرح پر ہوتا ہی — گو مدعا علیہ کے کارندہ متجاوز کا روپیہ وصول پانا مدعا علیہ کو بمقدمہ دیوانی ذمہ دار کرتا ہی لیکن مقدمہ فوجداری میں کارندہ کا روپیہ پانا مدعا علیہ پر کچھ اثر نہیں رکھ سکتا “ *

اِس دفعہ کی شرح ختم کرنے سے پہلے یہہ بات مناسب معلوم ہوتی ہی کہ اُن اقبالات کا بھی ذکر کیا جاوے جنکے ذریعہ سے تمادی کے اثر سے دعویٰ محفوظ رہنا

اقبال جافظ تمادی

ہی — قانون نسبت اِن اقرارات کے مندرج ہے دفعہ ۲۰ قانون تمادی ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع میں اور وہ دفعہ یہہ ہی —

کسی اقرار یا وعدہ کے سبب سے جو کسی قرضہ یا مال متروکہ کی بابت کیا گیا ہو مقدمہ ایکٹ ۵۳ کی تاثیر سے باہر نہ سمجھا جاوے گا الا اُس حال میں کہ وہ اقرار یا وعدہ اُس فریق کی کسی ایسی تھریز میں مندرج ہو جس پر قبل منقضي ہونے میں معین کے اُس فریق نے

دفعہ ۲۰ (الف) ایکٹ
۹ سنہ ۱۸۷۱ ع

جسپر اُسکی بابت فالشی کیجاوے یا اُسکے بمختار مجاز عام یا خاص نے دستخط کیئے ہوں *

اُن لوگوں کی نسبت جو تحریر نہیں کر سکتے کوئی صاف منشاہ قانون کا معلوم نہیں ہوتا لیکن ظاہراً ایک تحریر پر نشانی ناخواندہ شخص کے ہاتھ کی کافی تصور ہوگی — لیکن مہر

لگانا کافی تحریر نہیں سمجھا جاویگا جیسا کہ ایک مقدمہ میں ہائی کورٹ کلکتہ نے بہہ تجویز کیا کہ دستخط کرنا اقبال تحریری پر ایک بات ہی اور مہر لگانا شی دیگر ۷ اور فی نفسہ مہر لگانے سے بہہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ مدعا علیہ کی غرض اپنے دستخط کرنے کی تھی — اور بہہ امر تمبیلات دفعہ ۱۷ میں صاف کر دیا گیا ہے کہ مہر کدہ وقعت دستخط کی نہیں رکھتا — اور حسب منشاہ قانون کے دستخط ہونے شخص مدیون کے لازمی ہیں چنانچہ ایک خط جس میں کہ مدیون اقبال ذمہ داری کرتا ہی اور جس خط پر کہ دستخط نہیں ہیں اُس سے نئی مہمان نمادی شروع نہوگی *

جس حال میں کہ ایسی تحریر موجود ہو ایک نئی مہمان سماعت مطابق نوعیت اصل مواخذہ کے اسوقت سے شمار کیجا ویگی جبکہ اقرار یا وعدہ پر دستخط کیئے گئے ہوں *

قلمہ دفعہ ۲۰ — ایکٹ ۱۸۷۱ ع (ب)

جس حال میں کہ تحریر متضمن اقرار یا وعدہ کے بلا تاریخ ہو تو دستخط کے وقت کی بابت شہادت زبانی لیجا سکتی ہے لیکن جس حال میں کہ اُس تحریر کا تلف یا گم ہو جانا بیان کیا جاوے تو اُسکے مضمون کی بابت شہادت زبانی منظور نہوگی *

قلمہ دفعہ ۲۰ — ایکٹ ۱۸۷۱ ع (ج)

بہہ جزو اِس دفعہ کا خاص کر قانون شہادت سے متعلق ہے اور دفعہ ۹۱ و ۹۲ میں جو مشعر ممانعت ادخال شہادت لسانی نسبت امور مذدرجہ دستاویز کے ہیں جو لفظ شرایط مستعمل ہوا

درج

ہی اُس میں ظاہراً تاریخ دستاویز داخل نہیں ہے اور اگر تاریخ دستاویز کو منجملہ شرائط کے تصور بھی کیا جاوے تب بھی بموجب دفعہ ۹۲۔ ایکٹ
 هذا کے شہادت زبانی نسبت تاریخ تحریر دستاویز کے داخل ہو سکتی
 ہی — ماسوائے اسکے جبکہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع جو کہ قبل قانون شہادت
 ایکٹ اول سنہ ۱۸۷۲ ع کے نافذ ہوا اور صراحتاً اُسکے ذریعہ سے
 منسوخ نہیں ہوا تو حسب منشاء دفعہ ۲ فقرہ اخیر ایکٹ هذا کے بدستور
 نافذ اور ایکٹ شہادت پر غیر متاثر ہی * .

(۱) واسطے اغراض دفعہ هذا کے اقرار یا وعدہ کافی ہی گو اُس میں

تصریح خاص تعداد قرضہ یا مال متروکہ کی
 نہو یا یہ لکھا ہو کہ وقت اداے یا حوالگی کا
 ہنوز نہیں آیا ہی یا اُسکے ساتھ انکار ادا یا

تشریحات دفعہ ۲۰-ایکٹ
 ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع

حوالگی کا ہو یا دعویٰ کسی رقم کے مجرا ہونے کا کیا گیا ہو یا بجز مدیون
 یا موصیٰ لہ کے کسی اور شخص کے نام لکھا ہو — لیکن وہ وعدہ یا اقرار
 صراحتاً متضمن تعہد ادا یا حوالگی قرضہ یا مال متروکہ کا بلا کسی
 شرط کے متضمن اقبال ذمہ داری کے ہونے کا ہو * .

اس امر کا قرار دینا کہ اقبال بلا شرط متضمن تعہد اقبال ذمہ داری

کیا ہی ایک مشکل امر ہی اور مندرجہ حاشیہ نظیروں
 کے دیکھنے سے اُسکا حل بخوبی واضح ہوتا ہی * .

درج

(۲) اس دفعہ کی کسی عبارت سے یہ لازم نہوگا کہ منجملہ چند

شرکاء یا اوصیاء کے کسی پر مطالبہ محض
 اسوجہ ہوسکے کہ اُن میں سے دوسرے نے کسی
 تحریری اقرار یا وعدہ پر دستخط کیئے ہیں *

تتمہ دفعہ ۱۰ — ایکٹ
 ۹ سنہ ۱۸۷۱ (ب)

۹ گشت بنام منگلیں مجوزہ ہائی کورٹ الدآباد منفعہ ۵ نومبر سنہ
 ۱۸۷۰ ع — وفاقی منک بنام شیرومن بنگال جلد ۵ صفحہ ۶۱۹ — وراجوس
 بنام منبڑ بنگال جلد ۶ صفحہ ۵۵ — و مناس بنام پیٹھی مجوزہ ہائی کورٹ
 الدآباد منفعہ ۲۵ مئی سنہ ۱۸۷۲ ع *

چنانچہ ایک مقدمہ میں ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی نے یہی امر تجویز کیا ہے ^۱ لیکن اگر منجملہ چند شرکاء یا اوصیاء کے ایک کو اور وکی طرف سے دستخط کرنے کا اختیار ہو تب یہہ تشریح متعلق نہوگی اور تملادی سوایہ از سر نو شروع ہوگی *

نسبت ایسے اقبال تحریری کے جو مؤثر تملادی ہونا ہی مفصلہ ذیل امور گویا نہ لب لباب قانون ہیں:—

لباب قانون نسبت اقبال
تحریری حافظ تملادی

اول یہہ کہ تحریر ضرور ہونی چاہیئے *
دوم — تحریری اور دستخط شدہ اقبال ایسا ہو کہ جس سے ذمہ داری بلا شرط حاصل ہوتی ہو *
سوم — جس صورت میں اقرار ذمہ داری منحصر کسی شرط پر ہو تو وہ اقرار کافی اور حافظ میعاد نہیں ^۲ *

چہارم — اقبال ذمہ داری کو کسی شخص غیر سے کیا ہو تب بھی کافی اور حافظ میعاد ہی ^۳ اور بعض مقدمات میں یہہ بھی تجویز ہوا ہے کہ شخص غیر سے اقبال کرنا واسطے باز رکھنے اثر تملادی کے کافی نہیں ہے لیکن وہ نظائر حسب منشاء دفعہ ۴ — ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۵۹ ع کے قائم ہوئی تھیں اور اب متعلق نہیں ہیں کیونکہ تشریح اول دفعہ ۲ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع میں یہہ صریح لکھا ہے کہ شخص غیر سے اقبال کرنا کافی ہے *

دو مقدموں میں ہائی کورٹ الہ آباد و کلکتہ سے یہہ تجویز ہوا ہے کہ حسب منشاء دفعہ ۱ ضمن ۱۵ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۵۹ ع کے اقبالی تحریری جو کہ مرتہن نے نسبت حق راہن کے یا نسبت اُسکے استحقاقی انفکاک کے جو کہ اُس مرتہن نے اپنے ایک خط میں بنام شخص غیر

۱ دیکھو مقدمہ خرمشال چند مقام پاور

۲ پنک مقام منگلہ دملی رمیا مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۰۸

۳ نظام الدین بنام مہمد علی مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۸۵ — و مقدمہ مدھو

۴ سر ۵۵۵ چرمہری بنام برج ناتھ چندر پنکال جلد ۶ صفحہ ۲۱۶

لکھا تھا اس امر کے لئے کافی ہی کہ تاریخ تحریر اقبال مذکور سے تملی شمار کی جاوے ۲ *

پنجم — مقدار ذمہ داری کا تعین ہونا ضروری نہیں ہی ۵ *

ششم — اقبال تحریری میں ضرور نہیں کہ بیان ہو کہ کس سے اقبال کیا یا یہ کہ کب کیا اور یہہ امور شہادت شخصی یعنی زبانی سے ثابت ہو سکتے ہیں *

ہفتم — کوئی خاص مقام دستاویز پر ضرور نہیں کہ وہیں دستخط ہوں دستاویز کی کسی جگہ پر دستخط ہوں کافی ہیں ۶ *

ہشتم — اقبال تحریری قبل انقضاء میعاد معیدہ متعلقہ ذمہ داری کے کیا گیا ہو ورنہ حافظ میعاد نہوگا *

امور متذکرہ بالا ذایج ہیں منشاء دفعہ ۲۰ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع کے جسکی وجہ سے قانون تملی میں بہت ترمیم ہوئی ہی اور جو نظام کہ امور مصرعہ بالا کے خلاف ہوئے ہیں وہ قبل اجراء ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع کے ہوئے اب وہ متعلق اور قابل استدلال نہیں ہیں *

زید ایک تمسک کے لکھدینے والے نے خود ایک چٹھی باقرار ادائے قرضہ اپنے داین عمرو کے نام لکھی اور زید نے اپنی مہر اُسپر کی لیکن اُس چٹھی پر دستخط نہیں کئے *

تمثیلات دفعہ ۲۰ — ایکٹ
۹ سنہ ۱۸۷۱ع

اُس نے ایک جزو قرضہ کا ادا کر دیا اور باقی کے ادا کرنے کا اقرار زبانی

کہا *

اُس نے ایک اشتہار اس مضمون کا کیا کہ اوسکے داین اپنا دعویٰ واسطے جانش کر نیکی پیش کریں *

ان مقدمات میں سے کسی میں بھی قرضہ ایکٹ ہذا کی تاثیر سے باہر نہیں ہی *

۳ — ایسری سنگھ بنام بشیشو سنگھ منفصلہ ہائی کورٹ شمال و مغرب مورخہ ۲۵ اپریل سنہ ۱۸۶۸ع نمبری ۳۷۹ خاص سنہ ۱۸۶۸ع — و درگوپال سنگھ بنام کاشی رام پانڈے دیکی جلد ۳ صفحہ ۳

۵ — وریس بنام بھرپ مندرجہ بنگال جلد ۹ صفحہ ۲۳ — و بھاری لعل سہاے

بنام اومیش چندر مازم دار دیکی جلد ۹ صفحہ ۱۲۰

۶ — خراجہ محمد جان اللہ بنام دیکھا ایر مدراس جلد ۲ صفحہ ۷۹

یہہ تمثیلات حسب منشاء دفعہ ۲۰ کے لکھی گئی ہیں لیکن اگر زید مدبوں نے ایک جزو ایک قرضہ کا جو کہ معاہدہ تحریری پر مبنی ہو ادا کر کے دستاویز پر یا اپنے بھی کھاتہ میں یا داین نے بھی ہاتھ میں نشل کر دیا ہی تو حسب منشاء دفعہ ۲۱ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء کے قرضہ ائر نمادی سے بری ہو جاویگا *

دفعہ ۲۱ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء اُن اقبالت سے متعلق ہی جسے وہ نمادی اُڑ سر نو شمار ہوتی ہی لیکن چونکہ وہ زیادہ تر متعلق اقبال بذریعہ طریق عمل کے ہی اسوجہ سے اُسکا ذکر شرح دفعہ ۸ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء میں مناسب سمجھہ کر کیا گیا ہی *

دفعہ ۱۸ بیانات جو کسی کارروائی

کے فریق نے یا فریق مذکور کے ایسے مختار نے کیئے ہوں جنکو عدالت بحسب حالات مقدمہ یہہ تصور کرتی ہو کہ صراحتاً یا بحسب مفہوم وہ مختار اُسکی طرف سے اُن بیانات کے کرنے کا مجاز ہی اقبال میں داخل ہیں *

اقبال فریق مقدمہ یا اُسکے مختار مجاز کا

اس دفعہ میں واضعان قانون نے چار صورتیں ایک ایسی حالت کی بیان کی ہیں کہ جنکی وجہ سے بیان ایک شخص کا بمقابلہ اُسکے حاجت الزامی تصور ہو سکتا ہی اور ففرہ اول میں سب سے اول صورت ادحال اقبال کی بیان کی ہی *

یہہ ظاہر ہی کہ جب ایک فریق مقدمہ کوئی امر بیان کرے تو اُسکے مقابلہ میں وہ بیان بطور شہادت استعمال ہو سکتا ہی اور بحالت مختار مجاز ہونے کے ایسے مختار کا بیان بھی اُس مختار کے اصل مالک کے مقابلہ پر بطور شہادت مستعمل ہو سکتا ہی — یہہ امر ضروری ہی کہ اُس مختار کو اختیار ایسے بیان کرنیکا اصل مالک سے پورا حاصل ہو ورنہ وہ

بیان نسبت اُس معاملہ کے قابل ادخال نہیں — مثلاً ہر مقدمہ میں مختار یا وکیل مجاز کا بیان بمقابلہ اُسکے موکل کے مستعمل ہو سکتا ہے۔ شرطیکہ وہ بیان مابین حد اختیار اُس وکیل یا مختار کے ہو — اسی طرح پر اگر کوئی مالک مکان بدریعہ مختار نامہ خاص کے کسی شخص کو واسطے بیع کے اپنا مختار مقرر کرے اور وہ مختار اُس مکان کی بیع کرے کے وقت نسبت اوس معاملہ کے کوئی بیان کرے تو وہ بمقابلہ بائع مکان کے مستعمل ہو سکتا ہے — فیلڈ صاحب نے بحوالہ کتاب اسٹوری صاحب کے ایک مثال لکھی ہے کہ ایک مسافر نے ریل کی کمپنی پر واسطے ہرجہ اپنے اسباب تلف شدہ کے دعویٰ کیا تھا اور جب اُس مسافر نے ریل سے اترتے وقت ملازم ریلوی سے جسکا کام اسباب کی خبرداری کرنے کا تھا نسبت اپنے اسباب کے حال دریافت کیا کہ کیونکر تلف ہوا تو جو بیانات اُس ملازم ریلوی نے اُس وقت اُس مسافر سے کیئے بمقابلہ ریلوی کمپنی کے افعال تصور کیئے جا کر قابل ادخال قرار پائے *

یہہ ایک اصول قانون شراکت کا ہے کہ چند اشخاص ملکر ایک عام مقصد کی غرض سے ایک تجارتی شراکت فایم کریں تو ہر فرد شریک کا نسبت اُس مقصد عام کے اقبال بمقابلہ اوروں کے تصور ہوگا کیونکہ اسی صورت میں گویا ہر شریک دوسرے کا مختار مجاز ہے *

لیکن تشریح ۲ دفعہ ۲۰ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع قانون تملادی سے اذرات ایک شریک کی نسبت دوسرے شریک کے موثر نہ ہونگے *

بیانات اُن فریق کے جو بقایمقامی کسی

شخص کے مدعی یا مدعا علیہ

ہوں اقبال نہیں ہیں الا

اُس حال میں کہ وہ بیانات اُس وقت کیئے

جاویں جبکہ فریق مقبل حیثیت قائمقامی

کی رکھتا ہو *

اقبال فریق مقدمہ بحیثیت
قائمقامی

اس فقرہ میں دوسری صورت بیان کی گئی ہے یعنی یہ کہ جبکہ اقبالات ایسے اشخاص کے ہوں جو کہ ذات خود فریق نہیں بلکہ بحیثیت قائمقامی فریق ہوں - فیلد صاحب نے اپنی کتاب میں مفصلہ ذیل مثالیں دایمقامی کی بیان کی ہیں :-

اول - ایسا نئے شخص دیوالیہ کا *

دوم - مہتمم یا منتظم جائداد منوفی کا *

سوم - مہتمم یا منتظم جائداد ذابالع کا بذریعہ سارنہ بھکت ایکٹ ۴۰

سنہ ۱۸۵۸ع *

بیانات جو اشخاص مفصلہ ذیل نے کیئے

ہوں :-

(۱) اُن اشخاص نے

اقبال اشخاص حقدار

جو کسی کارروائی کے امر متنازعہ میں حق کسی ملکیت یا زر نقد کا رکھتے ہوں اور بمنصب رکھنے اُس حق کے اُن بیانات کو کریں *

(۲) اُن اشخاص نے جنسے فریق

مقدمہ نے اپنی حقیقت شی

متنازعہ مقدمہ مذکور حاصل

اقبال اشخاص جنسے
کہ حق حاصل ہوا

کی ہو *

یہ بیانات اقبال میں داخل ہیں مگر اِس شرط پر کہ وہ اُس زمانہ میں کیئے گئے

ہوں جبکہ اُن بیانات کے کرنیوالے اشخاص وہ حقیقت رکھتے تھے *

واضعان قانون نے اس فقرہ دفعہ ہذا میں دو صورتیں بیان کی

ہیں *

اول — یہ کہ اُن لوگوں کا بیان جنکو کہ شی متنازعہ فیہ میں حق حاصل ہو بمقابلہ دیگر حقداران اقبال ہوتا ہی — مثلاً بیان ایک شریک کوٹھی تجارتی کا بمقابلہ دوسرے شریک کے اقبال کے طور پر مستعمل ہو سکتا ہی اور اسی طرح پر بیان ایک مدیون تمسک کا بمقابلہ دوسرے مدیون کے بطور اقبال شہادت منصور ہو سکتا ہی بشرطیکہ تمسک اجمالی ہو — اور علیٰ ہذا القیاس اگر چند اشخاص کو ایک ہی وصیت نامہ کے ذریعہ سے کچھ جائیداد پہونچتی ہو تو ایک شخص کا بیان نسبت وصیت مذکور بمقابلہ دیگر اشخاص کے (جنکو اُس وصیت کے ذریعہ سے جائیداد پہونچتی ہو) بطور اقبال شہادت میں مستعمل ہو سکتا ہی *

دوم — اُن لوگوں کا بیان جسے وہ حق حاصل ہوا ہی بمقابلہ اُنکے جنکو کہ حق حاصل ہوا ہی اقبال خیال کیا جاتا ہی — مثلاً بیان مورث بمقابلہ وارثوں کے شہادت میں داخل ہو سکتا ہی اور اس ہی طرح بیع کا بیان (جو کہ ماقبل بیع کیا گیا ہو) بمقابلہ مشتری مستعمل ہو سکتا ہی *

غرض کہ ایک فقرہ کی صورت دوسرے کے برعکس ہی اور لفظ (جنکو) اور لفظ (جنسے) قابل مزید غور ہیں — لیکن سب سے ضروری امر قابل غور یہہ ہی جو کہ اُن الفاظ قانون سے ظاہر ہوتا ہی یعنی ”مگر اس شرط پر کہ وہ (اقدالات) اُس زمانہ میں کیئے گئے ہوں جبکہ اُن بیانات کے کرنیوالے اشخاص وہ حقیقت رکھتے تھے“ *

اور جو بیانات کہ اُس زمانہ میں کیئے گئے ہوں اور اُن حالتوں میں ہوئے ہوں جبکہ وہ اشخاص حقیقت نہ رکھتے

ہوں اسوجہ سے غیر متعلق قرار دیئے گئے ہیں کہ یہ نہایت خلاف انصاف ہوتا ہے ایک شخص

بیانات بزمانہ عدم حقداری
غیر موثر ہیں

جو کہ اپنی حقیقت کسی جایداد میں علیحدہ کرچکا تاہم اُسکو ایسے اختیارات باقی رہیں کہ جسکے ذریعہ یہ وہ اُن لوگوں کو جو کہ اُس سے اپنا

حق حاصل کرتے ہیں کسی اقبال سے ضرر پہنچاوے مثلاً اقبال ایک شخص کا جسکے حق میں ہندوی لکھی گئی ہو اور جو اقبال کہ بعد بیچنے اُس

ہندوی کے اُسے دیا ہو بمقابلہ مشتری ہندوی کے قابل ادخال نہیں — اور اسی طرح ہر اقبال ایک دیوالیہ کا نسبت کسی فرضہ کے (جو

اقبال کہ اگر قبل دیوالہ نکلنے کے کیا جاتا مابین ادخال ہوتا) وہی اقبال اگر بعد دیوالہ نکلنے کے کیا جاوے جبکہ دیوالیہ ہر فرضہ کی ذمہ داری باقی

نہیں رکھتی قابل ادخال نہیں *

بہی اصول عموماً متعلق ہی واہب اور موہوبہ بائع اور مشتری

سے بھی مثلاً مثال مقدمہ شفع جسکا ذکر فقرہ آخر صفحہ ۹۵ و ۹۶

میں ہوا ہی اور جسمیں ہندہ بائعہ اور زید مشتری اور عمر شفیع تھے اگر اقبال نسبت زر ثمن کے جو کہ زید مشتری نے بکر کے روبرو کیا وہ

اقبال ہندہ بائعہ نے کیا ہوتا تو اُسکا اقبال اس وجہ سے قابل ادخال شہادت نسبت مفدار اصلی زر ثمن کے نہ سمجھا جاتا کہ وقت اقبال کے

وہ جائداد متنازعہ فیہ بیع کرچکے تھے اور اُسکا حق اُس جائداد میں باقی نہ رہا تھا *

ضمن اول فقرہ دہا هذا متعلق اقبال اُن اشخاص کے ہی جو فریق مقدمہ تو نہیں ہیں لیکن جنکا نفع نقصان

شی یا امر متنازعہ فیہ میں متعلق ہو اور وہ اِس وجہ سے قابل ادخال تصور کیئے گئے ہیں

وجہ ادخال بیانات اشخاص
حقدار

کہ گو وہ فریق مقدمہ تو نہیں ہیں لیکن تاہم مقدمہ میں اُنکا تعلق ہی مثلاً اقبالات موصی لہ کے اُس حد تک اقبال تصور ہو کر بمقابلہ وصی کے

شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں کہ جس حد تک موصی لہ اور وصی کے حقوق واحد نہیں *

غرض کہ بیانات تمام اُن اشخاص کے جنکے حقوق واحد ہوں بطور اقبالات شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں مثلاً اقبال ایک شریک کوٹھی مہاجنی یا تجارتی کا جو نسبت اُن معاملات کوٹھی مشترکہ کے ہو جو معاملات کہ قبل انفساخ شراکت کیئے ہوں قابل ادخال ہیں گو وہ بیانات مابعد انفساخ شرکت کے کیئے گئے ہوں کیونکہ اُن معاملات دوکان مشترکہ سے جو قبل انفساخ شرکت کے ہوئے ہیں جو ذمہ داریاں پیدا ہوتی ہیں وہ سب شرکاء پر ہوتی ہیں گو شراکت فسخ ہو گئی ہو *

لیکن یہ امر اہم کہ ایک شریک کے اقبال کا اثر دوسرے شریک شخص پر کس قدر رکھا جاوے بالکل رائے حاکم عدالت پر چھوڑا گیا ہی کیونکہ بعض حالتوں میں ایسا ہوتا ہی کہ ایک شریک بغرض ضرر پہونچانے دوسرے شریک کے اپنا نقصان گوارا کر کے ایسے بیانات اور اقبالات کیا کرتے ہیں کہ جو اس دفعہ کے موافق موثر شہادت ہیں *

ضمن دوم فقرہ ہذا متعلق اقبال اُن اشخاص کے ہی جو کہ فریق

مقدمہ تو نہیں لیکن وہ ہیں جنسے کہ فریق

مقدمہ کو حق حاصل ہوا ہی مگر شرط ضروری

یہہ ہی کہ فریق مقدمہ نے اُن اقبالات کے بعد

حتمیت حاصل کی ہو اور نیز مابین اُن اشخاص

کے جنکے وہ قائم مقام ہوں اور خود فریق مقدمہ کے ایک تعلق ہو مثلاً

جیسا تعلق کہ مابین اشخاص مفصلہ ذیل کے ہوتا ہی *

مابین شخص اقبال کنندہ
اور اس شخص کے جسکے
مقابلہ پر اقبال مستعمل
کیا جاتا ہی تعلق ضرور ہی

اول — بذریعہ معاہدہ :—

واہب	اور	موہوب
پتہ دہندہ	اور	پتہ دار
بایع	اور	مشتری
راہن	اور	موتہن

دوم — بذریعہ وراثت :—

مورث	اور	وارث
------	-----	------

سوم — بذریعہ وصیت —

موصی اور موصی لہ

چہارم — بذریعہ تقرر —

موصی اور وصی
متوفی بلا وصیت اور اُسکی جائداد کا مفاد

پنجم — بذریعہ احکام و نون —

مالک سابق جسکی جائداد اور مالک مابعد جسکو
گورنمنٹ نے ضبط کی و جائداد عطا ہوئی

اور اقبالات پہلے اُن اشخاص کے جنسے کہ تعلق بعالت ہی بمقابلہ اُن
پنچہلے اشخاص کے جسکو کہ ایسا تعلق ہی اِس وجہ سے قابل ادخال
نصوہ کئے گئے ہیں کہ اُنکی حقیقت فی الحقیقت وہی حقیقت ہی جو
کہ پہلے اشخاص کی بھی لیکن اُنکے اقبالات اُس حد تک مؤثر ہونگے
جہاں تک کہ حقیقت دونوں کی واحد ہو مثلا —

وصی اگر کسی قرضہ یافتنی موصی کا دعوی کرے نو مدعا علیہ ایسے
اقبال کو جو کہ موصی نے نسبت وصولیائی اُس قرضہ کے جیسا کہ دعوی
ہی کیا ہو بمقابلہ اُسکے وصی کے شہادت میں داخل کر سکا ہی اور اُسی
طرح پر اقبال مورث کا بمقابلہ وارث کی نسبت حقیقت اُسکی جائداد کے
قبل ادخال ہی *

ہائی کورٹ کلکتہ نے بہہ تجویز کیا ہی کہ مشتری نیلام جائداد بعالت
بقایاء مالگذاری سرکار کو کوئی تعلق اصل مالک سے نہیں ہونا اور وہ مالک
سابق سے اپنی حقیقت حاصل نہیں کرتا اور اِس وجہ سے وہ پابند مالک
سابق کے افعال کا نہیں ہی اور اسی طرح پر ہوجہ خاص اتر احکام قانون
کے جو جائداد بعالت بقایاء مالگذاری نیلام ہوتی ہی وہ جملہ مطالبات
اور دمداروں سے پاک صاف ہو کر مشتری کو ملتی ہی چنانچہ ایکٹ
۱۹ سنہ ۱۸۷۳ع میں جو متعلق مالگذاری ہی نسبت نیلام جائداد بعالت
بقایاء مالگذاری کے دفعہ ۱۶۷ میں صاف لکھ دیا گیا ہی اور وہ بہہ ہی —

فیلام اُس اراضی کا جو حسب دفعہ ملحقہ بالا (یعنی بعلت بقایہ مالکذاری) کیا جاوے تمام ذمہ داریوں سے مبرا

ہوگا *

دفعہ ۱۶۷ -- ایکٹ ۱۹
سنہ ۱۸۷۳ع

اور تمام عطیات اور معاہدات جو کسی اور شخص نے بجز مشتری کے اُسی اراضی کی بابت پیشتر کیئے ہوں مشتری فیلام کے مقابلہ میں فسخ ہونگے *

دفعہ ۱۷۰ کی ضمن اول کی کوئی عبارت صورت ہائے مفصلہ ذیل سے متعلق نہوگی *

(الف) اضلاع یا جزو اضلاع بدو بستی اتمراری میں اُن مستاجرین سے جو بہ فیک نیتی اور لگان واجبی پر رقبہ مصرحہ کے لیئے مالک سابق نے اُس میعان کے واسطے جو بیس سال سے زیادہ نہو بذریعہ پتہ جات تحریری حسب ضابطہ رجسٹری شدہ کے دیئے ہوں *

(ب) تمام اضلاع میں اُن اراضیات سے جو بذریعہ پتہ جات بلا فریب کے لگان واجبی پر میعان معین یا دوام کے لیئے مکانات سکونت یا کارخانوں کے تعمیر کی غرض سے یا کان یا باغات یا تالاب یا نہو یا معبد یا مغابہ کے واسطے کسیکے قبضہ میں ہوں اور وہ اراضیات اغراض مصرحہ پتہ میں مستعمل رہی ہوں *

ضمن دوم دفعہ ۱۷۱ غالباً اُن اقراآت سے بھی متعلق ہی کہ جنکی وجہ سے حسب احکام شرع متحمس اُس شخص کو جسکی نسبت اقرار کیا گیا ہی

اقرار شرعی

استحقاق وراثت حاصل ہو جاتا ہی — اور ایسے اقبالات اسوجہ سے متعلق ہیں کہ عموماً یہہ اقبالات اُن اشخاص کے ہوتے ہیں جنسے کہ ہر نزاع وراثت میں فریقین مقدمہ حقیقت حاصل کرتے ہوں *

تعریف شرعی اقرار کی یہہ ہی :-

دینا ایک اطلاع کا بہ نسبت کسی حق کے بحق

تعریف اقرار شرعی

کسی دوسرے شخص کے بمقابلہ اپنے *

مثلاً بیہ کہنا کہ فلان شخص کا میرے ذمہ اسقدر روپیہ ہے ایک اقرار

شرعی ہے *

اور شرط ضروری بیہ ہے کہ مقرر ذی عقل اور بالغ ہو — اور اثر اقرار کا بیہ ہوتا ہے کہ وہ اقرار فی نفسہ امر مقربہ کے وجہ کا ثبوت ہوتا ہے اور جبکہ اقرار ثابت ہو جاوے تو ایسے ثبوت فی جو عم امور کے ثابت کرنے کے لیے ضرور ہے کچھ حاجت باقی نہیں رہتی اور اقرار سے نسبت امر مقربہ کے پورا حق ناخذ اقرار بحق مقربہ قائم ہو جاتا ہے — پس فی الحقیقت اقرار شرعی میرے نزدیک ایک اعلیٰ قسم کا اقبال و انون شہادت ہے اور وہ گو سنی سنائی شہادت ہی تاہم قابل ادخال ہے جیسا کہ شرح دفعہ ۱۷ — ایکٹ ہذا میں بیان کیا گیا ہے *

لکن احکام شرع مستحکم نے ایسے اقرارات کو حاکم نسبت نسب

کے کیئے جاوے ایک خاص وقعت ہی ہے
اشخاص ذکر شرعاً چار شخصوں کی نسبت
ایسا اقبال نسب کر سکتے ہیں اور ایسے اقبال

اقرار بالنسب حسب احکام
شرعی مستحکم

کے ذریعہ سے وہ لوگ جنکی نسبت اقبال کیا جاوے حقوق وراثت بغیر احتیاج ثبوت شہادت بلا واسطہ ^۲ کے حاصل کر سکتے ہیں اور وہ بیہ ہیں :-

۱ — باپ

۲ — ماں

۳ — اولاد

۴ — زوجہ

سواء ان چار شخصوں کے جنکا آپر ذکر ہوا اور کسی کی نسبت اقبال مرد کا مؤثر ثبوت نسب نہوگا *

اشخاص اذات مفصلہ ذیل اشخاص کی نسبت اقبال نسبی

کر سکتے ہیں *

۱ — باپ

۲ — ماں

۳ — شوھر

لیکن اولاد کی نسبت اُنکا اقبال نسب قائم نہیں کرتا اور وجہ یہ ہے کہ اُس سے ترکہ شوہری پر حق اُس اولاد کا قائم ہو جاتا ہے البتہ برضامندی شوہر خون زن منکوحہ ایسا اقبال نسبت اولاد کے کر سکتی ہے کہ جس سے نسب قائم ہو *

واضح رہے کہ اقرار بالنسب شرعی مطیع اُسی شرط کے ہے جس شرط کے مطیع اقبال معینہ قانون شہادت ہے یعنی احکام دفعہ ۲۱ - ایکٹ ۱۹۵۱ اوس سے بھی متعلق ہیں *

مفصلہ ذیل تین شرائط ہیں کہ جنکی بغیر کسی مرد کا اقبال بالنسب مؤثر نہیں ہو سکتا :-

۱ - عمریں شخصوں کی ایسی ہوں کہ اقبال کنندہ اور مقبل لہ باہم باپ بیٹے

شرایط جواز اقرار بالنسب

ہو سکیں *

۲ - اولاد مجہول النسب ہو اسوجہ سے کہ اگر اُسکا کسی اور باپ سے ہونا ثابت ہو تو اقبال مؤثر نسب نہیں ہو سکتا *

۳ - مقبل لہ منکر نہ ہو ایسے اقبال بالنسب سے بلکہ قبول کرتا ہو گو ایسا قبول کرنا قبل یا بعد وفات اقبال کنندہ کے ہو *

اقبال جو کوئی مرد نسبت کسی عورت کے اپنی زوجہ ہونے کا کرے وہ بشرایط ذیل مؤثر ہوگا :-

۱ - عورت کو اُس اقبال سے انکار نہ ہو *

۲ - وہ کسی اور کی زوجہ نہ ہو *

۳ - وہ ایام عدت میں نہ ہو *

۴ - مقرر کے نکاح میں اُسکی بہن یا کوئی ایسی عورت جسکے ہوتے اُس مرد کا نکاح اُس عورت سے جسکی نسبت اقبال ہی حرام نہ ہو موجود نہ ہو اور نیز اُس مرد کے نکاح میں اور چار زندہ جوڑویں موجود نہ ہوں *

حسب شرائط مفصلہ بالا اقبال تمام اُن اشخاص کا جنکا ذکر اوپر ہوا
ہی مؤثر وراثت ہوگا گو وہ اقرار بدعالت مصحت کہا گیا ہو یا بدعالت مرض
اسوجہ سے کہ سوائے مقرر یا اُسکے قائم مقام کے اور کسی مقابلہ پر وہ اقبال
مؤثر نہیں ہوتا *

سوائے اُن اشخاص کے جنکا ذکر ہو چکا ہی اور کسی کی نسبت
اقبال سے شرعاً نسب یا رشتہ قائم نہیں ہوتا مثلاً چچا یا ماموں یا
اور کسی کی نسبت ایسے اقبال جائز نہیں *

مگر جبکہ پوزی شرائط کے موافق اقبال قائم ہو جاتا ہی نو اُسکا اثر
یہ ہوتا ہی کہ وہ اقبال بمنزلہ ثبوت قطعی کے تصور ہوتا ہی اور اُس
سے مقرر لہ کا نسب قائم ہو جاتا ہی ^۴ بندہ مقررہ کی ماں بھی زوجہ
منکوحہ اُس مقرر کی خیال کی جاتی ہی گو اُس سے مقرر کا نکاح
ہونا ثابت ہو یا نہ ہو ^۵ علیٰ ہذا جبکہ ایک شخص کسیکو اپنا بیٹا کہہ چکا
ہو تو وہ اور وراثوں کے ساتھ وراثت پاویگا گو وہ اور وارث اُسکے نسب
سے منکر ہوں ^۶ یہاں تک کہ وہ شخص اقبال کنندہ کے باپ کی بھی
وراثت پاویگا گو وہ دادا اپنے پوتے کی نسب سے منکر ہو *

لیکن اگر سوائے اُن اشخاص کے جنکی تصریح ہم اوپر کر آئے ہیں
کوئی شخص اقبال کرے تو وہ اقبال صرف اقبال کنندہ ہی پر واجب
ہوگا نہ اور واپس مثلاً اگر کوئی بھائی کی نسبت اقبال کرے یعنی کسیکو اپنا
بھائی ہونا کہے تو بعد وفات اقبال کنندہ بمقابلہ وراثہ اقبال کنندہ کے وراثت
نہ پاویگا ^۷ لیکن اگر اقبال کنندہ کوئی وارث نہ چھوڑے تو شخص مقررہ
اُسکی وراثت کا مستحق ہوگا کیونکہ اقبال میں دو چیزیں شامل ہیں *

۴ بی بی فہیمہ النساء بنام بی بی ضمیرا ویکی جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۶

۵ رخ بیگم بنام غلامزادہ والا گھر دی ای جلد ۳ صفحہ ۱۸۷

۶ مددہ بی بی بنام سید شاہ حسین علی ویکی جلد ۵ صفحہ ۱۳۲ — وراثی
روغن جون بنام راجہ سید عاتق حسین ویکی جلد ۵ صفحہ ۳ — و نجم الدین
احمد بنام بی بی ظہوراً ویکی جلد ۱۰ صفحہ ۲۵

۷ صاحبزادی بیگم بنام مرزا محمد بہادر ہنگال جلد ۳ صفحہ ۱۰۳ دیوانی
ویکی جلد ۱۲ صفحہ ۵۱۲ — و ویکی جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۵

اول نسب اور دوسرے وہ حق اقبال کنندہ کی جائیداد پر جو بعد اسکی وفات کے مقررہ کو حاصل ہوتا ہی اور گو نسب ایسے اقرار سے جو بھائی کی نسبت کیا جاوے قابل نہیں ہوتا تاہم بحالت عدم موجودگی ورنہ متوفی کے ایسے اقرار سے حق مقررہ کو جائیداد متوفی پر حاصل ہو جاتا ہی کیونکہ اُس اقرار کا اثر صرف جائیداد متوفی پر نافذ ہوتا ہی اور چونکہ متوفی نے خود اقبال کیا تھا تو وہ اقبال جائز تصور ہوگا اور وجہہ اسکی یہہ ہی کہ ہر شخص کو اپنی کل جائیداد جسکو چاہی دیدینے کا اختیار ہی کہ جبکہ اُسکے قبض خوارہ اور وارث کوئی نہوں — اگر کوئی شخص جسکا باپ مر گیا ہو ایک دوسرے شخص کی نسبت بھائی ہو تبکا اقرار کرے تو گو پدر متوفی سے مقررہ کا نسب قائم نہ ہوگا لیکن مقررہ اقبال کنندہ کے ساتھ ترکہ پدر متوفی میں مستحق ہوگا *

دفعہ ۱۹ بیانات ایسے اشخاص

کے جنکا منصب یا ذمہ داری
بمقابلہ کسی فریق مقدمہ کے

اقبال ایسے اشخاص کے
جنکا منصب بمقابلہ فریق
مقدمہ کے ثابت کرنا چاہیئے

ثابت کرنی ضرور ہو اقبال میں داخل ہیں
مگر بایں شرط کہ وہ بیانات نسبت اُس
منصب یا ذمہ داری کے اُن اشخاص کی
طرف سے یا اُنکے نام مقدمہ کے دائر ہونے
کی صورت میں واقعات متعلقہ سمجھے جاتے
اور ایسے زمانے میں اُنہوں نے وہ بیان کیئے
ہوں کہ وہ منصب اُنکو حاصل ہو یا وہ
ذمہ داری اُنپر عاید ہوتی ہو *

تمثیل

زید نے عمرو کی طرف سے لگان کا تحصیل کرنا اپنے

ذمہ لیا *

عمرو نے زید پر یہہ نالش کی کہ جو لگان عمرو کو

بکر سے یافتنی تھا وہ زید نے تحصیل نہیں کیا *

زید نے بیان کیا کہ عمرو کو بکر سے کچھ لگان پانا

نہ تھا یہہ بیان بکر کا کہ مجھے عمرو کو لگان دینا ہی

ایک اقبال ہی اور واقعہ متعلقہ ہی جبکہ زید یہہ بیان

کرتا ہی کہ بکر سے عمرو کو لگان یافتنی نہیں ہی *

اس دفعہ میں ایک نئی صورت سامان کی گئی جس میں کہ اقبال اُن
اشخاص کے جو کہ فریق مقدمہ نہیں ہیں شہادت میں داخل ہوسکتے ہیں۔

مثلاً جیسا کہ اس دفعہ کی تمثیل میں لکھا ہی کہ ایک مقدمہ میں

جو کہ مابین زید اور عمرو کے ہی بیان بکر کا متعلق تصور ہوگا اور اُسکی

وجہہ یہہ ہی کہ فی الحقیقت نالش جو کہ عمرو زید پر کرتا ہی وہ نالش

فی الحقیقت بالواسطہ بکر پر ہی کیونکہ عمرو زید کو جو کہ مدعا علیہ مقدمہ

ہی وہ اختیارات دے چکا تھا جو کہ عمرو کو خود حاصل تھے اور زید عمرو کے

کرایہ دار بکر سے دعویٰ کر کے کرایہ لے سکتا تھا تو زید گویا بوجہہ اپنے معاہدہ

نے عمرو سے وہی نسبت رکھتا ہی جو کہ عمرو بکر سے رکھتا تھا اور اُسکی

وجہہ یہہ ہی کہ درحقیقت بیان بکر (جو کہ اب عمرو بمقابلہ زید کے

مستعمل کرنا چاہتا ہی) ایک ایسا اقبال قانونی ہی کہ جو ایک ایسے

مقدمہ میں (جس میں زید مدعی بنکر دعویدار وصول کرایہ بکر سے ہو)

مفید زید ہوتا — اور یہہ ظاہر ہی کہ یہہ اقبال اس وجہہ سے متعلق

تہرایا گیا ہی کہ ایسے مقدمہ میں جیسا کہ تمثیل میں بیان کیا گیا ہی

ضرور منجملہ امور تنقیص طلب کے یہہ امر تنقیص طلب قرار پانا —

”و آیا کوئی لگان بکر سے عمرو کو یافتنی ہی یا نہیں“

پس بیان بکر ضرور ایک اثر معتد بہ نسبت وجود یا عدم واقعہ مندرجہ
امر تنقیص طلب کے پیدا کرتا * ۸

علاوہ صورت متذکرہ تمثیل ہذا کے اقبال ایسے اشخاص کا جو کہ فریق
مقدمہ نہیں ہیں اُس صورت میں قابل ادخال منجانب مدعا علیہ
منصور ہونا ہی کہ جب وہ غیر شخص مدعا علیہ کے ساتھ ذمہ داری متدعو یہ
کا شریک ہو اور مدعا علیہ کی طرف سے اس امر کا عذر پیش ہو کہ "اُس
مطالبہ کی ذمہ داری جسکا کہ مدعی دعویدار ہی علاوہ مجھے مدعا علیہ کے
شخص غیر پر بھی ہے اور اُسکو اُسنے مدعا علیہ نہیں گردانا" فیلڈ صاحب
نے اپنی کتاب میں ایسی صورت کی ایک نہایت عمدہ تمثیل بیان کی
ہی :-

زید اور عمرو اچھا لی ذمہ دار اداے زر یافتنی بکر کے ہیں بکر نے صرف
زید پر فالش کی — زید نے یہہ عذر کیا کہ وہ تنہا ذمہ دار قرار نہیں
دیتا بلکہ عمرو کو بھی مدعا علیہ گردانا چاہئے — پس ایسے مقدمہ میں
عمرو کا کوئی اقبال نسبت اُسکی ذمہ داری مشترک کے متعلق مقدمہ ہی
اور مابین زید اور بکر کے قابل ادخال ہی *

اس تمثیل کی وجہ ایسی ہی جیسی کہ ہم نسبت تمثیل دفعہ ۳
کے لکھ آئے ہیں یعنی اگر زید عمر پر دعویٰ کرتا تو اقبال قابل ادخال
شہادت تصور ہوتا اور فی الحقیقت بیان عمرو جو کہ زید داخل کرتا
چاہتا ہی ایک ایسا بیان ہی جو کہ ایک ایسی فالش میں جو بکر
عمرو پر کرے بحق بکر ہی *

دفعہ ۲۰ بیانات اُن اشخاص

کے جنہر کسی شخص فریق
مقدمہ نے صراحتاً درباب

اقبال اُن اشخاص کے
جنہر صراحتاً فریق مقدمہ
مصر کیا ہو

شی متنازعہ کے دریافت حال کے ایسے
انحصار کیا ہو اقبال میں داخل ہیں *

تمثیل

بحث اس امر کی تھی کہ جس گھوڑے کو زید نے

عمرو کے ہاتھ بیچا وہ صحیح و سالم تھی یا نہیں *

زید نے عمرو سے کہا کہ تم جاؤ اور بکر سے پوچھو کہ

وہ اُسکا سب حال جانتا تھی بکر کا بیان اقبال میں

داخل تھی *

مضمون اس دفعہ کا صاف تھی اور تمثیل سے اور بھی واضح ہو گیا تھی
بیانک شخص منحصراً علیہ کے قابل ادخال نہیں خواہ وہ منحصراً علیہ
فی الواقع مضمون منحصراً سے کوئی خاص و انبیت رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو
مثلاً ایک مقدمہ میں جس میں کہ دعوی واسطیے دلائے قیمت اشیاء
مبیعہ کے کیا گیا تھا مدعا علیہ نے تنقیح اس امر کی کہ شی مبیعہ اُس تک
پہنچی یا نہیں ایک گارڈیان کے بیان پر منحصراً کی یہ کہہ کر کہ اگر گارڈیان
یہ کہہ دے کہ وہ شی مجھے مدعا علیہ تک پہنچی تو میں اُسکی قیمت
مدعی کو ادا کروں گا بیان گارڈیان کا بمقابلہ شخص حصر کنندہ کے قابل
ادخال تصور ہوگا بلکہ اُس بیان کے نتیجوں کا وہ پابند ہوگا *

اسی طرح پر اگر ایک فریق مقدمہ کسی شخص منجملہ گواہان یا

فریق مندمہ کے کسی بیان حلفی پر حصر کرے

تو بیان حلفی شخص منحصراً علیہ کا بمقابلہ

حصر کنندہ کے ثبوت قطعی منصور ہوگا *

فائمن حلف ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ ع کی دفعہ ۹ و ۱۰ و ۱۱ میں

نسبت اس قسم کے حصروں کے مندرج تھی اور وہ دفعات یہہ ہیں :-

اگر کوئی فریق کسی کارروائی عدالت کا یہہ بیان کرے کہ اگر اُس طور

کا حلف یا اقرار صالح جسکا ذکر دفعہ ۸ میں

کیا گیا فریق ثانی یا کوئی گواہ کارروائی مذکور

میں کرے تو مجھے پر پابندی اُسکی لازم

اثر بیان حلفی شخص
منحصراً علیہ

دفعہ ۹ - ایکٹ ۱۰
سنہ ۱۸۷۳ ع

۹ چوتھی راجہ گنکیش چندر بھام سرور چندر لیکھا منقصہ صدر دیوانی

عدالت ملکتہ مورخہ ۲۹ اگست سنہ ۱۸۴۳ ع - و مسماۃ چوٹی بھام درگا ۲۵

منقصہ صدر دیوانی عدالت شمال و مغرب مورخہ ۳۰ اگست سنہ ۱۸۶۲ ع

آذیکی تو اس صورت میں عدالت کو اختیار ہی کہ اگر مناسب جانے
 اُس فریق یا گواہ سے پوچھے یا پوچھوائے کہ تم ایسا حلف یا اقرار صالح کرو گے
 یا نہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ کوئی فریق یا گواہ عدالت میں اصالتاً
 مستحق اس لیئے جبراً حاضر نہ کرایا جاوے گا کہ وہ ایسے سوال کا جواب دے *
 اگر وہ فریق یا گواہ اُس کے حلف یا اقرار صالح کو منظور کرے تو
 عدالت کو اختیار ہی کہ اُس سے وہ حلف یا
 اقرار صالح کرائے یا جس حال میں کہ وہ حلف
 یا اقرار صالح اس قسم کا ہو کہ زیادہ سہولت کے
 ساتھ عدالت سے باہر لیا جاسکتا ہو تو عدالت کو اختیار ہی کہ نمیشن
 کسی شخص کے نام اُس سے حلف یا اقرار صالح کرانے کے لیئے جاری کرے
 تاکہ وہ شخص ایسا کرائے اور اُس شخص کو اجازت دے کہ جس سے حلف
 یا اقرار صالح کرایا جائیگا اُسکی شہادت لیکر عدالت میں بھیج دے *

دفعہ ۱۰ ایکٹ ۱۰ سنہ
 ۱۸۷۳ ع

جو شہادت کہ اس نہج پر ادا کیجائے بمقابلہ اُس شخص کے جس نے
 کہ حسب متذکرہ بالا اسکو واجب التعمیل ہونا
 اپنے اوپر تسلیم کیا اُس معاملہ میں جو کہ
 بیان کیا گیا ہو وہ قطعی ہوگی *
 لیکن ایک مقدمہ میں ہائی کورٹ الہ آباد نے یہ تجویز کیا ہی کہ
 اگر قبل لیئے جانے ایسے بیان حلفی شخص منحصراً علیہ کے اگر انحصار
 کنندہ اپنے حصر سے منکر ہو جاوے تو جو بیان بعد انکار کیا گیا ہو وہ
 ثبوت قطعی نہیں قرار پا سکتا *
 دفعہ ۲۱ اقبال واقعہ متعلقہ ہی

دفعہ ۱۱ — ایکٹ ۱۰
 سنہ ۱۸۷۳ ع

اقبال بخلاف اقبال کنندہ
 کے قابل ادخال ہی اور
 بعض صورتوں میں اُسکی
 طرف سے ہوگی
 اور جو شخص اقبال کرے
 اُسکے یا اُسکے قائم مقام حقیقت
 کے مقابلہ میں اُسکو ثابت
 کرنا جائز ہی مگر وہ شخص جس کا کہ

اقبال بخلاف اقبال کنندہ
 کے قابل ادخال ہی اور
 بعض صورتوں میں اُسکی
 طرف سے ہوگی

وہ اقبال ہو خود یا اُس کی طرف سے کوئی اُور یا اُس کا قائم مقام حقیقت ثابت نہ کریگا الا صورت ہمارے ~~فصلہ~~ ذیل میں *

(۱) جس شخص نے کہ اقبال کیا

ہو وہ خود یا اُس کی طرف سے کوئی اُور اُس صورت میں اس اقبال کو ثابت کرسکتا ہی جب کہ وہ اقبال اس نوع کا ہو کہ اگر وہ شخص مقبل فوت ہو جاوے تو وہ اقبال مابین اشخاص ثالث کے حسب دفعہ ۳۲ واقعہ متعلقہ ہو *

(۲) جس شخص نے اقبال کیا ہو

وہ خود یا اُس کی طرف سے کوئی اُور اس صورت میں اس اقبال کو ثابت کرسکتا ہی جب کہ وہ اقبال ایک بیان کسی حالت عقلی یا جسمانی متعلقہ مقدمہ یا واقعہ تنقیدی کے موجوں ہونے کا ہو اور ایسے وقت یا ایسے وقت کے قریب کیا گیا ہو جب کہ وہ حالت عقل یا جسم کی موجوں ہو اور اُس کے ساتھ ایسا عمل

بھی ہوا ہو جس سے کہ اس کا دروغ خارج
از قیاس ہوتا ہو *

(۳) جو شخص اقبال کرے وہ

خود یا اُس کی طرف سے کوئی اور اُس
اقبال کو اس شرط پر ثابت کرسکتا ہی کہ
بجز اقبال ہونے کے اور طور پر وہ واقعہ
متعلقہ ہو *

دفعہ ۱۷ میں واضعان ایکٹ ہذا نے تعریف اقبال کی بیان کی ہی
اور دفعہ ۱۸ میں چار صورتیں اقبال کی بیان کی ہیں اور دفعات ۱۶
و ۲۰ میں ایک ایک صورت اقبال کی بیان کی ہی لیکن تینوں دفعات
مذکور میں کہیں صریح ذکر ادخال اقبال کا شہادت میں نہیں ہی دفعہ
ہذا میں صریح طور پر واضعان قانون نے حکم نسبت ادخال اقبال شہادت
میں بیان کیا ہی جیسا کہ ہم شرح دفعہ ۱۷ — ایکٹ ہذا میں مفصل
طور پر لکھ آئے ہیں کہ اقبال صرف بمقابلہ اقبال کنندہ کے داخل ہوسکتا
ہی نہ اُسکے حق میں ویسا ہی الفاظ دفعہ ہذا سے بھی مطلب ظاہر
ہوتا ہی اور وہی مطلب تمثیلات دفعہ ہذا سے خصوصاً تمثیل (الف)
سے واضح ہوتا ہی اور وہ تمثیل گویا کہ بغرض واضح کرنے اِن الفاظ دفعہ
ہذا کے درج کی گئی ہی جو شخص اقبال کرے اُسکے یا اُسکے قائم مقام حقیقت
کے مقابلہ میں ” اور لفظ مقابلہ کے معنی مخالف مدعا تصور کرنا چہیئیں *

جب کبھی کوئی اقبال داخل شہادت ہوتو لازم ہی کہ کل الفاظ
اُس اقبال کے شہادت میں داخل کیئے جاویں گو یہ ضرور نہیں ہی
کہ کل اجزاء اقبال پر پورا یا برابر اعتبار ہو ۲ *

۲ راجہ نول مدنی سنگھ دار بنام دامانگرا راج ویکلی جلد ۷ صفحہ ۲۹ — صفحہ

دیروانی — ر ملکہ معظمہ بنام جرنو خاں ویکلی جلد ۵ صفحہ ۷۰ — صفحہ فرجدارہ

— ر ایشاں چندر سنگھ بنام ہرن سردار ویکلی جلد ۱۱ صفحہ ۵۲۵ —

ایک مقدمہ میں جس میں کہ بیان تحریری مدعا علیہ بطریق اقبال شہادت میں منجانب مدعی داخل ہوا تھا تو کل بیان تحریری شہادت تصور ہوا اور ہٹائی اکورت کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ عدالت کو منصب ہی جسقدر چاہے اسقدر اعتبار مختلف اجزاء اقبال پر کرے ۳ عدالت مذکور نے یہہ بھی تجویز کیا ہی کوئی شخص کوئی بیان بشرایط خاص کرے تو اُن شرایط خاص کے متعلق کئیے بغیر وہ اقبال شہادت میں داخل نہیں ہو سکتا ۴ اس مضمون سے دفعہ ۳۹ کو منعاق نسور کرنا چاہیئے *

ایکت ہذا میں جو تعریف دفعہ ۱۷ میں اقبال کی دی ہی وہ اُن بیانات پر حاوی ہی جو کہ اثناء کارروائی مقدمہ میں فریقین مقدمہ اپنی عدالت کی کارروائی میں بیان کریں چنانچہ بیانات تحریری جو مقدمات میں داخل ہوتے ہیں حسب ایکٹ ہذا اقبال میں لیکن واضح رہے کہ اگر کسی مقدمہ میں ایک فریق مقدمہ کوئی امر بیان کرے اور فریق ثانی اُس امر کے انکار کرنے سے ساکت رہے تو ایسا سکوت بمنزلہ اقبال کے تصور نہوگا ۵ *

جن صورتوں میں کہ اقبال وقعت مائع تقریر مخالف کی نہیں رکھتا تو اُسکا اثر صرف اسقدر ہونا ہی کہ فریق اقبال کنندہ پر بار ثبوت تکذیب مضمون اپنے اقبال کا پرتا ہی ۶ *

جن صورتوں میں کہ کوئی اقبال عورت پردہ نشین کا جبہ کسی کارروائی عدالت میں داخل ہو اور اُس اقبال کو بمقابلہ مسماۃ کے دسی دوسرے مقدمہ کی شہادت میں پیش کرنا منظور ہو تو ثبوت اس امر کا ہونا

۳ راجہ اچوت چودھری بنام چندرمنی سکھدار ویکلی جلد ۹ صفحہ ۲۹۰ —
 صیغہ دیوانی و سالانہ ملی بنام چاندی بی ویکلی جلد ۹ صفحہ ۱۳۰ — صیغہ دیوانی
 ۴ دیوان بھاری سین بنام واسن کمپنی دیوالہ اجلاس کامل ویکلی جلد ۹ صفحہ ۱۹۰ — صیغہ دیوانی

۵ انند موٹی چودھراؤ بنام شب چندراے ویکلی جلد ۱۱ صفحہ ۱۹ —
 فیصلحات پریوری کونسل

۶ دیکھو مقدمہ فاربس صاحب بنام میور محمد منقی منصلہ پریوری کونسل بنگال
 جلد ۵ صفحہ ۵۲۹ — و مقدمہ بھجن لال بنام رام لال منصلہ ہائی کورٹ ممبای
 جنوری و شہ لی مورخہ ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۷۵ ع نمبری ۲۲ خاص سنہ ۱۸۷۵ ع

چاہیئے کہ وہ اقبال وائع میں مسماۃ پردہ نشین نے کیا تھا یا اُسکی طرف سے کسی شخص متجاز نے فی نفسہ ایسے اقبال کا وجود ایک بیان تعجری میں جو کہ مسماۃ کی طرف سے کسی مقدمہ میں داخل ہوا ہو ثبوت کامی اس امر کا نہیں ہی کہ اُس مسماۃ نے واقع میں اقبال کیا تھا ۷ اقبال جو کسی نابالغ نے ایام میں (نسبت پانے اُس مال کے جو کہ اُسکو ایام نابالغی میں دیا گیا ہو) کیا ہو وہ ایسے مقدمہ میں جو کہ اُس شخص کے مقابلہ میں بعد بلوغ دائر ہو شہادت میں داخل ہو سکتا ہی گو ایسے ادخال اقبال سے کوئی ذمہ داری ایسی عاید نہیں ہو سکتی جو کہ نابالغ پر قانوناً عائد نہو سکتی — نسبت افعال نابالغ متعلق معاہدہ دیکھو دفعہ ۱۱ — قانون معاہدہ یعنی ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع *

اس دفعہ میں تین صورتیں جو کہ اُس قاعدہ عام سے جسکا بیان متن دفعہ ۵۴ میں ہی مستثنیٰ ہیں بیان کیئی گئی ہیں اور اُنکے تمثیلات سے بخوبی واضح کیا گیا ہی — اصول مندرجہ ضمن اول سے زیادہ تر واضح ہوگا جبکہ دفعہ ۳۲ — ایکٹ ۵۴ کی شرح لکھی جاوے گی لیکن واضح رہے کہ تمثیلات (ب) و (ج) دفعہ ۵۴ اس ضمن سے متعلق ہیں — اصول جسپر کہ ضمن دوم دفعہ ۵۴ مبنی ہی دفعہ ۱۲ — ایکٹ ۵۴ کی شرح پڑھنے سے بخوبی سمجھ میں آوے گا علی الخصوص تمثیلات (ل) (م) دفعہ مذکور کے پڑھنے سے — اُس دفعہ میں صرف اس امر کا بیان ہی کہ ایسے واقعات متعلق ہوتے ہیں اور دفعہ ۵۴ کی ضمن ۵۴ سے یہ بات ظاہر کی گئی ہی کہ اُن واقعات کا ثبوت بحق اُس شخص کے جسکے کہ وہ اقبال تھے بطور اقبال کے شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں تمثیلات دفعہ ۵۴ میں کوئی تمثیل متعلق اس ضمن کے بیان نہیں کی گئی *

ضمن ۳ دفعہ ۵۴ سے تمثیلات (د) (و) (ز) دفعہ ۵۴ متعلق ہیں اور ظاہر ہوگا کہ وہ واقعات جو کہ حسب منشاء دفعہ ۶ و دفعہ ۱۲ و دفعہ ۱۱ — ایکٹ ۵۴ متعلق قرار دیئے گئے ہیں وہ اگر صورت کے اقبال رکھتے ہوں تو وہ بحق اقبال کنندہ شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں *

تمثیلات

(الف) امر متنازعہ مابین زید و عمرو کے یہہ
 ہی کہ فلاں وثیقہ جعلی ہی یا نہیں زید بیان کرتا ہی
 کہ اصلی ہی اور عمرو اُسکو جعلی بتاتا ہی *

جائز ہی کہ زید یہہ ثابت کرے کہ عمرو نے اُس وثیقہ
 کا اصلی ہونا بیان کیا تھا اور عمرو اِس بات کا ثبوت دے
 کہ زید نے اُسکا جعلی ہونا ظاہر کیا تھا لیکن زید کو اپنے
 اُس بیان کے ثابت کرنے کا منصب نہیں ہی جو اُسنے
 اُس وثیقہ کے اصلی ہونے کا کیا ہو اور نہ عمرو کو اپنے
 اُس بیان کے ثابت کرنے کا منصب ہی جو اُسنے اُسکے
 جعلی ہونے کی نسبت کیا ہو *

(ب) زید ایک جہاز کے کپتان کی تجویز بعلمت
 اِس بات کے ہوئی کہ اُسنے جہاز کو تباہی میں ڈالا *
 شہادت اِس امر کی پیش کی گئی کہ وہ جہاز راستہ
 سے باہر پایا گیا *

زید نے ایک کتاب جو اپنے کام کے انصرام کی مرتب
 رکھتا تھا پیش کی اور اُس میں وہ مشاہدے لکھے ہیں
 جنکو اُسنے بیان کیا کہ میں نے روز روز کیئے اور اُنسے یہہ
 ظاہر ہوتا ہی کہ جہاز اپنی راہ مناسب سے باہر نہیں
 گیا — زید کو جائز ہی کہ اُن بیانات کو ثابت کرے کیونکہ
 اگر وہ فوت ہو جاتا تو مابین اشخاص ثالث کے وہ حسب

دفعہ ۳۲ ضمن (۲) کے ثبوت میں داخل ہونے کے قابل ہوتے *

(ج) زید پر یہہ الزام کیا گیا کہ اُس نے ایک جرم کا ارتکاب کلکتہ میں *

اُس نے ایک چٹھی اپنی لکھی ہوئی پیش کی اور اُس میں اُسی تاریخ کو روانگی کا مقام لاہور لکھا ہوا ہے اور وہی تاریخ لاہور کے ڈاکخانہ کی مہر میں بھی ثبت ہے *
تحریر تاریخ چٹھی کی ثبوت میں داخل ہونے کے قابل ہے اِس واسطے کہ اگر زید فوت ہو گیا ہوتا تو وہ بموجب دفعہ ۳۲ ضمن (۲) کے ثبوت میں داخل ہونے کے قابل تھی *

(د) زید پر الزام شی مسروفتہ کو مسروفتہ جانکر لینے کا کیا گیا *

اُس نے یہہ ثبوت پیش کرنا چاہا کہ میں نے اُس شی کو اُسکی قیمت سے کم بیچنے پر انکار کیا *
زید اِن بیانات کو ثابت کر سکتا ہے اگرچہ وہ داخل اقبال ہیں اس واسطے کہ اُن سے توجیہ اُس عمل کی ہوتی ہے جو واقعات تنقیحی سے متاثر ہوا *

(۵) زید پر یہہ الزام کیا گیا کہ وہ فریبا اپنے پاس ایسا سکہ منقلب رکھتا ہے جس کے منقلب ہونے کا اُس کو علم تھا *

وہ یہہ ثبوت پیش کرتا ہے کہ میں نے ایک شخص ماہر سے اُس کے پرکھنے کو کہا تھا اِس لئے کہ مجھ کو

اُسکے منقلب یا غیر منقلب ہونے میں شک تھا اور اُس شخص نے اُسکو پرکھا اور مجھ سے کہا کہ سکہ کھرا ہے * جائز ہے کہ زید ان واقعات کو اُس وجہ سے جو مثال مرتومہ بالا میں لکھی گئی ثابت کرے *

دفعہ ۲۲ زبانی اقبال نسبت

مضامین کسی دستاویز کے

واقعہ متعلقہ نہیں ہے الا

زبانی اقبال نسبت مضامین دستاویز کے اب متعلق ہے

اُس حال میں اور اُس وقت تک کہ جو فریق اُسکو ثابت کیا چاہے یہہ ثبوت کو پہونچاے کہ وہ مستحق اداے شہادت منقولی کا بابت مضمون اُس دستاویز کے اُن قواعد کے بموجب ہے جو ایکٹ ہذا میں بعد ازیں مندرج ہیں یا اُس حال میں کہ دستاویز پیش شدہ کی اصلیت معرض بحث میں ہو *

دفعہ ۱۷ — ایکٹ ہذا کی شرح میں ہم لکھ آئے ہیں کہ اقبال کی الحقیقت ایک شہادت بلا واسطہ یعنی سنی سنائی شہادت کی قسم ہے اور دفعہ ۶۰ — ایکٹ ہذا میں شہادت بلا واسطہ کا ذکر ہے اور شہادت بلا واسطہ جسکو ہم سنی سنائی شہادت کہتے ہیں اس وجہ سے ذکر نہیں کی گئی کہ اس ایکٹ میں صرف اُس شہادت کا ذکر ہے جو کہ قابل ادخال تصور کی گئی ہے اور اُس شہادت کا جو کہ قابل ادخال نہیں

ہی کچھ ذکر نہیں کیا گیا اسوجہ سے (جیسا کہ ہم نے مقدمہ میں بیان کیا) کہ یہ ایک مبنی ہی اصول اخراج شہادت پر پس ہر شہادت جسکا اس ایکٹ میں ذکر نہیں ہی قابل ادخال نہیں ہی - قانون نے اُن وجوہ کے سبب سے جنکا ذکر دفعہ ۱۷ کی شرح میں کیا گیا ہی اقبال کو وقعت شہادت بلا واسطہ مندرجہ دفعہ ۶۰ کے دی ہی - لیکن شہادت بلا واسطہ جسکا ذکر دفعہ ۶۰ میں ہی منجملہ اقسام شہادت درجہ دوم جسکا ذکر دفعہ ۶۳ ضمن ۵ میں ہی قرار دی گئی ہی پس ظاہر ہی کہ اقبال نسبت مضمون کسی دستاویز کے شہادت درجہ دوم تصور کیا جاتا ہی اور اس وجہ سے حسب منشاء دفعہ ۶۳ و دفعہ ۹۱ - ایکٹ ہذا قابل ادخال نہیں ہی - اور دفعہ ہذا میں بھی ممانعت داخل کرنے اقبالوں کی نسبت مضامین دستاویز کے مندرج ہی - ۸ دفعہ ۶۵ ایکٹ ہذا میں وہ صورتیں بیان کی گئی ہیں کہ جنمیں شہادت درجہ دوم نسبت مضمون مندرجہ دستاویز کے داخل ہو سکتی ہیں اور اس دفعہ میں اِن الفاظ سے کہ ” قواعد جو ایکٹ ہذا میں بعد ازیں مندرج ہیں “ دفعہ ۶۵ مراد ہی •

دفعہ ۲۳ دیوانی مقدمات میں

کوئی ایسا اقبال واقعہ متعلقہ

نہیں ہی جو صریحاً اس

اقتالات ممنوع الشہادت بمقدمت دیوانی

شرط پر کیا گیا ہو کہ اُسکی شہادت پیش

نکدجاویگی یا ایسے حالات میں کیا گیا ہو

جنسے عدالت یہہ استدلال کر سکے کہ فریقین

نے باہم یہہ تہرا لیا تھا کہ اُسکی شہادت نہونی

چاہیئے *

اس دفعہ کے ان الفاظ کی جگہ ”جنسے عدالت استدلال کر سکے نہ فریقین نے باہم یہہ تہر الیا تھا کہ اُسکی شہادت نہونی چاہیئے“ اس ایکٹ کے مسودہ میں یہہ الفاظ مستعمل ہوئے نہ کہ ”عدالت یہہ مستنبط کر سکے کہ اہالی مقدمہ کی بہہ نسبت تھی کہ اُس اقبال کی شہادت نہ گذرئی چاہیئے“ غرضکہ لفظ (مغیبت اہالی مقدمہ) کو اس دفعہ سے نکال دیا بھی بدینوجہ کہ واضعان قانون کا پہلے یہہ ارادہ تھا کہ قانون کا منشاء یہہ رکھیں کہ فی نفسہ وجود نسبت اہالی مقدمہ نسبت نہ داخل کرنے اقبال کے شہادت میں غیر متعلق کر دینے اقبال کی کافی وجہ ہوگی لیکن بعد ازان کونسل قانونی نے یہہ امر فرار دیا کہ فی نفسہ نسبت وجہ کافی غیر متعلق کرنے اقبال کے نہوگی بلکہ ایک عہد صریح یا ضمنی مابین اہالی مقدمہ کے ایسا ہونا ضرور ہی *

وجہ غیر متعلق کرنے ایسے اقبالات کی جو بعد ایک عہد صریح یا ضمنی نہ پیش کرنے اقبال کے شہادت میں کیئے گئے ہوں یہہ ہی کہ منجملہ اصول مسئلہ قانون کے ایک یہہ اصول بھی ہی:—

وجہ غیر متعلق ہونے
ایسے اقبالات کی جو بعد
شہادت میں نہ داخل کرنے
کیئے گئے ہوں

”خلائیق کا فائدہ اس امر میں ہی کہ نالسانالشی کم ہو“

اور اس وجہ سے وہ اقبالات جو کہ اہالی مقدمہ نے آپس میں صلح کرنے کے ارادہ سے ایک دوسرے سے گفتگو کے اثناء میں کیئے ہوں شہادت میں داخل نہیں ہو سکتے ورنہ آپس میں صلح کی گفتگو کرنے میں سخت دشواری ہوتی اور کوئی تجویز نسبت صلح کے پیش نہو سکتی *

واضح رہے کہ ایسے اقبالات غیر متعلق کرنے کے لیئے یہہ امر لازمی ہی کہ اہالی مقدمہ نے آپس میں تہر الیا ہو کہ

شہادت میں پیش نہ کرینگے — کچھ ضرور نہیں ہی کہ صریح طور پر تہر الیا ہو بلکہ اگر ضمنی عہد بھی ثابت ہو تب بھی اقبال کو

ضرور ہی کہ فریقین نے
آپس میں عہد اقبال کے
شہادت میں نہ داخل کرنے
کا اولیا ہو

غیر متعلق کرنے کے لیئے کافی ہی — لیکن اگر نہ صریح طور پر نہ ضمنی طور پر کوئی ایسا عہد نہ پیش کرنے شہادت کا نہ تہر ہو تب وہ اقبال

شہادت میں داخل ہو سکتا ہی — لیکن چونکہ بغرض صلح ایسے اقبالات فریقین اہالی مقدمہ آپس میں کیا کرتے ہیں تو عدالت کی رائے میں اُن اقبالات کی وقعت بہت نہوگی *

تشریح --- دفعہ ۱۲۶ کی کسی عبارت

سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ کوئی بیرسٹر یا شخص مجاز سوال و جواب یا اترنی یا وکیل کسی ایسے امر کی شہادت دینے سے مستثنیٰ ہی جسکی ادائے شہادت کے لیئے وہ حسب دفعہ ۱۲۶ کے مجبور کیا جاسکتا ہی *

حسب منشاء دفعہ ۱۲۶ — ایکٹ ۱۲۶ کے جسکا کہ اس تشریح میں ذکر ہی جو اقبالات کہ موکل نے اپنے وکیل سے کہئے ہوں وہ قابل ادخال شہادت نہیں ہیں سوائے مستثنیات (۱) و (۲) دفعہ مذکور کے جو وہ متعلق ہیں ایسی تحقیقات سے جو نسبت وقوع جرم کے ہو *

دفعہ ۲۳ اقبال شخص ملزم کا

مقدمہ فوجداری میں اُس صورت میں واقعہ متعلقہ

اقبال جو بباعث ترفیب دھمکی یا وعدہ کے کیا گیا ہو غیر متعلق ہی

نہیں ہی جبکہ وہ اقبال عدالت کے نزدیک ایسا معلوم ہوتا ہو کہ وہ کسی شخص ذی منصب کی ایسی ترغیب یا دھمکی یا وعدہ کے باعث کیا گیا جو شخص ملزم کے الزام سے علاقہ رکھتا ہو اور عدالت کی رائے میں

اس امر کے واسطے کافی ہو کہ شخص ملزم کو عقلاً اس خیال کے پیدا ہونے کی وجہہ پائی جائے کہ اگر وہ ایسا اقبال کریگا تو اس مقدمہ میں جو اسپر ہی سروسٹ کچھہ فائدہ حاصل ہوگا یا کسی نہج کی خرابی سے بچ جاویگا *

دفعہ ۱۷ — ایکٹ ہذا میں جو تعریف اقبال کی واصعان قانون نے کی ہی وہ اقبالات فوجداری اور دیوانی دونوں پر حاوی ہی اور کل قواعد جو کہ دفعہ مذکور سے دفعہ ۲۲ تک مندرج ہیں وہ کارروائی ہائے دیوانی اور مقدمات فوجداری دونوں سے سولے مستثنیٰ حالتوں کے متعلق ہیں — لیکن دفعہ ہذا دفعہ اول ہی کہ جس میں اُن اقبالات فوجداری کا ذکر ہی جو بمقابلہ ملزم کے مقدمات فوجداری میں مستعمل ہو سکتے ہیں *

ہم اس امر کو پہلے بیان کر چکے ہیں کہ وقعت اقبالات فوجداری کی اس وجہہ سے اقبالات دیوانی سے زیادہ ہی کہ کوئی شخص اپنی حرمت آزادی اور جان

وجہہ وقعت اقبال فوجداری

کو ایک چھوٹے بیان سے خطرہ میں نہیں ڈالتا لیکن احاطہ امکان سے یہہ امر باہر نہیں ہی کہ اقبال جرم اسی قدر جھوٹا ہو جس قدر کہ انکار جرم اکثر ہوتا ہی — لیکن فطرت انسانی کا مقتضا یہہ ہی کہ جرم سے اس وجہہ سے انکار کرے کہ شاید کافی ثبوت جرم کا نہو اور وہ سزا سے بچ جاوے اور اُس کا چال چلن بدنامی سے محفوظ رہے اور اُس کے خاندان کی بے حرمنی نہو اور بعض صورتوں میں انکار سے یہہ بھی مناسب ہوتا ہی کہ شریک جرم کو سزا نہو پس یہہ امر ظاہر ہی کہ اقبال جرم کی وقعت جو کہ قانون نے اس قدر رکھی ہی کہ حسب منشاء دفعہ ۳۲۲ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع

اُسی کی بنا پر ملزم کو سزا مل سکتی ہے اس وجہ سے ہی کہ فطرت انسانی کے خلاف ہے کہ جھوٹ جرم کا کوئی شخص اقبال کرے لیکن بعض ایسی حالتیں ہوتی ہیں کہ جب ملزم جھوٹ جرم کا اقبال کرتا ہے — اور گو ایسی حالتیں شان و نادر ہوتی ہیں لیکن بعض دفعہ واقع ہوتی ہیں — نارٹن صاحب نے ایک مقدمہ اپنی کتاب میں مندرج کیا ہے جس کے حالات یہ ہیں:۔

مدعی نے مدعا علیہما پر فوجداری میں اسبات کا دعویٰ کیا کہ اُنہوں نے بذریعہ جانور کے مدعی کی جوڑو کے ساتھ جسکو دس مہینے کا حمل تھا زنا بالجبر کیا اور اُسکے پیٹ میں سے بچہ کو نکال کر ایک کھال لپٹی ہوئی تھلیا اُسیں گھسیڑ دی جسکی وجہ سے وہ مر گئی مدعا علیہما نے اقبال جرم کیا لیکن عدالت نے باوجود ایسے اقبال کے اس بناء پر اُنکو رہا کیا کہ قد تھلیا کا اسقدر بڑا ہے کہ عورت کی زندگی میں اُسکا داخل ہونا متحال ہے پس صریح جرم نہیں صادر ہو سکتا *

مثالیں جھوٹے اقبال
جرم کی

ایک اور مثال لکھی ہے کہ جس میں مدعا علیہ کو بچہ قتل اپنے باپ کے شش جج نے اُسکے خود اقبال جرم پر حکم سزا دیدیا تھا لیکن عدالت عالیہ نے اُسکو اس بناء پر رہا کیا کہ فی نفسہ ثبوت اس امر کا نہیں ہے کہ پدر مدعا علیہ زندہ ہے یا مر گیا اور اس اقبال کو مدعا علیہ کے جنون یا بد حواسی پر حمل کیا *

غلاوہ اس قسم کی شان و نادر صورتوں کے آؤر ایسی وجوہات ہوتی

ہیں کہ جنکی وجہ سے ملزم جھوٹا اقبال جرم

کرتا ہے مثلاً وجوہات مفصلہ ذیل:۔

وجوہات جھوٹے اقبال
جرم کرنے کی

۱ — جبکہ اقبال جرم کرنے سے ملزم ایک ایسی تکلیف سے چھٹ جانے کی توقع رکھتا ہو کہ جسکی وہ برداشت نہیں کر سکتا اور جو اُسپر واسطے حاصل کرنے اقبال کے کیجاتی ہے *

۲ بعض صورتوں میں جبکہ ملزم فی الحقیقت کوئی بڑا جرم کرچکا ہو لیکن مقدمہ حال میں اُس سے چھوٹے جرم کا جھوٹا الزام

اُسپر لگایا گیا ہو تو اس غرض سے کہ اگر اس چھوٹے الزام کو قبول کرنے سے بڑے جرم کی تحقیقات نہ ہوگی اقبال جرم کرتا ہی *

۳ بعض دفعہ آدمی اپنی زندگی سے عاری ہو جاتا ہی اور تنگ آکر مرنے کو زندگی کی نسبت پسند کرتا ہی *

۴ بعض دفعہ شیخی اور غرور کی وجہ سے ملزم ایک ایسے چھوٹے جرم کا اقبال کرتا ہی کہ جس سے اُس کے خیال میں اُس کو آڑوں کی آفتاب میں نظر ہوگا *

۵ جبکہ دوسرے کا فائدہ منظور خاطر ہو *

۶ جبکہ کبہ کی وجہ سے دوسروں کو ضرر پہونچاتا منظور نظر ہو *

دو مقدمے جن کا ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں وہ اور بھی عذیب اس وجہ سے ہیں کہ اُن میں فی الحقیقت جرم ہی صادر نہیں ہوا تھا اور تب بھی منزموں نے اقبال کیا تھا *

اُن مقدمات سے یہ ظاہر ہوگا کہ فی الحقیقت ثبوت وقوع جرم کا لازمی ہی قبل اس کے کہ اقبال مؤثر ملزم ہو اس وجہ سے کہ مقدمات فوجداری میں دو امر ہمیشہ قابل تنقیح ہوتے ہیں —

بغیر ثبوت وقوع جرم اقبال جرم کچھ مؤثر نہیں رہتا

اول — آیا جرم مبینہ سرزد ہوا یا نہیں *

دوم — یہ کہ ملزم نے اُس جرم کو کیا یا نہیں *

اس اقبال جرم جواب ہی دوسرے امر تنقیح طلب کا یعنی یہ کہ ملزم اقبال جرم کر کے وقوع کو اپنی ذات سے متعلق کرتا ہی — مگر اقبال جرم سے جواب اول امر تنقیح طلب کا نہیں ملتا اور جبکہ فی نفسہ وقوع جرم کا کوئی ثبوت نہیں ہی تو اقبال کچھ مؤثر نہوگا اور نہ ملزم حسب دفعہ ۳۲۳ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۷۲ء سزایاب ہوگا *

بعض دفعہ گو ملزم کو جھوٹ بولنا منظور نہیں ہوتا لیکن وہ اقبال جرم ایسی صورت میں کرتا ہی کہ جب اُسکو واقعات کی نسبت غلط یقین ہوتا ہی مثلاً ایک

اقبال جرم بسبب غلط فہمی واقعات

مقدمہ میں جس میں کہ ایک لڑکی کے باپ پر اُس لڑکی کے قاتل کا جرم لگایا گیا تھا ملزم نے اقبال کیا اس یقین سے

کہ اُسکے مارنے کی وجہ سے اُسکی بیٹی مرگئی لیکن ڈاکٹر نے جسم کی تشریح سے یہ ثابت کیا کہ لڑکی مارنے کی وجہ سے نہیں مری بلکہ بوجہ زہر کے جو اُسنے خون قبل پتے کے کہا لیا تھا مرگئی اور فی الحقیقت ملزم نے صرف بہ نیت تادیب لڑکی کو کچھ مارا تھا *

اِسی طرح پر بعض صورتوں میں جبکہ فرد قرار داد جرم میں ملزم پر ایک جرم قائم کیا جاتا ہے اور مدعا علیہ اُس جرم کا تو نہیں بلکہ ادنیٰ جرم کا مرتکب ہوتا ہے تو بنظر اقبال بلا سمجھنے اِس امر

اقبال جرم بوجہ غلط فہمی قانون

کے کہ نوعیت جرم کیا ہے اقبال جرم کرتا ہے ایسی صورتوں میں ملزم کو سزا اُس جرم کی نہیں مل سکتی جو کہ فرد قرار داد جرم میں مندرج ہے مثلاً کسی ملزم پر (جو کہ فی الحقیقت ہنگامہ کا مرتکب اور حسب دفعہ ۱۵۹ تعزیرات ہند کے مجرم ہے اور جسکی سزا حسب دفعہ ۱۶۰ کے ایک مہینہ کی قید ہے فرد قرار داد جرم میں بلوہ کا الزام لگایا جاوے (جسکی سزا حسب دفعہ ۱۲۷ تعزیرات ہند دو برس کی قید ہو سکتی ہے اور ملزم کو یہ اصول قانون معلوم نہیں کہ حسب دفعہ ۱۲۱ تعزیرات ہند بلوہ کے لیئے کم سے کم پانچ شخصوں کا ہم ارادہ ہو کر دنگہ کرنا شرط ہے اور اُس شخص کے ساتھ صرف دو شخصوں نے ملکر دنگہ کیا ہے اِس وجہ سے اُسکا جرم ہنگامہ ہے نہ بلوہ وہ اقبال جرم کرے نو حاکم عدالت سزا حسب دفعہ ۱۶۰ کے دیگا اور نہ حسب دفعہ ۱۲۷ کے *

ماسوائے اِن غلطیوں کے تین وجوہات مصرحہ متن دفعہ ۵۳۱ سے بھی

اقبال جرم ناقابل ادخال تصور ہوگا الفاظ قانون کے جو ایکٹ ۵۳۱ میں مستعمل کیئے گئے ہیں یہ ہیں ۱ - ۲ - ۳ - ۴ - ۵ - ۶ - ۷ - ۸ - ۹ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - ۳۲ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۸ - ۴۹ - ۵۰ - ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ - ۵۴ - ۵۵ - ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۳ - ۶۴ - ۶۵ - ۶۶ - ۶۷ - ۶۸ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ - ۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۳۰ - ۱۳۱ - ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۰ - ۱۴۱ - ۱۴۲ - ۱۴۳ - ۱۴۴ - ۱۴۵ - ۱۴۶ - ۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵۴۰ - ۵۴۱ - ۵۴۲ - ۵۴۳ - ۵۴۴ - ۵۴۵ - ۵۴۶ - ۵۴۷ - ۵۴۸ - ۵۴۹ - ۵۵۰ - ۵۵۱ - ۵۵۲ - ۵۵۳ - ۵۵۴ - ۵۵۵ - ۵۵۶ - ۵۵۷ - ۵۵۸ - ۵۵۹ - ۵۶۰ - ۵۶۱ - ۵۶۲ - ۵۶۳ - ۵۶۴ - ۵۶۵ - ۵۶۶ - ۵۶۷ - ۵۶۸ - ۵۶۹ - ۵۷۰ - ۵۷۱ - ۵۷۲ - ۵۷۳ - ۵۷۴ - ۵۷۵ - ۵۷۶ - ۵۷۷ - ۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۰ - ۵۸۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۵۸۴ - ۵۸۵ - ۵۸۶ - ۵۸۷ - ۵۸۸ - ۵۸۹ - ۵۹۰ - ۵۹۱ - ۵۹۲ - ۵۹۳ - ۵۹۴ - ۵۹۵ - ۵۹۶ - ۵۹۷ - ۵۹۸ - ۵۹۹ - ۶۰۰ - ۶۰۱ - ۶۰۲ - ۶۰۳ - ۶۰۴ - ۶۰۵ - ۶۰۶ - ۶۰۷ - ۶۰۸ - ۶۰۹ - ۶۱۰ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۳ - ۶۱۴ - ۶۱۵ - ۶۱۶ - ۶۱۷ - ۶۱۸ - ۶۱۹ - ۶۲۰ - ۶۲۱ - ۶۲۲ - ۶۲۳ - ۶۲۴ - ۶۲۵ - ۶۲۶ - ۶۲۷ - ۶۲۸ - ۶۲۹ - ۶۳۰ - ۶۳۱ - ۶۳۲ - ۶۳۳ - ۶۳۴ - ۶۳۵ - ۶۳۶ - ۶۳۷ - ۶۳۸ - ۶۳۹ - ۶۴۰ - ۶۴۱ - ۶۴۲ - ۶۴۳ - ۶۴۴ - ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸ - ۶۴۹ - ۶۵۰ - ۶۵۱ - ۶۵۲ - ۶۵۳ - ۶۵۴ - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰ - ۶۶۱ - ۶۶۲ - ۶۶۳ - ۶۶۴ - ۶۶۵ - ۶۶۶ - ۶۶۷ - ۶۶۸ - ۶۶۹ - ۶۷۰ - ۶۷۱ - ۶۷۲ - ۶۷۳ - ۶۷۴ - ۶۷۵ - ۶۷۶ - ۶۷۷ - ۶۷۸ - ۶۷۹ - ۶۸۰ - ۶۸۱ - ۶۸۲ - ۶۸۳ - ۶۸۴ - ۶۸۵ - ۶۸۶ - ۶۸۷ - ۶۸۸ - ۶۸۹ - ۶۹۰ - ۶۹۱ - ۶۹۲ - ۶۹۳ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۶ - ۶۹۷ - ۶۹۸ - ۶۹۹ - ۷۰۰ - ۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۳ - ۷۰۴ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷۰۷ - ۷۰۸ - ۷۰۹ - ۷۱۰ - ۷۱۱ - ۷۱۲ - ۷۱۳ - ۷۱۴ - ۷۱۵ - ۷۱۶ - ۷۱۷ - ۷۱۸ - ۷۱۹ - ۷۲۰ - ۷۲۱ - ۷۲۲ - ۷۲۳ - ۷۲۴ - ۷۲۵ - ۷۲۶ - ۷۲۷ - ۷۲۸ - ۷۲۹ - ۷۳۰ - ۷۳۱ - ۷۳۲ - ۷۳۳ - ۷۳۴ - ۷۳۵ - ۷۳۶ - ۷۳۷ - ۷۳۸ - ۷۳۹ - ۷۴۰ - ۷۴۱ - ۷۴۲ - ۷۴۳ - ۷۴۴ - ۷۴۵ - ۷۴۶ - ۷۴۷ - ۷۴۸ - ۷۴۹ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۲ - ۷۵۳ - ۷۵۴ - ۷۵۵ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - ۷۵۸ - ۷۵۹ - ۷۶۰ - ۷۶۱ - ۷۶۲ - ۷۶۳ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۷۶۶ - ۷۶۷ - ۷۶۸ - ۷۶۹ - ۷۷۰ - ۷۷۱ - ۷۷۲ - ۷۷۳ - ۷۷۴ - ۷۷۵ - ۷۷۶ - ۷۷۷ - ۷۷۸ - ۷۷۹ - ۷۸۰ - ۷۸۱ - ۷۸۲ - ۷۸۳ - ۷۸۴ - ۷۸۵ - ۷۸۶ - ۷۸۷ - ۷۸۸ - ۷۸۹ - ۷۹۰ - ۷۹۱ - ۷۹۲ - ۷۹۳ - ۷۹۴ - ۷۹۵ - ۷۹۶ - ۷۹۷ - ۷۹۸ - ۷۹۹ - ۸۰۰ - ۸۰۱ - ۸۰۲ - ۸۰۳ - ۸۰۴ - ۸۰۵ - ۸۰۶ - ۸۰۷ - ۸۰۸ - ۸۰۹ - ۸۱۰ - ۸۱۱ - ۸۱۲ - ۸۱۳ - ۸۱۴ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸۱۷ - ۸۱۸ - ۸۱۹ - ۸۲۰ - ۸۲۱ - ۸۲۲ - ۸۲۳ - ۸۲۴ - ۸۲۵ - ۸۲۶ - ۸۲۷ - ۸۲۸ - ۸۲۹ - ۸۳۰ - ۸۳۱ - ۸۳۲ - ۸۳۳ - ۸۳۴ - ۸۳۵ - ۸۳۶ - ۸۳۷ - ۸۳۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۸۴۲ - ۸۴۳ - ۸۴۴ - ۸۴۵ - ۸۴۶ - ۸۴۷ - ۸۴۸ - ۸۴۹ - ۸۵۰ - ۸۵۱ - ۸۵۲ - ۸۵۳ - ۸۵۴ - ۸۵۵ - ۸۵۶ - ۸۵۷ - ۸۵۸ - ۸۵۹ - ۸۶۰ - ۸۶۱ - ۸۶۲ - ۸۶۳ - ۸۶۴ - ۸۶۵ - ۸۶۶ - ۸۶۷ - ۸۶۸ - ۸۶۹ - ۸۷۰ - ۸۷۱ - ۸۷۲ - ۸۷۳ - ۸۷۴ - ۸۷۵ - ۸۷۶ - ۸۷۷ - ۸۷۸ - ۸۷۹ - ۸۸۰ - ۸۸۱ - ۸۸۲ - ۸۸۳ - ۸۸۴ - ۸۸۵ - ۸۸۶ - ۸۸۷ - ۸۸۸ - ۸۸۹ - ۸۹۰ - ۸۹۱ - ۸۹۲ - ۸۹۳ - ۸۹۴ - ۸۹۵ - ۸۹۶ - ۸۹۷ - ۸۹۸ - ۸۹۹ - ۹۰۰ - ۹۰۱ - ۹۰۲ - ۹۰۳ - ۹۰۴ - ۹۰۵ - ۹۰۶ - ۹۰۷ - ۹۰۸ - ۹۰۹ - ۹۱۰ - ۹۱۱ - ۹۱۲ - ۹۱۳ - ۹۱۴ - ۹۱۵ - ۹۱۶ - ۹۱۷ - ۹۱۸ - ۹۱۹ - ۹۲۰ - ۹۲۱ - ۹۲۲ - ۹۲۳ - ۹۲۴ - ۹۲۵ - ۹۲۶ - ۹۲۷ - ۹۲۸ - ۹۲۹ - ۹۳۰ - ۹۳۱ - ۹۳۲ - ۹۳۳ - ۹۳۴ - ۹۳۵ - ۹۳۶ - ۹۳۷ - ۹۳۸ - ۹۳۹ - ۹۴۰ - ۹۴۱ - ۹۴۲ - ۹۴۳ - ۹۴۴ - ۹۴۵ - ۹۴۶ - ۹۴۷ - ۹۴۸ - ۹۴۹ - ۹۵۰ - ۹۵۱ - ۹۵۲ - ۹۵۳ - ۹۵۴ - ۹۵۵ - ۹۵۶ - ۹۵۷ - ۹۵۸ - ۹۵۹ - ۹۶۰ - ۹۶۱ - ۹۶۲ - ۹۶۳ - ۹۶۴ - ۹۶۵ - ۹۶۶ - ۹۶۷ - ۹۶۸ - ۹۶۹ - ۹۷۰ - ۹۷۱ - ۹۷۲ - ۹۷۳ - ۹۷۴ - ۹۷۵ - ۹۷۶ - ۹۷۷ - ۹۷۸ - ۹۷۹ - ۹۸۰ - ۹۸۱ - ۹۸۲ - ۹۸۳ - ۹۸۴ - ۹۸۵ - ۹۸۶ - ۹۸۷ - ۹۸۸ - ۹۸۹ - ۹۹۰ - ۹۹۱ - ۹۹۲ - ۹۹۳ - ۹۹۴ - ۹۹۵ - ۹۹۶ - ۹۹۷ - ۹۹۸ - ۹۹۹ - ۱۰۰۰ - ۱۰۰۱ - ۱۰۰۲ - ۱۰۰۳ - ۱۰۰۴ - ۱۰۰۵ - ۱۰۰۶ - ۱۰۰۷ - ۱۰۰۸ - ۱۰۰۹ - ۱۰۱۰ - ۱۰۱۱ - ۱۰۱۲ - ۱۰۱۳ - ۱۰۱۴ - ۱۰۱۵ - ۱۰۱۶ - ۱۰۱۷ - ۱۰۱۸ - ۱۰۱۹ - ۱۰۲۰ - ۱۰۲۱ - ۱۰۲۲ - ۱۰۲۳ - ۱۰۲۴ - ۱۰۲۵ - ۱۰۲۶ - ۱۰۲۷ - ۱۰۲۸ - ۱۰۲۹ - ۱۰۳۰ - ۱۰۳۱ - ۱۰۳۲ - ۱۰۳۳ - ۱۰۳۴ - ۱۰۳۵ - ۱۰۳۶ - ۱۰۳۷ - ۱۰۳۸ - ۱۰۳۹ - ۱۰۴۰ - ۱۰۴۱ - ۱۰۴۲ - ۱۰۴۳ - ۱۰۴۴ - ۱۰۴۵ - ۱۰۴۶ - ۱۰۴۷ - ۱۰۴۸ - ۱۰۴۹ - ۱۰۵۰ - ۱۰۵۱ - ۱۰۵۲ - ۱۰۵۳ - ۱۰۵۴ - ۱۰۵۵ - ۱۰۵۶ - ۱۰۵۷ - ۱۰۵۸ - ۱۰۵۹ - ۱۰۶۰ - ۱۰۶۱ - ۱۰۶۲ - ۱۰۶۳ - ۱۰۶۴ - ۱۰۶۵ - ۱۰۶۶ - ۱۰۶۷ - ۱۰۶۸ - ۱۰۶۹ - ۱۰۷۰ - ۱۰۷۱ - ۱۰۷۲ - ۱۰۷۳ - ۱۰۷۴ - ۱۰۷۵ - ۱۰۷۶ - ۱۰۷۷ - ۱۰۷۸ - ۱۰۷۹ - ۱۰۸۰ - ۱۰۸۱ - ۱۰۸۲ - ۱۰۸۳ - ۱۰۸۴ - ۱۰۸۵ - ۱۰۸۶ - ۱۰۸۷ - ۱۰۸۸ - ۱۰۸۹ - ۱۰۹۰ - ۱۰۹۱ - ۱۰۹۲ - ۱۰۹۳ - ۱۰۹۴ - ۱۰۹۵ - ۱۰۹۶ - ۱۰۹۷ - ۱۰۹۸ - ۱۰۹۹ - ۱۱۰۰ - ۱۱۰۱ - ۱۱۰۲ - ۱۱۰۳ - ۱۱۰۴ - ۱۱۰۵ - ۱۱۰۶ - ۱۱۰۷ - ۱۱۰۸ - ۱۱۰۹ - ۱۱۱۰ - ۱۱۱۱ - ۱۱۱۲ - ۱۱۱۳ - ۱۱۱۴ - ۱۱۱۵ - ۱۱۱۶ - ۱۱۱۷ - ۱۱۱۸ - ۱۱۱۹ - ۱۱۲۰ - ۱۱۲۱ - ۱۱۲۲ - ۱۱۲۳ - ۱۱۲۴ - ۱۱۲۵ - ۱۱۲۶ - ۱۱۲۷ - ۱۱۲۸ - ۱۱۲۹ - ۱۱۳۰ - ۱۱۳۱ - ۱۱۳۲ - ۱۱۳۳ - ۱۱۳۴ - ۱۱۳۵ - ۱۱۳۶ - ۱۱۳۷ - ۱۱۳۸ - ۱۱۳۹ - ۱۱۴۰ - ۱۱۴۱ - ۱۱۴۲ - ۱۱۴۳ - ۱۱۴۴ - ۱۱۴۵ - ۱۱۴۶ - ۱۱۴۷ - ۱۱۴۸ - ۱۱۴۹ - ۱۱۵۰ - ۱۱۵۱ - ۱۱۵۲ - ۱۱۵۳ - ۱۱۵۴ - ۱۱۵۵ - ۱۱۵۶ - ۱۱۵۷ - ۱۱۵۸ - ۱۱۵۹ - ۱۱۶۰ - ۱۱۶۱ - ۱۱۶۲ - ۱۱۶۳ - ۱۱۶۴ - ۱۱۶۵ - ۱۱۶۶ - ۱۱۶۷ - ۱۱۶۸ - ۱۱۶۹ - ۱۱۷۰ - ۱۱۷۱ - ۱۱۷۲ - ۱۱۷۳ - ۱۱۷۴ - ۱۱۷۵ - ۱۱۷۶ - ۱۱۷۷ - ۱۱۷۸ - ۱۱۷۹ - ۱۱۸۰ - ۱۱۸۱ - ۱۱۸۲ - ۱۱۸۳ - ۱۱۸۴ - ۱۱۸۵ - ۱۱۸۶ - ۱۱۸۷ - ۱۱۸۸ - ۱۱۸۹ - ۱۱۹۰ - ۱۱۹۱ - ۱۱۹۲ - ۱۱۹۳ - ۱۱۹۴ - ۱۱۹۵ - ۱۱۹۶ - ۱۱۹۷ - ۱۱۹۸ - ۱۱۹۹ - ۱۲۰۰ - ۱۲۰۱ - ۱۲۰۲ - ۱۲۰۳ - ۱۲۰۴ - ۱۲۰۵ - ۱۲۰۶ - ۱۲۰۷ - ۱۲۰۸ - ۱۲۰۹ - ۱۲۱۰ - ۱۲۱۱ - ۱۲۱۲ - ۱۲۱۳ - ۱۲۱۴ - ۱۲۱۵ - ۱۲۱۶ - ۱۲۱۷ - ۱۲۱۸ - ۱۲۱۹ - ۱۲۲۰ - ۱۲۲۱ - ۱۲۲۲ - ۱۲۲۳ - ۱۲۲۴ - ۱۲۲۵ - ۱۲۲۶ - ۱۲۲۷ - ۱۲۲۸ - ۱۲۲۹ - ۱۲۳۰ - ۱۲۳۱ - ۱۲۳۲ - ۱۲۳۳ - ۱۲۳۴ - ۱۲۳۵ - ۱۲۳۶ - ۱۲۳۷ - ۱۲۳۸ - ۱۲۳۹ - ۱۲۴۰ - ۱۲۴۱ - ۱۲۴۲ - ۱۲۴۳ - ۱۲۴۴ - ۱۲۴۵ - ۱۲۴۶ - ۱۲۴۷ - ۱۲۴۸ - ۱۲۴۹ - ۱۲۵۰ - ۱۲۵۱ - ۱۲۵۲ - ۱۲۵۳ - ۱۲۵۴ - ۱۲۵۵ - ۱۲۵۶ - ۱۲۵۷ - ۱۲۵۸ - ۱۲۵۹ - ۱۲۶۰ - ۱۲۶۱ - ۱۲۶۲ - ۱۲۶۳ - ۱۲۶۴ - ۱۲۶۵ - ۱۲۶۶ - ۱۲۶۷ - ۱۲۶۸ - ۱۲۶۹ - ۱۲۷۰ - ۱۲۷۱ - ۱۲۷۲ - ۱۲۷۳ - ۱۲۷۴ - ۱۲۷۵ - ۱۲۷۶ - ۱۲۷۷ - ۱۲۷۸ - ۱۲۷۹ - ۱۲۸۰ - ۱۲۸۱ - ۱۲۸۲ - ۱۲۸۳ - ۱۲۸۴ - ۱۲۸۵ - ۱۲۸۶ - ۱۲۸۷ - ۱۲۸۸ - ۱۲۸۹ - ۱۲۹۰ - ۱۲۹۱ - ۱۲۹۲ - ۱۲۹۳ - ۱۲۹۴ - ۱۲۹۵ - ۱۲۹۶ - ۱۲۹۷ - ۱۲۹۸ - ۱۲۹۹ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۱ - ۱۳۰۲ - ۱۳۰۳ - ۱۳۰۴ - ۱۳۰۵ - ۱۳۰۶ - ۱۳۰۷ - ۱۳۰۸ - ۱۳۰۹ - ۱۳۱۰ - ۱۳۱۱ - ۱۳۱۲ - ۱۳۱۳ - ۱۳۱۴ - ۱۳۱۵ - ۱۳۱۶ - ۱۳۱۷ - ۱۳۱۸ - ۱۳۱۹ - ۱۳۲۰ - ۱۳۲۱ - ۱۳۲۲ - ۱۳۲۳ - ۱۳۲۴ - ۱۳۲۵ - ۱۳۲۶ - ۱۳۲۷ - ۱۳۲۸ - ۱۳۲۹ - ۱۳۳۰ - ۱۳۳۱ - ۱۳۳۲ - ۱۳۳۳ - ۱۳۳۴ - ۱۳۳۵ - ۱۳۳۶ - ۱۳۳۷ - ۱۳۳۸ - ۱۳۳۹ - ۱۳۴۰ - ۱۳۴۱ - ۱۳۴۲ - ۱۳۴۳ - ۱۳۴۴ - ۱۳۴۵ - ۱۳۴۶ - ۱۳۴۷ - ۱۳۴۸ - ۱۳۴۹ - ۱۳۵۰ - ۱۳۵۱ - ۱۳۵۲ - ۱۳۵۳ - ۱۳۵۴ - ۱۳۵۵ - ۱۳۵۶ - ۱۳۵۷ - ۱۳۵۸ - ۱۳۵۹ - ۱۳۶۰ - ۱۳۶۱ - ۱۳۶۲ - ۱۳۶۳ - ۱۳۶۴ - ۱۳۶۵ - ۱۳۶۶ - ۱۳۶۷ - ۱۳۶۸ - ۱۳۶۹ - ۱۳۷۰ - ۱۳۷۱ - ۱۳۷۲ - ۱۳۷۳ - ۱۳۷۴ - ۱۳۷۵ - ۱۳۷۶ - ۱۳۷۷ - ۱۳۷۸

ہیوشیار ادھی کے لیئے نہو اور علیٰ ہذا الفیاس ۔ ملزم سے صرف استدر کہنا کہ اگر تو سیچ کہدیگا تو نیرے لیئے بھلا ہوگا کافی ترغیب ہی کہ جسکی وجہہ سے اقبال ناقابل ادخال شہادت ہو جانا ہی *

اور یہہ کہنا کہ اگر اقبال نکریگا تو تیرے لیئے برا ہوگا پوری دھمکی تصور ہوگی ۔ اور یہہ کہنا کہ اگر مجھہ سے تو سیچ کہدے تو میں تجھکو بچا دونگا کافی وعدہ ہی *

واضح رہے کہ اس دفعہ میں فی نفسہ تین امور: مفصلہ بالا کی وجہہ سے اقبال ناقابل ادخال نہو جاویگا جب تک کہ وہ تینوں امور شرایط مفصلہ ذیل کے موافق نہوں:۔

شرایط جنکے بغیر اقبال
وجہہ وجوہات مصرحہ بالا
ناقابل ادخال شہادت نہوگا

۱ - وہ ترغیب یا دھمکی یا وعدہ متعلق جرم ملزم بہائے ہو یعنی اُس جرم کی نسبت جو ملزم پر لگایا گیا *

۲ - وہ ترغیب یا دھمکی یا وعدہ ایک ایسے شخص نے کیا ہو جو ذی منصب ہو *

۳ - فائدہ یا نقصان جسکی کہ ترغیب یا دھمکی یا وعدہ کیا گیا ہو دنیاوی قسم کا ہو یعنی ایسی ترغیب کہ سیچ بولنے سے ثواب ہوگا اور جہوت بولنے سے عذاب یا جرم کے اقبال کرنے سے خدا عاقبت میں معاف کریگا ایسی ترغیب یا وعدہ یا دھمکی نہیں ہی کہ جنکی وجہہ سے کوئی اقبال ناقابل ادخال ہو جاوے *

نسبت شرط اول مفصلہ بالا کے یہہ امر واضح رہے کہ اگر کوئی ترغیب یا دھمکی یا وعدہ ایسی چیز سے کیا گیا ہو جو متعلق بجرم نہیں نو اُسکی وجہہ سے

تصریح شرایط مذکور

اقبال ناقابل ادخال نہ تصور کیا جاویگا مثلاً مدعا علیہ سے یہہ کہنا کہ ہم متہائی کہلاوینگے یا آرام سے رکھینگے کوئی ترغیب باعث ناجوازی اقبال کی نہیں ہی *

نسبت دوسری شرط کے یہہ واضح رہے کہ کچھ ضرور نہیں ہی کہ ترغیب دہندہ یا وعدہ کنندہ کوئی عہدہ دار سرکاری ہو کیونکہ اس اور اُستاد

ملزم کا یا اور کوئی ایسا شخص جسکو کہ ملزم پر کوئی رتبہ افضل حاصل ہو کافی وجہہ ناقابل ادخال ہونے اقبال کی ہی *
تیسری شرط کی نسبت بیان ہو چکا ہے *

پس جب تک کہ شرائط مفصلہ بالا کسی اقبال سے متعلق نہوں جب تک وہ اقبال قابل ادخال شہادت ہی اور اس دفعہ کی شرح طوالت کے ساتھ اس وجہہ سے کی گئی ہی کہ قانون شہادت کے اصول میں سے ایک جزو اعلیٰ اصول اقبال جرم کا ہی اور اُن حدام کو جنکو کہ روزمرہ کارروائی مقدمات فوجداری کی کرنی پڑتی ہی امور مصرحہ شرح ہذا پر جو کہ برے لائق مصنفوں کی رائے پر مبنی ہی لحاظ رکھنا چاہیئے — بہتر ہوتا کہ واضعان قانون اس دفعہ کے ساتھ کچھہ سمیلات بھی لکھ دیتے اور دفعہ ہذا اُس اصول پر مبنی ہی کہ قانوناً نسبت ادخال اقبال جرم کے از حد احتیاط لازم کی گئی ہی — پس اقبال جرم اگر بوجہہ کسی وجہہ ناجائز کے ہوا ہو تو ناقابل ادخال شہادت بمقدمہ فوجداری ہی *

وجوہات ناجائز کنندہ ادخال اقبال جرم دو قسم کے ہوتے ہیں: —

اول — بحیثیت نوعیت ترغیب یا

دھمکی یا وعدہ *

دوم — بحیثیت اشخاص جنکی وجہہ

سے اقبال کیا جاوے *

اقسام وجوہات ناجائز
کنندہ ادخال اقبال جرم

دفعہ ہذا متعلق ہی وجہہ اول سے اور مبنی ہی نوعیت ترغیب پر جس سے کہ اقبال ناقابل ادخال شہادت ہو جاتا ہی اور دفعہ ۲۵ و ۲۶ متعلق ہیں وجہہ دوم سے اور مبنی ہیں حیثیت اشخاص پر جنکی وجہہ سے اقبال کیا جاوے لیکن یہہ دونوں وجہیں کافی ہیں اور انسے وہ اصل اصول قانون شہادت جسکی بنا پر اقبال فوجداری کو وقعت دی گئی ہی غارت ہو جاتا ہی اور اقبال جرم کی وقعت معدوم ہو جانے سے وہ ناقابل ادخال قرار پاتا ہی *

پس ہر حاکم فوجداری کو جسکے زیر اقبال جرم بطور شہادت پیش کیا جاوے لازم ہی کہ اُس اقبال جرم پر اعتبار کرنے سے پہلے پورے طور پر اس امر کا اطمینان کر لے کہ کوئی ایسے وسائل ملزم سے اقبال جرم

کرانے کے نہیں استعمال کیئے گئے ہیں کہ جنکی اسقدر صراحت کے ساتھ قانون نے ممانعت کی ہے *

دفعہ ۲۵ جو اقبال کہ کسی

اہلکار پولیس کے روپرو کیا

جاوے وہ بمقابلہ مدعا علیہ

اقبال روپرو اہلکار پولیس

کسی جرم کے ثابت نہ کیا جاوے گا *

دفعہ ۲۶ جو اقبال کہ کسی

شخص نے کسی اہلکار

پولیس کی حراست کے

اقبال روپرو اہلکار پولیس بمقابلہ حراست

وقت میں کیا ہو وہ بمقابلہ اُس شخص

کے ثابت نہ کیا جائیگا الا اُس حال میں کہ

اُس نے خوں مجسٹریٹ کے روپرو کیا ہو *

جن اصولوں پر یہ دونوں دفعہ مبنی ہیں اُنکی پوری طور پر شرح دفعہ ۲۳ میں ہم کر آئے ہیں اور اُسکے پڑھنے سے ظاہر ہوگا کہ اقبال جو کہ افسر پولیس کے سامنے کیئے جاویں یا ایام حوالات میں کیئے جاویں کیوں قابل ادخال نہیں ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہر ملزم کا جسکو پولیس چالان کرتا ہے سزا یاب ہونا وجہ نیکنامی پولیس کی ہوتی ہے اور تجربہ سے ثابت ہے کہ ہر قسم کے وسائل واسطے حصول نیکنامی وہ اشخاص جنکا فائدہ مترتب ہے عمل میں لاتے ہیں پس قانون نے جہ سے کل اُن اقبالات ملزم کو چنیر کہ شبہ تحریک پولیس کا ہو سکتا تھا غیر متعلق قرار دیدیا ہے — اور وہ مطلق شہادت میں داخل نہیں کیئے جاسکتے *

دفعہ ۲۷ مگر شرط یہہ ہی

جسقدر بیان ملزم سے واقعہ کا حال کہتا ہے اسقدر بیان بہر صورت قابل ادخال شہادت ہی

کہ جب کسی امر واقعہ کے نسبت اظہار اس بات کا دیا جاوے کہ جو حال اہلکار پولیس کی حراست میں کسی جرم کے مدعا علیہ سے معلوم ہوا اُس سے وہ واقعہ ظاہر ہوا ہی تو جسقدر وہ حال صراحتاً اس واقعہ سے علاقہ رکھتا ہو جو کہ اس سے ظاہر ہوا عام اس سے کہ وہ اقبال کی حد پر پہونچتا ہو یا نہیں جائز ہی کہ وہ ثابت کیا جاوے *

یہہ دفعہ اُن حالتوں سے متعلق ہی کہ جن میں گو بیان کسی طرح کیا گیا ہو تاہم اُس قدر جزو اُس بیان ملزم کا جس کے ذریعہ سے کہ کسی امر متعلقہ مقدمہ کی نسبت اطلاع حاصل ہوتی ہو قابل ادخال شہادت قرار دیا گیا ہی *

واضعان قانون نے کوئی تمثیل اس دفعہ کے متعلق نہیں بیان کی لیکن فارتن صاحب نے بحوالہ مقدمہ ملکہ

مثالیں ادخال بیان ملزم

بنام لوچر یہہ بیان کیا ہی کہ مدعا علیہ سے بوسائل ناجائز یہہ دریافت کر لیا گیا تھا کہ مال مسروقہ کہاں ہی اور وہ مال مسروقہ وہاں ملا تو بیان ملزم جس سے کہ وہ حال دریافت ہوا قابل ادخال شہادت قرار دیا گیا — بمقدمہ ملکہ بنام جیکنسن یہہ قرار پایا کہ اگر ملزم کے بیان سے وہ مال نہ ملے تو وہ بیان قابل ادخال نہیں ہی — جو کچھ کہ مدعا علیہ اپنے ہاتھ سے مال مسروقہ دیتے وقت

بیان کرے وہ قابل ادخال شہادت ہوگا کیونکہ وہ ایک قسم کا طرز عمل ہی ہو وہ بیان حیثیت ایک اقبال کی رکھتا ہو *

دفعہ ۲۸ اگر ایسا اقبال جسکا

ذکر دفعہ ۲۳ میں ہوا اُس

وقت کیا جاوے جب کہ

عدالت کی رائے میں اُس

ترغیب یا دھمکی یا وعدہ کا اثر شخص

ملزم کے دل سے بالکل جاتا رہا ہو تو وہ

واقعہ متعلقہ ہی *

اقبال جو یہ بعد رفع
ہو جانے اثر ترغیب وغیرہ
کے کیا جاوے قابل ادخال
شہادت ہی

جب تک یورپا نبوت اس امر کا نہ ہو کہ اثر ترغیب وغیرہ کا ذہن سے ملزم کے بالکل جاتا رہا اُس کے اقبالات قابل ادخال نہیں ہیں چنانچہ نارٹن صاحب نے بحوالہ مقدمہ ملکہ بنام شیرنگہن ایک دفعہ چیف جسٹیس کی ججمنٹ سے نقل کیا ہی اور وہ یہہ ہی :-

لازم ہی کہ مضبوط شہادت اس امر کی ہو کہ اثر ترغیب وغیرہ کا جس کی وجہ سے ملزم نے پہلے اقبال کیا تھا پورے طور پر اُس کے ذہن سے جاتا رہا تھا قبل اس کے کہ ملزم کا اقبال ثانی شہادت میں داخل ہو سکتا ہی — میری یہہ رائے ہی کہ اس مقدمہ میں چوفکہ کافی عرصہ نہیں گذرا ہی نو ملزم کا دوبارہ اقبال کرنا اسی اثر کی وجہ سے ہی جس کی وجہ سے اُس نے پہلے اقبال کیا تھا *

اور بمقدمہ ملکہ بنام حورٹن یہہ قرار پایا کہ جب کہ حاکم کو پورے طور پر یہہ یقین ہو جاوے کہ اثر ترغیب ماقبل کا پورے طور پر ذہن سے ملزم کے رفع ہو گیا تو اُس کا اقبال جرم قابل ادخال شہادت ہی *

دفعہ ۲۹ اگر ایسا اقبال اور

نہج سے واقعہ متعلقہ ہو
تو وہ محض اس وجہ سے
غیر متعلقہ نہ ہو جائیگا کہ

اقبال جو کہ قابل ادخال
شہادت ہیں اس قسم کی
وجہ سے جو اس کے وعدہ
ادخال وغیرہ نا قابل ادخال
نہو جارہے

وہ بوجہ کسی وعدہ اخفائے راز یا بسبب
کسی فریب دہی کے کیا گیا ہی جو اُس
اقبال کے حاصل کرنے کے واسطے شخص
ملزم کی نسبت کی جائے یا اُس حال
میں کیا گیا ہی جب کہ وہ ملزم نشہ میں تھا
اور نہ اس وجہ سے کہ وہ ایسے سوالات
کے جواب میں کیا گیا ہی جنکا جواب
دینا اُسکو ضرور نہ تھا گو وہ سوالات کسی
شکل پر کیئے گئے ہوں یا وہ اُس بات سے
متنبہ نہیں کیا گیا تھا کہ اسپر ایسا اقبال
کرنا لازم نہیں ہی اور وہی اقبال بمقابلہ
اُسکے شہادت ہو جائیگا *

سوائے اُن وجوہات کے جن کی تصریح دفعات ۲۴ و ۲۵ و ۲۶
میں مندرج ہی کوئی ایسے اقبالات نہیں ہیں کہ جو قابل ادخال
شہادت تصور نہوں ان تینوں دفعوں کا خلاصہ یہہ ہی کہ ملزم
اقبال کنندہ کے دل پر جبکہ اُمید بہتری یا خوف خرابی ہو اور اُنہ

حالات میں کوئی اقبال کرے تو وہ قابل ادخال ہی — اور دفعہ ۱۳ میں یہہ صریح ظاہر کر دیا گیا ہے کہ اگر اقبال جرم سوائے تحریکات مندرجہ دفعات مذکور اور کسی تحریک کے دریعہ سے حاصل کیا گیا ہو تو وہ قابل ادخال شہادت ہی اس دفعہ میں وہ امور صریح طور پر بیان ہوئے ہیں جو اگر صریح طور پر بیان نہوتے تو گم ہوتا کہ وہ امور ممنوع کنندہ شہادت مندرجہ دفعہ ۲۳ میں داخل ہیں — اس دفعہ میں یہہ صریح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ وجوہ مفصلہ ذیل اقبال کو قابل ادخال شہادت فکریں گے :-

۱ — وعدہ اخفاء راز — یعنی اگر اقبال کنندہ کسی شخص سے اس شرط پر اقبال کرے کہ وہ شخص اُسکو افشا نہ کرے تب بھی گو شخص اقبال کنندہ بغیر وعدہ اخفا کے اقبال نہ کرتا تاہم وہ اقبال قابل ادخال شہادت ہی — اور ولایت کے مقدمات میں بارہا یہہ تجویز ہو چکا ہے کہ اگر کوئی شخص دوسرے سے اخفا کی قسم لیکر بھی بیان کرے تب بھی وہ اقبال بہ تحریک ناجائز تصور نہوگا *

۲ — فریب دہی — مثال اُسکی نارٹن صاحب نے اپنی کتاب میں بیان کی ہے کہ ایک شخص نے اس دھوکے سے ایک چٹھی لی کہ اُسکو داک میں ڈال دینا اُسکو داک میں نہ ڈالا تو باوجود اس دھوکا دہی کے اقبال مندرجہ چٹھی قابل ادخال تصور ہوا — اس طرح پر جو بیان ہے چھپ کر سنا گیا ہو گو وہ بھی ایک قسم کا دھوکا ہے قابل ادخال بطور اقبال ہی *

۳ — حالت نشہ — جو اقبال کہ نشہ کی حالت میں کیا گیا ہو گو وہ مُغشی چیز ملزم نے اپنی خوشی سے پی ہو یا اُسکو اس نیمے سے کہ دھوکا دیکر اقبال کر لے پلائی گئی ہو قابل ادخال ہی کیونکہ اُس میں ملزم کو کوئی صورت اُمید و بیم کی نہیں ہے جسکی وجہ سے اقبال حسب دفعہ ۲۳ بے وقعت ہو جاوے *

۴ — ہونا جواب سوال — واضح رہے کہ کچھ مضائقہ نہیں ہے کہ سوال کنندہ کوئی شخص ہو یا اُس سوال کا جواب دینا لازمی ہو یا نہر یا کسی طور پر وہ سوال کیا گیا ہو حسب دفعہ ۱۹۳ و ۲۵۰ ضابطہ فوجداری حکام کو اختیار دوجھنے سوالات کا ملزم سے دیا گیا ہے اور طریقہ اُسکے قلمبند کرنے کا دفعہ ۱۲۲ ضابطہ مذکور میں مندرج ہے *

۵۔ ملحدہ نکیا جانا — یہ ظاہر ہی کہ متنبہ نہ کرنے کی وجہ سے اقبال کی وقعت میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا بلکہ اگر اپنی خوشی سے کوئی شخص اقبال کرے تو اُسکی صداقت پر زیادہ دلیل ہوسکتی ہے * اس دفعہ میں جو اقبالات بحالت نشہ کو قابل ادخال قرار دیا ہے اُس سے یہ ایک بڑی بھٹ پیدا ہوتی ہے کہ سوتے میں جو ملزم اقبال کرے یعنی سوتے کی حالت میں ہزیاناً جو بیان کرے وہ بطریق اقبال شہادت میں داخل ہوسکتا ہے یا نہیں کیونکہ بحالت نشہ جو بیان کیئے جاویں وہ قریب قریب ایسی ہی ہر ہیں جسے کہ خواب میں کوئی بڑائے *

اطباء کی یہہ رائے ہے کہ خواب میں جو شخص بڑاتا ہے وہ نتیجہ اُن اندروں کا ہوتا ہے جو کہ بحالت بیداری ذہن پر ساری ہوتے ہیں اور اس وجہ سے ایسے بیانات ایک گونہ ذی وقعت ہیجہت شہادت نسبت مضمون اُس بڑ کے تصور کیئے جاسکتے ہیں — لیکن ٹیلر صاحب نے اپنی کتاب میں بتحوالہ مقدمہ ملکہ بنام سینٹ چیف جسٹس کے یہہ رائے بیان کی ہے — مقدمہ مذکور میں ملزم کے چند بیانات جو کہ اُسے بحالت خواب کے نسبت جرم کے بڑ میں بیان کیئے تھے منجانب سرکار شہادت میں پیش کیئے گئے لیکن چیف جسٹس نے اُنکو ناقابل ادخال شہادت تصور کیا *

دفعہ ۳۰ جب کئی اشخاص

کی تجویز بالاشتراك ایک ہی جرم کی بابت ہو اور

اقبال شریک جرم پر غور کرنی چاہیئے

اقبال جو اُن اشخاص میں سے ایک نے نسبت اپنے یا اُن اشخاص میں سے نسبت کسی اور کے کیا ہو ثابت ہو جائے تو عدالت کو اختیار ہے کہ اُس اقبال پر نسبت اُس کو اختیار ہے کہ اُس اقبال پر نسبت اُس کو

دوسرے شخص کے اور نیز نسبت اُس شخص کے جس نے وہ اقبال کیا ہو غور کرے *

تمثیلات

(الف) زید اور عمرو کی تجویز بالاشتراك بعلمت قتل عمد بکر کے ہوئی اور زید کا یہ کہنا ثابت کیا گیا کہ عمرو نے اور میں نے بکر کو قتل کیا ہی پس عدالت کو جائز ہی کہ عمرو کی نسبت اس اقبال کی تاثیر پر غور کرے

(ب) زید کی تجویز بعلمت قتل عمد بکر کے ہو رہی ہی اور شہادت اس امر کی موجود ہی کہ بکر کو زید اور عمرو نے قتل کیا اور عمرو نے یہ کہنا کہ زید نے اور میں نے بکر کو مارا ہی *

جائز ہی کہ اسی بیان پر عدالت نسبت زید کے غور نہ کرے کیونکہ تجویز عمرو کی بالاشتراك زید کے نہیں ہی *

دفعہ ۱۳۱ اسی اصول پر مبنی ہی جس پر کہ دفعہ ۱۰۱ جسکی تشریح میں ہم وجوہات قانون کے اس طرح پر قائم ہونے کی بیان کر آئے ہیں ^۹ لیکن یہ ملحوظ رہے کہ حسب الفاظ دفعہ ۱۳۱ ایک شریک جرم کے اقبال کو دوسرے شریک کے مقابلہ پر وقعت قانونی اقبال جرم کی نہیں رکھنا یعنی ایک شریک جرم کے اقبال کرنے سے دوسرے شریک جرم کو سزا نہ ملجائیگی جیسا کہ دفعہ ۳۲۲ ضابطہ فوجداری سے ظاہر ہی کہ ملزم کا اقبال صرف اسی ملزم کو سزا باریگا — دفعہ ۱۳۱ میں صرف عدالت کو اختیار اقبال شریک جرم پر غور کرنے کا بمقابلہ دوسرے شریک

کے دیا گیا ہی — پس اقبال شریک جرم بمقابلہ دوسرے شریک کے صرف ایک قسم کی شہادت ہی *

دفعہ ۳۱ اقبال ثبوت قطعی

ان امور کا نہیں ہی جنکی
نسبت کیا جائے مگر بموجب

اقبال ثبوت قطعی نہیں
مگر بعض صورتوں میں
مانع تقریر مخالف ہوتا ہی

ان احکام کے جو ایکٹ ہذا میں بعد ازین
مندرج ہیں بطور مانع تقریر مخالف کے اثر
کر سکتا ہی *

ہم اس سے پہلے شرح دفعہ ۴ — ایکٹ ہذا میں پورے طور پر
ثبوت قطعی کی تصریح کر آئے ہیں ^۱ اور اس دفعہ سے صاف ظاہر
ہوگا کہ کوئی ایسی صورت نہیں ہی کہ جسمیں اقبال ثبوت قطعی قرار
دیا جاتا ہو اسوجہ سے جیسا کہ شرح دفعہ ۱۷ میں صاف طور پر بیان
ہوا ہی کہ ممکن ہی کہ بیان مقبل جو بطور اقبال کے شہادت میں
پیش کیا جاتا ہو صداقت پر مبنی نہ ہو بلکہ محتض ایک لغو گوئی ہو پس
گو قانون شہادت نے اقبال کو بمقابلہ مقبل کے قابل ادخال شہادت تصور
کیا ہی تاہم اُسکو ثبوت قطعی نہیں ٹھرایا بلکہ اقبال کفندہ کو اس امر کا
اختیار دیا گیا ہی کہ اپنے اقبال سابق کے خلاف شہادت داخل کر کے اُسکی
تکذیب کرے مثلاً بمقدمہ شفع جسکا ذکر ہم دفعہ ۱۷ کی شرح میں لکھ
آئے ہیں ^۲ اُس میں زید مشتري کو اختیار ہی کہ اپنے اُس اقرار
کے خلاف جو کہ اُسنے بکر کے رویرو نسبت زر ثمن کے کیا تھا بغرض اُسکی
تکذیب کے شہادت پیش کرے — پس ظاہر ہی کہ اگر اقبال شہادت
قطعی تصور ہو تا تو زید کو عدالت خلاف اپنے اقبال کے شہادت دینے کی

اجازت نہ دیتی کیونکہ ثبوت قطعی کے خلاف کوئی شہادت داخل نہیں ہوتی *

دفعہ ۳۱ سے البتہ یہہ صریح ظاہر ہی کہ اقبال بعض صورتوں میں وقعت مانع تقریر متخالف (جسکا ذکر دفعہ ۱۱۵ --- ایکٹ ۱۱۵) میں مندرج ہی (رکھنا ہی اور اُن صورتوں میں اُس اندال کے خلاف شہادت داخل نہیں ہوسکتی *

مضمون دفعہ ۳۱ ایک نہایت باریک مسئلہ قانون شہادت کا ہی

اور ہم بنظر صراحت فرق مابین ثبوت قطعی اور مانع تقریر متخالف کے واضح طور پر بیان کرتے ہیں — بلحاظ اُس تعریف ثبوت قطعی

ثبوت قطعی
اور مانع تقریر متخالف

کے جو دفعہ ۴ کی شرح میں بیان ہو چکی ہی دفعات ۴۱، ۴۲ و ۱۱۲ و ۱۱۳ --- ایکٹ ۱۱۳ سے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ثبوت قطعی جسکو فی الحقیقت قیاس قطعی کہا چاہیئے کس قسم کا ہوسکتا ہی مسئلہ: —
دفعہ ۴۱ میں فیصلہ ایک عدالت مجاز کا ثبوت قطعی قرار دیا گیا
ہی *

دفعہ ۴۲ میں فیصلہ ایک عدالت کا نسبت معاملات نوع عام کے ثبوت قطعی نہیں ہی *

دفعہ ۱۱۲ میں جو اولاد ایام ازدواج میں پیدا ہو اُسکے حلال ہونے کا فی نفسہ اُسکی پیدائش ایسے ایام میں قیاس قطعی یعنی ثبوت قطعی ہی *

دفعہ ۱۱۳ میں اشنہار مندرجہ گزرت آف انڈیا نسبت تفویض حصہ عملداری ثبوت قطعی ہی *

اسی طرح پر دفعہ ۱۱ --- ایکٹ ۱۰ سہ ۱۸۷۳ ع یعنی قانون حلف کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ حلفی بیان شخص منحصراً علیہ کا بمقابلہ شخص حصر کنندہ کے ثبوت قطعی نسبت مضمون بیان شخص منحصراً علیہ کے ہی اور عدالت بعد اُس بیان کے اُسکے متخالف شہادت داخل نہونے دیگی *

واضح رہے کہ دفعات مذکورہ بالا میں صورت ہائے مندرجہ دفعات مذکور کو ثبوت قطعی کلی قانون نے قرار دیا ہی اور فی الحقیقت یہہ اسوجہ

سے کہا گیا ہی کہ قیاس صداقت اسقدر غالب ہوتا ہی کہ عام معاملات دہباوی میں بغیر ایسے قانون کے قائم کیئے از حد دشواری پیدا ہونی منگ اتر ہر شخص ولدالحرام تصور کیا جاتا جب تک وہ ثبوت کافی نسبت اپنے ولدالحلال ہونے کے ندیتا تو معاملات وراثت میں ادنیٰ امر کے ثابت کرنے کے لیئے بے انتہا دشواری پیدا ہوتی اور عدالت میں ہر شخص غیر مستحق وراثت قرار پاتا اور اسی طرح پر اور صورتوں کے لیئے بھی ایسی ہی وجوہ ہو سکتی ہیں جنکا بیان یہاں فضول ہی — لیکن اسقدر بیان کرنا ضرور ہی کہ ثبوت قطعی ایک اعلیٰ قسم کی شہادت ہی اور اس وجہ سے اُسکو قطعی قرار دیا ہی *

مائع تقریر مخالف نو پورے طور پر جبکہ ہم دفعہ ۱۱۵ کی شرح

لکھینگے بیان کریں گے لیکن یہاں اسقدر بیان کرنا ضرور معلوم ہوتا ہی کہ مائع تقریر مخالف

نوعیت مائع تقریر مخالف

کو صدق و کذب کسی واقعہ سے کچھ علاقہ نہیں ہی بلکہ بلا لحاظ صداقت مضمون جب کوئی اقبال وقعت مائع تقریر مخالف کی رکھتا ہو تو اُس اقبال کے مخالف شہادت داخل نہیں ہو سکتی مہلاً تمثیل متعلقہ دفعہ ۱۱۵ کے دیکھنے سے یہ ظاہر ہوگا کہ بلا لحاظ اس امر کے کہ وقت بیع زید کو استحقاق بیع رافع میں تھا یا نہیں عدالت مخالف اُس اقبال کے جو کہ بیع نامہ میں منجانب زید کے داخل ہی زید کو اپنے اقبال ملکیت کی تکذیب کی غرض سے شہادت داخل نہ کرنے دیگی بلکہ اُس خاص مقدمہ میں یہ تصور کریگی کہ زید کو وقت بیع استحقاق بیع کرنے جائداد متنازعہ فیہ کا تھا *

پس مائع تقریر مخالف گویا کہ ایک قسم کا دندیل شکن جواب ہی مثلاً مثال مذکور میں زید بائع سے یہ کہا جاسکتا ہی کہ اگر تمکو اختیار بیع نہ تھا تو تم نے بیع کیوں کی — اور اب تم خود جب بیع کرچکے تو ہم اس بات کو نہیں سنتے کہ تمکو وقت بیع اختیار واقع میں تھا یا نہیں — جیسا کرو گے ویسا پاؤ گے — لیکن ثبوت قطعی ہمیشہ صداقت سے تعلق رکھتا ہی اور ہمیشہ اُس میں قیاس صداقت ہوتا

دفعہ ۳۱ میں جو اشارہ نسبت ”و اُن احکام کے جو ایکٹ ہذا میں بعد ازیں مندرج ہیں“ ہی وہ دفعات ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷ سے تعلق رکھتا ہے اور سوائے اُن دفعات کے اور کسی جگہ ایکٹ ہذا میں اقبال کو صراحۃً یا کلی وقعت مانع تقریر مخالف کی نہیں دی گئی ہے۔ گو مانع تقریر مخالف اور ثبوت قطعی میں جیسا کہ بیان ہو چکا ہے فرق ہے لیکن اثر اور نتیجہ دونوں کا بمقابلہ شخص خاص کے ایک ہی ہوتا ہے یعنی اُن کے مضمون کے خلاف شہادت داخل نہیں ہو سکتی لیکن ثبوت قطعی تمام اشخاص کے مقابلہ پر بلا لحاظ فریق ہونے مقدمہ کے فاطق شہادت ہے اور مانع تقریر مخالف صرف اُس شخص کے مقابلہ پر فاطق ہے جس کے فعل کی وجہ سے مانع تقریر مخالف قائم ہوا مثلاً اہم ازدواج میں زید کا پیدا ہونا یا گزت اُف اندیا کا اشنہار تمام دنیا کے مقابلہ پر ثبوت قطعی ہے اور مانع اذخال شہادت خلاف ہے لیکن مثیل دفعہ ۱۱۵ میں بیع نامہ میں زید کا یہ لکھ دینا کہ جائیداد مبیعہ اُس کی تھی صرف اُس زید کے مقابلہ پر ایک ایسے مقدمہ میں جو وہ بمقابلہ مشنری عمرو کے واسطے دلا پانے اُس جائیداد کے دائرہ کرے مانع تقریر مخالف ہے اور اثر ثبوت قطعی کا رکھتا ہے لیکن اشخاص غیر کو اختیار ہے کہ کسی مقدمہ میں اِس امر کی شہادت دے سکیں کہ زید کو وقت بیع کے اُس جائیداد مبیعہ پر ملکیت حاصل نہ تھی۔۔۔ العرض ثبوت قطعی مبنی ہوتا ہے قیاس صداقت پر اور مانع تقریر مخالف حجت الزامی بلا لحاظ صداقت ہے *

الفاظ دفعہ ۳۱ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ہر صورت میں اقبال

وقعت مانع تقریر مخالف کی نہیں رکھتا مثلاً جبکہ دو شخصوں نے ملکر بغرض مغلوب کرنے ایک شخص ثالث کے کوئی بیانات ایک مقدمہ

اقبال ہر صورت میں مانع تقریر مخالف نہیں ہے

میں کیئے ہوں اور بعد ازاں اُن دونوں شخصوں کے مابین کوئی فالش ہو تو ہر ایک فریق کو اختیار ہے کہ اُس فالش میں یہہ امر ثابت کرے کہ اُن کا بیان سابق جھوٹا تھا اور بغرض فریب دینے اور مغلوب کرنے شخص ثالث کے کیا گیا تھا پس اقبال سابق ایسی صورت میں ہر فریق

اقبال کنندہ کے مقدمہ ثانی میں وقعت مائع تقریر مخالف کی نہیں رکھتا اور اُس کے خلاف شہادت داخل ہو سکتی ہی ۳ *

اسی طرح پر ایک مقدمہ میں امر تنقیح طلب یہ تھا کہ ابا جائداد کا مالک اصلی مدعی ہی یا اُسکی ماں مدعی نے چند مقدمات سابق میں یہہ اقبال کیا تھا کہ اُسکی ماں مالک اصلی ہی اور دو مقدمہوں میں جو کہ اُسکی ماں نے واسطے لکان کے اس بنا پر کہ اُسنے اپنے بیٹے مدعی سے جائداد خرید لی ہی دائر کیئے تھے مدعی نے بطور اپنی ماں کے مختار کے اُسکے دستخط کیئے تھے — ایک ایسی دگرو میں جو بمقابلہ مسماۃ کے تھی وہ جائداد نیلام ہوئی اور مدعی نے واسطے دلانے جائداد کے اُس بناء پر نالش کی کہ اُسنے جائداد کو صرف رهن اپنی ماں کے پاس کیا تھا اور زر رهن ادا ہو چکا ہی — اسقدمہ میں یہہ تجویز ہوا کہ اقبالات مدعی بمقدمات سابق مذکور بطور شہادت کے اُسکے مقابلہ پر داخل ہو سکتے ہیں لیکن اُن اقبالات کی وقعت مائع تقریر مخالف کی نہیں ہی کیونکہ وہ اقبال مشتري سے نہیں کیئے گئے تھے اور نہ کوئی ایسا ثبوت ہی کہ اُن فریقوں کو جو کہ اُن اقبالوں کو مائع تقریر مخالف نہرانا چاہتے ہیں خبر اُن اقبالوں کی ملی یا اُنکی وجہ سے کسی قسم کا اُنکو دھوکا ہوا یا اُنہوں نے اُن اقبالوں کے پورے پر جائداد خریدی ہو ۴ *

اقبال بایع نسبت وصول یابی زرئمن کے متن دستاویز میں یا روبرو حاکم رجستري ۵ کے یا کسی راضینامہ میں نسبت وصولیابی زر معاوضہ کے ۶ مائع تقریر مخالف کی وقعت نہیں رکھتا اور بایع کو خود کسی نالش میں اختیار اس امر کا ہی کہ اپنے اقبال کی تکذیب کرے اور اُسکے لیئے شہادت پیش کرے — اور اسی طرح پر دینا ایک حصہ منافع کا مدعا علیہ کو یا ایک پتواری کے روزنامچہ پر جسمیں کہ مدعا علیہ کا نام بطور مشتري

۳ رامدرن سنگھ بنام مسدقہ پیران پیادی ریکالی جلد اول صفحہ ۱۵۱ سیفہ دیروانی

۴ چندر سیفہ چکرپتی کرسچین بنام پیادے موہن دت ریکالی جلد ۵ صفحہ

۲۰۹ سیفہ دیروانی

۵ کر پرشاد بنام نادا منصفہ ہائی کورٹ مالک مغربی و شمالی مورخہ ۱۵

۱۸۶۶ ع نمبر ۹۲۳ ع اس سنہ ۱۸۶۶ ع

۶ چودھری دیوی پرشاد وغیرہ بنام چودھری دولت سنگھ جلد ۳ نور الدین اپیل

کے لکھا ہوا ہی دستخط کرنا ایسا اقبال نہیں ہی جسکی وقعت مانع تقریر
مخالف کی ہو * ۷

یہاں تک نسبت اقبالات کے جو کچھ بیان ہوا ہی وہ مقدمت دیوانی
سے متعلق ہی اور دفعات ۶۰۶ و ۲۳۷ و ۳۲۳ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰
سنہ ۱۸۷۲ ع سے قانون نسبت اقبالات موثر مقدمات فوجداری ظاہر ہوگا۔
لیکن ایسا اقبال وکالتاً جائز نہیں بلکہ اصلتاً کرنا ضرور ہی * ۸
واضح رہے کہ دفعات مذکور ضابطہ فوجداری میں جو اقبال جرم کا ذکر
ہی وہ اقبالات عدالتی ہیں اور اس وجہ سے نالائق ہیں لیکن ملزم نے
بیرون عدالت جو کچھ اقبال کیئے ہوں اُسکے خلاف شہادت دینے کا
منصب ملزم کو حاصل ہی * ۹

بیانات اُن اشخاص کے جو

گواہی میں طلب نہیں

ہو سکتے ہیں

دفعہ ۳۲ بیانات تحریری یا

زبانی واقعات متعلقہ کے جو

کسی شخص متوفی نے کیئے

ہوں یا ایسے شخص نے جو

کہ پایا نہیں جاتا ہی یا نا قابل اداے

شہادت کے ہو گیا ہی یا بدون کسی قدر

توقف یا خرچ کے جسکو روا رکھنا نظر

بحالات مقدمہ عدالت کو نا مناسب معلوم

بیانات اشخاص متوفی
یا مفقود الذہن وغیرہ
سورتوں میں قابل ادخال
شہادت ہیں

ہو عدالت میں حاضر نہیں کیا جاسکتا ہی فی نفسہ صورتہائے مفصلہ ذیل میں واقعات متعلقہ ہیں :-

اس کتاب کے مقدمہ میں مجمل طور پر یہہ بیان ہوچکا ہی کہ سنی سنائی شہادت اصول عام قانون شہادت کے موافق قابل ادخال نہیں ہی اور مضمون دفعہ ۶۰ — ایکٹ ہذا سے ظاہر ہوگا کہ واصعان قانون نے بھی اسی اصول کو لازمی قرار دیا ہی یعنی اگر کوئی گواہ کسی واقعہ کی نسبت شہادت دے تو لازم ہی کہ اگر وہ واقعہ ایسا ہو کہ جو دیکھا جاسکتا ہو تو گواہ چشم دید کا بیان داخل شہادت ہوسکتا ہی اور اگر وہ واقعہ ایسا ہو جو سنا جاسکتا ہو نو اُس گواہ نے خود اُسکو سنا ہو — الغرض جس حواس سے وہ واقعہ (جسکی نسبت شہادت دیجاتی ہی) متعلق ہو لازم ہی کہ ایسے گواہ کے اظہار لیئے جاویں جسنے اپنے حواس سے خود اُس واقعہ کو معلوم کیا ہو ورنہ کسی اور قسم کے گواہ کی شہادت بوجہ ہونے سنی سنائی شہادت کے قابل ادخال نہیں ہی — لیکن بعضی ایسی صورتیں واقع ہوتی ہیں کہ قاعدہ عام دفعہ ۶۰ ایکٹ ہذا سے قانون نے اُنکو بری کر دیا ہی اور دفعہ ہذا گویا کہ وہ صورتیں بیان کرتی ہی جو کہ قاعدہ عام مندرجہ دفعہ ۶۰ سے مستثنیٰ ہیں — اور جن صورتوں میں سنی سنائی شہادت خواہ بطور بیان زبانی کے ہو یا تحریری کے قابل ادخال تصور کیگئی وہ صورتیں اس دفعہ میں بیان ہوئی ہیں اور صورتیں اصول دوم مذکورہ مقدمہ کتاب ۹ ہذا سے مستثنیٰ ہیں اور شہادت بلواسطہ ہیں جنکا ذکر شجرہ تقسیم شہادت میں مندرج ہی ! *

یہہ ظاہر ہی کہ کوئی شہادت جو متعلق واقعہ متعلقہ کے نہو وہ کسی حالت میں قابل ادخال نہیں ہی پس سنی سنائی شہادت بھی جس کو چند صورتوں میں اس دفعہ نے قابل ادخال قرار دیا ہی لازم ہی کہ متعلق واقعہ متعلقہ کے ہو *

اس قسم کے بیانات اشخاص مفصلہ کے قابل ادخال ہیں :-

۱ — شخص متوفی کے *

۲ — ایسے شخص کے جو پایا نہیں جاتا *

۳ — ایسے شخص کے جو قابل ادائے شہادت

کے اشخاص کے بیان شہادت
میں داخل کر سکتے ہیں

ہو گیا ہو *

۴ — ایسے شخص کے جو بدون توقف یا خرچ کے عدالت میں حاضر

نہیں کیا جاسکتا ہی *

اور ہر حالت میں یہ امر ضروری ہی کہ شخص بیان کنندہ ایسا ہو کہ اگر زندہ ہوتا تو قابل ادائے شہادت قانوناً حسب دفعہ ۱۱۸ — ایکٹ ۱۸۵۷ کے تصور ہونا ورنہ اُس کا بیان قابل اعتبار نہیں — بیانات اشخاص متذکرہ بالا قبل اس کے کہ قابل ادخال شہادت تصور ہوں لازم ہی کہ مفصلہ دیل آتھ صورتوں میں سے جن کا قانون کے متن میں نمبر وار ذکر ہی کسی نہ کسی میں آتے ہوں :-

(۱) جبکہ بیان ایسے شخص کا بابت

وجہ اُسکی وفات کے ہو

یا بابت کسی حالات اُس

جبکہ بیان متعلق وجہ
وفات ہو

معاملہ کے ہو جو منتج اُسکی وفات کا ہو

اور ایسے مقدمات میں ہو جن میں کہ

وجہ اُس شخص کی وفات کی زیر تجویز

ہو *

ایسے بیانات واقعات متعلق ہیں عام

اس سے کہ اُن بیانات کا کرنے والا شخص

بہر وقت اُن کے ظاہر کرنے کے اندیشہ اپنی

وفات کا رکھتا ہو یا نہیں اور عام اس سے کہ کسی نہج کی نوعیت اس کا درواٹی کی ہو جس میں کہ وجہ اسکی وفات کی زیر تجویز ہی *

یہ فقرہ صرف قسم اول اشخاص متذکرہ بالا یعنی ایسے شخصوں کے بیانات سے جو کہ مرچکے ہوں متعلق ہی اور کوئی بیان اُس قسم کا جس کا ذکر اس فقرہ میں ہی قبل موت شخص بیان کنندہ کے قابل ادخال نہیں — اور واضح رہے کہ واسطے ادخال ان بیانات کے دو شرطیں لازمی ہیں: —

اول — یہ کہ ایسے بیانات جس مقدمہ میں داخل کرنے منظور

ہوں وہ ایسا مقدمہ ہو جس میں کہ بیان کنندہ کی وجہ وفات کی زیر تجویز ہو یعنی یہ بات دریافت کرنی منظور ہو کہ وجہ

شرایط ادخال بیان
وجہ وفات

اُس کی موت کی کیا تھی *

دوم — یہ کہ وہ بیان ہو بابت وجہ اُس کی وفات کے یا بابت

کسی حالات ایسے معاملات کے جو منتج اُس کی وفات کا ہوا ہو *

پس ظاہر ہی کہ ہر قسم کے مقدمہ اور ہر حالت میں جو

ماسوائے شرائط متذکرہ بالا کے ہو ایسے بیانات قابل ادخال شہادت نہیں

ہیں *

اُس شخص کو جو کہ ایسے بیانات اشخاص متوفی کو شہادت میں

داخل کرانا چاہتا ہی لازم ہی کہ نبوت اُس شخص بیان کنندہ کی

وفات کا دے (دیکھو دفعہ ۱۰۲ — ایکٹ ہذا) ورنہ وہ بیان قابل ادخال

نہوگا *

جزو ثانی ضمن ہذا دفعہ ہذا میں یہ صاف طور سے بیان کر دیا گیا

ہی کہ ایسے بیانات متعلق شمار کیئے جاوینگے حوالہ شخص متوفی بیان

کنندہ کو وقت بیان توقع موت کی ہو یا نہ ہو اور مقدمہ جسمیں کہ وہ بیانات داخل کرنے منظور ہیں کسی قسم کا مقدمہ ہو چنانچہ متبادل الف دفعہ ہذا میں فوجداری اور دیوانی دونوں کی مثالیں مندرج ہیں پس صرف شرائط متذکرہ بالا پر لحاظ رکھ کر بیانات اشخاص متوفی ہر قسم کے مقدمات میں داخل ہو سکتے ہیں لیکن جیسا کہ نسبت اقبالات کے شرح دفعہ ۲۱ میں ہم لکھ آئے ہیں اُسی طرح پر بیانات اشخاص متوفی کی نسبت بھی ضرور ہی کہ حتی الوسع پورا مقصد بیان کنندہ کا معلوم ہو کیونکہ اگر کوئی شخص جزو بیان کر کے باقی کو بیان نہ کر سکا ہو تو اُس بیان کی وقعت باعتبار شہادت کے کم ہو جاوے گی *

حسب دفعہ ۱۲۱ ضابطہ فوجداری پولیس کا افسر بیان وقت وفات کی نسبت شہادت دیسکتا ہے — اس قسم کے بیانات متوفی کے داخل کرنے اُنکی وقعت قائم کرنے میں عدالتوں کو نہایت احتیاط لازم ہے کیونکہ اکثر اس قسم کے بیانات اُن شخصوں کے ہوتے ہیں جنکو کہ کوئی ضرر شدید پہنچا ہو اور شخص مجروح کا ذہن ایسی حالتوں میں پورے طور پر اپنا کام نہیں دیتا اور خیالی باتوں کو اکثر اصلی تصور کرتا ہے اور علاوہ اسکے بعض صورتوں میں مرتے وقت بھی بعض ایسی طبایع جنکو خوف خدا کم ہے یا جنمیں غصہ اور کینہ وری یا خیال عزت خاندان بہت قوی ہوتا ہے مرتے وقت بھی جھوٹ بولنے میں عار نہیں کرتے بشرطیکہ ایسے جھوٹ بولنے سے شخص بیان کنندہ کے مرنے کے بعد اُسکے دشمن پر کوئی آفت نازل ہو یا اُسکے خاندان کی حرمت باقی رہتی ہو اور یہہ بھی واضح رہے کہ گو قانوناً ایسے بیانات شخص متوفی کو جسکو وقت بیان موت کے توقع نہ ہو قابل ادخال ہیں لیکن تاہم عدالتوں کو ہمیشہ اس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ متوفی بیان کنندہ کو اپنے مرنے کی توقع تھی یا نہیں کیونکہ اگر اُسکو مرنے کی توقع نہ تھی تو اُس بیان کی وقعت باعتبار شہادت بہ نسبت ایسے بیان کے جو بحالت توقع موت کے کیا گیا ہو بہت کم تصور ہوتی ہے اس وجہ سے کہ جس شخص کو بچنے کی توقع نہیں ہوتی اور اس دنیا میں رہنے کی امید نہیں رہتی

تو اُسکو جھوٹ اور فریب کے بیان کرنے میں چندان غرض نہیں ہوتی بلکہ اُن لوگوں کو جو کہ مرنے کے بعد ایک حالت مابعد کے مقررہ میں موت کا فریب ہونا ایک وجہ سمجھ بولنے کی ہوتی ہی جو اُنکے ذہن میں فوجی ہوتی ہی کیونکہ اپنے خالق کے سامنے حاضر ہوتے وقت اخیر نعل جھوٹ بولنا گناہ تصور کرتے ہیں *

(۲) جبکہ وہ بیان اُس

شخص نے اپنے معمولی کاروبار کے اثناء میں کیا ہو اور

جبکہ بیان یا داخلہ اثناء کاروبار معمولی میں کیا گیا ہو

بالخصوص اُس صورت میں جبکہ وہ کوئی ایسا داخلہ یا یادداشت ہو جو اُس نے اپنے کاروبار یا پیشہ کے کام کی معمولی بھیجات میں لکھی ہو یا رسیدات ہوں جو اُس نے بابت وصول یا بی زد نقد یا مال یا کفالت المال یا کسی قسم کی جائداد کے لکھی ہوں یا اُنپر اپنے دستخط کیئے ہوں یا دستاویزات مستعملہ تجارت ہوں اور اُس نے اُنکو لکھا ہو یا اُنپر دستخط کیئے ہوں یا کسی خط یا اور ایسی دستاویز کی تاریخ ہو جسپر بقاعدہ معمولی تاریخ لکھی جاتی ہی اور اُسکو اُس نے لکھا ہو یا اُسپر دستخط کیئے ہوں *

وجہ اس قسم کی شہادت کے اداخل کی بہہ معلوم ہوتی ہی

کہ بصورت فہولے کسی بد فیتی کے ایک قیاس

اغلب اس بات کا پیدا ہوتا ہی کہ جتر داخلہ

روزمرہ کے معمولی کاروبار پیشہ میں کینہ

وجہ اداخل اس قسم
کی شہادت کی

جاتے ہیں وہ صاحب ہیں اس لئے کہ روزمرہ کے کاروبار میں جس میں

صحت حساب کی منظور ہوتی ہی سچ لکھنا زیادہ آسان ہی بہ نسبت

ایک جھوٹ امر ایجاد کر کے لکھنے کے علاوہ اسکے ایسے داخلجات ایک

سلسلہ ہونے ہیں اور داخلجات میں اگر ایک میں بھی غلطی ہو تو

کل حساب میں غلطی ہو جانی ہی اور چونکہ اکثر داخلجات کی

مطابقت مختلف اشخاص کیا کرتے ہیں تو غلطی آسانی سے کھل جاتی

ہی واضح رہے کہ قبل اسکے کہ اس قسم کے داخلجات شہادت میں پیش

ہوسکیں اُس شخص کو جو کہ اُنکو شہادت میں پیش کرنا چاہتا ہی ثابت

کرنا چاہیئے کہ وہ داخلجات اسے شخص کے کیئے ہوئے ہیں جسکا ذکر ہم

ممبر وار اس دفعہ کی شرح کے شروع میں کر آئے ہیں اور گو ایک ہدا میں

صریح طور پر اس قسم کے بیانات کے داخل کرنے کی نسبت کوئی شرایط

نہیں لگائی گئی ہیں تاہم عدالتوں کو اس قسم کی شہادت کی وقعت قائم

کرنے میں امور مفصلہ ذیل کا خیال رکھنا چاہیئے :-

امر اول — یہ کہ وہ شخص جس نے وہ بیان یا داخلہ جسکا ذکر

فقہ دوم دفعہ ہذا میں ہی کیا ہو واقفیت

ذاتی اُس امر سے جسکی نسبت اُس نے بیان

یا داخلہ کیا ہو رکھتا تھا یا نہیں مثلاً اگر کسی

امور جن سے وقعت اس قسم
کی شہادت کی قائم ہو سکتی ہی

شخص متوفی کے ہاتھ کا ایک حساب لکھا ہوا ہو جو کہ اُس نے کسی

دوسرے شخص کے بیان کے مطابق لکھا تھا اور جسکی رقوم جمع خرچ سے

کاتب کو ذاتی علم نہ تھا شہادت میں پیش کیا جاوے تو ایسا حساب کوئی

شہادت اُس جمع خرچ کی جو اُس حساب میں مندرج ہی نہیں قرار

داسکتا اس وجہ سے کہ فی الحقیقت وہ داخلہ یا بیان اُس شخص کا

نہیں ہی جسکے ہاتھ کا وہ لکھا ہوا ہی بلکہ اُس نے ایک شخص غیر کے

اعتماد پر بلا علم صحت واقعہ کے لکھا تھا *

امر دوم — یہ کہ وہ داخلہ ہمزمانہ ہو اُس واقعہ کے جس کے کہ وہ متعلق ہی مثلاً اگر وہ داخلہ متعلق کسی رقم خرچ کے ہو یا خرید کے ہو تو وہ اُسوقت لکھا گیا ہو جبکہ وہ رقم خرچ کی گئی یا وہ شی خریدی گئی ہو اور اگر اُسوقت نہ لکھا گیا ہو تو تھوڑے عرصہ کے بعد لکھا گیا ہو اس وجہ سے کہ ایسے داخلے جو کہ بہت عرصہ کے بعد کیئے جاتے ہیں اُنکا چنداں اعتبار نہیں ہوتا کیونکہ ادبی ادبی معاملات بیع و شراء میں جو کہ روزمرہ واقع ہوتے رہتے ہیں اگر بہت عرصہ کے بعد داخلہ کیا جاوے تو وہ قابلِ وقت نہیں ہوتا *

امر سوم — یہ کہ داخلے یا بیانات اشخاص مندرجہ بالا کے جو کہ اثناء کاروبار میں کیئے جاتے ہیں شہادت میں صرف اُسقدر جستدر کہ اُس شخص کے روزمرہ کے کاروبار کے متعلق ہو قابلِ ادخال ہیں اور اگر کوئی اور امور اُس میں بیان کیئے گئے ہوں جو کہ متعلق داخلہ کنندہ کے فرض کے نہیں تو وہ کچھ شہادت اُن زائد امور کی نہیں ہوتے — مثلاً ایک شخص جسکا کار منصبی صرف کسی امیر شخص کے مودیخانہ کا حساب لکھنا ہی اپنی حساب کی کتاب میں علاوہ روزمرہ کے مودیخانہ کے خرچ کے اور ایسے بیانات لکھدے جو اُس کاتب کے منصب سے تعلق نہیں رکھتے تو گو یہ داخلجات نسبت رقومات مودیخانہ قابلِ تسلیم ہیں تاہم باقی اور بیان مندرجہ کتاب حساب قابلِ تسلیم نہیں *

یہ فقرہ دفعہ ہذا زیادہ تر اُن قیاسات پر مبنی ہی جنکا ذکر دفعہ ۱۱۳ — ایکٹ ہذا میں علی الخصوص تمثیل (و) میں کیا گیا ہی — مگر واضح رہے کہ جو تین امور اوپر بیان ہوئے ہیں وہ حسب منشاء ایکٹ ہذا واسطے قابلِ ادخال کرنے اس قسم کی شہادت کے لازم نہیں ہیں الا اُن پر لحاظ کرنے سے اس قسم کی شہادت کی وقعت قائم کرنے میں مدد ملیگی اور جو داخلجات کہ اُن شرائط سے موافق ہوں اُنکی وقعت بدرجہا بہتر ہی بہ نسبت اُن داخلجات کی وقعت کے جو کہ اُنکے موافق نہوں دفعہ ہذا کی تمثیلات (ب) (ح) (د) (ز) اور (ی) اس ضمن سے متعلق ہیں اور اُن پر غور کرنے سے قانون مندرجہ دفعہ ہذا صاف

طور پر سمجھ میں آویگا — تمثیل (ج) دفعہ ۲۱ — ایکٹ ۱۹۳۸
 ہی دفعہ ۱۱ کی تمثیل (ز) سے مطابقت رکھتی ہے *

(۳) جبکہ وہ بیان مضر

حق متعلقہ زر نقد یا ملکیت

جبکہ بیان مضر حق
 بیان کنندہ ہو

ایسے شخص کا ہو جس نے کہ وہ بیان کیا یا
 ایسا ہو کہ در صورت اُس کے راست ہونے کے
 وہ اُس کے باعث سے مستوجب نالاش فوجداری
 یا نالاش ہرجہ کا ہوتا *

تیسری قسم اُن اقسام شہادت کی جنکو کہ دفعہ ۱۱ نے قابل اذخا
 کیا ہے اس فقرہ میں بیان کی گئی ہے یعنی وہ بیانات یا داخلات
 جو کہ مضر حق کسی شخص بیان کنندہ کے ہوں (جو منجملہ اُن
 اشخاص کے ہو جنکا ذکر متن دفعہ ۱۱ میں کیا گیا ہے) قابل اذخا
 شہادت ہیں *

اصول اس فقرہ کا مبنی ہے اس قیاس غالب پر کہ کوئی شخص
 مخالف اپنے فائدہ کے کوئی بیان نہیں کریگا — اس قسم کے بیانات اُسی
 اصول پر قابل اذخا ہیں جس پر کہ اقبالات کو شہادت میں داخل ہونے
 کے قابل قانون نے قرار دیا ہے ۴ لیکن اقبالات اور اس قسم کے بیانات مضر
 حق بیان کنندہ میں یہ فرق ہے کہ اقبالات صرف بمقابلہ اشخاص
 اقبال کنندہ یا اُس کے قائم مقام کے قابل اذخا شہادت ہیں اور بیانات اس
 قسم کے جنکا فقرہ ۱۱ میں ذکر ہے بمقابلہ اشخاص غیر کے بھی قابل
 اذخا ہیں خواہ وہ قائم مقام اقبال کرنے والوں کے ہوں یا نہوں *

واضح رہے کہ فقرہ ۱۱ میں بیانات جب تک کہ مفصلہ ذیل اقسام
 میں سے کسی میں نہ آتے ہوں قابل اذخا نہیں ہیں: —

۱ — مضر حق متعلقہ زر نقد *

۲ — مضر حق ملکیت *

۳ — جس سے مستوجب نالہں فوجداری کا ہو *

۴ — جس سے مستوجب نالہں ہرجہ کا ہو *

مثلاً قسم اول ہر وہ داخلہ جلت ہیں جو کہ بھی کھانہ حساب میں

وصول کی مد میں دالے جاویں *

قسم دوم وہ بیانات یا داخلجات ہیں جن سے نوعیت قبضہ جائداد غیر منقولہ کی کم حیثیت قرار پاوے مثلاً بیان ایک معافدار کا کہ اُسکی زمین مالکدار ہی یا شریک کا بیان کہ وہ رعیت ہی یا کاشتکار موروثی کا بیان کہ وہ غیر موروثی ہی — قسم سوم اور چہارم صنف ہیں اور لچھے مثال دینے کی ضرورت نہیں *

یہہ امر ظاہر ہی کہ جب داخلجات یا بیانات تحریر ہوئے تو قابل اُسکے کہ وہ قابل ادخال تصور ہوں لازم ہی کہ ثبوت کافی اُس امر کا دیا جاوے کہ اُس شخص کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہی کہ جسکے حق کے مضر وہ بیان یا داخلہ ہی *

ایک قسم کے بیانات یا داخلجات ایسے ہوتے ہیں کہ ظاہر مضر حق

کاتب ہوتے ہیں لیکن فی الحقیقت مفید اُسکے ہوتے ہیں اس قسم کے تمام بیانات و داخلجات میں کہ جو بنفسہ تنہا اُس مطالبہ کی شہادت ہوتے ہیں جسکے جزو کے وصول یا بی کا داخلہ ہوتا ہی اور سوائے اُن داخلجات کے

داخلجات جو ظاہر میں مضر حق کاتب ہیں لیکن حقیقت میں مفید اُسکے حق کے ہوتے ہیں

اُس مطالبہ کے اور کوئی شہادت نہیں ہوتی مثلاً داخلہ جسکا مطلب وصولیابی سود ہو اور جو نسبت کسی ایک ایسے مطالبہ کے لکھا گیا ہو جسکا اور کوئی ثبوت نہیں یا وہ عبارت ہائے ظہری جو پشت تمسکات پر سود یا اصل کے جزو کی وصولیابی کے مضمون کی ہوں اور جن سے وہ مطالبہ قانون تمدنی سے بچ جاتا ہی *

ایکت ہذا نے اس قسم کی عبارتوں کو قابل ادخال تصور کیا ہی لیکن

چونکہ دفعہ ۲۱ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع کے موافق ایسے داخلہ یا عبارات

ظہری کی وجہ سے ایام تعادی میں مطالبہ بیع جتنا ہی تو لازم ہی کہ ہر حالت میں یہ ثابت کیا جاوے کہ کس وقت زر مندرجہ عبارت ظہری اند کیا گیا تھا اور اُسوقت ایام تعادی باقی تھے یا نہیں اور اُس پر بھی غور کرنا چاہیئے کہ وہ عبارت ظہری فریباً اُس غرض سے تو نہیں لکھی گئی ہی کہ قانوناً کل مطالبہ مابین میعان ہو جاوے *

اس فقرہ کی شرح ختم کرنے سے پہلے اس قدر بیان کرنا ضرور معلوم ہوتا ہی کہ جبکہ کوئی داخہ ایسا ہو کہ جسکا صرف ایک جزو خلاف اور مضر کاتب کے ہو تو باقی جس سے کوئی اور امر شہادت ثابت ہوتا ہو وہ جزو قابل ادخال نہوگا جب تک کہ واسطے سمجھئے اُس جزو مضر حق کاتب کے دوسرا جزو بر بناء لازمی نہو — مثلاً ایک مقدمہ میں یہ بحث تھی کہ زید کی کبا عمر ہی اُس مقدمہ کی شہادت میں ایک کتاب پیش کی گئی جس میں ایک دایہ متوفیہ اپنی اجرت کا حساب مندرج رکھتی تھی اور اُس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ زید کی ماں کو فلان تاریخ جاکر حنایا اور اُسکے آگے دوسرے خانہ میں لکھا تھا کہ اجرت وصول پائی — اس مقدمہ میں یہ بحث پیش ہوئی کہ آیا صرف بیان دایہ نسبت وصولیابی اپنی اجرت کے شہادت میں داخل ہو سکتا ہی یا پورا بیان نسبت جنازہ زید کی والدہ کے بھی اور تاریخ ولادت زید کی — اس مقدمہ میں یہ قرار پایا کہ صرف الفاظ وصولیابی سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ کس بات کی اجرت وصول پائی پس پورا داخلہ معہ بیان ولادت زید قابل ادخال قرار پایا *

(۲) جبکہ اُس بیان میں

اظہار رائے کسی شخص قسم

جبکہ بیان متعلق استحقاق عام یا رسم وغیرہ ہے

مذکورہ بالا کا نسبت موجودگی کسی استحقاق عام یا رسم یا معاملہ متعلقہ غرض خلائق یا غرض عام کی ہو اور یہ قیاس غالب ہو کہ در صورت اُسکی موجودگی کے وہ شخص اُسکی

موجودگی سے اطلاع رکھتا تھا اور وہ بیان اُس استحقاق یا رسم یا معاملہ کی نسبت نزاع پیدا ہونے سے پہلے کیا گیا تھا *

واسطے قابل ادخال ہونے شہادت مصرحہ فقرہ ہذا کے شرایط ذیل

لازم ہیں :-

۱ — وہ بیان اور رائے ایسے شخص کی ہو

جسکا متن دفعہ ہذا میں ذکر ہی *

اس قسم کی شہادت
ادخال ہونے کی شرط

۲ — متعلق ہو کسی استحقاق عام یا رسم عام یا معاملہ متعلقہ غرض

خلائی یا غرض عام سے *

۳ — بیان کنندہ رائے غالباً اُس سے واقفیت رکھتا ہو *

۴ — ابسا بیان قبل شروع نزاع ہوا ہو *

شرط اول یعنی رائے کو قابل ادخال تصور کرنے کی وجہ یہہ ہی

کہ ابتدا ایسے حقوق کی جنکی نسبت وہ رائے ہی ایسی قدیم ہوتی ہی

اور وہ حقوق ایسے ہوتے ہیں کہ شہادت بلا واسطہ وجود ایسے حقوق کی

شان حاصل ہوتی ہی اور نیز ایسی معروف باتوں کا ثبوت خاص

لینے کی کچھ ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ ایسے عام امور ہر شخص کو

معلوم ہوتے ہیں اس وجہ سے کہ سب لوگ اُن کا بیٹھ کر آپس میں

ذکر کرتے ہیں اور چونکہ وہ بلا کسی طرفداری ذاتی کے ہوتے ہیں تو

اُن کی نسبت جو اشخاص مجمع کی رائے قائم ہوتی ہی وہ ضرور

صداقت پر مبنی ہوتی ہی ورنہ کسی رسم کو عام شہوت نہیں

ہوسکتی — اور جب کہ لوگ متفق الرائے ہوتے ہیں رسم وقوع پذیر

ہوتی ہی اور ہر فرد شخص جو ملکر اپنے تئیں ایک معنی کر قابم کرنے

والا اُس رسم کا سمجھتے ہیں *

نسبت شرط دوم کے واضح رہے کہ اس قسم کی شہادت نسبت خانگی

حقوق اشخاص خاص کے قابل ادخال نہیں کیونکہ عوام الناس کسی شخص

کے حالات سے واقف نہیں ہوتے اور اس لئے اُن کے بیان قابل وقعت

نہیں سمجھے جاسکتے *

نسبت شرط سوم کے ظاہر ہی کہ جب تک کہ وہ شخص جس کی رائے ثابت کرنی منظور ہی ایک ایسی حالت میں نہ ہو کہ جس سے اُس کو خاص واقفیت پیدا ہوتی ہو تب تک اُس کی رائے کی کچھ وقعت نہیں ہونی مثلاً اگر کسی خاص برادری کی رسم و رواج کی بحث ہو تو اُس برادری کے شخص کا بیان زیادہ تر قابلِ وقعت ہوگا بہ نسبت بیان ایک ایسے شخص کے جو کہ اُس برادری کا نہیں ہے *

شرط چہارم بی وجہ یہ ہے کہ وہ رائے جو قبل ابتداء کسی نزاع کے بیان کی جاتی ہے وہ غالباً بلا طرفداري یا بلا خوف کذب ظاہر کی جاتی ہے اور نزاع کے شروع ہوتے ہی تمام وہ لوگ جن کا کہ ایسی رسم سے نقصان یا فائدہ ہونا ہو فریقوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں اور ہر ایک اپنی اپنی رائے رکھنے لگتا ہے اور بلا کافی دیانیت کے ظاہر کرنا ہی *

واضح رہے کہ ابتداء نزاع سے مقدمہ مراد نہیں ہے بلکہ شروع اول اُس جھگڑے کا مراد ہے جس کا کہ نتیجہ یہ ہے مقدمہ ہوا ہے جس میں یہ بحث ہے -- تمثیل (ط) فقرہ ثلث سے متعلق ہے اور اُس سے معلوم ہوگا کہ حقوق عام کس قسم کے ہو سکتے ہیں اور حقوق نسبت متجزاے آب اور حقوق تلاب و گھات اور حقوق تنعم اور حق چراگاہ وغیرہ سب ان میں شامل ہیں اور نیز اس فقرہ میں وہ حقوق شامل ہیں جو کہ زمیندار کو بعض دیہات میں حاصل ہوتے ہیں مثلاً زمیندار کا حق دو و پرجوت یا حق زمیندار نسبت لینے ابواب کے مثلاً لبنا ایک حق کا مستعملہ قیمت درختوں کے یا حق چہارم زمیندار نسبت زر ثمن اُن بیعوں کے جو کہ بلا رضامندی مالک کے کی جاویں مثلاً وہ بیع جو کہ اجراء دگري میں ہوئی ہو ۵ *

جس بیان کا اُس فقرہ میں ذکر ہے وہ بیان خواہ زبانی ہو خواہ تحریری مثلاً تحریری بیانات مندرج ہوتے ہیں دستاویزات میں مثل بیعنامجات اور ہبہ نامجات اور اظہارات گواہان اور فیصلہ جات عدالت اور روکاری ہائے عدالت اور واجب العرض اور اسناد وغیرہ میں *

(۵) جبکہ وہ بیان بابت ہونے کسی

رشتہ (^۱ پدری یا مادری یا

رشتہ ازدواجی یا تبئیت)

جبکہ بیان متعلق وجود
رشتہ داری ہو

کے فیما بین اُن اشخاص کے ہو جنکے رشتہ سے اُس شخص بیان کرنیوالے کو واقف ہونے کے وسایل خاص حاصل ہوں اور امر زیر مباحثہ کی نسبت بحث پیدا ہونے سے پہلے وہ بیان کیا گیا ہو *

اس ضمن میں شرائط مفصلہ ذیل قابل لحاظ ہیں :—

۱ بیان نسبت رشتہ کے ہو *

۲ بیان کرنے والے کو وسایل واقفیت حاصل

شرائط اہمال

ہوں *

۳ بیان قبل نزاع کے کیا گیا ہو *

دفعہ ۱۸۷۲ کی تفسیر (گ) اس فقرہ سے متعلق ہی ^۷ *

چونکہ ضمن ہذا متعلق ہی اُسی مضمون سے جس سے کہ ضمن ^۶

دفعہ ۱۸۷۲ متعلق ہی اس لیئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعد اُس

ضمن کے ان دونوں فقروں کی شرح ساتھ لکھی جاوے *

(۶) جبکہ وہ بیان بابت ہونے کسی

رشتہ (^۸ پدری یا مادری یا

یا رشتہ ازدواجی یا تبئیت)

جبکہ بیان مندرج ہو
وصیت نامہ یا کسی اور
نوشتہ میں

۶ ترمیم بموجب دفعہ ۲ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ ع

۷ مرقم چندر چند بنام متھرا ناتھ گھوس ریگلی جاد ۹ صفحہ ۱۵۱

۸ ترمیم بموجب دفعہ ۲ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲

کے فیما بین اشخاص متوفی کے ہو اور کسی وصیت نامہ یا نوشتہ میں جو اُس خاندان کے کاروبار سے متعلق ہو جس میں کہ شخص متوفی تھا یا اُس خاندان کے کسی نسب نامہ میں یا کسی کتابہ میں یا اُس خاندان کی تصویر یا اور چیز میں جس پر ایسے بیانات معمولی لکھے جاتے ہیں امر مدینہ کی نزاع پیدا ہونے سے پہلے کیا گیا ہو *

ضمن هذا میں شرایط مفصلہ ذیل قابل غور ہیں: —

۱ — بیان متعلق رشتہ ہو *

۲ — رشتہ جسکی نسبت بیان ہو مابین

شرایط ادخال

استیخاص متوفی کے ہو *

۳ — وہ بیان ایسی دستاویزوں میں مندرج ہو جنکا کہ اس ضمن میں ذکر ہی *

۴ — وہ بیان قبل نزاع کے کیا گیا ہو *

قابل غور امور جو کہ ہم شرح ضمن ۵ میں لکھے آئے ہیں انکو امور مفصلہ بالا سے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوگا کہ اُن دونوں میں کون کون سے مشترک ہیں اور کون کون سے مختلف ہیں = مشترک

مطابقت مابین ضمن ۵ و ۶ کے

بہت ہیں: —

۱ — دونوں فقرے متعلق رشتہ اشخاص کے ہیں *

۲ — دونوں بیان ضرور ہی کہ قبل نزاع کے ہوں *

امور مختلف مابین ان دونوں نفروں کے یہاں
ہیں: —

اختلاف مابین ضمن ۵
و ضمن ۶ کے

۱ — ضمن ۵ میں کوئی تبد اس امر کی

شہید ہی کہ رشتہ مابین اشخاص زندہ ہے ہو یا مردہ کے اور اس ضمن
میں لازم ہے کہ بیان نسبت رشتہ ایسے اشخاص کی ہو جو مرچکے ہیں *
۲ — ضمن ۵ میں یہ ضابطہ ہی کہ بیان کنندہ ایسا شخص ہو
جسکو وسائل خاص علم کے ہوں اور اس ضمن میں کوئی قید اس امر
کی نہیں ہے کہ بیان کنندہ کون ہو *

۳ — ضمن ۵ میں اعتبار شہادت مبنی ہی وقعت اشخاص بیان
کنندہ پر اور اس ضمن میں ان دستاویزات کی وقعت پر مبنی ہی
(جنکا ذکر اس ضمن کے متن میں مندرج ہے) بلا لحاظ وقعت ان
دستاویزات کے لکھنے والوں کے *

اس قسم کی شہادت جسکا کہ ذکر ان دونوں ضمنوں میں ہی اس
وجہ سے قانون نے شرائط مندرجہ دفعہ ۶ سے بڑی کہا ہے کہ بغیر اس
قسم کی آسانی دیئے رشتہ کی نسبت شہادت مشکل سے بہم پہونچتی
کیونکہ مقدمات میں اکثر ان رشتہ داریوں کی بحث واقع ہوتی ہے جو
رشتہ داریاں ایسے واقعات گذشتہ پر منحصر ہوتی ہیں کہ زمانہ بعید میں
واقع ہوئی تھیں اور جو معدود اشخاص کو معلوم ہوتی ہیں اور بغیر اس
قسم کی شہادت کے داخل کیئے اکثر مقدمات میں رشتہ کی شہادت بہم
نہ پہونچتی — لیکن جو شرائط کہ اوپر بیان کی گئی ہیں ان بغیر اس
قسم کی شہادت داخل نہیں ہو سکتی *

ضمن ۵ میں کوئی شرط ایسی قائم نہیں کی گئی جس سے اس
امر کی تحقیق لازم کی جاوے کہ لکھنے والوں کو جنکا ذکر اس ضمن میں
ہی کوئی خاص مسئلہ علم رشتہ داری کے تھے یا نہیں *

اس تعریف دستاویز میں جسکا ذکر دفعہ ۳ میں مندرج ہے کتبہ جات
وغیرہ داخل ہیں — نمٹیل (ل) دفعہ ۵۵ کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے
کہ لفظ رشتہ میں تمام امور نسبت ولادت و پیدائش کے شامل ہیں *

(۷) جبکہ وہ بیان کسی دستاویز

یا وصیت نامہ یا اور کاغذ

میں مندرج ہو جو کسی

جبکہ بیان متعلق معاملہ
متذکرہ دفعہ ۱۳ ضمن الف

معاملہ متذکرہ دفعہ ۱۳ ضمن (الف) سے

متعلق ہو *

اس فقرہ میں صرف دو اُس قابلِ تور ہیں :۔۔۔

۱ — یہ کہ بیان متعلق ایسے معاملہ سے

ہو جسکا ذکر ضمن الف دفعہ ۱۳ میں ہوا

ہی ۹ *

شرائط ادخال

۲ — بیان مندرج ہو کسی ایسی دستاویز میں جسکا ذکر اس فقرہ

میں ہی *

ضمن الف دفعہ ۱۳ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ وہ معاملہ ایسا ہو

کہ جس سے کوئی حق یا رسم پیدا ہوئی ہو یا اُسکا دعویٰ کیا گیا ہو یا

اُس میں تبدیل ہوئی ہو جس سے اُسکی نسبت اقبال یا اصرار یا انکار

کیا گیا ہو یا جو اُسکے وجود کا مغئر ہو — اور واضح رہے کہ حق یا رسم

جسکا ذکر ہی وہ خواہ خاص ہو یا عام یعنی رسم متعلقہ کسی خاص

خاندان کے ہو یا عام رسم ہو مثلاً حق گدھی نشینی بڑے بیٹے کا ایک

خاص خاندان کی رسم ہی اور حق شفع ایک عام رسم ۱ *

واضح ہو کہ ان ضمن ہذا کا یہہ ہی کہ شہادت نسبت حقوق رسم

و رواج کے قابلِ ادخال ہی لیکن لازمی یہہ ہی کہ وہ شہادت زبانی نہو

بلکہ مندرج ہو کسی ایسی دستاویز میں جسکا ذکر من ضمن میں ہی *

(۸) جبکہ وہ بیان چند اشخاص

نے کیا ہو اور انکے ایسے حالات

یا خیالات دلی اُس سے ظاہر

جبکہ وہ بیان متعلق حالات
یا خیالات دلی کے ہوں

ہوتے ہوں جو معاملہ متنازعہ فیہ سے متعلق ہوں *

تمثل (ن) دفعہ ۱۲ سے مضمون فقرہ ۱۲ واضح ہوگا طاہرہ یہ،
تمثل ایک نامی مقدمہ سے قائم کی گئی
ہی جو ولایت میں فیصل ہوا تھا اور واقعات

تمثل مقدمہ ولایت

جس کے یہ ہیں:—

ایک شخص نے ایک مصور سے اپنی اور اپنی جوڑو کی ساتھ تصویر
کھچوائی یہ شخص خود نہایت بد صورت تھا اور اُس کی جوڑو نہایت
حسین تھی *

جبکہ تصویر طیار ہو کر آئی تو مابین مصور اور خریدار کے معاملہ
نہو سکا اور مصور سے تصویر نہ خریدی *

مصور نے اُس تصویر کو ایک نمائش گاہ میں دیکھایا اور اُس کے
نیچے یہ الفاظ لکھے دیئے وہ ایک خوبصورت اور ایک حیوان *

یہ شخص خود اُس نمائش گاہ میں گیا اور اُس تصویر کو دیکھ کر
پہاڑ ڈالا مصور نے اُس پر ہرجہ کا دعویٰ کیا مدعا علیہ نے جواب دعویٰ
میں یہ بیان کیا کہ وہ تصویر ذریعہ ہنک مجھے مدعا علیہ کا تھی اور
اُس کے پہاڑ ڈالنے کا قانوناً مجھ کو اختیار تھا اس مقدمہ میں امر تنفیص
طلب یہ تھا کہ آیا اُس تصویر سے عوام الناس کے ذہن میں خیال ہتک
مدعا علیہ جاتا تھا یا نہیں *

بہ ثبوت اس امر تنفیص کے مدعا علیہ نے گواہ اس امر کے پیش کیئے
کہ اُنکے سامنے بہت متعدد شخصوں نے اُس تصویر کو دیکھ کر فلاں فلاں راے
ظاہر کی تھی اظہار اُن گواہوں کی نسبت بیانات حاضرین نمائش گاہ کے
قابل ادخال اس وجہ سے تصور ہوئے کہ وہ حاضرین نمائش گاہ خود
بہم نہ پہنچ سکے اور اُنکی راے معلوم ہونے سے نسبت امر تنفیص طلب
کے ایک اثر پیدا ہوتا تھا *

واضح رہے کہ یہ ضمن متعلق ہی خیال دلی سے ایک مجمع اشخاص
کے اور دفعہ ۱۳ متعلق ہی حالت ذہنی شخص واحد سے پس بیانات

نسبت غل ایک گروہ کے جنکا ایک البود میں ہونا بیان کیا جاتا ہے
ضمن ہذا کے موافق قابل ادخال شہادت ہیں اس وجہ سے کہ اُن اشخاص
کا جو کہ بھڑو میں غل مچاتے تھے طلب کرانا شہادت کے لیے محال
ہوتا ہے - اس دفعہ کے ساتھ پڑھو ضمن ۲ دفعہ ۲۱ - ایکٹ ہذا *

تمثیلات

(الف) بحث اس امر کی ہے کہ ہندہ کو عمرو
نے ہلاک کیا یا نہیں *

ہندہ اُن صدموں سے جو اُسکو اُس فعل میں
پھونچے جسکے اثناء میں اُسکا ازالہ بکارت کیا گیا مرگئی
اس مقدمہ میں بحث اس امر کی ہے کہ ازالہ بکارت
عمرو نے کیا یا نہیں *

بحث اس امر کی ہے کہ زید کو عمرو نے ایسے
حالات میں قتل کیا یا نہیں جنکی بناء پر زید کی بیوہ
کی طرف سے عمرو پر نالشی ہو سکتی ہے *

بیانات جو ہندہ یا زید نے اپنی وفات کے باعث سے
درباب قتل اور زنا بالجبر اور فعل بیجا قابل نالشی زیر
تجویز کے کیئے واقعات متعلقہ ہیں *

(ب) بحث بابت تاریخ ولادت زید کے ہے *

داخلہ روزنامچہ ایک ڈاکٹر متوفی کا جو اپنے کام کے
معمولی طریقہ میں وہ باقاعدہ رکھا کرتا تھا متضمن
اس بیان کے کہ فلاں روز وہ زید کی ما کے پاس گیا اور
اُسکا بیٹا جنایا واقعہ متعلقہ ہے *

(ج) بحث اس امر کی ہے کہ فلاں تاریخ زید کلکتہ میں تھا یا نہیں *

بیان مندرجہ روزنامچہ ایک وکیل متوفی کا جو کہ وہ اپنے نام کے طریق معنوی میں باقاعدہ مرتب رکھتا تھا متضمن اسکے کہ فلاں روز میں زید کے پاس بمقام فلاں واقعہ کلکتہ فلاں کار کی بابت مشورہ کرنے کے لیئے گیا واقعہ متعلقہ ہے *

(د) بحث اس امر کی ہے کہ فلاں جہاز بندر بنہٹی سے فلاں تاریخ روانہ ہوا یا نہیں ایک خط کسی شخص متوفی ایک سوداگر کی کوٹھی کے شریک کا کہ جس کوٹھی کے نام سے وہ جہاز کرایہ لیا گیا تھا بذمہ اسکے اڑتیوں کے جو لندن میں تھے اور جنکو مال حوالہ کیا گیا باین مضمون کہ وہ جہاز فلاں تاریخ بندر بنہٹی سے روانہ ہوا واقعہ متعلقہ ہے *

(ہ) بحث اس امر کی ہے کہ بابت ایک اراضی کے زید کو لگان ادا کیا گیا یا نہیں *

خط زید کے کارندہ متوفی کا بذمہ زید کے جسٹایہ مضمون ہے کہ میں نے زید کے حساب میں لگان وصول کیا اور زید کے حکم سے اپنے پاس رکھا واقعہ متعلقہ ہے *

(و) بحث اس امر کی ہے کہ زید اور ہندہ کا ازدواج بطور جائز ہوا یا نہیں یہہ بیان ایک پادری متوفی کا کہ

میں نے ازدواج ایسے حالات میں کرایا کہ اُس ازدواج کا
 ہونا ایک جرم تھا واقعہ متعلقہ ہی *

(ز) بحث اس امر کی ہی کہ زید ایک شخص
 نے جو اب نہیں پایا جاتا ہی ایک خط فلاں تاریخ لکھا یا
 نہیں *

پس یہہ واقعہ کہ اُسدا ایک خط اُسی تاریخ کا لکھا
 ہوا ہی واقعہ متعلقہ ہی *

(ح) بحث اس امر کی ہی کہ فلاں جہاز کے تباہ
 ہونے کا کیا سبب تھا *

ایک پروٹسٹ لکھا ہوا اُسکے ناخدا کا جو اب حاضر
 نہیں کیا جا سکتا ہی واقعہ متعلقہ ہی *

(ط) یہہ امر معرض بحث میں ہی کہ فلاں راہ
 شارع عام ہی یا نہیں *

بیان زید گانوں کے مکھیا متوفی کا بایں مضمون
 کہ وہ راستہ شارع عام ہی واقعہ متعلقہ ہی *

(ی) اس امر کی بحث ہی کہ غلہ کا نرخ فلاں
 تاریخ فلاں مندی میں کیا تھا پس تحریر ایک متوفی
 بنی کی جو اُسنے بابت نرخ کے اپنے معمولی کار و بار
 کے اثناء میں کی تھی واقعہ متعلقہ ہی *

(ک) بحث اس امر کی ہی کہ زید متوفی عمرو
 کا باپ تھا یا نہیں *

یہہ بیان زید کا کہ عمرو اُسکا بیٹا ہی واقعہ متعلقہ ہی *

(ل) یہہ امر زیر تجویز ہی کہ زید کی ولادت کی کون تاریخ تھی *

ایک خط زید کے پدر متوفی کا بظام اُسکے دوست کے ہی اور اُس میں تاریخ معین کو زید کے پیدا ہونے کا حال لکھا ہی پس یہہ واقعہ متعلقہ ہی *

(م) بحث اس بات کی ہی کہ زید اور ہندہ کا ازدواج ہوا یا نہیں اور اگر ہوا تو کب ہوا *

بکر ہندہ کے پدر متوفی نے ایک تاریخ معین پر اپنی اُس دختر کا ازدواج زید کے ساتھ ہونا اپنی بھی میں بطور یادداشت لکھ رکھا تھا پس یہہ واقعہ متعلقہ ہی *

(ن) زید نے عمرو پر اس بات کی نالشی کی کہ دوکان کی کھڑکی میں ایک شبیہ تھتک آمیز لٹکا رکھی ہی بحث درباب مشابہ اور تھتک آمیز ہونے اُس شبیہ کے ہی پس دیکھنے والوں کے ایک گروہ نے جو کچھ کہ اُسکو دیکھکر کہا ہو جائز ہی کہ وہ ثابت کیا جائے *

اس ایکٹ کی دفعات میں سے دفعہ ۳۲ - ایک مقدم دفعہ ہی اور قانون کے تحصیل کرنے والے کو اُسکے سمجھنے اور یاد کرنے میں بہت وقت و مشکل پیش آتی ہی - اس لیئے میں بغرض آسان کرنے اس مشکل کے ایک شجرہ ذیل میں مندرج کرتا ہوں جس کے پڑھنے سے ایک نظر میں کل دفعہ کا مضمون واضح ہو جاتا ہی *

دفعہ ۳۳ شہادت جو کسی

گواہ نے کسی مقدمہ عدالت

میں یا دوہرو کسی شخص

اظہارات جو کسی مقدمہ
سابق میں لیئے گئے ہوں
کب قابل ادغال ہوں

کے جسے قانوناً اختیار اُسکے لینے کا ہی ادا
کی ہو وہ عدالت کے مقدمہ مرجوعہ مابعد
میں یا ایک ہی مقدمہ عدالت کی نوبت
مابعد میں اُس وقت جبکہ وہ گواہ ہو گیا
ہو یا پایا نہ جاتا ہو یا ناقابل اداے شہادت
ہو گیا ہو یا فریق مخالف نے اُسکو الگ
کرویا ہو یا جس حال میں کہ اُسکا حاضر
کرنا بغیر ایسے درنگ یا صرف کے ممکن نہ ہو
جسکا روا رکھنا نظر بحالت مقدمہ عدالت
کے نزدیک نامناسب ہو واسطے ثابت کرنے
اُن واقعات کے جنکا اُس میں ذکر ہو
واقعہ متعلقہ ہی :

مگر شرط یہہ ہی کہ وہ مقدمہ فیما بین

انہیں اشخاص فریق مقدمہ کے یا اُنکے

قائم مقامان حقیقت کے ہو —

فیز بایں شرط کہ فریق مخالف پہلے
مقدمہ کا گواہ سے استحقاق سوال کرنے کا
دکھتا ہو —

فیز بایں شرط کہ اُمور تنقیص طلب
پہلے مقدمہ میں اُسی اصل مطلب کے ہوں
جو کہ دوسرے مقدمہ میں ہیں *

تشریح — تجویز یا تحقیقات فوجداری
ازدروے منشاء دفعہ ہذا کے ایک مقدمہ
فیما بین مدعی اور مدعا علیہ کے متصور
ہوگي *

دفعہ ۳۲ میں اول صورت (جس میں اشخاص کے بیانات قابل
ادخال قرار پائے ہیں) واضح کی گئی ہی اور دفعہ ہذا دوسری صورت
ہی جس میں کہ بیانات اُن اشخاص کے جو کہ عدالت میں حاضر نہیں
ہوسکتے شہادت میں داخل ہوسکتے ہیں *

سرخي (جو کہ دفعہ ۳۲ کے اوپر لکھی ہی) پڑھنے سے معلوم ہوگا
کہ دفعہ ۳۲ و ۳۳ — ایک مضمون سے متعلق
ہیں یعنی کن صورتوں میں اُن اشخاص کے
بیانات جو کہ حاضر عدالت نہیں ہوسکتے

مطابق شرائط مابین دفعہ
۳۲ و دفعہ ۳۳

شہادت میں قابل ادخال ہیں — پس اسلیئے مفصلہ ذیل شرائط جو کہ

نسبت اشخاص بیان کنندگان کے دفعہ ۳۲ میں لازمی ہیں اس دفعہ میں بھی لازمی ہیں یعنی:—

۱ — یہہ کہ وہ شخص جسکا بیان ہو متوفی ہو *

۲ — جو پایا نہ جاتا ہو *

۳ — جو ناقابل اَدائے شہادت ہوایا ہو *

۴ — جسکو فریق مخالف نے الگ کر دیا ہو *

۵ — ایسا شخص ہو جسکا حاضر کرنا بغیر ایسی درنگ یا صرفہ کے ممکن نہ ہو جسکا روا رکھنا نظر بتدلیات مقدمہ عدالت کے نزدیک نامناسب ہو *

پس واضح رہے کہ اُمور مفصلہ بالا وہی ہیں جو نسبت دفعہ ۳۲ کے بیان دیئے گئے ہیں سوائے امر نمبر ۴ کے جو اس دفعہ میں پڑھایا گیا ہی فرق مابین دفعہ ۳۲ و ۳۳ کے یہہ ہی کہ دفعہ ۳۲ میں کسی قسم کے بیانات ہوں اور دفعہ ۳۳ میں لازم ہی کہ وہ بیانات بطور اظہار حلفی کے گواہ نے ان دونوں حالتوں میں کیئے ہوں:—

۱ — کسی مقدمہ عدالت میں *

۲ — یا روبرو کسی شخص کے جسکو قانوناً اختیار اسکے لینے کا ہی *

اور مزید برآں مفصلہ ذیل شرائط لازمی ہیں:—

۱ — وہ مقدمہ فیما بین اُنہیں اشخاص یا اُنکے قائم مقامان حقیقت کے ہو *

شرائط جو اظہارات سابق کے شہادت میں داخل ہونے کے لیئے لازمی ہیں

۲ — پہلے مقدمہ کا فریق مخالف گواہ سے استحقاق سوالات جرح

کرنے کا رکھتا ہو *

۳ — اُمور تنقیح طلب پہلے مقدمہ میں وہی ہوں یعنی اُسی اصل

مطلب کے ہوں جو کہ اس دوسرے مقدمہ میں ہیں *

تصریح شرط اول مذکورہ بالا

نسبت شرط اول مصرحہ بالا کے واضح

رہے کہ لفظ قائم مقامان حقیقت میں ورثاء اور مفوض الہم اور یتیم دار اور منتظم اور وصی شامل ہیں۔ اور واضح رہے کہ منتقل الیہ حقیقت اور مشترک نیلام اجرائدگري میں اس بات میں کچھ فرق نہیں ^۱ اور نسبت قائم مقامان حقیقت کے ہم شرح دفعہ ۱۸ میں واضح طور پر لکھ آئے ہیں ^۲ *

یہ امر ظاہر ہے کہ یہ لازمی نہیں ہے کہ اگر مقدمہ سابق میں جسمیں کہ اظہارات لیئے گئے تھے اگر ایک فریق مدعی تھا تو دوسرے مقدمہ میں بھی مدعی ہو یا یہ کہ پہلے میں مدعا علیہ ہو تو دوسرے میں بھی مدعا علیہ ہو لیکن یہ ضرور ہے کہ فریقین مقدمہ موجودہ سابق میں ایک دوسرے کے مخالف ہوں۔ مثلاً سابق میں زید نے عمرو پر فالش کی تھی اور اب عمرو نے زید پر فالش کی یا یہ کہ زید نے دوبارہ عمرو پر فالش کی تو حسب منشاء شرط ہذا کہا جاویگا کہ فریق مقدمہ حال وہی ہیں جو کہ مقد سابق میں تھے *

نسبت شرط دوم کے یہ لکھنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ مضمون قانون سے ظاہر ہوتا ہے کہ فریق مخالف مقدمہ سابق کا گواہ سے استحقاق اور موقع سوال جرح

تصریح شرط دوم مذکورہ بالا

کرنیکا رکھتا ہو۔ اور چونکہ سوال جرح اُسکو کہتے ہیں جو ایک فریق کے گواہ سے فریق مخالف سوال کرے ^۳ اس لیئے یہ امر ظاہر ہے کہ اگر مقدمہ سابق میں فریقین مقدمہ حال دونوں ایک جانب ہوں یعنی دونوں مدعی ہوں یا دونوں مدعا علیہ تو اُنکو اپنے شریک مدعی یا شریک مدعا علیہ کے پیش کردہ گواہ کا اظہار مقدمہ موجودہ میں داخل کرنے کا منصب نہیں ہے *

مثلاً سابق میں زید نے عمرو اور بکر پر فالش کی اور اُس مقدمہ میں بکر کی طرف سے خالد گواہ کا اظہار ہوا۔ چونکہ زید مدعی بکر

مدعا علیہ کا فریق مخالف ہی اسلیئے اُسکو خالد سے سوالات جرح کرنے کا اختیار حاصل ہی ۴ اور چونکہ مدعا علیہ مقدمہ مذکور میں بکر کے ساتھ مدعا علیہ ہی اور اُسکا فریق مخالف نہیں ہی اسلیئے عمرو کو خالد سے سوالات جرح کرنے کا اختیار نہیں ہی — پس اگر زید دوبارہ بکر پر یا عمرو پر نالش کرے یا بکر یا عمرو زید پر نالش کریں اور خالد کے اظہار کو شہادت میں داخل کرنا چاہیں نو حسب منشاء شرط ہذا خالد کا اظہار ایک ایسے مقدمہ سابق میں ہوا تھا کہ جسمیں فریق مخالف کو خالد گواہ سے سوالات جرح کرنے کا استحقاق حاصل تھا — لیکن اگر عمرو ایک نالش بکر پر دایر کرے یا بکر عمرو پر دایر کرے تو یہہ نہیں کہا جائیگا کہ مقدمہ سابق (یعنی زید مدعی بنام عمرو و بکر مدعا علیہما) کے فریق وہی تھے جو مقدمہ حال (یعنی عمرو مدعی بنام بکر مدعا علیہ یا بکر مدعی بنام عمرو مدعا علیہ) کے فریق ہیں *

یہہ کچھ ضرور نہیں ہی فی الواقع فریق مخالف نے سوال جرح گواہ سے کیا ہو بلکہ اُنکو موقع اور حق ہونا کافی ہی — چنانچہ ایک ایسے مقدمہ میں جسمیں کہ نصف اظہار غیر حاضری میں ملزم کے لکھا گیا تھا اور نصف اُسکی موجودگی میں تو صرف اُس جزو اظہار کے داخل ہونے کی اجازت ملی جو بموجودگی ملزم کے لکھا گیا تھا *

بعضی ایسی صورتیں ہوتی ہیں کہ جس میں ایک فریق کو قانوناً حق لینے اظہار کا نہو بلکہ باجائز عدالت فی الواقع اُسنے سوالات جرح کیئے ہوں — الفاظ قانون سے یہہ صاف ظاہر نہیں ہی کہ آیا اس قسم کے اظہارات ایک کارروائی مابعد میں قابل ادخال ہیں یا نہیں *

نسبت شرط سوم کے یہہ بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہی کہ فی نفسہ

امر تنقیص کے اصل مطلب ایک سے ہونے سے

یہہ مراد نہیں ہی کہ جائیداد متنازعہ فیہ بھی

ایک ہو بلکہ صرف مطلب ایک سا ہونا چاہیئے

گو جائیداد متنازعہ فیہ دوسری ہو — مثلاً زید ایک پسر عمرو جو کہ ہندہ

تصریح شرط سوم مذکورہ

کے بطن سے پیدا ہی چھوڑ کر فوت ہوا اور زید کی کل اُس جائیداد پر جو واقع ضلع غلبگدہ ہی اُسکے بھائی بکر نے قبضہ کر لیا ہی - پس عمرو نے بکر پر واسطے دلا پانے اپنے حصہ ترکہ پدری کے دعویٰ دایر کیا - مگر مدعا علیہ نے اپنے جواب دعویٰ میں بیان کیا کہ ہندہ مادر عمرو کا نکاح زید سے نہیں ہوا تھا اور اسلئے عمرو مدعی بوجہ نہونے صحیح النسب کے مستحق ترکہ نہیں ہی - پس اِس مقدمہ میں امر تنقیح طلب یہہ قرار پایا کہ آیا ہندہ کا نکاح زید سے قبل ولادت عمرو ہوا تھا یا نہیں اور عمرو کی طرف سے خالد نے بطور گواہ اظہار دیا کچھہ جائیداد زید متوفی کی ضلع آگرہ میں واقع تھی اور اُسپر عمرو قابض تھا - پس بکر نے عمرو پر بہ بیان غیر صحیح النسب ہونے عمرو کے دعویٰ دلا پانے جائیداد واقع ضلع آگرہ کا کیا - اور امر تنقیح طلب یہہ قرار پایا کہ آیا عمرو زید کا صحیح النسب بیٹا ہی یا نہیں - مگر بعد مقدمہ سابق (یعنی عمرو مدعی بنام بکر مدعا علیہ) خالد بغرض تجارت چین کو چلا گیا - پس گو جائیداد جو مقدمہ حال میں متنازعہ فیہ ہی دوسری جائیداد ہی تھام چونکہ پہلے مقدمہ میں بھی عمرو کی نسب کی بحث تھی تو حسب منشاء شرط ہذا کہا جاویگا کہ امر تنقیح طلب دونوں مقدموں میں ایک ہی ہی *

اس تمثیل میں خالد کا اظہار قابل ادخال شہادت ہی کیونکہ تینوں شرائط صادق آتی ہیں - اسلئے کہ خالد کا چین سے طلب کرنا دشوار ہی اور فریقین مقدمہ ہذا وہی ہیں جو مقدمہ سابق میں تھے اور فریق متخالف یعنی بکر کو موقع خالد سے سوالات جرح کرنے کا تھا اور امر تنقیح طلب دونوں مقدموں میں ایک ہی ہی *

اور ضابطہ دیوانی کے بموجب جبکہ ایک ایسے گواہ کی شہادت کی صورت ہو جو سو میل سے زیادہ فاصلہ پر رہتا ہو یا بوجہہ ضعف یا بیماری یا عورت پردہ نشین ہونے کے یا بوجہہ ذی رتبہ ہونے کے حاضر عدالت نہو سکتا ہو عدالت کمیشن واسطے لینے اظہارات اشخاص مذکور کے صادر کر سکتی ہی اسی طرح پر ضابطہ دیوانی کے دیکھنے سے باقی قاعدہ نسبت کمیشن دیوانی کے معلوم ہوگا *

لیکن ایسا اظہار بغیر رضامندی اُس فریق جسکے مقابلہ میں یعنی جسکے خلاف وہ لیا گیا ہو پڑھا نہ جاوے گا جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ گواہ عدالت کے علاقہ سے باہر رہتا ہی یا اُس نے وفات پاٹی ہی یا بوجہ ضعیفی یا بیماری کے اصالتاً اظہار دینے کو نہیں آسکتا ہی یا بلا سازش بقاصلہ زاید از سو میل مقام کچھری عدالت سے مقیم ہی یا بلحاظ مرتبہ یا ہونے عورت پر وہ نشین کے اصالتاً حاضر ہونے سے معاف ہی یا جب تک حاکم عدالت حسب اقتضائے اپنی رائے کے مراتب مذکورہ کے تدوین لینے سے در گذر نہ کرے یا جب تک حاکم واسطے پڑھے جانے اظہار کسی گواہ کے وجہ ثبوت میں یا وصف ثبوت اس بات کے کہ ہر وقت سماعت مقدمہ وہ وجوہ جنکے لحاظ سے اظہار بذریعہ کمیشن لیا گیا تھا باقی نہیں رہے اجازت نہ دے *

کو ضابطہ دیوانی میں کوئی صریح قاعدہ نسبت اطلاع دینے فریق ثانی کے مقرر نہیں ہی لیکن تاہم اولیٰ بلکہ لازم ہی کہ فریق ثانی کو اطلاع ایسے اجراء کمیشن کی دیجائوے تا کہ فریق ثانی کو کوئی عذر نسبت عدم سوالات جرح کے باقی نہ رہے *

ضابطہ دیوانی میں قواعد نسبت تحقیقات موقع کے مندرج ہیں - جس صورت میں کہ امین موقع کی تحقیقات کرنے کے لیئے مقرر کیا جاتا ہی تو جو اظہار کہ اُس نے لیئے ہوں وہ بغیر رپورٹ کے قابل ادخال شہادت نہیں ہوں *

دفعہ ۲۲۹ ضابطہ فوجداری یعنی ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع کے دیکھنے سے واضح ہوگا کہ سشن یا ہائی کورٹ کو اُن اظہارات کے دیکھنے کا اختیار ہی جو کہ بموجودگی مدعا علیہ مجرم لیئے گئے ہوں اور اُنکی بنا پر فیصلہ صادر کر سکتی ہی گو وہ اظہار جو روبرو عدالت سشن یا ہائی کورٹ کے لیا گیا ہو اُس مضمون کی نقیض ہو - اور دفعہ ۳۲۳ ضابطہ مذکور کے دیکھنے سے یہ بھی ظاہر ہوگا کہ کسی ڈاکٹری گواہ کا اظہار جو کہ کسی مسجسٹریٹ نے لیا ہو فوجداری کے مقدمات میں بلا حاضری گواہ داخل

شہادت ہو سکتا ہی اور حسب دفعہ ۳۱۵ ضابطہ مذکور کے رپورٹ سرکاری ممتحن کیمیا کی دستخطی اُسکی فوجداری کے مقدمات میں بطور شہادت قابل ادخال ہی اور حسب دفعہ ۳۱۷ ضابطہ مذکور کے جبکہ ملزم مفرور ہو تو اُسکی عدم موجودگی میں ہر وہ عدالت جسکو اُس جرم کے تجویز کرنے کا اختیار ہو بیانات اُس اشخاص کے جو کہ حالات مقدمہ سے واقف ہوں لکھ سکتی ہی اور ایسے بیانات بعد گرفتاری ملزم بمقابلہ اُسکے مستعمل ہو سکتے ہیں *

دفعہ ۳۳۰ ضابطہ مذکور کے دیکھنے سے قواعد نسبت اجراء کمیشن کے مقدمات فوجداری میں معلوم ہونگے۔ عام اصول نسبت لینے اظہار گواہان کے دفعہ ۱۳۷ و دفعہ ۱۳۸ - ایکٹ ہذا میں مندرج ہیں لیکن صورت ہائے مذکورہ بالا قاعدہ عام سے مستثنیٰ ہیں اور اُن مستثنیٰ حالتوں میں شہادت ایسے گواہ کی جو موجود نہو داخل کی جاسکتی ہی *

اس دفعہ کے بخوبی سمجھنے کے لیئے مفصلہ ذیل پانچ سوالوں پر غور کرنا چاہیئے اور متن دفعہ کو دیکھ کر اُنکے جوابات نکالنے چاہیئیں وہ سوالات یہہ ہیں *

- اول — کن لوگوں کی شہادت قابل ادخال ہی *
- دوم — کن اغراض کے لیئے قابل ادخال ہی *
- سوم — کن کارروائیوں میں قابل ادخال ہی *
- چہارم — کن صورتوں میں قابل ادخال ہی *
- پنجم — کن شرطوں کی مطیع ہی *

مفصلہ بالا پانچ سوالوں کا جواب اس دفعہ کی شرح سے بتسانی ظاہر ہوگا اور یہہ سوالات بطور کل دفعہ کے خلاصہ کے لکھے گئے ہیں اور اُن سوالات کے جواب لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں ہی لیکن جس غرض سے کہ ہم نے دفعہ ۳۲ کے مضامین کو ایک شجرہ کے طور پر بیان کیا تھا اُسی غرض سے اب ہم دفعہ ہذا کے مضامین کا بھی ایک شجرہ پیش کرتے ہیں *

بیانات جو خاص حالات میں کیئے جائیں

دفعہ ۳۴ داخلہ اُس بھی حساب

کا جو کہ باجراے کاروبار
بطور معمول مرتب رکھی

داخلجات مندرجہ بھی
حساب کی واقعہ متعلقہ
ہوتے ہیں

گئی ہو اُس صورت میں واقعہ متعلقہ ہی
جب کہ وہ اُسی معاملہ کی بابت ہو
جسکی عدالت تحقیقات کرتی ہو لیکن
محض وہی داخلہ کسی شخص پر ذمہ داری
کے عاید کرنیکے لیئے کافی نہوگا *

تمثیل

زید نے عمرو پر ایک ہزار روپیہ کی نالشی کی اور
اپنے حساب کی بھی میں یہ لکھا ہوا پیش کیا کہ اتنے
روپیہ کا عمرو میرا دیندار ہی تو وہ تحریر واقعہ متعلقہ
ہی لیکن بغیر کسی اور شہادت کے جس سے قرضہ ثابت
ہو کافی نہیں ہی *

مضمون دفعہ ۳۴ نہایت صاف ہی لیکن یہ امر قابل غور ہے کہ بھی جات
حساب کے شہادت میں داخل ہونیکے لیئے لازم ہی کہ باجراہ کاروبار بطور
معمول مرتب رکھی گئی ہوں کیونکہ اگر نہایت ترتیب دار نہ رکھی گئی ہوں

تو اُس میں جعل اور رقوم کے بنانے کا احتمال ہوتا ہی — لیکن بھی جلت حساب کتنی ہی ترتیب سے مرتب ہوں تب بھی ثبوت کافی اپنے مضمون کا نہیں ہوتیں بلکہ مثل ایک، شہادت تاؤیدی کے ہیں جسکا ثبوت اور ذریعوں سے بھی ہونا چاہیئے — ایک مقدمہ میں جسمیں ایک کوٹھی مہاجنی نے دعویٰ واسطے دلاپانے بقایا حساب یافتنی مدعی ذمگی مدعا علیہ کے کیا اور بہ ثبوت دعویٰ اپنے صرف بھی کھاتہ پیش کیا تو پریوی کونسل نے یہہ تجویز کیا کہ گو بھی کھاتہ کنناہی معتبر ہو تاہم صرف ایک تاؤیدی شہادت ہی جو بغیر اور شہادت کے کافی ثبوت نہیں — ۶ اور اسی طرح ہر ایک مقدمہ میں یہہ تجویز کیا کہ ایک شخص بذریعہ اپنے بھی کھاتہ کے دوسرے کو پابند نہیں کر سکتا — ۷ لیکن ایک اور مقدمہ میں جسمیں ایک کوٹھی مہاجنی نے دوسری کوٹھی مہاجنی پر واسطے دلاپانے زر بقی کے بر بناء بھی کھاتہ دعویٰ کیا اور مبصران بھی نے اس بات کی تصدیق کی کہ بھی کھاتہ مسلسل طور پر حسب قواعد مہاجنی مرتب تھا اور فیو یہہ کہ بھی کھاتہ مدتی مطابق تھا اس حساب سے جو کہ مدعا علیہ نے مدعی کو لکھکر دیا تھا لیکن مدعی نے واسطے ثابت کرنے اس بات کے کہ بھی کھاتہ مسلسل طور پر اجراء کاروبار معمولی میں لکھا گیا تھا کوئی گواہ پیش نہیں کیا اور نہ نسبت خاص رقوم کے کوئی شہادت دی لیکن اقبال مدعا علیہ نسبت درست ہونے حساب مستدلہ کے شہادت سے ثابت کیا اور مدعا علیہ نے مدعی کے بھی کھاتہ کے درست ہونے سے اپنے جواب دعویٰ میں انکار نکیا بلکہ صرف دو رقموں پر عذر کیا کہ اُسکو متجرا ملنی چاہئیں — لیکن کوئی شہادت بتاؤید اپنے عذر کے نہیں پیش کی حکام پریوی کونسل نے یہہ تجویز کیا کہ گو بھی کھاتہ مدعی ثبوت قطعی درستی حساب کا نہیں ہی اور مدعی کو شہادت نسبت درستی اپنے بھی کھاتہ کے دینی لازم تھی تاہم چونکہ مدعا علیہ نے بھی کھاتہ کے درست ہونیکا اقبال کو لپا اور کوئی شہادت اس بھی کھاتہ

۶ راءے سرکشن بنام راءے ہرکشن مورزانڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۲۳۲
 دہیٹھ لکھمی جلد بنام دہیٹھ اندرمون وغیرہ جلد ۲ بنگال لاہورت صفحہ
 ۳۹ پریوی کونسل

۷ شراب جی وحا گندا بنام کنورجی مانک جی مورزانڈان اپیل جلد ۱
 صفحہ ۲۷ ضمیمہ

کے غلط ہونے کی پیش نہ کی تو کوئی ضرورت اور قسم کے ثبوت کی باقی نہ رہی اور دعویٰ مدعی 'قابل ذکر' تصور ہوا * ۸
 اور ہائی کورٹ کلکتہ نے ایک مقدمہ میں یہ تجویز کیا کہ جب
 کبھی بھی کہاتہ شہادت میں پیش ہو حاکم عدالت کو لازم ہی کہ کل
 رقم پر غور کرے جو کہ جمع کیطرف ہوں اور جو کہ خرچ کیطرف ہوں
 اور جو رقم قابل اعتبار سمجھے اُسکو مانے اور جسکو غیر معتبر سمجھے
 اُسکو نہ مانے * ۹

بموجب ضابطہ دیوانی کے جب کوئی دعویٰ پر بناء بھی کہاتہ ہو تو
 مدعی کو لازم ہی کہ ہر وقت داخل کرنے عرضی دعویٰ کے اصل بھی کہاتہ
 کو پیش کرے اور ایک نقل اُسکی عدالت کے سپرد کرے بھی کہاتہ کی
 نقل عدالت کے سپرد کرنی ضرور ہی *

کاغذات حساب زمینداری بھی حسب منشاء دفعہ ۱۸۴۰ قابل ادخال
 شہادت ہو سکتے ہیں الا وہ بھی صرف بطور شہادت تائیدی کے خیال کیئے
 جاتے ہیں اور جبکہ شہادت پیش کرنا منظور ہو تو وہ کل تملہ کرنا چاہیئے
 جو کہ بصورت نہ ہونے اُن کاغذات کے کرنا چاہیئے تھا اور اُن کاغذات کو
 صرف بطور شہادت تائیدی کے استعمال کرنا چاہیئے چنانچہ ہائی کورٹ
 مالک مغربی و شمالی نے کاغذات جمع بندی کو ایک شہادت ناسی النظری
 تصور کیا اور نہ بنفسہ ثبوت کافی جسکی بناء پر ذکر صادر ہو سکے * ۱
 اور ہائی کورٹ کلکتہ اور پریوی کونسل نے بھی نسبت ایسے کاغذات
 کے متعدد مقدمات میں بارہا ایسا ہی تجویز کیا ہی * ۲

۸ دیوار کا داس بنام جانکی داس مورزا تین اپیل جلد ۶ صفحہ ۸۸

۹ ایشان چندر سنگھ بنام سورن سردار بنگال جلد ۳ صفحہ ۱۳۵

۱ ہولاس کنور بنام منشی سبہ رائے منفصلہ ۱۳ دسمبر سنہ ۱۸۶۶ع نمبری

۱۱۲۷ خاص سنہ ۱۸۶۶ع

۲ کھپڑا منی داس بنام بھگے گوبند مندل ویکلی جلد ۷ صفحہ ۵۳۵ ہیرانی
 و کڑوال مندل بنام نیگوشن مکاپڈ ویکلی جلد ۵ صفحہ ۸۳ فیصلہات ایکٹ ۱۰ سنہ
 ۱۸۵۹ع — و رام اعل چکو پتی بنام تارا چندری برمنیا ویکلی جلد ۸ صفحہ ۲۸۰ دیرانی
 و بھگے گوبند مندل بنام بھیکے رائے ویکلی جلد ۱۰ صفحہ ۲۹۱ ہیرانی — و شیخ نوازی
 بنام لائید ویکلی جلد ۸ صفحہ ۲۶۲ ہیرانی — و بدوناتھ پوایا بنام سر سنگھ لعل متر
 ویکلی جلد ۹ صفحہ ۲۷۲ دیوانی — و گھانڈور بنام سید علی احمد ویکلی جلد ۶
 صفحہ ۶۲ دسمبر — و جونی بی بی بنام میان اللہ ویکلی جلد ۹ صفحہ ۲۵۱

دفعہ ۳۵ جو داخلہ کسی سرکاری

یا اور سرشتہ کی بہی یا

رجسٹر یا کاغذات میں

داخلہ جات مندرجہ بہی یا
رجسٹر سرکاری کی قابل
ادخال ہوتے ہیں

مشعر بیان کسی واقعہ تنقیحی یا متعلقہ کے

کسی ملازم سرکاری نے بانصرام اپنی خدمت

منصبی کے یا کسی اور شخص نے بانجام

دہی کسی خدمت کے جو اُسپر اُس ملک

کے قانون کی رو سے واجب ہو جس میں

کہ وہ بہی یا رجسٹر یا کاغذ مرتب رکھا جاتا

ہی کیا ہو وہ فی نفسہ واقعہ متعلقہ ہی *

دفعہ ۳۵ میں اُن داخلہ جات کو جو کسی سرکاری یا اور سرشتہ
کی بہی وغیرہ میں مندرج ہوں قابل ادخال شہادت قرار دیا ہی لیکن
شرایط مفصلہ ذیل قابل غور ہیں :-

۱ - داخلہ منجملہ اقسام مذکور کے ہو *

۲ - نسبت بیان کسی واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ کے ہو *

۳ - (الف) کسی ملازم سرکاری نے کیا ہو *

(ب) کسی ایسے شخص نے کیا ہو جسپر ملک کے قانون کی

رو سے اُسکا کرنا لازم ہو *

۴ - (الف) اپنے گار منصبی کے اجرا میں کیا ہو *

(ب) یا اُن خدمات کی انجام دہی میں کیا ہو جو اُسپر

اُس ملک کے قانون کی رو سے واجب ہو جنہیں وہ رجسٹر وغیرہ مرتب

رکھا جاتا ہی *

یہ ظاہر ہی کہ شرط ۳ و شرط ۴ ملصلہ بالا میں دو دو ضمنیں ہیں۔ شرط ۴ کی ضمن (الف) متعلق ضمن (الف) شرط ۳ کے ہی اور ضمن (ب) شرط ۴ متعلق ضمن (ب) شرط ۳ کے ہی *

نسبت شرط اول کے واضح رہے کہ ایکٹ ہذا میں کوئی تعریف لفظ سرکاری یا اور سررشتہ کی بھی نہیں کی ہے لیکن دفعہ ۷۴ و ۷۸ ایکٹ ہذا کے دیکھنے سے جسمیں سرکاری مسابزات کا ذکر ہی کچھ حال کھلیگا *

نسبت شرط دوم نے واضح رہے کہ الفاظ واقعہ تنقیدی و واقعہ متعلقہ کی تعریف پہلے بیان ہو چکی ہے ۳ *
نسبت شرط سوم ضمن (الف) کے واضح رہے کہ ایکٹ ہذا میں لفظ ملازم سرکاری کی کوئی تعریف نہیں کی لیکن دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند اور دفعہ ۲ - ایکٹ ۳۱ سہ ۱۸۶۷ ع کے دیکھنے سے اُسکے معنی سمجھ میں آویں گے *

نسبت شرط چہارم (الف) کے واضح ہو کہ الفاظ قانون سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سررشتہ کی بھی یا رجسٹر جسکا ایکٹ ہذا میں ذکر ہی کچھ ضرور نہیں ہے کہ خاص قانون نے اُسکے رکھنے کا حکم دیا ہو الا استقدر امر قابل غور ہے کہ ضابطہ دیوانی و مال و فوجداری نے ہر صیغہ کے حکام دلا دست کو اختیار رجسٹروں وغیرہ کے رکھنے کی نسبت احکام جاری کرنے کا دے رکھا ہے اور یہہ کہا جاسکتا ہے کہ جو رجسٹر کسی سرکاری ملازم نے حسب الحکم اپنے حاکم بالادست کے مرتب رکھا ہو وہ اُسنے اپنے کار منصبی کے اجراء میں رکھا *

نسبت شرط چہارم کی ضمن (ب) کے جوکہ شرط سوم کی ضمن (ب) کے ہم شکل ہے واضح رہے کہ یہہ شرط گویا لازمی ہے کہ جب کوئی اور شخص ماسوائے ملازم سرکاری کے کسی رجسٹر میں داخلہ وغیرہ کرے تو قبل اسکے کہ وہ شہادت میں قابل ادخال تصور کیا جاوے یہہ امر اُس شخص کو جوکہ اُس کو شہادت میں داخل کرنا چاہتا ہے ثابت کرنا لازم ہے کہ وہ داخلہ ایک ایسے فرض کے پورا کرنے میں کیا گیا تھا جسکا قانوناً کرنا اسپر واجب تھا ۴ *

قانون نے اس قسم کی دستاویزات کو قابل ادخال شہادت باوجود اُنکے حلفی نہ ہونے کے اس وجہ سے تصور کیا ہی کہ اکثر تو ایسے داخلہ جات اُس شخص کے ہاتھ کے ہوتے ہیں جس نے وقت لینے چارج اپنے عہدہ کے نیک نیتی سے کام کرنے کا حلف اُٹھایا ہوگا ۵ — اور نیز اُس وجہ سے کہ اس قسم کے داخل جات کسی خاص شخص کی غرض سے متعلق نہیں ہوتے اور بوجہ مشہور اور معروف ہونے کے غلطی ہونے کا کم شبہ ہوتا ہی *

فرق مابین دفعہ ۳۵ اور ضمن ۲ دفعہ ۳۲ کے یہ ہے کہ داخلہ جات متذکرہ دفعہ ۳۵ ہذا بلا لحاظ اس امر کے کہ اُن داخلہ جات کا تحریر کرنیوالا زندہ اور قابل ادائے شہادت ہو یا نہ ہو اور اُس کو بطور گواہ کے طلب کیا ہو یا نہ کیا ہو قابل ادخال شہادت ہیں اور دفعہ ۳۲ میں بلاوجود اُن شرائط کے جنکا اُس میں ذکر کیا ہی ایسے داخلہ جات قابل ادخال شہادت نہیں ہیں *

فرق مابین دفعہ ۳۵ و
ضمن ۲ دفعہ ۳۲

گو داخلہ جات متذکرہ ضمن ۲ دفعہ ۳۲ — اور دفعہ ۳۵ ہذا دونوں بلا حلف ہوتے ہیں لیکن چونکہ داخلہ جات ضمن ۲ دفعہ ۳۲ متعلق امور خائگی کے ہیں اور داخلہ جات متذکرہ دفعہ ۳۵ متعلق امور سرکاری کے ہیں لہذا قانون نے داخلہ جات متذکرہ دفعہ ۳۵ کو داخلہ جات متذکرہ دفعہ ۳۲ ضمن ۲ پر ترجیح دی ہی اور اُنکو بلا اُن شرائط کے جو دفعہ ۳۲ کے داخلہ جات کے لینے لازمی ہیں قابل ادخال شہادت گردانا ہی * دفعات ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ — ایکٹ ۱۸۷۳ کے دیکھنے سے قانون نسبت سرکاری دستاویزات کی نقول مصدقہ کے واضح ہوگا *

اس دفعہ کی شرح میں مناسب معلوم ہوتا ہی کہ اُس مقدم کاغذ کا ذکر کیا جاوے جسکو اضلاع شمال و مغرب میں واجب العرض کہتے ہیں اور جسکی بحث اکثر مقدمات دیوانی میں علی الخصوص مقدمات شفع میں پیش ہوتی ہی — دفعہ ۲۲ و دفعات مابعد ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ ع کے دیکھنے سے نوعیت اور احکام واجب العرض کے معلوم ہونگے *

لیکن سوائے اُن اشخاص کے جو کہ اُسکے فریق ہوں اور کسی شریک حصہ دار پر وہ واجب العرض قابل پابندی نہیں ہے *^۱

اس دفعہ کے مطابق واجب العرض شہادت میں پیش ہو سکتی ہے اُن مضامین کے ثابت کرنے کے لئے جو کہ اُس میں مندرج ہوتے ہیں *
مفصلہ ذیل چند مثالیں اُن سرکاری رجسٹر اور بھی جات کی جنکا ذکر اس دفعہ میں ہی فیلڈ صاحب نے اپنی کتاب میں بیان کی ہیں :-

رجسٹر نکاح حسب ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۲ ع قانون ازواج *
بھی جات رجسٹری حسب ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ *
رجسٹر مطابع و اخبارات حسب ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ ع قانون مطبع *
رجسٹر حق التصنیف حسب ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۳۷ ع *
رجسٹر سوسائٹیوں کا حسب ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۶۰ ع *
رجسٹر کمیٹیوں کا حسب ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۹ ع *
رجسٹر ہائے کارروائی میونسپل کمیٹی حسب ایکٹ ہائے مختلف متعلقہ میونسپل کمیٹی *

رجسٹر پنج سالہ جو بنگالہ میں طیار ہوتا ہے *^۸
واجب العرض حسب ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۷۱ قانون مالکذاری پنجاب
مثل بندوبست حسب قانون ۷ سنہ ۱۸۲۲ ع *
گو دفعہ ہذا ظاہر صاف اور اسان معلوم ہوتی ہے لیکن فی تحقیقت
اُسکی شرائط کو بخوبی ذہن نشین کرنا خالی از دشواری نہیں ہے —
پس بغرض صراحت مطالب دفعہ ہذا ہم اس کو بطور شجرہ کے لکھتے
ہیں :-

۶ حکیم محمد علی بنام کنہیا ہائی کورٹ مغربی و شمالی ۲۵ جون سنہ ۱۸۶۶ ع
نمبر ۲۲۱ خاص سنہ ۱۸۶۶ ع — و پچرا بنام مہمد طالع ہائی کورٹ مغربی و شمالی
۲۸ مارچ سنہ ۱۸۶۷ ع نمبری ۲۲۸ خاص سنہ ۱۸۶۷ ع
۷ بھول سنگھ بنام باراج سنگھ ہائی کورٹ مغربی و شمالی یکم دسمبر سنہ
۱۸۶۶ ع نمبری ۱۲۲۳ سنہ ۱۸۶۶ ع
۸ سری منی اداری منی دیپی بنام وندنا تھوہ دھ ویکالی رورڈر جاد ۷ صفحہ ۱۲
دیوانی

داخلہ

جو کسی سرکاری سررشتہ کی بھی یا رجسٹر یا
کاغذات میں مندرج ہو

مشعر بیان

واقعہ تنقیحی

واقعہ منعلقہ

قابل ادخال ہی

بشرطیکہ

کسی ملازم سرکاری نے

ایسے شخص نے جس پر قانوناً لازم ہے

اپنے کار مناصبی میں
کیا ہوقانونی خدمات کے انجام
دینے میں کیا ہو

جب بعد عور کرنے متن دفعہ ہذا کے اس شجرہ کو دیکھا جاویگا تو ہر جزو
دفعہ ۳۵ صاف سمجھ میں آویگا اور معلوم ہوگا کہ کونسی شرط کس سے
متعلق ہی *

دفعہ ۳۶ تحریرات واقعات

تنقیحی یا متعلقہ کی جو
ایسے نقشہ جات میں کہ عموماً

نقشہ جات قابل ادخال
شہادت کب ہوتی ہوں

لوگوں کی خریداری کے لیئے مشتمر کیئے
جائیں یا ایسے نقشہ جات زمین یا عمارت
میں جو بحکم گورنمنٹ مرتب کیئے گئے
درباب ایسے امور کے کیئے گئے ہوں جو

بحسب معمول نقشہ جات میں ظاہر کیئے جاتے ہیں یا انہیں لکھے جاتے ہیں فی نفسہ واقعہ متعلقہ ہیں *

دفعہ ۳۶ میں ایک نئی قسم کی شہادت کو قابل ادخال قرار دیا ہے یعنی نقشہ جات کو جو کہ حسب تعریف لفظ دستاویز مندرجہ دفعہ ۳ کے دستاویز ہیں اور حسب منشاء تعریف لفظ شہادت کے شہادت دستاویزی کہی جاسکتی ہیں اور فقرہ ما قبل فقرہ اخیر دفعہ ۵۷ ایکٹ ہذا کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ عدالتوں کو اختیار دیا گیا ہے کہ ان امور میں جو متعلق تاریخ عام یا علم ادب یا علم انشاء یا اور علوم و فنون سے ہوں کتب یا کاغذات مناسب سے جو مفید حوالہ ہوں استمداد کریں *

پس دفعہ ۳۶ میں نقشہ جات دو قسم کے بیان کیئے ہیں :-

۱۔ نقشہ جات جو کہ عموماً لوگوں کی خریداری کے لیئے مشتہر کیئے جاتے ہیں ان سے دفعہ ۵۷ متعلق ہے *

۲۔ نقشہ جات زمین یا عمارت جو بحکم گورنمنٹ مرتب کیئے گئے ہوں *

نسبت قسم اول کے واضح رہے کہ چونکہ بلا کسی غرض اور قبل شروع نزاع ایسے نقشہ جات بنائے جاتے ہیں اور نیز بغرض رفاہ عام کے مشتہر ہوتے ہیں اور ہر کس و ناکس کی آنکھ اُن پر پڑتی ہے اس وجہ سے اُن کے صحیح ہونے کا قیاس غالب ہے (جیسا کہ منشاء دفعہ ۵۷ ایکٹ ہذا کا ہے) اور نیز یہ امر کہ اگر کوئی غلطی ہو تو ہر ایک شخص کو اُس پر جرح اور اعتراض کے مشتہر کرنے کا اختیار اور موقع ہے ایسے نقشہ جات کو معتبر کرتا ہے *

ایک نامی مقدمہ میں جس میں کہ نزاع سرحد کی تھی حکام پریوی کونسل نے یہ تجویز کیا کہ شہادت اس قسم کی نقشہ ہندوستان کی معتبر ہے ۹ *

نقشبجات قسم دوم کی وقعت نقشبجات قسم اول سے بہت زیادہ ہی اور حسب دفعہ ۸۳ عدالت کو انکی صحت قیاس کرنی لازم ہی ہے۔ اس قسم کے نقشبجات میں تمام وہ نقشبجات داخل ہیں کہ جو بغرض پیمائش اور بندوبست اراضی کے حکم گورنمنٹ سے مختلف اضلاع اور مواضع میں سرورے دیپارٹمنٹ نے طیار کیئے ہیں *

لیکن ایسے نقشبجات صرف اُن امور کی شہادت ہیں کہ جن اغراض کے لیئے گورنمنٹ نے حکم انکی طیاری کا دیا ہو اور خواہ مخواہ شہادت حقوق مالکانہ کے نہیں تصور کیئے جاتے اسلیئے کہ نقشہ بناتے وقت نقشہ بنانے والوں کو صرف اُن امور پر لحاظ رہتا ہے جنکا کہ اُنکو گورنمنٹ سے حکم ہوا ہی ہے * ۱

لیکن بعض صورتوں میں شہادت قبضہ تصور کی جائے نسبت استحقاق کے بھی اُنسے نتیجہ نکلتا ہی ہے * ۲

علامہ اقسام متذکرہ دفعہ ۸۳ کے ایک اور قسم کے نقشبجات ہوتے ہیں جو زمروہ دستاویزات میں قابل ادخال شہادت ہیں اور جو خاص بنظر سمجھنے نزاع کے تبار کرائے جاتے ہیں انکا ذکر دفعہ ۸۳ ایکٹ ۸۳ میں مندرج ہی ہے *

ان اقسام کے نقشوں کی صحت کی نسبت کوئی قیاس قانونی حسب ایکٹ ۸۳ ہذا نہیں ہی اور مثال اور دستاویزات کے اُنکو ثابت کرنا چاہئے مثلاً جس طرح کہ کاتب دستاویز کی شہادت بہ ثبوت دستاویزات لیجاتی ہی اسطرچہ نقشہ کھینچنے والے کی شہادت نسبت نقشہ کے لہجہ سکتی ہی ہے *

دفعہ ۳۷ جب عدالت کو درباب

موجودگی کسی واقعہ نوع عام کے کوئی رائے قائم کرنی ہو تو جو بیان کہ کسی

بیان نسبت واقع نوع عام
مذکورہ ایکٹ یا اشتہار
درکاری کب قابل ادخال
شہادت ہی

۱۔ مودنی دیپی بنام پوران چندر مکرجی ویکلی جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۰

۲۔ ششی لکھی داسی بنام بشیشوری دیپی جلد ۱۰ ویکلی صفحہ ۳۴۳ — و
دیو چندر چکروہتی بنام راج کمار چکروہتی بنگال جلد اول صفحہ ۱ و ۵ — و جان کار
بنام آفر مہال وغیرہ مگر اینڈ دیو آرسل صفحہ ۵۲۶

مضمون مندرجہ ایکٹ مصدرہ پارلیمنٹ
یا کسی ایکٹ مصدرہ ذواب گورنر جنرل
بہادر ہند اجلاس کونسل یا گورنران
مدراس یا بنڈی باجلاس کونسل یا لفٹننٹ
گورنر بہادر بنگالہ اجلاس کونسل میں یا
کسی اشتہار گورنمنٹ مندرجہ گزٹ آف انڈیا
میں یا کسی لوکل گورنمنٹ کے گزٹ میں
یا کسی کاغذ مطبوعہ میں جس سے ظاہر
ہوتا ہو کہ وہ لندن کا گزٹ یا کسی نوآبادی
یا ملک مقبوضہ ملکہ معظمہ کا گورنمنٹ
گزٹ ہی کیا گیا ہو وہ واقعہ متعلقہ ہی *

دفعہ ۵۵ میں کل ذیل نسبت ادخال شہادت ان ایکٹوں اور گزٹوں
کے جرکہ گورنمنٹ وقت کے جاری اور مشتہر کیئے ہوں مختصراً مندرج
ہے لیکن اسی مضمون سے متعلق ہی دفعہ ۵۷ و ۷۸ و ۸۷ ایکٹ ۵۵
دفعہ ۵۵ میں شرط یہ ہے کہ وہ امر جسکی نسبت شہادت گذرتی ہے
نوع عام سے ہو چنانچہ ایک مقدمہ میں جس میں بحث لڑائی کی
نہی جو کہ اُس زمانہ میں ماہرین برٹش گورنمنٹ کے اور وہاں سرحد
کی تھی گزٹ آف انڈیا اور کلکتہ گزٹ جنہیں سرکاری چٹھیاں نسبت اُس
لڑائی کے مندرج تھیں قابل ادخال شہادت تصور کی گئیں اور نیز ایک
چٹھی مطبوعہ سکریٹری گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے سکریٹری گورنمنٹ
ہند کے نام بطور دستاویز مفید حوالہ کے قابل ادخال تصور کی گئی * ۳

اسی طرح پر اگر کسی ایکٹ کی تصدیق میں کوئی امر واقعہ بیان کیا گیا ہو تو وہ ایکٹ قابل ادخال شہادت ہی چنانچہ ولایت میں جبکہ ایکٹ ایکٹ میں یہہ بیان تھا کہ یہہ ایکٹ اس غرض سے نافذ ہوتا ہی کہ ایک جزو ملک میں نہایت ہنگامہ اور فساد ہی اور ایک اشتہار عام بغرض دینے انعام ان لوگوں کے جو کہ ایسے ہنگامہ کنندوں کی نسبت اطلاع دیں جاری کیا گیا تھا وہ ایکٹ اور اشتہار قابل ادخال شہادت تصور کیئے گئے اور کافی شہادت وجود ان ہنگاموں کے قرار پائے *

اسی طرح پر اگر کسی ایکٹ میں ذکر اس زمانہ میں ہونے لڑائی گا ہو یعنی یہہ ذکر ہو کہ کسی دو قوموں میں لڑائی ہی تو وہ بی نسبت وجود اس لڑائی کے قابل ادخال ہی *

اکثر ایسا ہوتا ہی کہ گزٹ بطور شہادت کسی امر خاص خانگی کے

پیش کیا جاتا ہی لیکن جب تک کہ وہ امر

جسکی نسبت شہادت دی جاتی ہی نوع عام

کا نہ ہو وہ گزٹ قابل ادخال شہادت نہیں ہی *

گزٹ بہ ثبوت امور خانگی
کیا اثر رکھتے ہیں

بعض مقدمات میں جنمیں کہ غرض فریق ثانی کی اطلاع یابی ثابت

کرنی ہوتی ہی شہادت میں اخبار و گزٹ پیش ہوتے ہیں لیکن جب

تک یہہ ثابت نکیا جاوے کہ اس اخبار یا گزٹ کو فریق ثانی نے دیکھا ہی

یا پڑھا ہی تو وہ کچھ شہادت نسبت اطلاع یابی کے نہیں لیکن ایسا گزٹ

جسمیں ایک اشتہار نسبت منقطع ہونے شراکت کسی کوٹھی تجارت کے

مندرج ہو ان اشخاص کے مقابلہ میں جنکو کہ اس کوٹھی سے لین دین

تھا شہادت منقطع ہونے شراکت کی ہی ایسا اشتہار کوٹھی کے ان شرکا

کو جو کہ اب شریک نہ رہے ہوں ان مطالبجات سے جو کہ بوجہ کسی

معاملہ مابعد اشتہار مذکور کے پیدا ہوتے ہوں بری الذمہ کر دیتا ہی لیکن

اشتہار مذکور ان شرکا کو بمقابلہ ان اشخاص کے جو پہلے سے کوٹھی سے

معاملہ رکھتے تھے بری الذمہ نہ کریم جب تک کہ یہہ ثابت نکیا جاوے کہ

انکو خاص اطلاع اس انقطاع شرکت کی پہونچی *

دفعہ ۳۸ جب عدالت کو کسی

ملک کے قانون کے باب میں

دائے قائم کرنی ہو تو کوئی

بیانات مندرجہ اکتبہ نور

بیان اُس قانون کا جو کسی ایسی کتاب میں
مندرج ہو جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ وہ
بحکم گورنمنٹ اُس ملک کے مطبوع یا
مشتہر ہوئے اور وہ قانون اُس میں مندرج
ہی اور کوئی تجویز عدالت ہائے ملک
مذکور کی جو کسی ایسی کتاب میں مندرج
ہو جس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ اُس ملک
کی عدالت کی نظائر کی کتاب ہی واقعہ
متعلقہ ہی *

دفعہ ۳۸ میں طریقہ کسی ملک کے قانون ثابت کرنے کا ہی اور اس
طریقہ کی نسبت دفعہ ۸۲ — ایکٹ ۱۸۵۷ میں عدالتوں کو حکم ہی کہ
انکی صحت تسلیم کریں — اور واضح رہے کہ دفعہ ۳۸ میں دو قسم کی
کتابیں شہادت تصور کی جاتی ہیں اول وہ جو بحکم گورنمنٹ چھپی
ہوں اور دوسرے وہ جو اُس ملک کی عدالت کے فیصلے ہوں — لفظ
ملک میں ہندوستان اور ماسوائے ہندوستان اور ملک بھی شامل ہیں اور
اس ملک میں مفصلہ ذیل رپورٹیں اکثر سند کے طور پر پیش کی
جاتی ہیں: —

۱ — بنگال لا رپورٹ *

۲ — سدر لینڈ ویلکی رپورٹ *

۳ — مختار اس رپورٹ *

۴۔۔۔ بذمہ رپورٹ *

۵۔۔۔ ممالک مغربی و شمالی رپورٹ *

ماسوائے متذکرہ بالا رپورٹوں کے پورانی نظیریں صدر بیوانی اور رپورٹیں امریکہ کی اور انگلستان کی پیش ہو سکتی ہیں۔ لیکن اگر کسی مقدمہ کا ذکر کسی اخبار میں مندرج ہو تو وہ بیان مقدمہ بغرض تصریح قانون قابل ادخل نہیں *

دوسرا طریقہ دیت کرنے کسی ملک غیر کے قانون کا مندرج ہی دفعہ ۳۵ ایکٹ ہذا میں جسمیں اشخاص ماہر کے اظہار قابل ادخل ہیں *

بیان میں کس قدر ثابت کرنا چاہئے

دفعہ ۳۹ جب کہ کوئی بیان

جسکی شہادت پیش کی جائے

جزو کسی بیان طویل یا

ایسے بیان کی جو جزو کسی گفتگو یا دستاویز وغیرہ کا ہو کس قدر شہادت گذرانی چاہیئے

گفتگو کا یا جزو کسی علیحدہ دستاویز کا ہو یا ایسی دستاویز میں مندرج ہو جو جزو کسی بھی یا خطوط یا کاغذات منسلکہ کے ہی تو شہادت صرف اُسی قدر حصہ کی بابت گذرانی جائیگی جو کہ عدالت کی دانست میں اُس خاص مقدمہ میں بیان مذکور کی نوعیت اور تاثیر اور اُن حالات کے کما حقہ سمجھنے کے واسطے ضروری ہو جن میں کہ وہ بیان کیا گیا اور اُس گفتگو

یا دستاویز یا بھی یا فتمی خطوط یا کاغذات کے اُس حصہ سے زیادہ کی بابت نہ گذرانی جائیگی *

مضمون دفعہ ۲۱ میں واضح طور پر ذکر ہوا ہے اور یہ دفعہ دیوانی اور فوجداری دونوں سے متعلق ہے اور نیز زبانی اور تحریری بیانات دونوں سے علائکہ رکھتی ہے۔ واضح رہے کہ اس ایکٹ میں حاکم عدالت کو نہایت وسیع اختیارات اس بات کے فیصلہ کرے میں دیئے گئے ہیں کہ جس قدر بیان اُس کے حمل مقصود کے سمجھنے کے لیئے ضروری ہیں چنانچہ اُن نظائر سے جنکا کہ ہدف تحت دفعہ ۲۱ ذکر کیا ہے حکام عدالت نے پورے بیانات داخل کرنا مناسب سمجھا۔ لیکن ظاہر ہے کہ اگر ہر عدالت میں ہر جزو بیان جنکا کہ لینا ضروری ہو یا نہ ہو قابل ادخال شہادت تصور کیا جاوے تو عدالت کے سامنے بہت سا ایسا فضول مادہ اور بیانات داخل ہو جاویں جس سے بجز پریشانی کے اور کچھ نتیجہ نہ ہو۔ پس دفعہ ۲۱ نے عدالت کو اس امر کا اختیار دیا ہے کہ جس قدر جزو بیان کو مناسب سمجھے اُس قدر کو شہادت میں داخل کرنے کی اجازت دے *

نظائر محمولہ تحت دفعہ ۲۱۔ اس ایکٹ کے جاری ہونے سے پہلے کی ہیں *

فیصلہ جات عدالت کس حال

میں واقعہ متعلقہ ہیں

دفعہ ۴۰ موجودگی کسی فیصلہ

یا حکم یا دگری کی جو
قانوناً کسی عدالت کو کسی

تھ۔ ب۔ حکم ۱ دے گی
معدومہ۔ قدمہ سابقہ عرض
عارض نالشی ثانی قبل
ادعال ہی

مقدمہ کی سماعت یا تجویز کے عمل میں لانے کی مانع ہو ایک واقعہ متعلقہ اُس حال میں ہی جب کہ بحث اس امر کی پیش ہو کہ وہ عدالت اُس نالش کی سماعت یا اُس تجویز کے عمل میں لانے کی مجاز ہی یا نہیں *

دفعہ ۸۰ سب سے پہلی دفعہ ایک نئے مضمون کی ہی اور منجملہ ایکٹ ۸۰ کی دفعات کے ایک نہایت مقدم دفعہ ہی — چار دفعات مابعد بھی اسی مضمون سے متعلق ہیں یعنی فیصلہ جات عدالت کس حالت میں واقعہ متعلقہ ہوتے ہیں *

لیکن واضح رہے کہ ایکٹ ۸۰ میں اس مضمون کے کہ فیصلہ جات عدالت کا تذرع مابعد میں کیا اثر پیدا ہوتا ہے نہایت نفاذی طور پر بحث کی گئی ہے الفاظ دفعہ ۸۰ میں ایک متجمل طور پر یہ لکھا ہے کہ جن صورتوں میں کوئی فیصلہ یا ڈگری یا حکم سابق قانوناً کسی عدالت کو کسی مقدمہ کی سماعت یا تجویز کے عمل میں لانے کی مانع ہو اُن صورتوں میں وہ ڈگری یا حکم یا فیصلہ واقعہ متعلقہ ہی — لیکن یہ مطلق نہیں بیان کیا کہ قانوناً کن کن صورتوں میں فیصلہ یا ڈگری ماقبل تذرع مابعد کی سماعت اور تجویز کا مانع ہوتا ہے *

اور نہ فصل ۸ - ایکٹ ۸۰ میں جس میں مواعظ تقریر مخالف کا ذکر ہے مطلق فیصلہ جات کا ذکر کیا گیا ہے پس اس مضمون پر کہ کن صورتوں میں فیصلہ یا ڈگری تذرع کی تجویز یا سماعت کی مانع ہوتی ہے ایکٹ ۸۰ قطعاً ساکت ہے اور اس لیئے شرح میں ہم کو اُن امور کا مفصل ذکر کرنا پڑیگا جو کہ ایکٹ کے متن سے واضح نہیں ہوتے *

فی الحقیقت یہ بحث (کہ کن صورتوں میں بوجہ وجود ایک فیصلہ یا ڈگری سابق کی تجویز اور سماعت ممنوع ہوتی ہے) متعلق

ضابطہ یعنی قانون اضافی کے ہی اور چونکہ ایکٹ ہذا بھی ایک جزو اسی قانون کا ہی لہذا بہتر ہوتا کہ واضعان قانون چند اور سماعت بڑھا کر نصریح اس امر کی کردیتے کہ کن صورتوں میں ایسا ہوگا *
یہ دفعہ دیوانی اور فوجداری دونوں سے متعلق ہی اور ظاہراً لفظ مقدمہ کی سماعت سے مقدمہ دیوانی مراد ہی اور لفظ تجویز سے مراد تجویز فوجداری ہی *

ضابطہ دیوانی میں یہ قاعدہ قرار پایا ہے کہ اگر کوئی نالش ایسی بنا دعویٰ پر قائم ہو کر عدالت دیوانی میں رجوع کی جاوے جسکی سماعت اور تجویز ایک دفعہ پہلے معرفت حاکم مجاز مابین فریقین حال یا انکے ایسے شخصوں کے جنکے ذریعہ سے منخاصمین حال دعویدار ہیں ہو چکی ہو تو اُسکی سماعت نہوگی *

متعلق دیوانی

پس جو معاملہ کہ عدالت مجاز کے روبرو اُن شرائط کے موافق چکا ذکر ضابطہ دیوانی میں ہی ایک مرتبہ فیصل ہو چکا ہو اسی امر متنازعہ کی سماعت دوبارہ کوئی عدالت نہ کریگی۔ جو امر کہ اس طرح پر طی ہو چکا ہو اُسکو امر تجویز شدہ کہتے ہیں۔ اور جو تنازعہ کہ ایک دفعہ تجویز ہو چکی ہو اُسکو پھر عدالت کے روبرو بغرض تصفیہ کے پیش نہیں کر سکتے۔ معصلہ ذیل اصولوں پر مسئلہ امر تجویز شدہ مبنی ہے :-

مسئلہ امر تجویز شدہ اور اُسکے اصول

اول۔ جو امر کہ عدالت نے تجویز کر دیا وہی صحیح اور درست ہی *

یہ اصول اس وجہ سے قانون نے قائم کیا ہے کہ جبکہ بقاعدہ طور پر عدالت فریقین کے بیان کو سنتی ہی اور پھر اُس پر ایک فیصلہ صادر کرتی ہی تو اُسکے درست ہونے کے حق میں ہر قسم کی دلائل ہوتی ہیں *

دوم۔ خلائق کا فائدہ اس امر میں ہی کہ نالشا نالشی کم ہو *

پس ظاہر ہے کہ اگر ایسا قاعدہ مقرر نہ ہوتا تو ممکن تھا کہ فریقین مقدمہ ایک ہی امر کی نسبت تنازع قائم رکھتے اور کبھی انکے جھگڑے ختم نہ ہوتے *

سوم — کسی شخص کو ایک ہی بناء مخاطمت کی بابت دو دفعہ

تکلیف دینی نہیں چاہیئے *

پس اگر یہہ اصول قائم نہوتا تو ایک ہی امر ئی بابت مدعا علیہ متعدد دفعہ طلب کیا جاتا اور عمر بہر اُسکی جوابدہی میں گذر جاتی *
پس عذر امر تجویز شدہ کے پورے طور پر عارض ہونیکے لیئے شرایط مفصلہ ذیل لازمی ہیں :—

اول — تجویز سابق عدالت مجاز کی ہو *
دوم — تجویز خاص امر متنازعہ فیہ مقصود بالذات کی ہو *

شرایط جو عذر امر تجویز شدہ کے عارض ہونے کے لیئے لازمی ہیں

سوم — فریقین مقدمہ سابق یا اُنکے قائم مقام فریق مقدمہ ثانی کے ہوں *

چہارم — تجویز متعلق ہو اُسی شی سے جس سے فیصلہ سابق متعلق تھا *

تاوقتیکہ شرایط مفصلہ بالا پورے طور پر صادق نہ آویں کوئی فیصلہ یا دگری یا حکم عارض سماعت و تجویز مقدمہ ثانی نہیں ہو سکتا *
اس مسئلہ قانونی کو حکام پریوی کونسل نے ایک نامی مقدمہ میں تسلیم کیا ہی ۵ *

اصول امر تجویز شدہ جو ہم ابھی بیان کرچکے ہیں مدعی اور مدعا علیہ دونوں سے متعلق ہی اور اثناء مقدمہ میں بھی مدعی یا مدعا علیہ کوئی ایسا عذر پیش نہیں کر سکتا جسکی کہ تجویز حسب شرایط بالا ہوچکی ہو — کیونکہ وہ امر تجویز شدہ قرار پا کر اُسکی نسبت کوئی تجویز دوبارہ نہیں ہو سکتی *

شرط اول حد اختیار عدالت

نسبت شرط اول کے واضح رہے کہ عدالت مجاز اُس عدالت کو کہتے ہیں جسکو قانوناً اُس قسم کے مقدمات کے فیصلہ کرنے کا اختیار ہو — حد اختیار عدالت ایک ایسی چیز نہیں ہی کہ جو رضامندی فریقین پر

منتصر ہو یا جسپر عدالت صرف بوجہ عذر کسی فریق کے غور کرے بلکہ ایک حکم قانونی ہی کہ بلا لحاظ اس امر کے کہ کوئی فریق ایسا عذر پیش کرے یا نہیں عدالت کو اس پر حود عور کرنا چاہیئے اور اگر کوئی ایسا مقدمہ جو اس عدالت میں دائر ہو اُسکے حد اختیار سے باہر ہو تو عدالت کو اس مقدمہ کو بیرون اختیار سمجھ کر نہیں سننا چاہیئے اور عذر عدم اختیار عدالت فیصلہ کنندہ ایک ایسا عذر ہی کہ جسپر مقدمہ کے اخیر درجہ تک عدالت غور کر سہی ہی اور اُسکو فریقین پیش کر سکتے ہیں بشرطیکہ اسے عذر کے پیش کرنے میں ایسے امور واقعہ کی تفتیح ضرور نہ ہو جو کہ عدالت مرافعہ اہل کی تفتیح کیے بغیر تفتیح نہیں ہو سکتی * ۶

بغرض طے کرنے اس امر کے کہ آیا مقدمہ حد اختیار کسی عدالت خاص میں ہی یا نہیں

طریقہ اختیار عدالت کے
قرار دینے کا

امور مفصلہ ذیل قابل لحاظ ہوتے ہیں:—

- ۱ نوعیت چارہ جسکا مدعی مستدعی ہی *
- ۲ مقدار شی متنازعہ فیہ *
- ۳ حدود ملکی اختیار سماعت عدالت *

ضابطہ دیوانی کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ عدالت ہائے دیوانی کو

جملہ مقدمات قسم دیوانی کے سننے کا اختیار ہی

باعتناء اُن مقدمات کے جنکی سماعت کسی

ایکٹ پارلیمنٹ یا مجموعہ ہنگالہ خواہ مدراس

خواہ ہندوئی کے کسی قانون یا نواب گورنر جنرل

نوعیت چارہ اُن مقدمات کی
جسکو عدالت دیوانی سن
سکتی ہی

ہند باجلاس کونسل کے کسی ایکٹ کے ذریعہ سے ممنوع ہوں *

ضابطہ دیوانی کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ عدالت ہائے دیوانی کو نہایت

وسیع اختیار فیصلہ کرنے نزاعوں کا ہی اور اس کے اختیار کی کوئی حد

مقرر نہیں کی گئی سوائے اس بات کے کہ جس قسم کے مقدمات کے

سننے کو صاف قانون نے منع کر دیا ہی اُنکو عدالت ہائے دیوانی فیصلہ

نہیں کر سکتی *

ضابطہ دیوانی میں صریح طور پر اصول قانون بیان کیا گیا ہے کہ جب کبھی کسی حق دیوانی کی بحث ہو تو عدالت دیوانی اُسکے سننے کی متجاز ہے اور یہہ اُس اصول متعارفہ قانون پر مبنی ہے کہ جہاں حق ہونا ہے وہاں اُس کا چارہ بھی ہوتا ہے یعنی جس شخص کو کوئی استحقاق کسی شی کی نسبت ہو اور وہ اور کسی کے فعل کی وجہ سے اُس حق سے محروم ہو جاوے تو وہ شخص جو کہ محروم اپنے حق سے ہو گیا ہے عدالت میں چارہ جو ہو سکتا ہے ورنہ حق کے صرف حاصل ہونے سے کچھ نتیجہ نہیں ہے اگر اُسکے تلف ہونے پر مستحق کو چارہ باقی نہ رہے *

واضح رہے کہ ایسا چارہ جسکا کہ مدعی عدالت محروم ہونے کے چارہ کر سکتا ہے منحصر ہے اُس قانون کے ملکی پر جہاں کہ وہ حق کی نسبت چارہ جو ہو * ۷

کل مقدمات جو کہ عدالت دیوانی میں دایر ہو سکتے ہیں دو قسم کے ہوتے ہیں —

۱ وہ مقدمات جو کہ بغرض برقرار رکھنے یا حاصل کرنے حقوق کے ہوں — مثلاً دعویٰ استقرار حق یا دعویٰ دلا پانے قرضہ جایداد *

۲ وہ مقدمات جو کہ واسطے دلا پانے معاوضہ اُس ضرر کے ہوں جو کہ کسی شخص کے اپنے حق سے محروم کیئے جانے کی وجہ سے پیدا ہوئے ہوں — مثلاً دعویٰ ازالہ حیثیت عرفی یا اور قسم کے درجہ کے معاوضہ دلا پانے *

پس کل مقدمات اقسام مفصلہ بالا میں سے ایک قسم کے ضرور ہونے چاہئیں اس قانون شہادت میں پورے طور پر اس بات کا ذکر کہ کون کون سے اقسام کے مقدمات کی عدالتہاے دیوانی سماعت کر سکتی ہے نہیں کیا جاسکتا — الا یہہ امر واضح رہے کہ کیسی ہی نئی قسم کا مقدمہ ہو عدالت دیوانی کو اُسکے سننے کا اختیار ہے اور یہہ امر کہ ایسا مقدمہ پہلے کبھی کسی عدالت دیوانی نے نہیں فیصل کیا وجہ عدم اختیار کی نہیں ہے مگر عدالت کو تین امور پر وقت سماعت مقدمہ کے خیال رکھنا چاہئے *

اول — یہہ کہ آیا مدعی کو کوئی حق حاصل تھا یا نہیں *

دوم — یہہ کہ آیا اُسکو کوئی ضرر پہونچا یا نہیں *

سوم — یہہ کہ آیا اُس ضرر کا ذمہ دار مدعا علیہ ہوسکتا ہے یا نہیں *

پس ان تین امور پر خیال رکھنا چاہیئے جس سے عدالت کو تنقید اور انحصال مفدمات میں مدعا ملتی ہے عدالت دیوانی کو قبل غور کرنے امور منصلہ بالا پر سب سے پہلے یہہ دیکھنا چاہیئے کہ جس تسم کا چارہ مدعی چاہتا ہے اُس کو کسی قانون نے منع نو نہیں کر دیا *

مفصل طور پر بحث اس امر کی کہ کون سے مقدمات کے سننے کا اختیار کس عدالت کو ہے شرح دفعہ ۴۴ — ایکٹ ہذا میں بیان کیا جاویگا *

عدالت ہائے ہندوستان میں بوجہ جاری ہونے قانون ہائے مختلف نے یہہ باب ایک نہایت دقت طلب ہوگئی ہے کہ کون سے مقدمات قابل سماعت دیوانی ہیں اور کون سے قابل سماعت مال ہیں لیکن ایک اصل طریقہ قرار دینے اس امر کا یہہ ہے کہ عرضی دعویٰ کو دیکھے کہ مدعی کس بات کا مستدعی ہے — ہائی کورٹ کلکتہ نے ایک مقدمہ میں یہہ تجویز کیا کہ ہماری یہہ رائے ہے کہ عدالت ماتحت نے اس بات کے قرار دینے میں کہ یہہ مقدمہ متعلق ایکٹ ۱۸۵۹ء کے نہیں ہے غلطی نہیں کی ہے مدعیان نے ایک ایسے غیر شخص پر فالش کی جہ کہ اُسکی زمین پر قبضہ تھا وکیل اپیلانٹ نے یہہ عذر پیش کیا کہ مدعا علیہ نے تعلق زمیندار اور کاشتکار مابین مدعیان اور اپنے بیان کیا ہے یہہ بیان مدعیان کے بیان سے خلاف ہے — پس طریقہ قرار دینے حد اختیار عدالت یہہ ہے کہ دیکھے کہ مدعی نے کیا بناء متخاصمت بیان کی ہے اور کیا چارہ مانگتا ہے اور نہ یہہ کہ صرف جواب مدعا علیہ کو سنکر عذر عدم اختیار سماعت کو عدالت قبول کرے — اگر اسی طرح پر مدعی نے مدعا علیہ پر بہ بیان اُسکی کاشتکاری کے فالش کی ہوتی اور مدعا علیہ بانکار تعلق کاشتکاری ایک حق نسبت قبضہ اراضی کے بیان کرتا تو عدالت کو چاہیئے کہ مدعی کے بیان پر نظر کرے اور اگر مقدمہ

اُسکی سماعت کے لائق ہو تو مقدمہ کی تجویز کرے لیکن اگر بیان مدعی درست نہ ہو تو دعوے کو دسمس کر دے *

۸ ہم اسلیئے جج کے فیصلہ کو بحال کرتے ہیں اور اپیل کو دسمس ^۸ * جب کبھی ایک نالش کسی عدالت مائل میں دائر ہو اور یہہ بیان ہو کہ مابین فریقین کے تعلق کاشتکار اور زمیندار کا ہی اور دوسرے فریق کو اُس تعلق سے انکار ہو تو عدالت کو اول یہہ چاہیئے کہ امر تنقیص طلب قرار دیکر تجویز کرے اور مطابق اُسکے اختیار کی نسبت فیصلہ کرے ^۹ *

شرط دوم تجویز خاص امر متنازعہ فیہ مقصود بالذات کے ہو

یہہ دوسری شرط ہے جسکا ہونا لازمی ہے قبل اسکے کہ کوئی فیصلہ ناطق تصور کیا جاوے — اُس عدالت کو جسکے دوہرو فیصلہ سابق بطور عارض دعوی کے پیش کیا جاتا ہے دیکھا چاہیئے کہ آیا وہ حق جسکی نسبت نزاع ہی پہلے بھی مابہ النزاع تھا یا نہیں اور آیا اُس حق کی نسبت کوئی تنقیص اور تجویز ہوئی تھی یا نہیں ^۱ اور ضرر ہی کہ اُس امر کی اُس مقدمہ سابق میں تجویز ہو چکی ہو چنانچہ ہائی کورٹ مدراس نے یہہ تجویز کیا کہ مدعی کے دعوی میں امر تجویز شدہ کے عارض کرنے کے لیئے صرف یہہ بات کافی نہیں ہے کہ ایک مقدمہ مابین انہیں فریقین کے نسبت اُسی جائداد کے اور اُسی بناء متخاصمت پر ہوا ہے بلکہ یہہ امر لازمی ہے کہ دیکھا جاوے کہ فیصلہ اخیر نسبت اُس چارہ کے جسکا مدعی اب جوہاں ہے ہو چکا ہے — اور اس لیئے جبکہ ایک مقدمہ اس بناء پر کہ نزاع نسبت واصلات کے دائر تھی اور ہائی کورٹ میں اُسکی تحقیقات ہوتی تھی

۸ راپور وائس دہلی ہمام ہجو وغیرہ دیکھی جلد سنہ ۱۸۶۳ء صفحہ ۲۵
مظاہر ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء

۹ ہری پور باد مالی ہمام ٹھہرہ بھاری سہاے دیکھی جلد

۱ اوہے نور ہمام کٹمانو جتو مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۳۱ — و چندر شکر

وینا دیپ رائے ہمام درگندرا دیپ جلد ۳ صفحہ ۳۹ دیرانی اپیل

تسمس کر دیا گیا تو فیصلہ تسمسی تاطق قرار نہ پایا اور نہ نزاع مذکور
تجویز شدہ قرار پائی * ۲

ایک اور مقدمہ میں ہائی کورٹ، مذکور نے یہہ تجویز کیا کہ عذر
امر تجویز شدہ جائز نہیں ہی جب تک کہ عدالت کو یہہ ظاہر نہ ہو کہ
بناء حق قانونی جسپر کہ مدعی اب دعویٰ مبنی کرتا ہی ایک ایسا امر
ہی نہ جو فیصلہ مقدمہ سابق میں پیش کدا گیا تھا اور اسر فیصلہ اور
ذکرہ لکھی گئی نہی * ۳

جبکہ ایک نزاع نسبت ایک حق کے طی ہو چکی ہو نو ذی شکل سے
اسی نزاع کو پھر پیش کرنے سے عذر امر تجویز شدہ سے بچ نہیں سکتا —
نرضکہ جب ایک ہی امر منازعہ فیہ کی نسبت پہلے تجویز ہو چکی ہو
تو دوبارہ اُسکی تجویز نہیں ہو سکتی — لیکن یہہ ضروری نہی کہ امر جسکی
تجویز ہوئی ہو پہلے مقدمہ میں مقصود بالذات ہو ورنہ وہ تجویز و فیصلہ
سابق عارض دعویٰ نہیں ہو سکتا چنانچہ ہائی کورٹ کلکتہ نے اسطرح کا
ایک مقدمہ فیصل کیا ہی جسکے واقعات یہہ تھے: —

زید نے بکر پر عدالت دیوانی میں واسطے دلا پانے ہرجہ آم نور لینے
کے جو کہ اُس زمین پر واقع تھے جسپر کہ زید کا دعویٰ تھا مالش دائر
کی تھی پس امر تنقیح طلب یہہ تھا کہ آیا زید مدعی کو ہرجہ
ملنا چاہیئے یا نہیں اس امر کے فیصلہ کرنے میں اس بات کا عارضی طور
پر فیصلہ کرنا پڑا کہ زید کہ اُس زمین پر جسپر درخت آم واقع ہیں حق
حاصل ہی یا نہیں یہہ امر بحق زید قرار پایا — بکر نے بعد ازاں
مالش زید پر واسطے اثبات حق اور استقرار حق مقابضت اراضی مذکور
کے دائر کی اور نیز ایک نقشہ تھوک بست کی منسوخ کی کا دعویٰ کیا وہ
نقشہ مطابق فیصلہ پیمایش کے طیار ہوا تھا — چیف جسٹس پدماک
نے اس مقدمہ میں یہہ بیان کیا کہ یہہ امر ظاہر ہی کہ بناء مختاصمت
واسطے دلا پانے ہرجہ آم کے ایک ایسی مالش سے جو کہ واسطے استقرار حق
اور منسوخ کی کارروائی پیمایش کے کیجاوے جداگانہ ہی — اور مدعی کے

دعویٰ میں دفعہ ۲ عارض نہیں اور نہ فیصلہ سابق نسبت آم کے عارض ہو سکتا ہی دعویٰ حال میں اس وجہ سے کہ یہ امر فیصلہ سابق میں محض ایک عارضی طور پر امر تنقیح طلب تھا۔ تقریر میں یہ بیان کیا گیا ہی کہ مدعی نے عرضی دعویٰ پر استامپ نہ صرف قیمت آم پر بلکہ نیز قیمت اراضی پر لگایا تھا۔ لیکن صرف مدعی کی طرف سے زائد استامپ کا لگانا فریقین کے حقوق کو مقدمہ حال میں کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتا ۴ *

اسی طرح اجلاس کامل ہائی کورٹ کلکتہ سے یہ تجویز ہوا کہ فیصلہ اسمال کاز کورٹ کا ایک ایسے دعویٰ میں چونکہ واسطے دلا پانے ہر جہ کات لہجانے درخت آم کے دائر کیا گیا تھا اور جسکے تجویز کرنے میں ضرورت تنقیح اراضی کے استحقاق کی ہوئی تھی ناطق نسبت اراضی کے استحقاق کے نہیں ہوتا۔ اولاً اس وجہ سے کہ اسمال کاز کورٹ کو اراضی کی نسبت تجویز کا اختیار نہیں۔ ثانیاً اس وجہ سے کہ عارضی طور پر تجویز حق کی گئی تھی ۵ *

ایک مقدمہ میں جو کہ نالش واسطے انفکاک رہن اراضیات کی تھی مدعا علیہما نے یہ عذر کیا کہ وہ زاید از بست سال سے بذریعہ دو بیعناموں کے قابض ہیں بیان مدعیان یہ تھا کہ بیع قطعی نہ تھی بلکہ بیع بالوفا تھی جو کہ ایک قسم کا رہن ہی اور اس امر کے ثابت کرنے کے لیئے وہ ایک اقرارنامہ پر بھروسہ کرتے تھے جو کہ اسی تاریخ کا لکھا ہوا تھا جسکو کہ وہ دستاویزیں جنپر مدعا علیہما بھروسہ کرتے تھے تحریر ہوئی تھیں۔ مدعا علیہما نے پہلے مدعیوں میں سے ایک مدعی پر دعویٰ بقایہ لگان کا نسبت ~~میں~~ کے کیا تھا اور یہ قرار پایا تھا کہ ~~میں~~ ایک جزو ہیں اُن ~~میں~~ کا جنپر کہ وہ مدعی معہ اور راہنوں کے حسب اقرارنامہ بلا اداے لگان کے قابض رہنے کا متجاز تھا۔ ڈپٹی کلکٹر نے جسکے ہاں دعویٰ بقایہ لگان کا ہوا تھا نسبت جواز اور صحت اقرارنامہ کے تجویز کی تھی اور یہ فیصلہ کیا تھا کہ فی الحقیقت وہ معاملہ بیع قطعی کا نہ تھا۔ بلکہ

۴ مہما چندر چکرپتی مقام راجہ مار چکر پتی ہنگال لاریوٹ جلد اول، صفحہ اول

۵ رگھورام بدواس مقام رام چندر درام سدر لینڈ اسمال کاز کورٹ ریفرنس

ایک رہن تھا — افنگاک کے دعویٰ میں جو اب دائر تھا یہہ عذر پیش کیا گیا کہ تجویز ڈپٹی کلکٹر نسبت اقرارنامہ کے ناطق ہی اور اُس کو امر تجویز شدہ مابین فریقین مقدمہ کے تصور کرنا لازمی ہی — اس عذر کو ہائی کورٹ ممالک شمال و مغرب نے منظور کیا اور حکام پرہوی کونسل نے بمیغہ اپیل فیصلہ کو منسوخ کیا اور یہہ تجویز کیا :—

فیصلہ ہائی کورٹ کا اس دلیل پر مبنی ہی نہ جب نے کافی لحاظ اس امر پر نہیں کیا کہ اقرارنامہ کو ڈپٹی کلکٹر جائز اور صحیح تجویز دے چکا تھا اور ہائی کورٹ نے اس کو امر تجویز شدہ مابین فریقین قرار دیا ہی — لیکن اگر فیصلہ ڈپٹی کلکٹر کا نسبت اُس امر کے جو کہ اُس کے سامنے پیش تھا ناطق ہونا تو اُسکی بہہ عارضی تجویز کہ اقرارنامہ ایک جائز اور صحیح دسنا اور تھی مابین فریقین مقدمہ ہذا کے ناطق اور قطعی نہیں ہی اس وجہ سے جو امر تنقیص مطلب اُس کے سامنے تھا وہ امر تنقیص مطلب مقدمہ حال میں نہیں ہی اُسکو ایک خاص اختیار فیصلہ سرسری کا معدمات بقایا لگان میں ہی پس اس صورت میں نہ اُس حق کی بحث ہی اور نہ فیصلہ سابق عدالت متجاوز کا ہی * ۶

لیکن جبکہ امر مقصود بالذات امر تنقیص طلب قرار پاکر ایک دفعہ فیصلہ ہو جاتا ہی اُس کی نسبت پھر عدالت کسی صورت میں سماعت نہیں کر سکتی مثلاً ایک ولایت کے مقدمہ میں جسکے واقعات یہہ تھے کہ زید نے بکر پر واسطے دلا پانے زر قیمت کچھ اسباب کے فالش کی بکر مشتری روپیہ ادا کر چکا تھا اور رسید لیلی تھی لیکن مقدمہ کے وقت وہ رسید پیش نہ کر سکا پس اُس پر دگری صادر ہوئی بعد اجراء دگری اور ادا زر دگری کے بکر مشتری کو وہ رسید جو کہ زید بایع نے اُسکو دی تھی ملگئی اور اُس نے ایک دعویٰ واسطے دلا پانے اُس روپیہ کے جو کہ اُس نے اجراء دگری میں ناحق زید کو دیا تھا دایر کیا — بہہ قرار پایا کہ چونکہ امر متنازعہ فیہ مقدمہ حال میں وہی ہی جو پہلے مقدمہ میں تھا لہذا یہہ امر تجویز شدہ ہی اور عدالت اُسکی سماعت نہیں کر سکتی *

لیکن کوئی تجویز کسی دعویٰ کو کسی ضابطہ کے عذر پر دسمس ہونے کی وجہ سے امر تجویز شدہ نہیں کر دیگی اور دوبارہ اُسکی سماعت ہو سکتی ہی ۷ *

اگر اسطرح پر ایک مقدمہ میں جسکے واقعات یہہ تھے :-

دو بھائی زید و عمرو کے درمیان ایک مقدمہ نسبت جائیداد موروثی کے تھا۔ فریقین نے ایک راضینامہ لکھ کر عدالت میں داخل کیا۔ اس اثنا میں زید کا انتقال ہو گیا اُسکی بیوہ اور عمرو نے ایک اور راضینامہ (نسبت اُس جائیداد کے جسپر کہ مسماۃ نے حق حاصل کیا تھا اور جو جائیداد کہ راضینامہ سابق میں شامل تھی) لکھ کر داخل کیا۔ اُس مقدمہ میں ہائی کورٹ مدراس نے یہہ تجویز کیا کہ ایک دعویٰ جو کہ ایسے قرار دان باہمی سے پیدا ہوتا ہی حسب دفعہ ۲ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ ع مجموعہ ضابطہ دیوانی کے امر تجویز شدہ نہیں قرار پاسکتا ۸ *

اسطرح پر ایک مقدمہ میں جو کہ بوجہ عدم حاضری فریقین کے خارج ہو گیا تھا فیصلہ عارض دعویٰ ثانی قرار نہ پایا۔ خواہ ایسی غیر حاضری فریقین بعد عدالت اپیل سے واپس آنے مقدمہ کے ہی کیوں نہ ہوئی ہو ۹ *

ایک مقدمہ میں ایک مسلمان بیوہ جو کہ اپنی جائیداد شوہری پر قابض ہو گئی تھی بذریعہ ایک مقدمہ کے مداخل کی گئی اور اُس نے اُس مقدمہ میں اپنے جوابدعویٰ میں مطالبہ دین مہر کا جائیداد پر ذکر نہیں کیا اور اس وجہ سے ایک ڈگری حق مستقل کی وارثان متوفی کو مسماۃ پر مل گئی بعد ازاں اُس بیوہ نے فالش واسطے قائم کراپانے مطالبہ دین مہر کے جائیداد متوفی پر دایر کی۔ یہہ قرار پایا کہ مقدمہ سابق

۷ شوہری بیوہ پنہام مہدی منڈل دیکھی جلد ۹ صفحہ ۳۴۷ صفحہ دیوانی — و وام ناتھہ — رامی جودہری پنہام بھگت مہاپتر دیکھی جلد ۳ صفحہ ۱۲۰ نظائر ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع

۸ لکھنویین امال بزم تیکارام لڑا جی مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۲۰

۹ رگوناتھ سنگھ پنہام رام کار منڈل پنکال جلد ۵ صفحہ ۶۲ ضمیمہ

میں مسماۃ مدعیہ کا عذر نسبت مطالبہ مہر کے پیش نہ کرنا اُس مطالبہ کو امر تجویز شدہ کر دیتا ہے ۱ *

اسی طرح پر ایک جائیداد جو کہ رہن تھی زر نقد کی اجراء دگري میں (جو کہ مرتہن جائیداد مذکور پر تھی) فیلام ہوئی - ایک شخص ثالث نے دگريدار پر جسکی دگري ماس جائیداد فیلام ہوئی تھی ایک فالش نمبري نسبت جائیداد مذکور کے کی اور وہ فیلام عدالت سے اس بناء پر منسوخ ہوا کہ مرتہن مدیون دگري کا جائیداد مذکور میں کچھ حق نہ تھا اور اس لئے وہ جائیداد فیلام نہو سکتی تھی - دگريدار نے بعد ازاں ایک فالش نمبري (واسطے عاید کرنے مطالبہ اپنی دگري کے جائیداد مذکور پر) اُس شخص ثالث پر دائر کی - عائی کورت کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ امر تنقیح طلب یعنی آبا مطالبہ زر دگري اس جائیداد پر عاید ہو سکتا ہے یا نہیں وہی ہے جو کہ مقدمہ سابق میں تجویز ہو چکا ہے - اُس لئے یہہ امر تجویز شدہ ہے اور اُس کی دوبارہ سماعت نہیں ہو سکتی ۲ *

شرط سوم یعنی فریقین وہی ہوں یا اُنکے قائم مقام

فیصلہ جات جنکا ذکر ضابطہ دیوانی میں ہے اُس قسم کے فیصلہ ہیں جو کہ صرف اُن اشخاص پر جو کہ فریقین مقدمہ ہوں فاطق قرار پاتے ہیں - اُن فیصلہ جات کا ذکر جو کہ ماسوائے فریقین مقدمہ کے غیر اشخاص پر بھی فاطق ہوتے ہیں دفعہ ۳۱ - ایکٹ ہذا کے اندر ہے اُس دفعہ کی شرح لکھتے ہوئے اُنکا بیان کیا جاویگا لیکن اُس قسم کے فیصلہ جات کے لئے جنکا کہ ذکر اس دفعہ میں ہے یہہ لازمی ہے کہ فیصلہ مابین انہیں اشخاص کے جو فریقین مقدمہ ہیں یا جنکے فریقین مقدمہ قائم مقام ہوں فاطق قرار پاوے ورنہ اگر ایسے فیصلہ جات بمقابلہ غیر اشخاص کے (جو کہ فریق مقدمہ نہیں ہیں) فاطق کر دیئے جائے تو یہہ امر

۱ مسماۃ رافیہ بنام مسماۃ صاحبہ ویکائی جلد ۸ صفحہ ۳۶۰ دیوانی

۲ فیروز چندریال چودھری بنام لکھو منی دیپی ویکائی جلد ۹ صفحہ ۳۰۰ دیوانی

بہت خلاف انصاف ہوتا کہ کسی شخص کو جسکو نہ جواب دینے کا موقع نہ سوالات جرح کرنے کا نہ اپیل کرنے کا موقع ملا ہی ان کو غیروں کی کارروائی کا پابند کر دیا جاوے اس قسم کے فیصلہ جات کے ناطق ہونے کے لیئے یہ بھی ضرور ہی کہ فریقین مقدمہ حال فریقین مقدمہ ذاتی ہوئے ہوں - اور صرف یہ کافی نہیں ہی کہ صرف ایک فریق مقدمہ حال کا مقدمہ سابق کا فریق ہو اور دوسرا فریق مقدمہ حال کا مقدمہ سابق میں کوئی فریق نہ ہو غرض کہ دونوں فریق مقدمہ ہذا اُس فیصلہ سابق کی رو سے برابر پابند ہو سکتے ہیں - لیکن یہ امر ضرور نہیں ہی کہ جو فریق مقدمہ ہذا میں مدعی ہو وہی مقدمہ سابق میں بھی مدعی ہو یا جو کہ اب مدعا علیہ ہو وہ پہلے بھی مدعا علیہ ہو لیکن یہ ضرور ہی کہ فریقین مقدمہ ایک دوسرے کے متخالف مقدمہ سابق میں رہے ہوں ورنہ وہ فیصلہ آپس میں ایسے فریقوں کے جو مقدمہ سابق میں ایک ہی طرف تھے ناطق نہ ہوگا *

چنانچہ ایک مقدمہ میں جسکے واقعات یہ تھے کہ ایک شخص مسمی ہوپ سنہ ۱۸۶۵ع میں دو بیٹے مسمبان نوند اور گریش چھوڑ کر مر گیا ایک شخص مسمی مکتا نے جایداد متوفی پر اس بیان سے کہ متوفی اُس کے حق میں وصیت کر گیا ہی قبضہ کر لیا - سنہ ۱۸۶۷ع میں گریش نے دعوی بحیثیت وراثت مکتا پر واسطے دلا پانے اپنے حصہ جایداد کے اور منسوخ کرا پانے وصیت نامہ کے دائرہ کیا اور اپنے بھائی نوند کو بھی مدعا علیہ گردانا - صدرالصدور نے اس بناء پر دعوی گریش کا دسمس کر دیا کہ وصیت نامہ درست اور ثابت ہی - سنہ ۱۸۶۹ع میں نوند نے بحیثیت وراثت اپنے باپ کے واسطے دلا پانے اپنے حصہ کے دعوی کیا - عدالت، مرافعہ اولی نے یہ تجویز کی کہ وصیت نامہ ایک جعلی دستاویز ہی اور مدعی کی ڈگری ہوئی جج نے اس فیصلہ کو اس بناء پر منسوخ کیا کہ نوند پہلے مقدمہ کا ایک فریق تھا اس لیئے دفعہ ۲ ضابطہ دیوانی عارض ہی اپیل خاص میں حکام ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ نوند مقدمہ سابق میں کوئی ایسا فریق نہ تھا جو بذریعہ اس مقدمہ کی ڈگری کے کسی طرح اپنا حق حاصل کر سکتا پس فیصلہ سابق جو بمقابلہ گریش کے صادر ہوا تھا بمقابلہ نوند کے جو کہ اُس مقدمہ میں صرف ایک فریق ترتیبی تھا ناطق نہیں ہی

اور نہ اُس کے مقابلہ میں فیصلہ سابق امر تجویز شدہ ہی اور نہ عارضی دعویٰ ہی * ۳

لفظ قائم مقام کی تصریح ہم دفعہ ۱۸ کی شرح میں لکھ آئے ہیں ۴ اور اُس کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اگر نعلق جسکا کہ وہاں ذکر ہی مابین دو شخصوں کے موجود نہو تو شخص ثانی شخص اول کا قائم مقام قرار نہیں پا سکتا - چنانچہ ایک مقدمہ میں یہ تجویز ہوئی کہ چند ہندو بہنوں میں سے ایک بہن جو کہ وراثت باپ کے دعویٰ کرتی ہی پابند اُن دگر بات ہی نہیں ہی جو کہ بمقابلہ اُسکی اور بہنوں کے اُنکی زندگی میں ہوئی ہوں اس وجہ سے کہ گو مدعیہ اور اُسکی بہنوں نے جائیداد کو بطور وارث اپنے باپ کے حاصل کیا نہا تاہم مدعیہ کی بہنوں کو صرف وہ حق حین حیاتی حاصل تھا جو کہ وراثتاً ایک ہندو عورت کو حاصل ہوتا ہی - مدعیہ وارث اپنی بہنوں کی نہیں ہی بلکہ جائیداد اُنکے مرنے پر بطور وراثت باپ کے مدعیہ کو ملی ہی اس وجہ سے مدعیہ پابند اُن دگر بات کی نہیں ہی جو کہ بمقابلہ اُسکی بہنوں کے اُنکی حیات میں صادر ہوئی نہیں * ۵

لیکن جبکہ ایک ہندو بیوہ اپنے شوہر کی وارث اور قائم مقام ہو نو وراثہ مابعد شوہری اُن دگر بات کے پابند ہیں جو کہ زمانہ حیات بیوہ میں بلا سازش اور فریب کے بمقابلہ اُس کے بابت جائیداد شوہری کے صادر ہوئی ہوں * ۶

جبکہ ایک فیصلہ کسی شخص کے مخالف یا موافق کسی خاص بحیثیت بے صادر ہوتا ہی تو وہ فیصلہ اُسکی بحیثیت سے مضر یا مفید ہو سکتا ہی اور نہ بحیثیت دیگر چنانچہ ایک مقدمہ جو کہ واسطے دلاپانے قبضہ جائیداد غیر منقولہ کے بمقابلہ مسماۃ جمیا اور اُسکے باپ کے دائر ہوا اور بعد اُس کے پدر کی وفات کے پھر بمقابلہ جمیا کے بحیثیت ہونے وارث اپنے باپ کے دائر ہوا دگر مقابضت اور واصلات کی جمیا پر بحیثیت ہونے وارث اپنے باپ کے صادر ہوئی اور دعویٰ بمقابلہ مسماۃ جمیا کی

۳ نوہی چندر مرزوم دار بنام مکنا سندری دیپی بنگال جاد ۷ صفحہ ۳۸ ضمیمہ

۴ براتیس چندر بنام کھال چندر گھوس بنگال جاد ۵ صفحہ ۵۵ ضمیمہ

۵ دیکھو صفحہ ۱۰۸ و ۱۰۹

۶ جیگو بند سوائے بنام مہتاب کنور ویکای ۷ صفحہ ۱ صیغہ دیروانی

۷ نویں چندر چکرپتی بنام ایش چندر چکرپتی ویکای جاد ۹ صفحہ ۵۰۵

ذات کے دسمس ہوا دگریدار نے اول قبضہ جائداد دگری شدہ کا حاصل کیا اور بعد ازاں جمیا کی ذاتی جائداد کو قرق کرا کر واسطے ادائے فہر واصلات کے نیلام کرایا جمیا کے عذرات بصیغہ متفرقہ یعنی بصیغہ اجرائدگری نامنظور ہوئے اور دگریدار خود مشتری ہوا مگر اُس کو قبضہ کبھی نہ ملا۔ اس بیع کا حکم ۸ اکتوبر سنہ ۱۸۶۳ع کو ہوا تھا اور جج نے ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۶۴ع کو نیلام بحال کیا — بعد ازاں مسماۃ جمیا نے واسطے استقرار اپنے قبضہ اور تنسیخ نیلام کے دعویٰ کیا — اجلاس کامل ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ جمیا دعویٰ کر سکتی ہی کیونکہ دگری سابق اُسکی ذات پر نہ تھی بلکہ بحیثیت ہونے وارث اپنے باپ کے اسپر دگری سابق صادر ہوئی تھی *^۷

مرتہن ایک طرح پر قائم مقام راہن تصور کیا جاسکتا ہی اور اس طرح پر پابند اُن فیصلہ جات کا ہوتا ہی جو کہ راہن کے مقابلہ پر نسبت جائداد مرہونہ کے قبل رہن صادر ہوچکے ہوں — لیکن وہ فیصلہ جات جو کہ بمقابلہ راہن کے مابعد رہن کے صادر ہوئے ہوں ایسے مفدمات میں جو کہ بعد رہن کے دائر ہوئے ہوں اور جنہیں مرتہن کوئی فریق نہو مرتہن کو پابند نہیں کرتے اور نہ اُسکا حق نسبت بیع کرا پانے جائداد مرہونہ کے بغرض وصولیابی مطالبہ زر رہن کے زایل ہو جاتا ہی *^۸

شرط چہارم یعنی یہہ کہ تجویز متعلق ہو اُس شی سے جس سے کہ فیصلہ سابق متعلق ہو

یہہ شرط اخیر ہی منجملہ اُن چار شرطوں کے جنکے بغیر کوئی فیصلہ ناطق نہیں ہوتا کیونکہ گو فیصلہ عدالت مجاز کا ہو اور مابین اُنہیں فریقین کے ہو اور نسبت خاص امر متنازعہ فیہ مقصود بالذات کے بھی

۷ شیخ واحد علی بنام مسماۃ جمیا بنگال جلد ۲ صفحہ ۷۴ — اجلاس کامل

۸ اور ما ساہر بنام جرنواپن لال دیکھی جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۲

ہو تاہم وہ فیصلہ صرف اُس شی متنازعہ فیہ کی نسبت جسکی نسبت اُس فیصلہ میں تجویز کی گئی اور دعویٰ کیا گیا تھا ناطق متصور ہوگا اور نہ اور کسی جائیداد پر جو دعویٰ سابق سے خارج ہی ہوئے ہوگا۔ — ہائی کورٹ کلکتہ نے ایک مقدمہ فصل کیا جسکے واقعات یہہ تھے :-

مدعیہ نے سنہ ۱۸۵۳ء میں ایک نالش بمقابلہ مدعا علیہما کے واسطے دلا پائے ایک اراضی کے جسکو کہ مدعیہ بطور اراضی توفیر کے اپنے علاقہ کے متعلق سمجھتی تھی دائرہ کی اور اُس کا دعویٰ دسمس ہو گیا۔ بعد ازاں اُسی مدعیہ نے اُنہیں مدعا علیہما کے مقابلہ میں اُسی زمین کی بابت اس بیلن سے دعویٰ کیا کہ اراضی مذکور ایک جزو تعلق ہی نہ توفیر — صدر الصدور نے دعویٰ کو دفعہ ۲ عارض کر کے دسمس کر دیا اُس نے بموجبات ذیل اپیل ہائی کورٹ کلکتہ میں دائر کیا :-

اول — اگر یہہ نسلم بھی کیا جائے کہ اراضی جسکا کہ اب دعویٰ ہی وہی اراضی ہی جو کہ مقدمہ سابق میں بطور توفیر کے بیان کی گئی تھی تاہم اس مقدمہ میں عذر امر تجویز شدہ عارض نہیں ہو سکتا * دوم — وہ شرائط جنکی وجہہ سے عدالتیں کسی مقدمہ میں عذر امر تجویز شدہ عارض کر سکتی ہیں اس مقدمہ سے متعلق نہیں کیونکہ مقدمہ میں دعویٰ دوسرا ہی حق جسیور دعویٰ مبنی ہی دوسرا ہی امور تفہیم طلب دوسرے ہیں اور اُنکی تجویز فیصلہ سابق سے کسی طور پر فقیض نہیں ہو سکتی *

ان بموجبات پر یہہ فیصلہ لکھا گیا :-

یہہ ایک نالش ہی واسطے دلا پائے قبضہ ایک اراضی کے مدعا علیہما سے اس مقدمہ کی مدعیہ نے سنہ ۱۸۵۳ء میں ایک نالش اس مقدمہ کی مدعا علیہما کے مقابلہ میں واسطے دلا پائے قبضہ اراضی کے کی تھی — ہمارے نزدیک شہادت سے صاف ظاہر ہی کہ اراضی جو کہ شی متنازعہ فیہ مقدمہ حال ہی ایک جزو اُسی اراضی کا ہی جسکی نسبت مدعیہ نے سنہ ۱۸۵۳ء میں دعویٰ کیا تھا — مقدمہ سنہ ۱۸۵۳ء وہ ہار گئی تھی اور جب سے اراضی مذکور پر کبھی اُسکا قبضہ نہیں ہوا پس یہہ ظاہر ہی کہ بناءً مختاصت دونوں مقدموں میں ایک ہی دونوں مقدموں

میں اُسی مدعی نے اُسی مدعا علیہ پر اُسی اراضی کی بابت دعویٰ دائر کیا اس بیان سے کہ وہ اراضی ناجائز طور سے اُسکے (یعنی مدعا علیہ کے) قبضہ میں آگئی اور فعل ناجائز مدعا علیہما مقدمہ سابق اور مقدمہ حال میں ایک ہی ہے — یہہ سچ ہی کہ حق جسپر مدعیہ دعویٰ مبنی کرتی ہی مختلف ہی اُس حق سے جو اُسنے سنہ ۱۸۵۲ع میں بیان کیا تھا — مقدمہ حال میں اُس اراضی کو ایک جزو تعلقہ بیان کرتی ہی اور سنہ ۱۸۵۲ع میں اُسنے یہہ بیان کیا تھا کہ اراضی مذکور نو فیر کی اراضی ہی جسپر کہ اُسنے وجہہ ہونے مالک تعلقہ کے قبضہ کر لیا تھا اور اس وجہہ سے اُسکو استحقاق سرکار سے اپنے نام بندوبست درانیکا ہی — لیکن ہماری رائے میں حق کا مختلف ہونا بنائے منخاصمت کو حسب دفعہ ۲ — ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع تبدیل نہیں کرتا — مدعیہ کی بناء منخاصمت یعنی وہ شی جو اُسکو عدالت میں آکر چارہ جو شونے کو مجبور کرتی ہی یہہ ہی کہ اُسکو مدعا علیہما اُس استمناع سے محروم رکھتے ہیں جسکی کہ وہ مستحق ہی — مقدمہ دائر کرنے کے وقت مدعیہ کا کام ہی کہ ایسا حق مقابضت ثابت کرے جو مدعا علیہما کے حق پر غالب ہو اور اگر وہ اپنا سب سے مضبوط حق بیان نہیں کرتی تو یہہ اُسی کو مضر ہو سکتا ہی *

فیصلہ مقدمہ سابق بھی مابین مدعیہ اور مدعا علیہ صرف یہی امر طے نہیں کرتا کہ جو حق خاص اُسنے بیان کیا ہی وہ اُسکو حاصل نہیں ہے بلکہ یہہ بھی کہ آیا تاریخ عرضی دعویٰ پر مدعیہ کو حق مقابضت ہو سکتا ہی یا نہیں خواہ کچھ ہی حق اُسنے بیان کیا ہو — ہماری رائے میں دفعہ ۲ عارض ہی اپیل سمس ۹ *

فیصلہ مذکور پریوی کونسل سے بھی بلفظہ بھال رہا ۱ *

اسی طرح پر ایک اور مقدمہ میں جسمیں مدعیان نے پہلے دعویٰ حصول قبضہ اراضی بہ بیان وفات ہندو بیوہ کے کیا اور اُس میں دعویٰ

۹ اوماتارا دیپی بنام ورشن کامتی داسی دھیروہ پنکال جلد ۲ صفحہ ۱۰۳

صفحہ دیروانی
۱ ایضاً بنام ایضاً پنکال جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۸ پریوی کونسل

مدعی تسمس ہوا پھر ایک دوسری بنا پر اسی اراضی کی نسبت اسی مدعا علیہ پر دعویٰ کیا تو یہہ تجویز ہوا کہ مدعی کو اپنے عرصہ دعویٰ میں لازم ہی کہ تمام وہ بذاتیں جنہر وہ تکیہ کرتا ہی اور اپنا دعویٰ جنہر مبنی کرتا ہی بدآن کرے ورنہ ایک فالش ثالثی دوسری بنا پر جو بنا کہ پہلے سے موجود نہی جائز نہ تصور کیجاویگی کیونکہ یہہ بنا دعویٰ کا تکررے تکررے کرنا ہی اور یہہ قائمناً جائز نہیں ۲ *

لیکن جبکہ نوعیت استحقاقی جسپر کہ دعویٰ مبنی ہو مختلف ہو اُس استحقاق کی نوعیت سے جو کہ پہلے دعویٰ کی بنا تھی نہ دوسری فالش ثالث سماعت ہی گو جائداد متنازعہ فیہ وہی ہو اور بنا . . . خصامت یعنی وجہہ فالش وہی ہو چنانچہ ایک مقدمہ میں جسکے واقعات مفصلہ ذیل تھے حکام ہائی کورٹ شمال و مغرب نے ایسا ہی تجویز کیا :۔

ناصر خاں پہلی نومبر سنہ ۱۸۶۰ء کو جائداد غیر منقولہ کنیر چھوڑ کر مرا ورنہ اُسکے ایک بیٹا قادر علی خاں اور دو بیٹیاں امراؤ بیگم اور نوشہ بیگم ہوئے ۔ بعد وفات ناصر خاں کے امراؤ بیگم نے کل جائداد ناصر خاں پر قبضہ کر لیا ۔۔ نوشہ بیگم نے سنہ ۱۸۶۳ء میں مسماۃ امراؤ بیگم پر اس بیان سے دعویٰ کیا کہ ناصر خاں متوفی ایک وصیت نامہ لکھ کر فوت ہوا اور حسب شرائط اُس وصیت نامہ کے مدعیہ کو پانچویں حصہ کا استحقاق متروکہ متوفی میں پہونچتا ہی ۔ لیکن یہہ دعویٰ بہ تجویز اس امر کے کہ شرعاً وصیت ناجائز ہی تسمس ہوا ۔ ۹ مارچ سنہ ۱۸۷۲ء کو مدعیہ نے ایک دوسری ثالثی اسی جائداد کی نسبت اسی مدعا علیہ پر بر بنا استحقاق وراثت شرعی دائر کی اور سولہویں حصہ متروکہ کا دعویٰ کیا ۔ پس یہہ بحث پیش ہوئی کہ جبکہ عدالت فیصلہ کنندہ سابق عدالت مجاز تھی اور فریقین مقدمہ کے وہی ہیں جو کہ پہلے مقدمہ میں تھے اور نیز یہہ کہ شی متنازعہ فیہ دونوں مقدموں میں ایک ہی ہے اور نیز وہ فعل مدعا علیہ (یعنی قبضہ کر لینا کل جائداد پر) جسکی وجہہ سے مدعیہ کو سنہ ۱۸۶۳ء میں آکر عدالت میں چارہ جو ہونا پڑا تھا وہی فعل ہی جسکی مقدمہ سنہ ۱۸۷۲ء میں شکایت ہی تو صرف

دعویٰ کا مقدمہ سابق میں بر بناء وصیت مبنی ہونے اور دعویٰ سنہ ۱۸۷۲ء کے حق وراثت پر مبنی ہونے سے دفعہ ۲ — ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء عارض دعویٰ ہوتی ہی یا نہیں * ۳

اسی امر کی تائید میں فیصلہ ہائی کورٹ کلکتہ کا جسکا آرپر ذکر ہوا پیش کیا گیا تھا مگر اجلاس کامل ہائی کورٹ ممالک مغرب و شمال نے یہ تجویز کیا کہ مقدمہ حال میں نوعیت استحقاق جیسپر کہ دعویٰ مبنی ہی اُس نوعیت استحقاق سے جیسپر کہ پہلا دعویٰ مبنی تھا مختلف ہی پس دفعہ ۲ عارض نہیں *

اس مقدمہ سے یہ ظاہر ہوگا کہ فی نفسہ شی متنازعہ یہہ کے ایک ہونے سے دفعہ ۲ عارض نہیں ہوتی — اسی طرح فی نفسہ نوعیت استحقاق کے ایک ہونے سے فیصلہ سابق عارض نہیں ہوتا اگر اشیاء متنازعہ فیہ مختلف ہوں — چنانچہ ایک مقدمہ میں جسکے واقعات یہہ تھے کہ مسمیٰ کرپا رام نے یہہ بیان کیا کہ میں متبنی سبتا کا ہوں جو کہ برادر قدم لال کا تھا اور اس حیثیت سے ترکہ قدم لال کا مستحق ہوں اس وجہ سے کہ اُسکی بیوہ نے اپنی بد چلی کی وجہ سے استحقاق مقابضت کھو دیا — سنہ ۱۸۶۲ء میں اسی مدعی نے ایک نالاش واسطے حاصل کرنے متروکہ رام ناتھ کے کی تھی اور نیز قدم لال کی جائداد پر (بدیں بیان کہ جائداد مشترکہ ہی اور اس وجہ سے شاستر اُسکو پہنچتی ہی) دعویٰ کیا — اس مقدمہ میں قدم لال کی بیوہ نے اپنے بیان تحریری میں یہہ عذر پیش کیا کہ رام لال و قدم لال کی جائداد مشترکہ نہیں ہی اور نہ مدعی پسر متبنی رام لال کا ہی — مقدمہ سابق میں مدعی متبنی قرار نہ پایا لیکن اُسکو بر بناء ہبہ نامہ جائداد متنازعہ فیہ کی نسبت دگری ملی اور فیصلہ مشعر عدم ثبوت تبذیت ہائی کورٹ سے بحال رہا *

مقدمہ سابق میں جو کہ واسطے دلا پانے متروکہ قدم لال کے دعویٰ تھا منصف نے یہہ تجویز کیا کہ چونکہ مقدمہ سابق میں مدعی کا متبنی ہونا ثابت نہیں ہوا اُسکے خلاف تجویز ہو چکی تو اب مدعی یہ بیان ہونے متبنی رام ناتھ کے دعویٰ وراثت اُسکے بھائی قدم لال کا نہیں

کر سکتا۔ عدالت اپیل نے اس فیصلہ کو بحال رکھا مگر ہائی کورٹ نے ہنگام اپیل خاص یہہ تجویز کیا:—

مدعی کی بناء مخاصمت اس مقدمہ کی یہہ نفی نہ اُسکو کچھہ جائداد جو کہ قدم لال کی ہی ملنی چاہیئے اس وجہہ سے کہ قدم لال کی بیوہ نے بوجہہ اپنی بدچلنی کے اپنا استحقاق قبضہ کہو دیا ہی۔ مدعی نے اپنے دعوی کو متبنی ہونے رام ناتھہ برادر قدم لال پر مبنی کیا ہی عدالت ماتحت نے تجویز کی کہ وہ اس دعوی کو پیش نہیں کر سکتا اس وجہہ سے کہ ایک مقدمہ سابق میں جو کہ مابین فرینین حال کے تھا (جبکہ مدعی نے رام ناتھہ کی جائداد پر دعوی کیا تھا) یہہ تجویز ہو چکا ہی کہ مدعی متبنی رام ناتھہ کا نہیں ہی۔ ہماری رائے میں مقدمہ سابق اس امر کا مانع نہیں کہ مدعی شہادت سے ثابت کرے کہ وہ رام ناتھہ کا متبنی ہی اس وجہہ سے کہ اس مقدمہ میں وہ مختلف جائداد حاصل کرنا چاہتا ہی اور بناء مخاصمت بالکل جداگانہ ہی ہماری رائے میں فیصلہ عدالت اپیل ماتحت کا اس معاملہ میں غلط ہی اور مقدمہ واسطے تجویز نالی کے واپس جاوے اور پہلا امر تنقیح طلب بہہ ہوگا کہ آیا مدعی پسر متبنی رام ناتھہ کا ہی یا نہیں اور باقی امور تنقیح طلب وہ ہونگے جو کہ واقعات سے نکلتے ہوں کہ اگر وہ متبنی ہی تو اُسکو جائداد ملنی چاہیئے یا نہیں * ۲

یہہ امر قابل بحث ہی کہ آیا بقایا لگان ہر ایک سال کے لیئے ایک فہمی بناء مخاصمت ہی جسکے لیئے دعوی پیش ہو سکتا ہی یا نہیں۔ ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا ہی کہ ہر سال ایک نئی بناء مخاصمت پیدا ہوتی ہی جسکی فالش ہر سال الگ ہو سکتی ہی * ۵

راضح رہے کہ جبکہ ایک امر متنازعہ فیہ کی نسبت کسی عدالت ماسوائے برٹش انڈیا نے تجویز کی ہو اُسی بناء مخاصمت کی بنا پر برٹش انڈیا میں فالش دائر نہیں ہو سکتی *

فیصلہ جات عدالت ملک غیر

۳ کرپارام بنام بھگوانداس بنگال جلد ۱ صفحہ ۶۸ دیرانی اپیل

۵ راج شیوچرن گھوسال بنام اوبھی گنداس ویگلی جلد ۲ صفحہ ۳۱ - ایکٹ

۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع رام سندرسین بنام کیشپ چندر گپت ویگلی جلد ۱۷ صفحہ ۳۸۰

چنانچہ ہائی کورٹ کلکتہ نے ایک مقدمہ میں یہہ تجویز کیا کہ تھپورا کے راجہ کی عدالت مجاز ہی جسکے فیصلہ کی وجہ سے حسب دفعہ ۲ ایکٹ ۸ سنہ ۱۵۹ ع اسی بناء مخصوصت پر دوبارہ دعویٰ دائر نہیں ہو سکتا اور دفعہ ۲ عارض ہوتی ہی ۶ اور اسطرح فیصلہ عدالت فراسیس واقعہ چندرنگر فیصلہ عدالت مجاز کا تصور ہو ۷ لیکن ایک اور مقدمہ میں یہہ تجویز ہوا ہی کہ راجہ تھپورا کی ریاست کی عدالت مجاز نہیں ہی ۸ *

لیکن اگر کوئی فریب یا عدم اختیار یا اور کوئی وجہ ناجائز ہونے فیصلہ عدالت ماسوائے برٹش انڈیا کے ہو تو وہ فیصلہ حسب منشاء دفعہ ۲ کے عارض نہ ہوگا لیکن اگر کوئی نقص قانونی یا واقعاتی یا بوجہ فریب یا بوجہ خلاف انصاف ہونے یا بوجہ عدم اطلاع فریق کو پیشی مقدمہ سے ایسے فیصلہ میں نہو تو وہ فیصلہ ناطق ہوتا ہی اور جبکہ فیصلہ ایسے طور سے ناطق ہو جاتا ہی تب عدالت ہائے برٹش انڈیا میں اسی بناء پر دعویٰ دوبارہ نہیں ہو سکتا - لیکن ڈگری عدالت ملک غیر کی بنا پر عدالت ہائے برٹش انڈیا میں دعویٰ دائر ہو سکتا ہی اس قسم کی نالش سے مدد ۱۱۴ ضمیمہ ۲ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع قانون تملادی متعلق ہی - اسی دعویٰ میں عدالت واقعات کی شہادت کی نسبت کچھ تجویز نہیں کر سکتی الا مدعا علیہ مفصلہ ذیل عذرات پیش کر سکتا ہی :-

اول - یہہ کہ مدعا علیہ کو اُس مقدمہ میں جسکی ڈگری پر یہہ دعویٰ مبنی ہی اطلاع نالش کے فیصلہ کی نہیں پہونچتی *

دوم - ڈگری مذکور فریباً حاصل کی گئی *

سوم - عدالت صادر کنندہ ڈگری مذکور کو اختیار سماعت نہ تھا *

چہارم - تجویز میں جسکا نتیجہ ڈگری ہی صریح ایک ایسی غلطی موجود ہی کہ جس سے نتیجہ قانونی یا واقعاتی غلط نکلتا ہی *

۶ - سری مٹی مردہو بی بی بنام رام مانک دیوی کا بی ۶ صفحہ ۳۱ دستخط دیرانی

۷ - یوکرام گرنی بنام کامنی داس دیکا بی ۳ صفحہ ۱۰۸

۸ - مہاراجہ دہاد بنام علی پور غازی ریکا بی جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۷ دہوازی اپیل

پنجم - یہ کہ ڈگری مذکور اُس قانون کے خلاف ہی جسکے مطابق اس عدالت صادر کنندہ ڈگری کو پابند ہونا چاہیئے تھا *
چنانچہ ایک مقدمہ حل میں ہائی کورٹ نکتہ نے یہ تجویز کیا کہ نسبت اُن فیصلجات عدالت ہائے ما سوائے برٹش انڈیا کے جنکی اجراء ہندوستان کی عدالت میں مطلوب ہی فائدہ یہہ ہی کہ اُن فیصلوں میں امور واقعاتی کے نصیبہ کو بر بناء رویداد ناطق طور پر سمجھنا چاہیئے اور یہہ کہ اُن اعتراضات ہو سکتے ہیں بر بناء عدم اختیار سماعت خواہ بصیئت نالش خواہ بصیئت شئی نالش خواہ بصیئت فریق مقدمہ یا یہہ کہ مدعا علیہم اُسکے فیصلہ کے لیئے طلب نہیں ہوئے یا یہہ کہ اُنکو موقع جوابدہی کا نہیں ملا یا یہہ کہ فیصلہ فریباً صادر ہوا ۹ مقدمہ مذکور قابل پرہے کے ہی کیونکہ اُس میں پورا قانون نسبت فیصلجات عدالت ہائے ما سوائے برٹش انڈیا کے مندرج ہی - عذر چہارم میں سریم غلطی سے مراد یہہ ہی کہ بلا لیئے کسی شہادت کے خود اُس ڈگری سے غلطی نمایاں ہو جبکہ یہہ عدالت پیش ہوں نو اُس عدالت کو جسمیں کہ ڈگری مذکور کی بناء پر دعویٰ ہوا ہی اُن عزرات کی تنفیص اور تجویز کرنی چاہیئے اور اگر اُنمیں سے کوئی بھی عذر راست ہو نو ڈگری اپنی وقعت نہو دیتی ہی اس عدالت کو خود تنفیص اور تجویز کرنی لازم آتی ہی *
واضح رہے کہ وجہ نالش کے دائر کرنے کی یہہ ہی کہ دفعہ ۲۸۳ م ایکٹ ۸ سنہ ۵۹ ع میں کوئی ڈگری ماسوائے ڈگری عدالت برٹش انڈیا کے ایک جگہہ کی دوسری جگہہ بذریعہ سارٹیفکٹ کے جاری نہیں ہو سکتی لیکن جو ڈگری کہ بر بناء ڈگری عدالت غیر صادر ہوئی ہو وہ اُسی طور پر جاری ہووگی جس طرح پر کہ اصل ڈگری جاری ہوتی ہی *
قبل ختم کرنے اس بحث کے اسقدر بیان کرنا ضرور معلوم ہوتا ہی کہ بعض ڈگریات جو کہ حسب دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۵۹ ع کے حاصل کی گئی ہوں اور اُنمیں صرف قبضہ دلا دینے کی ڈگری ہوتی ہی اور حق کی کچھ تجویز نہیں ہوتی تو ایسی ڈگریات کے سبب سے کوئی امر متنازعہ فیہ امر تجویز شدہ نہیں قرار پا سکتے *

فیصلجات دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۵۹ ع

اینگ ہم صرف اُن فیصلجات کا ذکر کرتے آئے ہیں جو کہ مقدمات دیوانی وعیدہ میں ناطق قرار پا کر نالاش ثانی میں عارض ہوتے ہیں لیکن یہاں مختصر طور

فیصلجات عدالت فوجداری
مائع تجویز آئندہ

پر وہ قانون بیان کرنا چاہیئے کہ اصول امر تجویز شدہ جسکا کہ اس دفعہ میں ذکر تھا فوجداری سے بھی متعلق ہی *
سوائے اُس اصول متعارفہ کے جسکا ذکر ابتدائے شرح دفعہ ہذا میں لکھا گیا ہی ایک اصول یہہ ہی :-

کسیکو ایک جرم کے لیئے دو دفعہ سرا ملنی نہ چاہیئے *

اور یہہ اصول صرف فوجداری کے مقدمات سے متعلق ہی پس فوجداری کے فیصلہ کو نسبت اُس جرم کے جسکی نسبت وہ فیصلہ ہی وہی منصب ہی جیسا کہ دیوانی کو اُس بناء متخاصمت کی نسبت جسکی نسبت نہ وہ فیصلہ صادر کیا گیا *

چاروں شرائط مذکورہ بالا جنکے لازم ہونیکا ذکر اُپر کر آئے ہیں وہ اُمولاً ذکر نہ فروغاً مقدمات فوجداری سے بھی متعلق ہیں چنانچہ :-

اتحاد شرائط مابین
مقدمات فوجداری و دیوانی

۱ — عدالت مجاز کا ہونا مقدمات فوجداری

میں ایسا ہی لازم ہی جیسے دیوانی میں ' *

۲ — جرم کی صاف تجویز ہو گئی ہو چنانچہ ہائی کورٹ کلکتہ نے بہت تجویز کیا ہی کہ اگر بموجب وارنٹ گرفتاری کے جو گورنر جنرل نے حسب قانون ۳ — سنہ ۱۸۱۸ع صادر کیا ہو کوئی شخص پکڑا جاوے وہ فعل گورنر جنرل کا فعل عدالتی نہیں ہی اور نہ گورنر جنرل کا حکم قید حکم عدالتی سمجھا جا سکتا ہی اور اس لیئے ملزم جو کہ اس طرح پر گرفتار ہو چکا ہو یہہ عذر نہیں کر سکتا کہ اُسکو سزا مل چکی ' لیکن ایک برے جرم میں چھوٹا جرم داخل ہوتا ہی مثلاً ایک شخص کو اگر چوریکی سزا ایک دفعہ مل چکی ہو تو دوبارہ اُسکو اُسی چوریکی اعانت کی سزا نہیں مل سکتی *

۳۔ مدعا علیہ یعنی ملرم مقدمہ سابق اور مقدمہ حال کا ایک ہونا

چاہیئے *

۴۔ شی متنازعہ فیہ سے مراد جسکا ذکر شرط نمبر ۴ مفصلہ بالا میں ہی فوجداری کے مفدمات میں مراد اُس جرم سے ہی جسکا الزام لگایا جاتا ہے لیکن اگر جرم دوسرا ہی تب اُسکی نسبت البتہ عدالت فوجداری سماعت دوبارہ کر سکتی ہے چنانچہ ایک مقدمہ میں جسمیں کہ مدعا علیہ نے پہلے ایک مقدمہ سابق میں جسمیں کہ الزام اُسپر دستاویز (الف) کے جعل بنانے کا لگایا گیا نہایت ہو چکی تھی اور پھر اُسپر الزام دستاویز (ب) کے جعل بنانے لگایا گیا تو مدعا علیہ کی طرف سے یہہ عذر پیش ہوا کہ مقدمہ سابق میں مدعا علیہ پر الزام جعل لگایا گیا تھا اور دستاویزات (الف) و (ب) جو ایک ہی مقدمہ دیوانی میں داخل ہوئی تھیں عدالت فوجداری کے سامنے تھیں اور گو متجسٹریٹ نے اپنے حکم سپردگی سشن میں کوئی حوالہ دستاویز (ب) کا نہیں دیا تاہم چونکہ جرم فی الحقیقت ایک ہی ہے اور دونوں دستاویزیں عدالت فوجداری میں ہر وقت تحریر فرد قرار داد جرم کے موجود تھیں تو عدالت فوجداری دوبارہ اُس جرم کی سماعت نہیں کر سکتی — اس عذر کی تجویز چیف جسٹس بنگال نے یہہ کی —

میرے نزدیک جعل بنانا دستاویز (الف) کا اور جعل بنانا دستاویز (ب) کا دو الگ الگ جرم ہیں پس اگر مدعا علیہ جسپر کہ پہلے الزام جعل بنانے (الف) کا لگایا گیا تھا اُس مقدمہ میں براہت پاچکا ہو تو وہ براہت نسبت خیال دوسری دستاویز کے نہیں تصور ہو چکتی گو کہ پہلے مقدمہ میں شہادت دونوں کے جعل ہونے پر لی گئی تھی — اصل یہہ ہے کہ جبکہ سزا یا براہت سابق بطور عذر عارض دعوے کے پیش ہو تو اُس عدالت کو جسکے سامنے کہ یہہ فالش ثانی رجوع ہوئی ہے اُس شہادت سے جو کہ فالش سابق میں پیش کی گئی تھی کچھ تعلق نہیں ہے سوائے بغرض دیکھنے اس امر کے کہ آیا جرم جسکا کہ مقدمہ ثانی میں ذکر ہے وہی جرم ہی جو کہ مقدمہ سابق میں تھا یا نہیں — اگر جرم وہی ہے تو سزا یا براہت سابق دوسری تجویز کے لیئے عارض ہی بلا لحاظ اس امر کے کہ عدالت ثانی کی رائے میں سزا یا براہت

سابق اُس شہادت پیش کردہ مقدمہ سابق کے خلاف ہی یا نہیں —
اگر جرم وہی جرم نہیں ہی تو پہلی تجویز سزا یا برائت اس دوسرے الزام کی تجویز کے لیئے عارض نہیں ہو سکتی گو شہادت مقدمہ سابق اور مقدمہ حال کی ایک ہی ہو عدالت کو لازم ہی (حوالہ وہ عدالت وہی ہو جس نے کہ پہلے جرم کی تجویز نہ تھی یا دوسری) کہ شہادت لیکر اپنی رائے اُسپر لگائے اور فیصلہ اپنی رائے کے موافق صادر کرے — میری رائے میں دو جرم صرف اس وجہ سے کہ شہادت ایک ہی پیش کی گئی ایک نہیں ہو جاتے مثلاً جبکہ الزام ایک شخص پر زید کے قتل کا لگایا جاوے تو اُس کے جواب میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ شخص عمرو کے قتل کے الزام سے بری ہو چکا ہی — جب تک کہ یہ ثابت نہ کیا جاوے کہ زید و عمرو درحقیقت ایک ہی شخص کے دو نام تھے مثلاً فرض کرو کہ ایک ملزم زید کے قتل کے الزام سے بری ہو چکا ہی اور پھر اُسی شخص ملزم پر الزام ہندہ کے قتل کا لگایا جاوے تو وہ کبھی یہ نہیں ثابت کر سکتا کہ قتل زید و قتل ہندہ درحقیقت ایک ہی جرم تھا اور اُس سے برائت ہو چکی ہی — مقدمہ ہذا میں بدلے قتل اشخاص کے جرم جعل بنانے دستاویز کا ہی — ایک دستاویز (الف) ہی دوسری (ب) اور ملزم کا دستاویز (الف) کے جعل بنانے سے بری ہونا مانع تجویز الزام نسبت جعل بنانے دستاویز (ب) کے نہیں ہو سکتا ۳ یہ امر تجویز ہو چکا ہی کہ فیصلہ اخیر ہونا چاہیئے اور اُس فیصلہ کے خلاف اپیل ہونا ثالث ثانی میں فیصلہ سابق کے عارض ہونے میں کچھ ہرج نہیں ہوتا ۴ ہم مقدمہ شرح ہذا میں یہ صاف طور پر لکھ آئے ہیں کہ قانون شہادت قانون ضابطہ کا ایک جزو ہی اور اسی وجہ سے مضمون دفعہ ۴۰ - ایکٹ ہذا دفعہ ۲ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ ع ضابطہ دیوانی سے مطابقت رکھنا ہی اور جن اصولوں پر کہ دفعہ ۲ - ضابطہ دیوانی مبنی ہی انہی اصولوں پر چند دفعات ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع مجموعہ ضابطہ فوجداری کی بھی مبنی ہیں اور نہایت صراحت کے ساتھ واضعان قانون نے اصول عارض ہونے

۳ ملکہ بنام دوارکا ناتھ دت ریکلی جلد ۷ صفحہ ۱۵ نظائر فوجداری

۴ بلہرام نام قاتھورام بنام گجرات مرگھتہنگ ایسوسی ایشن ۲۱ مئی ۱۹۰۳ رپورٹ

فیصلہ سابق کا فالش مابعد میں ایکٹ مذکور میں بیان کیا ہی اور اُس سے زیادہ صراحت سے شرح نہیں لکھی جاسکتی *
 اُن دفعات ضابطہ فوجداری کا یہاں نقل کرنا خالی از حوالہ اور دقت نہیں لیکن اسقدر بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہی کہ دفعہ ۳۶۰ مبنی ہی اصول دفعہ ۲ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع پر یعنی جبکہ کسی شخص کو ایک دفعہ سزا مل چکی ہو یا بری ہو چکا ہو اُس جرم کی نسبت پھر تحقیقات اور تجویز نہیں ہو سکتی اور اِس دفعہ میں دفعات ۳۵۳ و ۳۵۵ و ۳۵۶ ضابطہ مذکور کا حوالہ دیا گیا ہی اُنکے پڑھنے سے پورے طور پر اصول امر تجویز شدہ مانع تجویز ثانی بخوبی ظاہر ہو جاویگا اور دفعہ ۳۲۶ ضابطہ مذکور کے پڑھنے سے ظاہر ہوگا کہ تجویز سابق نسبت برأت یا سزا کے فالش ثانی میں عارض ہو جاتی ہی کیونکہ اُسکی نسبت ثبوت عدالت میں پذیرا نہیں ہوتا ہی *

دفعہ ۴۱ ہر فیصلہ اخیر یا حکم یا

تدگری کسی عدالت مجاز کی

جو بمنصب عطاے پروپیٹ

یا سماعت مقدمہ ازدواج یا

مقدمہ متعلقہ ایڈمرلٹی یا دیوالیہ کے ہو

اور اُسکی روسے کسی شخص کو کوٹی منصب

قانوناً حاصل ہوتا ہو یا اُس سے زائل ہو

جاتا ہو یا جس میں یہ قرار دیا گیا ہو کہ

کوٹی شخص کسی ایسے منصب کا مستحق

ہوگا یا کسی خاص شے کا استحقاق رکھیگا

اور وہ استحقاق کسی شخص خاص کے

تجویزات بمقدمات عطاے
 پروپیٹ یا ازدواج یا
 ایڈمرلٹی یا دیوالیہ

مقابلہ میں نہو بلکہ مطلقاً ہو تو وہ ایک واقعہ متعلقہ اُس صورت میں ہی جب کہ موجود گی اُس منصب قانونی کی یا کسی شخص متذکرہ بالا کا استحقاق نسبت کسی شے مذکور کے واقعہ متعلقہ ہو *

وہ فیصلہ یا حکم یا دگری امور مفصلہ ذیل کا ثبوت قطعی ہی یعنی :—

اس امر کا کہ کوئی منصب قانونی جو اُس کی رو سے حاصل ہوا اُس فیصلہ یا حکم یا دگری کے نافذ ہونے کے وقت سے پیدا ہوا —

اس امر کا کوئی منصب قانونی جسکا کسی شخص کا مستحق ہونا اُس کی رو سے قرار دیا گیا اُس وقت سے اُس شخص کو پیدا ہوتا ہی جب کہ اُس فیصلہ [° یا حکم یا دگری] میں اُس شخص کو اُس استحقاق کا پیدا ہونا قرار دیا گیا ہو —

اس امر کا کہ ہر منصب قانونی جو

اُس فیصلہ [۶ یا حکم یا نگری] کی رو سے کسی شخص سے زایل ہوتا ہی اُس وقت سے زایل ہوگا جو کہ اُس فیصلہ [۷ یا حکم یا نگری] میں اُس کے زایل ہو جانے یا ہونے کے واسطے لکھا گیا —

اس امر کا کہ کوئی شی جس کا استحقاق کسی شخص کو فیصلہ [۸ یا حکم یا نگری] کی رو سے قرار دیا گیا اُس شخص کی جائداد اُس وقت سے ہی جو کہ اُس فیصلہ میں اُس کی جائداد ہو جانے یا ہونے کے واسطے لکھا گیا *

دفعہ ۱۸۰ منی ہی اُس اصول پر جسپر کہ دفعہ ۱۷۹ — ایکٹ ۱۸۷۲ اور اُس دفعہ کی شرح پڑھنے سے واضح ہوگا کہ امر تجویز شدہ مانع تجویز باقی کسکو کہتے ہیں اور کن کن صورتوں میں وہ عذر پیش کیا جا سکتا ہی اور اس عذر کا قانوناً کیا اثر ہوتا ہی *

یہ دفعہ بھی متعلق عذر امر تجویز شدہ مانع تجویز باقی کی ہی ہے، لیکن اُن فیصلجات کی وقعت جنکا دفعہ ۱۸۰ میں ذکر ہی بدرجہا اعلیٰ ہی بہ نسبت وقعت اُن فیصلجات کے جنکا ذکر دفعہ ۱۷۹ اور اُسکی شرح میں ہی اس وجہ سے کہ شرایط جو کہ دفعہ ۱۷۹ کے لیئے لازمی

ہیں وہ کل دفعہ ہذا کے فیصلہ کے لیئے لازمی نہیں ہیں اس دفعہ میں صرف امور مفصلہ ذیل قابل لحاظ ہیں:—

اول — یہ کہ فیصلہ یا حکم یا ڈگری ایک عدالت متجز کا ہو اور بمنصب ذیل صادر ہوا ہو:—

۱ عطائے پروبیت *

۲ مقدمہ ازدواج *

۳ مقدمہ متعلقہ ایڈمرلٹی *

۴ مقدمہ متعلقہ دیوالیہ *

دوم — فیصلہ یا حکم یا ڈگری کے مفصلہ ذیل منشاء ہوں:—

۱ اُسکی رو سے کسی کو کوئی منصب حاصل ہوتا ہو *

۲ زایل ہوتا ہو *

۳ جسمیں یہ قرار دیا گیا ہو کہ کوئی شخص اسے منصب

کا مستحق ہے *

۴ یا کسی خاص شی کا استحقاق رکھتا ہو *

سوم — وہ استحقاق کسی خاص شخص کے مقابلہ میں نہ ہو بلکہ

عام ہو *

پس جبکہ امور مفصلہ بالا کے مطابق کوئی فیصلہ صادر ہو چکا ہو تو

اُس کا وہ اثر پیدا ہوتا ہے جو نصف آخر دفعہ ہذا میں بیان ہوا ہے

یعنی وہ فیصلہ ناطق ہوتا ہے نہ صرف بمقابلہ اُن اشخاص کے جو اُس

مقدمہ کے فریق تھے بلکہ نیز بمقابلہ تمام دنیا کے اور ہر قسم کی کارروائی

میں ثبوت ناطق ہے *

اسقدر لکھنے سے یہ ظاہر ہوگا کہ دفعہ ۴۰ میں جن فیصلجات کا ذکر

ہے وہ فیصلجات صرف بمقابلہ فریقین مقدمہ کے ناطق ہیں اور جن

فیصلجات کا ذکر دفعہ ہذا میں ہے وہ تمام دنیا کے مقابلہ پر ناطق ہیں

یعنی فیصلہ دفعہ ۴۰ ناطق ہوتا ہے صرف اُن پر جو فریق تھے اور یہ

فیصلہ دفعہ ۴۱ ناطق ہوتا ہے تمام اشخاص پر خواہ وہ فریق ہوں

یا نہ ہوں *

پروہیت

اب مختصر طور پر ہم اُن چار اختیارات کا بیان کرتے ہیں جنکا ذکر اس دفعہ میں امر اول کے نیچے کیا گیا — پروہیت اُس اختیار کا نام ہے جس سے عدالت کو منصب

دینے اجازت کا کسی خاص شخص کو نسبت ثبوت صحت کسی شخص متوفی کے وصیت نامہ کے حاصل ہوتا ہے — اور جبکہ پروہیت کسی وصی کو یا اختیار منظمی کسی شخص کو مل جاتا ہے تو اُسکی رو سے اُس منظم یا وصی کو وہ منصب تمام دنیا کے مقابلہ میں حاصل ہو جاتا ہے اور نسبت صحت وصیت نامہ کے ثبوت قطعی منصور ہوتا ہے اور بعد ازاں صحت وصیت نامہ کی نسبت کوئی عذر پیش نہیں ہو سکتا لیکن یہہ عذر پیش ہو سکتا ہے کہ وہ اجازت جو کہ اسطور پر دی گئی تھی وہ واپس لے لی گئی ہے یا یہہ کہ وہ اجازت جعلی ہے یا یہہ کہ عدالت صادر کنندہ کو منصب عطاے پروہیت نہ تھا *

چونکہ اس قسم کے معاملات ہندوستان میں بہت کم واقع ہوتے ہیں اور جن لوگوں کے لیئے یہہ شرح لکھی جاتی ہے اُنکو اس سے کام نہیں پڑتا اسلیئے اسکے زیادہ طوالت کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن قانون وراثت ہند

یعنی ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ ع متعلق استخاص
ماسوائے ہندو مسلمان و ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۶۷

مقدمات متعلق ازہواج

متعلق ہندوؤں وغیرہ کے قابل ملاحظہ ہیں — اس قسم کے مقدمات بھی ہندوستان میں کم پیش ہوتے ہیں لیکن ظاہراً کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی جبکہ کوئی مسلمان یا ہندو دعویٰ واسطے حاصل کرنے طلاق کے ایک عدالت مجاز میں دایر کرے اور اُسکی دگری حاصل ہو تو وہ دگری بمقابلہ تمام دنیا کے ثبوت قطعی ختم ہو جانے رشتہ زن و شو کے کیوں نہ ہو — واضح ہو کہ مسلمان و ہندو مرد کو اپنے اپنے قانون مذہبی کے موافق حالت خاص میں اختیار طلاق دینے کا ہے اور اس وجہ سے مرد کی طرف سے ایسی فالشیہیں دایر نہیں ہوتیں — البتہ عورت ایسے دعوے حسب اپنے قانون کے عدالت ہائے دیوانی میں دایر کر سکتی ہے گو اس قسم کی نظایر دستیاب نہیں ہوتیں — نسبت اور اقوام کے گورنمنٹ نے ایکٹ جاری کیئے ہیں اور مفصلہ ذیل ایکٹ قابل ملاحظہ ہیں —

ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۶۵ع متعلقہ پارسیان *

ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۶۶ع طلاق نو مسیحیان ہند *

ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۶۹ع قانون طلاق عیسائی ہند *

ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۲ع قانون نکاح مسیحیان ہند *

ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۲ع نکاح اشخاص لا مذہب *

یہ وہ اختیار ہی کہ جس سے ایام لڑائی میں کوئی جہاز لوٹ لیا

جاوے تو عدالت معجز کو اُسکے حالات سنکر یہ

فیصلہ کرنیکا اختیار ہوتا ہی کہ وہ جہاز لوٹ کا

ہی اور بعد ازان کوئی نواح اُسکی نسبت پیش نہیں ہو سکتی اس قسم

کے معاملات بھی بہت کم کارآمد ہیں مگر ہائی کورٹ کو اور بعض حالتوں

میں عدالت ہائے مفصل کو اس قسم کے اختیارات عطا ہوئے ہیں *

یہ وہ اختیار ہی کہ جس سے عدالت کو کسی شخص کو دیوالیہ قرار

دینے کا اختیار ہی اور اس قسم کا فیصلہ فاطق

ہوتا ہی لیکن بالفعل ہندوستان میں کوئی

خاص قانون نسبت دیوالیہ کے نہیں ہی اور نہ اس قسم کے مقدمات کے

معاملات پیش آتے ہیں لہذا طوالت کی ضرورت نہیں *

سلبک کمیٹی واضعان قانون ہذا نے اس ایکٹ کے مسودہ پر اپنی

رپورٹ میں یہ تحریر کہا کہ دفعہ ہذا سر بارس پبک چیف جسٹس

بنگال کے ایک فیصلہ پر مبنی ہی — بمقدمہ کنہیا لعل بنام رادھا چرن ^۹

جو کہ ایک بڑا نامی مقدمہ تھا اور اجلاس کامل میں پیش ہوکر بعد

مباحثہ بسیار کے تجویز ہوا اور اُسکے فیصلہ میں سر بارس پبک چیف

جسٹس نے وہ اصول بیان کیئے ہیں جنکا خلاصہ دفعہ ہذا ہی پس اس

وجہ سے یہ دفعہ قانون کی اُس فیصلہ پر مبنی ہی ہم مناسب سمجھتے

ہیں کہ اُس فیصلہ کو بجنسہ اُس قدر نقل کریں جسقدر کہ مضمون

دفعہ ہذا کے سمجھنے کے لیئے ضرور ہی اور وہ یہ ہی —

یہ مقدمہ کنہیا لعل نے بوراٹ رام نرائن سنگھ واسطے استغفار حق

درائت اور واسطے حصول قبضہ اراضی معہ واصلات

کے دابر کیا ہی اور دیگر مدعیان بحیثیت

مشتري جزو حقیقت کنہیا لعل کے دعویدار ہیں

تجویز بمقدمہ
کنہیا لعل بنام رادھا چرن

مدعی نے یہ بیان کیا ہے کہ رام نرائن نے اپنی جائیداد چھوٹک لال اپنے نانا سے بذریعہ ہبہ نامہ حاصل کی تھی اور یہ کہ رام نرائن لا ولد اپنی بیوہ مسما دیو کنور چھوڑ کر مر گیا اور مسما مذکور کی وفات پر جائیداد مدعی کو بحیثیت برادر زادہ اور وارث رام نرائن کے پہونچتی کیونکہ مدعی بیٹا ہی رام نرائن کے بھائی کا اور پوتا ہی اُسکے باپ کا *

اصل مدعلیہ رادھا چرن مدعی کے حق وارثت رام نرائن سے منکر ہے وہ بیان کرتا ہے کہ رام نرائن کو چھوٹک لعل نے متبنی کیا تھا اور رام نرائن کے لا ولد مرنے پر حق وراثت مسما مدعلیہ رادھا چرن کو بوجہ قرابت مذنی چھوٹک لعل کے پہونچتا اور مدعی کو بحیثیت پسر برادر مذنی رام نرائن کے کوئی حق وراثت نہیں پہونچتا — دیگر مدعلیہما بحیثیت خریداران جزو حقیقت رادھا چرن کے فریق ہیں *

مدعیان بیان کرتے ہیں کہ رام نرائن کو چھوٹک لعل نے متبنی نہیں کیا تھا *

مدعلیہما بتائیں اپنے بیان تبیین کے ایک دگر پر بھروسا کرتے ہیں جو کہ رادھا چرن مدعلیہ نے ایک مقدمہ میں بنام مسما دیو کنور بیوہ رام نرائن کے حاصل کی تھی اور اُس نالش میں مدعلیہما نے واسطے تنسیخ چند انتقالات کے جو بیوہ نے کیئے تھے اور نیز واسطے استقرار حق اپنی وراثت ما بعد کے دعویٰ دائر کیا تھا *

اُس نالش کی جوابدہی مسما دیو کنور نے بدیں بیان کی تھی کہ اُس کا شوہر متبنی نہیں تھا اور جائیداد اُس نے بذریعہ ہبہ نامہ کے چھوٹک لعل سے حاصل کی تھی اور اس لئے رادھا چرن وارث ما بعد نہیں ہے اور اُس مقدمہ میں مدعی مقدمہ حال نے ایک عرضی پیش کی تھی جس میں اپنا حق اُسی بنا پر ظاہر کیا تھا جس بنا پر کہ وہ اب دعویدار ہے لیکن عدالت نے یہ تجویز کیا کہ اُسکی عرضی پر کچھ حکم دینا ضرور نہیں اور اس لئے اُسکو فریق نہ بنایا *

عدالت نے اُس مقدمہ یہ تجویز کیا کہ رام نرائن کو چھوٹک لعل نے متبنی کیا تھا اور نیز یہ کہ رادھا چرن جو کہ اُس مقدمہ میں مدعی تھا اور اس مقدمہ میں مدعلیہ ہی وارث مابعدی ہے — وہ فیصلہ اپیل سے سنہ ۱۸۶۳ع میں بحال رہا — منجانب مدعلیہ مقدمہ ہذا کے یہ

بحث پیش کی گئی تھی کہ فیصلہ مذکور ایسا ہی فیصلہ ہی جو کہ نسبت تبذیت کے بمقابلہ ہر شخص کے ناطق ہی * ۱

بروقت سماعت مقدمہ ہذا جج نے بحوالہ مقدمہ راج نشتو اپیلانٹ ۲ یہ تجویز کیا کہ فیصلہ سابق ایک ایسا فیصلہ ہی جو کہ تبذیت کی نسبت ہر ایک شخص کے مقابلہ میں ناطق ہی اور اس وجہ سے بمقابلہ مدعی مقدمہ ہذا بھی ناطق ہی اور قطعی نسبت امر مذکور کے ہی — اجلاس اول نے جسکے روبرو یہ مقدمہ پیش ہوا یہ امر مناسب سمجھا کہ بوجہ نظیر مذکورہ بالا اجلاس کامل کے سامنے یہ بحث پیش کی جاوے کہ آیا فیصلہ بطور شہادت کے بمقابلہ مدعی کے داخل ہو سکتا ہی یا نہیں اور اگر ہو سکتا ہی تو وہ شہادت قطعی ہی یا محض بادی النظری — ہمارے روبرو نہایت کامل طور پر اس امر میں بحث ہوئی ہی اور ہماری یہ رائے ہی کہ فیصلہ مذکور ایسا فیصلہ نہیں ہی جو بمقابلہ ہر شخص کے ناطق ہو اور نہ وہ بطور شہادت کے بمقابلہ مدعی داخل ہو سکتا ہی *

چونکہ عرضی مدعی مقدمہ رادھا چرن خارج کی گئی تھی اس سبب سے مدعی مقدمہ ہذا اُس مقدمہ کا فریق نہیں سمجھا جاسکتا — یہ بحث کہ ججمنٹ ان ایم کیا ہی مسٹر جسٹس پالوی نے پورے طور پر مدراس کے اپریل عام نمبر ۴۸ سنہ ۱۸۶۳ء جلد ۲ نظائر صفحہ ۲۷۶ میں کی ہی — میں جسٹس پالوی کے کل دلائل سے متفق نہیں ہوں لیکن اُس پوری تحقیقات سے جو کہ انہوں نے اُس مقدمہ میں کی ہی ایک نہایت بڑا فائدہ یہ ہوا ہی کہ بہت سی غلطیاں نسبت اس مضمون کے رفع ہو گئیں ہیں میں اُن سے اس رائے میں بالکل متفق ہوں کہ ایک فیصلہ عدالت مجاز کا بتجویز اس امر کے کہ ہندو خاندان مشترکہ اور غیر منقسمہ ہی نسبت صحیح النصیب یا قابل تقسیم ہونے چاہئیں کے یا نسبت قاعدہ جانشینی کسی خاص خاندان کے یا کسی اور اس قسم کی بحث میں جو کہ ایک مقدمہ مابین فریقین میں صادر ہوا ہو ایک ایسا فیصلہ نہیں ہی جو کہ اُن اشخاص غیر پر جو کہ

نہ تو فریق مقدمہ تھے نہ انکے قائم مقام تھے ناطق ہو — میں اُس سے
برہکر یہہ بابت کہتا ہوں کہ ڈگری ایک ایسے مقدمہ کی بمقابلہ اشخاص
غیر کے شہادت میں بھی داخل نہ ہونی چاہیئے *

اس میں کچھ شک نہیں ہی کہ ڈگریات عدالتہائے متجاوز نسبت
تنسیخ نکاح اشخاص ثالث غیر فریق مقدمہ پر بھی ناطق ہی — اگر ایک
عدالت متجاوز کوئی ڈگری طلاق کی صادر کرے یا ایک نکاح مابین ہندوؤں
یا مسلمانوں کے فسخ کر دے تو اُس سے رشتہ زن و شو ختم ہو جاتا ہی اور
اور اس امر کی پابندی کہ تاربخ ڈگری سے زن و شو کا رشتہ ختم ہو گیا
تمام اشخاص پر لازمی ہی *

میری رائے میں یہہ اُس اصول پر مبنی نہیں ہی کہ قیاس کر لیا جاتا
ہی کہ ہر شخص کو اُس مقدمہ کی اطلاع پہنچتی ہو بیونہ اگر اُنکو
اطلاع پہنچتی ہی تو وہ بذریعہ کسی عذر داری کے اُس مقدمہ میں کچھ
دست اندازی نہیں کر سکتے تھے لیکن اس اصول پر مبنی ہی کہ جبکہ
ایک عدالت متجاوز ایک نکاح کو فسخ کر دیتی ہی تو وہ نکاح معدوم
ہو جاتا ہی نہ صرف اُن فریقین کے لیئے بلکہ تمام اشخاص کے لیئے —
ایک نکاح صحیح سے رشتہ زن و شو کا پیدا ہوتا ہی نہ صرف واسطے
فریقین نکاح کے بلکہ نیز تمام دنیا کے لیئے — پس ایک صحیح تنسیخ
نکاح سے خواہ تنسیخ شرعی ہو جیسے طلاق یا بوجہ فعل عدالت متجاوز
کے جسکو کہ تنسیخ کا اختیار ہو وہ رشتہ تمام دنیا کے لیئے منقطع ہو جانا
ہی *

ایک ڈگری واسطے طلاق کے یا اور قسم کی ڈگری شہادت ہی کہ ایسی
ڈگری صادر ہوئی اور ڈگری جس سے طلاق عطا ہو اُس سے رشتہ زن و شو
منقطع ہو جاتا ہی — وہ تمام اشخاص کے بمقابلہ پر اس امر کے لیئے ناطق
ہی کہ فریقین زن و شو نہ رہے لیکن وہ شہادت قطعی نہیں ہی بلکہ شہادت
باندی النظری بھی بمقابلہ اشخاص غیر کے اس امر کے لیئے نہیں ہو سکتی
کہ وہ وجہ جسکے سبب سے ڈگری عطا ہوئی فی الواقع موجود تھی —
مثلاً اگر ایک ڈگری مابین زید و ہندہ کے اس بنا پر کہ ہندہ نے بڑ کے
ساتھ زنا کیا عطا ہوئی ہو وہ ڈگری نسبت طلاق کے ناطق ہوئی لیکن

نسبت اس امر سے کہ بکر ہندہ کے ساتھ زنا کرنے کا مجرم تھا شہادت بادی النظری کی بھی وقعت نہیں رکھتی اگر بکر قریب مقدمہ نہ تھا — اسی طرح پر اگر کوئی نکاح مابین مسلمانوں کے بوجہ رشتہ نسبی یا سببی کے منسوخ کیا جاوے مثلاً ایک نکاح جو کہ ایک مسلمان نے اپنی زندہ جوڑو کی بہن کے ساتھ کر لیا ہو تو دگرہی اس امر کی نسبت کہ نکاح منسوخ ہو گیا تمام دنیا کے مقابلہ میں ناطق ہی اور اس امر کی نسبت بھی کہ رشتہ زن و شو کا موقوف ہو گیا لیکن وہ دگرہی بحیثیت وراثت بمقابلہ اشخاص غیر کے کچھ شہادت اس بات کی نہیں ہی کہ دونوں عورتیں بہنیں تھیں *

یہ صاف ظاہر ہی کہ عدالتہائے مفصل کو اختیار صادر کرنے ججسٹ ای ایم کا نہیں ہی اور یہ کہ بطور قاعدہ عام کے دگریات عدالتہائے مذکور بمقابلہ اشخاص غیر کے بغرض ثابت کرنے صداقت کسی اُس امر کے جو کہ فیصلہ مذکور میں خواہ صراحتاً یا ضمناً تجویز ہو چکا ہو یا بجواب کسی امر تنقیص طلب کے جو کہ اُس مقدمہ میں نسبت منصب کسی شخص کے یا نسبت کسی جائداد کی نوعیت کے یا کسی اور معاملہ کے طے ہو چکا ہو بطور شہادت قطعی بلکہ بطور شہادت بادی النظری کے بھی قابل ادخال نہیں ہی *

اگر ایک فیصلہ ایک ایسے مقدمہ میں جو کہ مابین عمر و بکر کے ہوا ہو اور جس میں یہ تجویز ہوا ہو کہ جائداد متنازعہ فیہ عمرو کی ملکیت ہی اس وجہ سے کہ وہ متبنی بیٹا زید کا ہی ایسا فیصلہ تصور کیا جاوے کہ جو بمقابلہ اشخاص غیر کے نسبت ہونے تبذیت اور نسبت وجود و صحت تبذیت کے ناطق ہو تو حد سے زیادہ موجب ناانصافی اور بد انتظامی کا ہو *

مثلاً فرض کیا جاوے کہ ایک ہندو جو کہ منجملہ چار بھائیوں کے ہی مستحق بڑی زمینداری کا ہو جسکی سالانہ آمدنی دو لاکھ روپیہ ہو اور نیز ایک چھوٹے تکرے اراضی کا مستحق ہو اور وہ اراضی زمینداری بعید میں واقع ہو اور نیز یہ فرض کیا جاوے کہ وہ لاولد اور بلا چھوڑنے بیوہ کے مرجاوے اور اُسکے بھائی جو کہ زندہ ہیں بطور اُسکے وارثوں کے

کل اراضی پر قابض ہو جاوے اور اُس چھوٹے تکتے زمین کو بیچ ڈالیں اور بعد ازاں ایک شخص بدعویٰ ہونے متنبی بیٹے متوفی کے مشتری اراضی مذکور پر دعویٰ کرے اور دعویٰ منصف کی عدالت میں بدیں بیلن دائر کرے کہ برادان متوفی کے غیر متجاوز انتقال تھے - مشتری شاید غریب آدمی ہو جو کہ نہ گواہ طلب کرا سکتا ہی نہ پوری جوابدہی مقدمہ کی کرسکتا ہی اور یہ شخص دعویدار بلا کسی سازش کے اُس مقدمہ میں اِس امر کے طے کرانے میں کامیاب ہو کہ مدعی متنبی ہی اور اِس بنا پر قبضہ اراضی مذکور کا حاصل کرے اور مشتری کو وسائل اپیل کے نہروں پس اگر یہ فیصلہ جج منت ان اِیم فرار دیدیا جاوے اور متوفی کے بھائیوں پر نسبت منصب دَگریدار جو کہ اُسکو بوجہ تبذیت حاصل ہوا ہی ناطق تصور کیا جاوے تو ایک ایسی نالائش میں جو کہ وہ شخص نسبت کل زمینداری کے کہ اُنکو کچھ وسائل اپنی ملکیت بچانے کے دھونگے گو کتنی ہی صاف شہادت اس بات کی دے سکتے ہوں کہ تبذیت نہیں ہوئی تھی *

فرض کرو کہ مشتری جسر کہ منصف کی عدالت میں دَگری ہو چکی نہی ایک جائداد کا ذک نہیں خریدار تھا اور یہ کہ عدالت منصف کی ایک عدالت متجاوز بحیثیت وقوع وقعت جائداد کے تھی پس اگر وہ دَگری جج منت ان اِیم ہوتی تو کوئی وسیلہ منصف کی دَگری سے بچنے کا نہ تھا اور اس طرح پر دَگری منصف کی عدالت کی جو کہ نسبت اراضی موقعہ اندرون اُسکے اختیار کے ہی ایک قطعی اور ناطق طور پر ہی مگر زمینداری کی نسبت بمقابلہ اُن اشخاص کے جنہوں نے کہ منصف کے مقدمہ کا ذکر بھی نہ سنا ہو ناطق نہیں ہو سکتی اور نہ کوئی دلیل اس امر کی ہی کہ وہ دَگری بطور شہادت بادی النظری کے بھی اُس مقدمہ میں داخل ہو سکے *

ایسا فیصلہ یا تو بحیثیت ہونے جج منت ان اِیم کے داخل ہوتا ہی یا بطور اور فیصلہ جات کے لیکن نسبت امر تبذیت کے مطلق قابل ادخال نہیں ہی کیونکہ اگر بطور شہادت بادی النظری کے بھی اُسکو داخل ہونے دیں تو بار ثبوت مدعا علیہ رپرت کر ایک سخت ناانصافی ہو کیونکہ مدعا علیہ کو ایک نفی ثابت کرنی پڑے بدیں مضمون کہ مدعی کی

تبئیت نہیں ہوئی اور ممکن ہی کہ بعد انقضاء مدت دراز کے ایسا ثابت کرنا سخت دشوار ہو *

اصل یہ ہے کہ منصف ایک ایسے مقدمہ میں حقوق فریقین نسبت جائیداد متنازعہ فیہ کے تجویز کرنے کا مجاز ہی اور ایک عارضی طور پر تبئیت کو بھی طے کر سکتا ہی لیکن اُسکو ایسی ٹالش کے سننے کا جو کہ صرف واسطے قائم کرنے منصب کے ہو اختیار نہیں ہی *

پس ہمکو کچھ تامل اس امر کے بیان کرنے میں نہیں ہی کہ فیصلہ سابق سنہ ۱۸۵۳ء نسبت امر تبئیت کے نہ بطور شہادت قطعی کے داخل ہو سکتا ہی نہ بطور شہادت ہادی النظری کے *

یہ فیصلہ بالکل مطابق ہی فیصلہ پریوی کونسل بمقدمہ راجہ شب گنگا سے ۳ اُس مقدمہ میں حکام پریوی کونسل نے تجویز کیا کہ ایک ایسا فیصلہ جو کہ ایک ایسے مقدمہ میں ہوا ہو جو کہ عمرو نے بکر پر واسطے حصول جائیداد کے دائرہ کیا ہو اور اُس میں ایک تنقیص قرار پا کر کسی شخص کی یا خاندان کی حیثیت قرار دی گئی ہو تو ایسا فیصلہ جب منت ان ایم نہیں تصور ہوگا - یہ صاف ہی کہ ایسا فیصلہ صرف ایک فیصلہ ناطق مابین فریقین کے ہی *

فیصلہ مسٹر جسٹس ہلوی کا جسکا حوالہ سر بارس پیکاک نے فیصلہ منقول الصدر میں کیا ہی نیز قابل ملاحظہ ہی اُس سے بہت فائدہ ہوگا ۴ *

ایک مقدمہ اجلاس کامل میں یہ تجویز ہوا کہ فیصلہ جو کہ منجملہ چند شرکاہ پتہ کے ایک کے خلاف اس بناء پر کہ پتہ جعلی ہی صادر ہو جب منت ان ایم نہیں ہی اور کسی دوسرے شریک کے مقابلہ میں جو کہ مقدمہ سابق میں فریق نہو قابل ادخل شہادت نہیں ہی - اور ایسا فریق دعوی واسطے استقرار اپنے حق کے بر بناء پتہ مذکور کے کر سکتا ہی ۵ *

واضح رہے کہ فیصلہ جات متعلقہ دفعہ ۱۸۵۳ء یعنی جب منت ان ایم فوجداری اور دیوانی درخوں میں داخل ہو سکتے ہیں اور اپنے اپنے امور

مندرجہ کی بابت شہادت قطعی اور ناطق تصور ہوتے ہیں اور غلطی و یقین
مقدمہ کے اوروں کے مقابلہ پر بھی بطور جج سمیت ان ایم کے ثبوت
قطعی امور مندرجہ متذکرہ دفعہ ۲۲ کے ہیں *

دفعہ ۲۲ جو فیصلے یا حکم یا

تگڑیاں غلطی متذکرہ دفعہ

۲۱ کے ہوں وہ واقعہ متعلقہ

فیصلجات وغیرہ مابین
اشخاص ثالث متعلق
ہیں

اس شرط پر ہیں کہ وہ معاملات نوع عام
متعلقہ تحقیقات سے علاقہ رکھتے ہوں لیکن
ایسے فیصلے یا حکم یا تگڑیاں ثبوت قطعی
اس امر کی نہیں ہیں جو کہ اُن میں لکھا
ہو *

تمثیلات

زید نے عمرو پر یہہ نالش کی کہ اُس نے اُس کی
زمین پر مداخلت بیجا کی عمرو نے بیان کیا کہ اُس
اراضی پر عوام کو استحقاق راہ چلنے کا ہی اور زید نے
اُس سے انکار کیا *

موجود ہونا ایک تگڑی کا بحق مدعا علیہ ایک
مقدمہ میں جس میں کہ زید نے بکر پر واسطے مداخلت
بیجا اُسی جگہ کے نالش کی تھی اور بکر نے اُسی راستہ
کے استحقاق کا ہونا بیان کیا تھا واقعہ متعلقہ ہی لیکن
وہ ثبوت قطعی حق مرور کا نہیں ہی *

دفعہ ۱۳۰۔ ہذا ایک تیسری طرح پر فیصلجات کے قابل ادخال شہادت ہونیکا ذکر کرتی ہی یعنی وہ فیصلجات جو کہ نسبت معاملات نوع عام کے متعلق تحقیقات سے ہوں قابل ادخال شہادت ہیں گو اُسکے فریقین مقدمہ حل میں فریق ہوں یا نہوں - فی الحقیقت یہہ اعادہ ہی دفعہ ۱۳ - ایکٹ ہذا کا کیونکہ اُسکے مطابق ایسے فیصلجات جنکا ذکر اس دفعہ میں ہی قابل ادخال شہادت ہیں - اور دفعہ مذکور کی شرح کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ معاملات نوع عام کنکو کہتے ہیں اور کن صورتوں میں فیصلجات متعلق اُنکے قابل ادخال ہیں * ۶

واضح رہے کہ متن دفعہ ۱۳۰ میں فیصلجات متعلقہ دفعہ ۴۱ - ایکٹ ہذا اور متعلقہ دفعہ ۱۳۰ کے مابین تفریق کردی گئی ہی اور جزو آخر متن دفعہ ۱۳۰ سے یہہ صاف ہی کہ فیصلجات متعلقہ دفعہ ۱۳۰ ہذا ناطق نہ تصور کیئے جائینگے *

لیکن یہ بات ملحوظ رہے کہ الفاظ متن دفعہ ۱۳۰ "لیکن ایسے فیصلے یا حکم یا ڈگری، ثبوت قطعی اُس امر کے نہیں ہیں جو اُنمیں لکھا ہو" حکمی اور لازمی ہر حال میں نہیں ہی کیونکہ اگر بالاتفاق فیصلہ متعلقہ معاملات نوع عام مابین اُنہیں فریق کے ہوں جو کہ مقدمہ حل میں فریق ہیں جو کہ حسب منشاء دفعہ ۳۰ - ایکٹ ہذا و اصول امر تجویز شدہ جسکا ذکر اُس دفعہ کی شرح میں ہی ناطق تصور ہونگے * فیصلجات متعلقہ دفعہ ۱۳۰ ہذا جنمیں کہ معاملات نوع عام کی تجویز ہوئی ہو بمقابلہ اشخاص غیر فریق کے قابل ادخال شہادت ہندوسنان کی عدالتوں میں تجویز کیئے گئے ہیں * ۷

اور ایک فیصلہ بمقدمہ سابق جس میں کہ مدعا علیہما مقدمہ حال مقدمہ سابق میں بھی مدعا علیہما تھے اور نسبت حیثیت ایک گانوں کے مقدمہ سابق میں وہی امر متنازعہ فیہ تھا جو کہ مقدمہ حال

میں ہی گو مدعی مقدمہ سابق اور تھا اور مدعی مقدمہ حال اور -
فیصلہ مقدمہ ماقبل اس مقدمہ مابعد میں قابل ادخال شہادت تصور
ہوا - لیکن اس وجہ سے کہ فریقین مقدمہ ہذا وہی فریق نہیں ہیں
جو مقدمہ سابق میں فریقین تھے وہ فیصلہ ثبوت قطعی تصور نہوا *
یہ فیصلہ دفعہ ۴۲ یا دفعہ ۱۳ کے سوا اور کسی دفعہ کی رو سے قابل
ادخال شہادت تصور نہوتا *

تعریف ثبوت قطعی کی سرح دفعہ ۴ - ایکٹ ہذا میں مندرج
ہی ۹ *

دفعہ ۴۳ فیصلے یا حکم یا نگریاں

سوائے اُن کے جن کا ذکر
دفعات ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ میں

کرنے ذہاجات وغیرہ
متعلق نہیں ہوتے

ہوا واقعات غیر متعلقہ ہیں الا اُس حال
میں کہ موجودگی اُس فیصلہ یا حکم یا
نگری کی واقعہ تنقیحی یا ایکٹ ہذا کے
کسی اور حکم کے بموجب واقعہ متعلقہ ہو *

تمثیلات

(الف) زید اور عمرو نے جداگانہ نالش بابت ایک
مضمون تہتک آمیز کے جو اُنہیں سے ہر ایک پر عاید
ہوتا تھا بنام بکر رجوع کی اور بکر نے ہر مقدمہ میں
کہا کہ مضمون جسکا تہتک آمیز ہونا بیان کیا گیا ہی

سچ ہی اور حالات مقدمہ اس نوع کے ہیں کہ از روئے قیاس غالب وہ مضمون ہر مقدمہ میں سچا ہی یا دونوں میں سچا نہیں ہی *

زید نے ایک دگري ہرجہ کی بکر پر اس وجہ سے حاصل کی کہ بکر اپنی بریت نہیں کرسکا یہہ واقعہ غیر متعلقہ مابین عمرو اور بکر کے ہی *

(ب) زید نے عمر پر اپنی روجہ ہندہ کے ساتھ زنا کرنے کی نالشی کی *

عمرو نے پہلی کیا کہ ہندہ زید کی زوجہ نہیں ہی لیکن عدالت نے عمرو کو مجرم زنا قرار دیا *

من بعد ہندہ پر نالشی بگمی کی (شوہر یا زوجہ کی حیات میں شادی کرنا جو از روئے قانون انگلستان ممنوع ہی) رجوع کی گئی اس بیان سے کہ زید کی حیات میں اُس نے عمرو کے ساتھ ازدواج کیا ہندہ کہتی ہی کہ وہ عمرو کی زوجہ نہیں ہوئی *

فیصلہ جو بمقابلہ عمرو کے ہوا تھا ہندہ کے مقابلہ میں غیر متعلقہ ہی *

(ج) زید نے عمرو پر نالشی کی کہ اُس نے میری

گائے چورالی ہی اور عمرو مجرم قرار دیا گیا *

من بعد زید نے بکر پر گائے کی بابت نالشی کی جسکو عمرو نے اُسکے ہاتھ قبل مجرم ثابت ہونے کے بیچا تھا

فیصلہ جو مابین زید اور بکر کے ہوا تھا عمرو کے مقابلہ

میں غیر متعلق ہی *

(د) زید نے اراضی کے قبضہ کی دگری عمرو کے مقابلہ میں حاصل کی اسکے باعث سے عمرو کے بیٹے بکر نے زید کو مار ڈالا *

موجود گی اُس فیصلہ کی بد ثبوت باعث ترغیب جرم کے واقعہ متعلقہ ہی *

سوائے اُن فیصلجات کے جنکا ذکر دفعات ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ میں ہوا ہی اور فیصلجات حسب منشاء دفعہ ۴۰ قابل ادخال شہادت دو صورتوں میں ہیں —

۱ — جبکہ موجود گی اُس فیصلہ یا دگری یا حکم کی واقعہ تنقیصی ہو *

۲ — جبکہ کسی اور حکم ایستہ ہذا کے مطابق واقعہ متعلقہ ہو * صورت اول صاف ہی اُسکی نسبت زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہی لیں صورت دوم الفاظ قانونی سے صاف و صریح نہیں ہی گو تمثیلات میں واضعان قانون نے اُسکے ظاہر کرنے میں کوشش کی ہی * مفصلہ ذیل چند صورتیں مسٹر فیلڈ نے اپنی کتاب لاجواب شرح ابکت ہذا میں نہایت خوبی کے ساتھ بیان کی ہیں *

اگر چند اشخاص جو کہ مشترک نویسندگان تمسک ہوں اور اُنمیں سے ایک پر داین کل کی دگری حاصل کر لے اور یہہ مدیون جسپر کہ دگری ہوئی تھی روپیہ پوری دگری کا ادا کر دے اور پھر اپنے شریک تمسک کے لکھنے والوں پر دعویٰ دلا پانے حصہ رسدی کا کرے تو وہ دگری جو کہ مدیون نے حاصل کی تھی بغرض نبوت مقدار اُس روپیہ کے جو کہ مدعی نے ادا کیا ہی واقعہ متعلقہ ہی لیکن نسبت صحت تمسک و مقدار حصہ رسدی کے کوئی شہادت نہیں ہی *

اسکے قابل ادخال ہونے کی دو وجہہ ہیں ایک تو اُس دگری کی نسبت بیان کرنا واسطے تمہید مضمون امر تنقیص طلب کے جو متعلق

مقدار دعویٰ سے ضروری تصور کیا جاتا ہے اور حسب دفعہ ۹ قابل ادخال ہے دوسرے حسب منشاء دفعہ ۷ کے داخل ہو سکتا ہے *
اسی طرح پر کوئی اصل اپنے کارندہ پر واسطے دلاپانے زر ہرجہ کے جو کہ اُسکو بوجہ غفلت کارندہ کے ہوا ہے دعویٰ دائر کرے تو ایک ڈگری جو کہ اصل پر ایک شخص غیر نے حاصل کر کے جاری کرائی تھی واسطے ثبوت مقدار ہرجہ کے حسب دفعہ ۱۲ متعلق ہے *

اسی طرح پر جو ڈگری کہ ضامن کے نام ہو چکی ہو وہ اُس نالش میں جو کہ ضامن اصل قرضدار پر کرے واسطے ثبوت مقدار اُس روپیہ کے جو ضامن کو دینا پڑا تھا قابل ادخال ہے لیکن وہ ڈگری شہادت اِس امر کی نہیں ہے کہ اصل قرضدار کی غفلت کی وجہ سے روپیہ ضامن کو دینا پڑا اور نہ شہادت اس بات کی ہے کہ ضامن قانوناً ذمہ دار اداے زر مذکور کا تھا *

اسی طرح پر جبکہ بغرض تفسیح انتقال نا جائز ہندو بیوہ عورتوں کے دعویٰ دائر ہوتے ہیں تو یہہہ امر دیکھا جاتا ہے کہ آیا کوئی ضرورت قانونی واسطے انتقال جائیداد کے موجود تھی یا نہیں — اس کے ثبوت میں ڈگریات قرضہ واسطے ثابت کرنے مقدار اُس روپیہ کے جو بیوہ نے دیا تھا قابل ادخال شہادت ہیں لیکن اُن سے موجودگی ضرورت شاستری کی ثابت نہیں ہوتی ۲ - (دیکھو دفعہ ۷ و ۹ - ایکٹ ہذا) *

عمرو و بکر و خالد کچھہ اراضی کے مالک مشترک تھے باہام نابالغی خالد و عمرو و بکر نے ایک پتہ موروثی زید کو دیدیا - خالد نے بعد اپنے بلوغ کے زید و عمرو و بکر پر نالش کر کے پتہ مذکور کو منسوخ کرا دیا - اُس کے بعد زید نے عمرو و بکر پر ایک ٹلت زر ثمن کا دعویٰ کیا جو کہ بمعاضہ حصہ خالد کے تھا اور اپنے دعویٰ کی تائید میں عمرو و بکر کا دھوکا دینا بیان کیا یہہہ تجویز ہوا کہ فیصلہ سابق فی نفسہ کوئی شہادت فریب کی تصور نہیں ہو سکتا اور مدعی جب تک کہ خود ثبوت فریب کا ندے اپنے دعویٰ کی ڈگری نہیں پا سکتا ۳ *

۲ کہنو اعل ہنام گودھاری دیکلی جلد ۹ صفحہ ۲۶۹ دیوانی

۳ درگا چون پتہ جارچ ہنام - روسی ہوس متر دیکلی جلد ۵ صفحہ ۳ -

استصواب خفیہ *

اس مقدمہ میں اگر فیصلہ بہ ثبوت فریب داخل ہو سکتا ہے
فی الحقیقت وہی حکم رکھتا جو فیصلہ متعلقہ مقدمہ ہذا اور زبدا کا دعویٰ
فوراً ڈگری ہو جاتا اور عمرو و بکر کو کوئی موقع اپنی جوابدہی کرنیکا
نہ ملتا *

تیلر صاحب نے اپنی کتاب شہادت میں بیان کیا ہے کہ یہہ ایک
اصول عام ہے کہ فیصلجات فوجداری بہ ثبوت اُن امور کے جنکی بناء پر
وہ صادر کیئے جاتے ہیں مقدمات دیوانی میں اُن واقعات کے ثبوت کرانے
کے لیئے جنکی بناء پر فوجداری میں مقدمہ فیصلہ ہوا تھا قابل ادخال
نہیں ہیں — چنانچہ ایک مقدمہ میں جس میں کہ دعویٰ واسطے
دلا پانے اُس ہرجہ کے جو کہ مدعی کو بوجہ ہنگامہ مدعا علیہم پہونچا
تھا عدالت دیوانی میں دایر ہوا اور قبل اسکے رجسٹریٹ نے مدعا علیہم
کو اس بنا پر کہ اُنہوں نے خون مدعی پر حملہ کیا تھا ماخوذ تھرایا تھا
اور وہ فیصلہ رجسٹریٹ شہادت میں مقدمہ دیوانی میں پیش ہوا تو
باوجود اسکے عدالت دیوانی نے یہہ تجویز کیا کہ کوئی حملہ نہیں ہوا
تھا اور دعویٰ دسمس کیا — اور ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ
حکم سزا مقدمہ فوجداری ثبوت نہیں ہے ایک مقدمہ دیوانی میں جو
کہ واسطے دلانے ہرجہ اُسی فعل کے دایر کیا جاوے * ۴

اور اسی طرح پر یہہ تجویز ہو چکا ہے کہ عدالت دیوانی پابند
اس امر کی نہیں ہے کہ جس دستاویز کو بحیثیت فوجداری رجسٹریٹ
نے صحیح تصور کیا ہو اُسکو خواہ مخواہ وہ بھی صحیح تصور کرے اور
اخذیار ہی جس دستاویز کو رجسٹریٹ نے سچا سمجھا ہے اُسکو
حاکم دیوانی جھوٹا سمجھے * ۵

اور عدالت دیوانی کو لازم ہے کہ واقعات متعلقہ کی خون تجویز
کرے * ۶

۴ بشر ذاتہ نیورگی بنام ہرگوبند نیورگی ویکلی جلد ۵ صفحہ ۷ نظائر
دیوانی — ر ملی بخش ڈاکٹر بنام شیخ صمد الدین بنگال جلد ۴ صفحہ ۳۱
نظائر دیوانی

۵ تانند سورجا بنام کاشی ذاتہ ہنکر ویکلی جلد ۵ صفحہ ۲۶ نظائر دیوانی

۶ کرامت اللہ چودھری بنام غلام حسین ویکلی جلد ۹ صفحہ ۷۷ نظائر دیوانی

جیسا کہ مقدمات دیوانی میں فیصلجات فوجداری ثبوت اُن واقعات کا نہیں ہیں جنہیں کہ فیصلہ فوجداری صادر کیا جاوے اسی طرح پر فیصلجات دیوانی عدالتہائے فوجداری پر ناطق نہیں تصور کیئے جاسکتے لیکن گو حکم سزا عدالت مجسٹریٹ دیوانی میں دایر نہیں ہوسکتا تاہم اگر مقدمہ فوجداری میں اُسی مدعا علیہ نے اقرار جرم کیا ہو تو وہ اقرار جرم بطور اقبال حسب دفعہ ۱۸ — ایکٹ ہذا قابل ادخال شہادت مقدمات دیوانی میں ہی *

لیکن گو نہ فیصلہ فوجداری ثبوت ہی واقعات مسندلہ اپنے کا مقدمات دیوانی میں اور نہ فیصلہ دیوانی ثبوت ہی مقدمہ فوجداری میں لیکن مفصلہ ذیل مقاصد کے لیئے فیصلجات فوجداری قابل ادخال ہیں :—

فیصلہ برأت بمقدمہ فوجداری ایک ایسے مقدمہ میں جو کہ مدعا علیہ جرمی شدہ مدعی مقدمہ فوجداری پر واسطے ہرجہ کے دعویٰ کرے صرف اس امر کے لیئے قابل ادخال شہادت ہی کہ مدعی مقدمہ دیوانی فوجداری سے جرمی قرار دیا گیا — مگر نہ تو اس امر کا ثبوت ہی کہ مدعا علیہ مقدمہ دیوانی کا مدعی فوجداری کے مقدمہ کا تہانہ یہہ کہ اُسے بدنیتی سے فوجداری میں نالاش کی تھی نہ یہہ کہ بلاوجہ کانی نالاش کی تھی اور نہ یہہ کہ مدعی مقدمہ دیوانی واقع میں بے قصور تھا *

علیٰ ہذا القیاس مسل مقدمہ دیوانی مقدمہ فوجداری میں بہ ثبوت اس امر کے شہادت میں پذیرا ہوسکتی ہی کہ مدعا علیہ نے جسپر کہ حلف دروغی کا الزام لگایا گیا ایک اظہار حلفی دیا اور وہ اظہار کارروائی عدالت میں دیا گیا لیکن فیصلہ عدالت دیوانی مقدمہ فوجداری میں کوئی ثبوت اس امر کا نہیں ہی کہ اظہار مدعا علیہ (جو کہ فوجداری میں ملزم ہی) دروغ تھا *

امور مفصلہ بالا جنکا ذکر شرح میں واضح طور پر کیا گیا ہی مذہبات دفعہ ہذا کے پڑھنے سے واضح ہونگے مثلاً تمثیل (الف) میں فیصلہ اس وجہ سے ناقابل ادخال ہی کہ وہ مابین اشخاص غیر ہی اُسلیئے دفعہ ۴۰ کے موافق نہیں داخل ہوسکتا اور نہ فیصلہ اُن عدالتوں کا ہی جنکا ذکر دفعہ ۴۱ میں ہی اور اُسکے موافق نہیں داخل ہوسکتا اور نہ معاملات فوج عام سے ہی کہ جو دفعہ ۴۲ کے مطابق داخل ہوسکے نہ کسی اور دفعہ

ایکٹ ہذا کے مطابق داخل ہو سکتا ہے — اور تمثیلات (ب) و (ج) بھی انہیں وجوہات کی وجہ سے قابل ادخال نہیں لیکن تمثیل (د) البتہ حسب منشاء دفعہ ۸ — ایکٹ ہذا قابل ادخال ہے بلکہ تمثیل (الف) دفعہ مذکور اس سے بہت مطابقت رکھتی ہے *

معلوم ہوتا ہے کہ تمثیل (ب) میں ایک غلطی واقع ہوئی ہے جو کہ واضعان قانون کے مطلب کو ضبط کرتی ہے اور وہ صرف ایک تصدیقی غلطی معلوم ہوتی ہے بعوض ان الفاظ کے ”ہندہ ہوتی ہے“ وہ عمرو کی زوجہ نہ تھی“ یہہ الفاظ ہونے چاہیئیں کہ ”ہندہ کہنی ہی نہ وہ زید کی زوجہ نہ تھی“ *

دفعہ ۲۲ ہر فریق فالش یا اور

مقدمہ کا یہہ ثابت کر سکتا ہے کہ کوئی فیصلہ یا حکم

فریب یا سازش یا عدم
اختیاری عدالت ثابت
کیجا سکتی ہے

یا ڈگری جو حسب دفعہ ۲۰ یا ۲۱ یا ۲۲ کے واقعہ متعلقہ ہے اور فریق مخالف نے اُسکو ثابت کر دیا ہے ایسی عدالت سے حاصل ہوئی تھی جسکو اختیار اُسکے صادر کرنے کا نہ تھا یا بفریب یا بسازش حاصل ہوئی تھی *

دفعہ ہذا اس امر کی اجازت دیتی ہے کہ جب بھی کوئی فریق یہہ ثابت کر سکے کہ فیصلہ جو کہ فریق ثانی نے حسب شرائط دفعات ۲۰ یا ۲۱ یا ۲۲ کے داخل کیا ہے وہ فریباً حاصل ہوا ہے اور اس فریق

کو اس قسم کی شہادت کے داخل کرنے کا اختیار ہی لیکن اُن فیصلہجات کی نسبت جو حسب دفعہ ۲۳ قابل ادخال ہیں اس قسم کی شہادت نہیں دی جاسکتی حسب اصول متعارفہ چہارم متذکرہ مقدمہ کتاب ہذا تمام دَگریوں اور فیصلوں کی نسبت قیاس یہہ ہوتا ہی کہ وہ عدالت مجاز نے صادر کیئے ہیں اور اس وجہہ سے یا ثبوت اس امر کا کہ عدالت مجاز نے اُسکو صادر نہیں کیا ذمہ اُس شخص کے ہی جو اُسکو شہادت سے خارج کیا چاہتا ہی جیسا کہ الفاظ دفعہ ہذا سے خود ظاہر ہی کہ ”وہ فریق یہہ ثابت کر سکتا ہی“ جس سے صریح بار ثبوت اُس شخص کے ذمہ ہی جو عدم اختیار عدالت صادر کنندہ بیان کرتا ہی *

چنانچہ ایک مقدمہ میں جسمیں کہ زید نے ایک دَگری پر ہزار تمسک حاصل کی تھی اس بیان سے کہ وہ تمسک عمرو کے باپ کا لکھا ہوا ہی اور پھر زید نے اُس دَگری کو جاری کرانا چاہا اور مدعا علیہ کے حق حقوق کو بحیثیت اُسکے باپ کے وارث کے نیلام کرانا چاہا عمرو نے دعوی اس بیان سے کیا کہ دَگری زید نے فریب اور سازش سے حاصل کی تھی اور یہہ کہ مجھکو کارروائی اجراء دَگری سے خبر نہیں کی گئی — یہہ قرار پایا کہ عمرو مدعی کا یہہ کام ہی کہ فریب ثابت کرے اور مدعا علیہ کے ذمہ بار ثبوت اس امر کا نہیں ہی کہ یہہ ثابت کرے کہ ایک دَگری جو کہ عدالت مجاز نے صادر کی ہی سازشی نہیں ہی یا یہہ کہ اطلاع مدعی کو پہونچتی تھی ^۱ *

اور فریب بلا کافی وجہہ کے قیاس نہیں کیا جاتا ^۹ *

پس دو وجوہات کے سبب سے فیصلہجات عدالت بیکار ہو سکتے

ہیں :-

۱ — جبکہ عدالت جسکا فیصلہ صادر کیا ہوا ہی غیر مجاز ہو *

۲ — جبکہ فیصلہ بفریب یا بسازش حاصل کیا گیا ہو *

وجہ اول یعنی عدم اختیار عدالت

وہ اصول جنہر کہ عدالت کے حد اختیار کی تجویز ہونی ہی دفعہ ۴۰ کی شرح میں بیان ہو چکے ہیں ^۱ اور اس دفعہ کی شرح میں صرف اُن چند مقدمات کا ذکر کیا جاتا ہے جنہیں کہ بعد مباحثہ پہہ طی ہوا ہے کہ کس عدالت کو اختیار سماعت ہے *

دعوی واسطے اثبات استحقاق نسبت پوجا کرانے جانیوں کے کسی

خاص مندر کے اندرون اختیار عدالت دیوانی

قرار پایا ہے بشرطیکہ ایسا استحقاق نوعیت

مقدمات قابل سماعت

استحقاق مالکانہ کی رکھتا ہو ^۲ اسی طرح پر نالش واسطے اعادہ حقوق

شوہری جو کہ مسلمان شوہر اپنی زوجہ پر کرے اندرون اختیار عدالت دیوانی

کے ہی ^۳ - نالش واسطے ہرجہ کے جو گالی دینے کی وجہ سے مدعی

نو پیدا ہوا ہو اور جس سے اُسکی روح کو تکلیف پہونچتی ہو وہ بھی

اندرون اختیار عدالت دیوانی کے ہی ^۴ - ہندوؤں کے اعادہ حقوق شوہری

کی نالش بھی دیوانی کے سماعت کے قابل ہے ^۵ - اسی طرح نالش

بابت اُس امر کے جو کہ کسی مجسٹریٹ نے اپنے حد اختیار کے باہر اور

بلا وجہ معقول کی کارروائی میں جو اُسکے حد اختیار سے باہر تھی اور

جسکے واسطے کوئی وجہ معقول نہ تھی دیوانی میں ہو سکتی ہے ^۶ -

۱ دیکھ صفحہ ۱۹۵

۲ - ری شکر پتھی سوامی بنام سدا انکاچکر پتی مورزانڈین اپیل صفحہ ۱۹۸

۳ ملشی بذل الرحیم بنام شمس النساء بیگم مورزانڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۵۵۳

۴ گور چندر رتی تندی بنام کلی ویکلی جلد ۸ صفحہ ۳۵۶ دیوانی

۵ کالی کمار متو بنام گنی پھٹا چارج بنگال رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۹۹ ضمیمہ

۶ شیخ تقی بنام خورش دل بسواس ویکلی جلد ۶ صفحہ ۱۵۱ دیوانی

۷ مولوی غلام حسین بنام ہوگر بند داس ویکلی جلد ۱ صفحہ ۱۹ دیوانی

۸ خوبن بی بی بنام امیر چند ویکلی جلد ۶ صفحہ ۱۰۵ - ر رام پھل بنام

مادھو ہائی کورٹ آگرہ ۲۸ جنوری سنہ ۱۸۶۷ ع نمبری ۲۰۱۶ سنہ

۱۸۶۱ ع

۹ ناپیک دیونکار بنام پٹی اچا پھپٹی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۶

یا جو معجسترویت بلا بیگ مبتنی کے عمل درآمد کرے ۷ - نالش واسطے ہرجہ کے جو ایسے ایک فعل کی وجہ سے پیدا ہو جو کہ جرم تصور کیا جاتا ہے ۸ نالش واسطے ایک رہنامہ کے جملہ قرار دیئے جائے کی بشرطیکہ اُس سے مدعی کو نقصان پہونچتا ہو ۹ نالش واسطے فان و نفعہ ایک ہندو چور کی باوجود احکام غابطہ فوجداری کے ۱ نالش بنام گورنمنٹ واسطے موقوفی ناجائز اُسکے ملازم کی ۲ نالش واسطے دلا پانے ایک ایسے روپیہ کی جو کہ بغرض ادائے ڈگری عدالت کے باہر داخل کیا ہی اور باوجود ادا ہو جانے ڈگری ڈگریدار نے جاری کرانے کی پہر درخواست دی ہو ۳ لیکن مدراس کے اجلاس کامل نے اُسکے خلاف فیصلہ کیا ہی یعنی ایسی نالش قابل سماعت نہیں ۴ *

نالش واسطے دلا پانے ہرجہ کے جو کہ بوجہ گورنمنٹ کے کسی کار سرکاری کے ہوا ہو قابل سماعت نہیں ہی ۵ واسطے استقرار حق داخل کرانے کسی

مقدمات نا قابل سماعت

سماج میں جس سے خارج کیئے جانے سے جائداد میں کچھ ہرج واقع نہوا ہو اور نہ ذات سے خارج کر دینے کے درجہ تک پہونچا ہو ۶ نالش واسطے استقرار حق بلائے جانے شادی میں اور برادری میں حاصل کرنے

۷ دنیاک دیوتکار بنام ارمسن اسٹوانگ بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۷

۸ شام چون بھوس بنام بھولا ناتھ دت ریکٹی جلد ۶ صفحہ ۹ - استعراپ دیوانی

۹ فقیر چند بنام تھاکر سنگھ بنگال جلد ۷ صفحہ ۶۱۲

۱ لائے گوری ناتھ بنام سوامی جیتن کٹور ویکلی جلد ۶ صفحہ ۵۷ دیوانی

۲ ہیور بنام سکوتھری آف اسٹیٹ بنگال جلد ۷ صفحہ ۶۸۸

۳ کاماتی بنام دوران کشوری داسی فیصلہ اجلاس کامل بنگال رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۲۳

۴ اور تو چلاملی بنام ابو ویلی مدراس ہائی کورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۸۸

۵ ایسی انڈیا کمپنی بنام کامچی پتی صاحبہ سد اینڈر پریوی کو نسل صفحہ ۳۷۳

۶ سدوارام پتر بنام سدوارام وغیرہ بنگال جلد ۳ صفحہ ۹۱ - رچے چندر سوداؤ

بنام رام چون ویکلی جلد ۶ صفحہ ۳۲۵

کے لیئے ۷ نالش واسطے استقرار حق نسبت حجامت حجام گانوں کے ۸ نالش واسطے استقرار حق اُن تعفجات کے جو کہ جبجمن اپنے پروہت کو بطور نذر ذاتی کے دیتے ہیں اور جملہ جبجمن کو اپنے پروہت پسند کرنے کا اختیار ہی ۹ واسطے برقرار کیئے جانے گھتوال کے جسکو کہ پولیس نے موقوف کر دیا ہو اُس اراضی سے جسپر کہ وہ گھتوال قابض تھا ۱ نالش واسطے دلا بانے ہرجہ کے جو کہ ایک مجسٹریٹ سے باختیار حاکمانہ عمل میں آیا ہو گو کافی احتیاط سے نہ کیا گیا ہو ۲ عدالت ہائے نذرانی اُس اہتمام میں جو کہ فورٹ آف آرڈس نے نسبتاً تنخواہ ایک ہ پتم اُس جائیداد کے جو کہ اُسکے ماتحتت ہی کیا ہو دست اندازی کرنے کی مجاز نہیں ہی ۳ اور نہ عدالت دیوانی کو یہ اختیار ہی کہ ایسی نالش کہ جو فورٹ آف وارڈس پر اس غرض سے کی جاوے کہ حکم بورڈ آف ریونیو واسطے تعلیم ایک مقام خاص پر نابالغ کے جاری نہونے پاوے اس بنا پر کہ صحت نابالغ میں بوجہ رہنے ایسے مقام کے جہاں کہ اُسکو حکم ہوا ہی فوراً واقع ہوگا ۴ اسی طرح پر ہائی کورٹ نے اُس امر میں دست اندازی کرنے سے انکار کیا کہ شادی ایک لڑکی نابالغ کی جو کہ اہتمام کورٹ آف وارڈس میں ہی کیونکر کیجاوے ۵ *

عدالت دیوانی کا سارٹیفیکٹ بموجب ایکٹ ۴۰ سنہ ۱۸۵۸ ع جسکی رو سے اُسنے ولی مقرر کیا ہو کورٹ آف وارڈس کو اُس صورت میں جائیداد

۷ رام دت بسواس بنام ۱۰ ہادیو مانک نظایر بلگال صدر دیوانی عدالت سنہ ۱۸۵۰ ع صفحہ ۶۴

۸ پھاکن نئی بنام منٹی ماتا بلگال صدر دیوانی عدالت سنہ ۱۸۵۴ ع صفحہ ۴۶۵

۹ نویر چندر دت بنام مادھب چندر مندل ویکلی جلد ۵ صفحہ ۲۵ دیوانی

۱ دیپی تواین سنگھ بنام ۱۰ دیش سنٹی وغیرہ ویکلی جلد ۱ صفحہ ۴۲۱ دیوانی

۲ ٹلکٹر ہونڈی وایشو چندر مٹر بنام تارک ناتھ مکھا پوریا بلگال جلد ۷ صفحہ ۲۴۶

۳ رانی سرب سندری دیوی بنام ٹلکٹر میدھ سنگھ ویکلی ریپورٹر جلد ۷ صفحہ ۲۲۱

۴ ٹلکٹر بیربوم بنام میدھائی دیپی ویکلی جلد ۱ سنہ ۱۸۶۳ ع صفحہ ۲۳۲ دیوانی

۵ گچادھور شاد بنام پن سنگھ سائل ویکلی جلد ۵ صفحہ ۴۱ اپیل متفرقہ

اور نابالغ کو اپنے اہتمام میں لینے سے مانع نہیں جبکہ قانوناً اُسکو ایسا اختیار ہو۔ *

عدالت ہاے دیوانی کے قابل سماعت و مقدمات ہیں جنمیں استحقاق

کی بحث ہو نہ قابل سماعت عدالت مال

کے - چنانچہ اگر اثناء بتوارہ میں کوئی نزاع

نسبت مقدار حقیقت فریقین کے برابر ہو تو قبل

اسکے کہ حکام ممالِ بتوارہ دریں عدالت دیوانی

کو حصہ و حقیقت فریقین کی نسبت فیصلہ کرنا چاہیئے۔ - فریقین میں

سے جو بتواریہ پر بوجہ غیر محقق ہونے حصص کے عذر پیش کرنا چاہے

اُسکو لازم ہی کہ پندرہ دن کے اندر تاریخِ اشدھار سے عذر پیش کرے ۷

کاغذات بتوارہ کلکٹر کمشنر یا بورڈ آف ریونیو کے پاس بھیجتا ہی اور انکا

فیصلہ اس امر میں ناطق ہوتا ہے اور بیرون اختیار عدالت دیوانی -

اور جب عدالت دیوانی کوئی ایسا حکم لکھ کر ایسے حق کی نسبت

فیصلہ کر کے عدالت مال میں بتوارہ کے واسطے حکم بھیجتے تو عدالت

مسل کو اُسکے حکم کی اطاعت بالکل لازمی ہی اور عدالت دیوانی اُس

امر کا حکم دے سکتی ہی کہ بتوارہ کا خرچہ کسکو دینا چاہیئے^۱ عدالت

دیوانی کو نسبت معافی کی جائیداد کے پورے اختیارات حاصل ہیں اور

مال کی عدالت کو اختبارات نسبت مالگذار کے حاصل ہیں^۹ جبکہ مایین

فریقین ایک مقدمہ کے تعلق کاشتکار اور زمیندار نہیں ہی تو عدالت

دیوانی کو اُس کے سنہ کا اختیار ہی چنانچہ جبکہ کاشتکار کو ایک

شخص غیر نے بیدخل کر دیا ہو اور نہ زمیندار نے تو فالس عدالت

دیوانی میں ہوگی^۱ اور اسی طرح پر جبکہ ایک کاشتکار دوسرے کاشتکار

۶ مادیو، شادیون سنگهه بزم ۱۰۸۱ مدناوور بنگال ۱۰۸۱ زائد صنفه ۱۹۹

۷ ذاکر علی چودهري بنام جگدهري ويکلي جلد اول ۳۲۳ ھيراني - وادھا پاپ - لکھنؤ

بقلم مہاراجہ دھیرج بہتاپ چندر بہادر ویکلی جلد نمبر ۵۱ مستقرہ - رام پور سنگھ

وغيره بنام سيد مظفر علي وغيره بنگال جلد ۲ صفحه ۲۱ ضمیمه

۸ بیہفتہ سہ ماہی بنام لالہ سیٹل پر شاہ } ہنگال جلد ۲ صفحہ ۱ - اجلاس کامل
ریکلی جلد ۱ صفحہ ۱۶ - اجلاس کامل

د. د. گوپال داس بنام رام چندر ساهو پنکال جلد ۵ صفحہ ۱۳۵

۹ قصہ بہادر مقام جانکی بی بی بنگل جاد ۴ صفحہ ۵۵

محمد زکی بنام گروہی زائے دیکای جلد ۱۰ صفحہ ۵

پر واسطے قبضہ کے دعویٰ کرے اور زمیندار کو اُس میں صرف بطور گواہ کے طلب کرایا ہو تو یہہ قابل سماعت عدالت دیوانی کے ہی ^۲ اسی طرح پر ایک فالش جو کہ ایک شریک دوسرے شریک پر واسطے ^۱ بام اُس زر منافع کے کرے جو کہ اُس نے جابت اُس اراضی کے وصول کیا جو اُن دونوں کی ملکیت ہی اور جو دوسرے شریک کے قبضہ میں ہی ^۳ اسی طرح پر ایک فالش جو کہ ایک شریک دوسرے شریک پر واسطے دلائے زر لگائی اُس اراضی کے کرے جو کہ دوسرے شریک کے قبضہ میں ہی ^۴ *

یہہ ہمیشہ سے بحث کے لائق امر رہا ہی کہ کونسے مقدمات قابل سماعت عدالت دیوانی کے ہیں اور کونسے قابل سماعت مال کے لیکن اب اضلاع شمال و مغرب میں ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ء و ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء میں مریخ طور پر اقسام مقدمات عدالت مال بیان کیئے گئے ہیں اور جو بحث کہ اُن ایکٹوں میں نسبت حد اختیار عدالت کے ہی وہ بھی لائق غور و توجہ کے ہی *

مختلف حصوں ہندوستان میں مختلف قانون کے ذریعہ سے عدالتہائے دیوانی قائم ہوئی ہیں اور ہر ایک کے اختیارات اُن قانونوں کے مطابق قرار دیئے گئے ہیں پس اگر ہر ضلع کی عدالت کی حد اختیار کا ذکر کیا جاوے تو اس قدر طوالت ہو جاوے گی کہ مقاصد شرح ہذا کے خلاف ہوگا — پس یہاں مختصر طور پر صرف اتنا بیان کیا جاتا ہی کہ کون سی عدالتیں کن اضلاع میں کن قانونوں کے ذریعہ سے قائم ہوئی ہیں —

عدالتہائے دیوانی { پریسیدنسی بنگال میں موافق ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۷۱ء
ایضاً پریسیدنسی بمبئی میں موافق ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۶۹ء

- ۲ راجہ ناتھ مازم دار بنام ہرجند مدرک ویکلی جلد سنہ ۱۸۶۲ء صفحہ ۶۰
- ۳ سمجھل سنگھ بنام مہتا سنگھ ویکلی جلد سنہ ۱۸۶۲ء صفحہ ۱۲ — و
- لالہ ایشوری پرشاد بنام استوارت ویکلی جلد سنہ ۱۸۶۲ء صفحہ ۱۲ — و
- سید حیدر علی بنام اموت چودھری ویکلی جلد ۱۸۶۲ء صفحہ ۲۲ — و
- سید شرافت علی بنام شریخ رمضان ویکلی جلد سنہ ۱۸۶۲ء صفحہ ۵۳
- ۴ متھرا لال بنام شیخ قادر ویکلی جلد ۱ صفحہ ۵۳

عدالتہائے دیوانی اصلاح اودہ میں موافق ایکٹ ۳۲ سنہ ۱۸۷۱ ع
ایضاً پنجاب میں موافق ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۶۵ ع

۴ سنہ ۱۸۶۶ ع و ۲۷ سنہ

۱۸۶۷ ع و ۷ سنہ ۱۸۶۸ ع

ایضاً اصلاح جہانسی میں موافق ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۶۷ ع

ایضاً عدن میں موافق ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۶۴ ع

عدالتہائے خفیہ { بیرون پریسیڈنسی ٹون موافق ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۶۵ ع

و ۱۰ سنہ ۱۷۶۷ ع

عدالتہائے مال { بنگل پریسیڈنسی میں موافق ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع

ایضاً شمال و مغرب میں موافق ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ ع

ایضاً اودہ میں موافق ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۶۸ ع

ایکٹ ہائے مفصلہ بالا کے دیکھنے سے حدود اختیارات عدالت ہائے مفصلہ بالا معلوم ہونگی اور اُن کے زیادہ صراحت سے یہاں ذکر کرنے کی ضرورت نہیں *

وجہ دوم یعنی قریب یا سازش

ایکٹ ہذا میں الفاظ قریب یا سازش کی تعریف نہیں دی گئی لیکن لفظ قریب کی تعریف قانون معاہدہ یعنی ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ ع کی دفعہ ۱۷ میں واضعان قانون نے نہایت صراحت کے ساتھ بیان کی ہے وہ دفعہ یہہ ہی —

لفظ قریب اور اُس کے معنی میں داخل ہر فعل منجملہ افعال

مفصلہ ذیل کے ہی جسکا ارتکاب کوئی فریق

معاہدہ کرے یا اُسکی مسامحت سے کیا جاوے یا

اُس کا مختار کرے اس نیت سے کہ فریق ثانی

یا اُسکا مختار دھوکہ کھاوے یا اُسکو اُس معاہدہ کے کرنے کی ترغیب ہو *

۱ — ایما کرنا بطور امر واقعہ کے ایسے امر کی طرف جو کہ سچا

نہیں ہی منجانب اُس شخص کے جو اُسکے راست ہونے کو باور نہیں

کرتا ہی *

تعریف قریب دفعہ ۱۷
ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ ع

- ۲ — از روے عمل کے مخفی کیا جانا کیسی واقعہ کا ایسے شخص کی جانب سے جو اُس واقعہ کا علم رکھتا ہو یا اُسکو باور کرنا ہو *
- ۳ — وہ عہد، جو بغیر نیت ایفا کے کیا جاوے *
- ۴ — اور کوئی فعل جو دھوکہ دینے کے لیئے کیا گیا ہو *
- ۵ — کوئی ایسا فعل یا ترک فعل جو قانون میں بالخصوص مبینی پر فریب قرار دیا گیا ہو *

تشریح — مختص سکوت نسبت ایسے واقعات کے جو قیاساً موثر اس بات کے ہوں کہ کوئی شخص کسی معاندہ پر راضی ہو جاوے فریب نہیں ہی الا اُس حال میں کہ حالات سے ایسے ہوں کہ اُنکے لحاظ سے سکوت کرنے والی بولنا لازم ہو یا اُسکو سکوت برائے خود بمنزلہ بولنے کے ہو *

(الف) زید نے بطور نیلام کے ہندہ کے ہاتھ ایک گھوڑا فروخت کیا جسکو زید جانتا ہی کہ وہ صحیح و سالم نہیں ہی اور زید نے ہندہ سے اُس گھوڑے کے صحیح و سالم نہونے کے باب میں کچھ نہیں کہا یہ

تثلیث دفعہ ۱۷ ایکٹ
۹ سنہ ۱۸۷۲ع

زید کا فریب نہیں ہی *

(ب) ہندہ زید کی بیٹی ہی اور ابھی بعد بلوغ پہنچی ہی اس صورت میں جو رشتہ کہ مابین اُن دونوں فریق کے ہی اُسکے لحاظ سے زید پر لازم ہی کہ اگر وہ گھوڑا صحیح و سالم نہو تو ہندہ سے کھدے *

(ج) ہندہ نے زید سے کہا کہ اگر تم اس گھوڑے کے صحیح و سالم ہونے سے انکار نہ کرو تو میں اُسکو ایسا ہی سمجھ لوں گی زید نے کچھ نہ کہا اس صورت میں زید کا سکوت بمنزلہ بولنے کے ہی *

(د) زید و عمرو نے جو تاجر ہیں باہم ایک معاہدہ کیا اور زید کو خفیہ قیمت کے کم و بیش ہوجانے کی اطلاع ہی کہ جسکے سبب سے اُس معاہدہ انعقاد میں عمرو کی رضامندی میں خلل واقع ہوتا ہی پس زید پر لازم نہیں ہی کہ عمرو کو اُس سے مطلع کرے *

فریب ایسی چیز ہی جو ہر قسم کی عدالت کی کارروائی کو بیکار کر دیتا ہے چنانچہ ایک ڈگری عدالت اپیل کی جو کہ بعد ایک صلحنامہ کے جس کے بموجب اپیل کرنا منع تھا ایک ڈگری فریب سے حاصل کی ہوئی قرار دی گئی^۵ اسبطرح پر جبکہ فریباً اور بلا اطلاع فریق ذنی کے ڈگری حاصل کی گئی۔ — مدیون ڈگری کو پھر سے سماعت کرانے مقدمہ کا حق ہے اور مابین پندرہ دن کے اُس تاریخ سے جبکہ اُسکی ذات یا جائداد پر ڈگری جاری کی جاوے درخواست پھر سماعت مقدمہ کی دے سکتا ہے^۶ اور گو ایکٹ ہذا میں کچھ صراحت نہیں ہے کہ شخص فریق مقدمہ اور غیر فریق مقدمہ اور فریب دہندہ اور غیر فریب دہندہ سبکو اختیار ثابت کرنے اس امر کا ہے یا نہیں لیکن تاہم ولایت کے مقدمات میں یہ قرین انصاف قرار دیا گیا ہے کہ وہ شخص جو کہ خود موجب اُس فریب کا ہو جسکی وجہ سے وہ ڈگری حاصل ہوئی ہو اُس ڈگری کو فریبی ثابت کرے اُس سے نہیں بچ سکتا اسلئے کہ اصول یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے فریب سے مستفید نہیں ہو سکتا^۷ *

سازش ایک ایسی قرارداد باہمی مابین دو یا زیادہ اشخاص کے ہے کہ جو اس غرض سے کی جاوے کہ کوئی ایسا فعل کریں جس سے تیسرے شخص کو ضرر

تعریف سازش

پہنچے یا اور کوئی ناجائز غرض حاصل ہو — سازش کارروائیہائے عدالت میں اُس قرارداد مخفی کو کہتے ہیں کہ جو دو شخص آپس میں اس غرض سے کریں کہ اُن میں کا ایک دوسرے پر نالش کرے تاکہ فیصلہ کسی ناجائز مقصد کے لیئے حاصل ہو — ایسی سازش دو طرح پر ہوسکتی ہے: —

۱ — جبکہ وہ واقعات جو عدالت کے سامنے پیش کیئے جاویں فی الحقیقت موجود نہ ہوں *

۵ راج مرہن گوشائیں بنام گور مرہن گوشائیں ویکلی جلد ۴ صفحہ ۳۷ پریوی کونسل

۶ بیجناٹھہ راج بنام برج کشور چکریتی ویکلی جلد ۲ صفحہ ۱۵ — ایکٹ

۱۰ سنہ ۱۸۵۹

۷ ہرجندرا راج چودھری بنام جگناتھ راج ویکلی جلد ۶ صفحہ ۱۲۷

۲ — جبکہ وہ واقعات موجود تو ہوں لیکن واسطے حاصل کرنے سازشی فیصلہ کے تیار کیئے گئے ہوں ہر دو حال میں فیصلہ بیکار سرجانا ہی *

دفعہ ۲۵ میں صریح طور پر یہ نہیں لکھا گیا کہ جبکہ کوئی ایسا فعل داخل کیا جاوے کہ جو منسوخ ہو چکا ہو تو فریق ذاتی کو ثابت کرنے اُس تفسیح کا اختیار ہی یا نہیں لیکن اصولاً جبکہ کوئی ایسا فیصلہ داخل ہو تو فریق ذاتی دوسرا فیصلہ داخل کر کے یہ ثابت کر سکتا ہی کہ وہ فیصلہ منسوخ ہو گیا ہی *

راے اشخاص غیر کی کس

صورتیں واقعہ متعلقہ ہی

دفعہ ۲۵ جبکہ عدالت کو کسی

امر متعلقہ قانون ملک غیر

راے ماہرین

یا علم یا ہنر کی بابت [یا در باب بحث

شناخت دستخط کے ^۸] اپنی راے قائم کرنی

ہو تو اُس باب میں راے اُن اشخاص کی جو

اُس قانون ملک غیر یا علم یا ہنر سے واقفیت

مخصوصہ رکھتے ہوں واقعہ متعلقہ ہی *

ایسے اشخاص ماہر کہلاتے ہیں *

تمثیلات

(الف) بحث اس امر کی ہے کہ وفات زید کی زہر کے باعث سے ہوئی یا نہیں *

راے ماہرین کی نسبت علامات اُس زہر کی جس سے کہ زید کا فوت ہونا متصور ہے واقعہ متعلقہ ہے *

(ب) بحث اس امر کی ہے کہ زید ہر وقت ارتکاب ایک فعل مخصوص کے بوجہ فتور عقل اُس فعل کی نوعیت یا اس بات کے جاننے کی قابلیت رکھتا تھا یا نہیں کہ جو فعل اُس سے سرزد ہوتا ہے وہ بیجا یا خلاف قانون ہے *

راے ماہرین کی نسبت اس سوال کے کہ وہ علامات جو کہ زید سے ظاہر ہوئیں حسب معمول علامات فتور عقل کی ہیں یا نہیں اور ایسے فتور عقل کی ہیں یا نہیں اور ایسے فتور عقل سے ہمیشہ اشخاص ناقابل جاننے نوعیت اُن افعال کی جو اُن سے سرزد ہوں یا جاننے اس بات کے کہ جو کچھ اُن سے سرزد ہوتا ہے وہ بیجا یا خلاف قانون ہے ہو جاتی ہیں یا نہیں واقعہ متعلقہ ہے *

(ج) اس امر کی بحث پیش ہے کہ فلاں دستاویز زید نے لکھی تھی یا نہیں اور ایک دوسری دستاویز پیش ہوئی جو زید کی لکھی ہوئی ثابت کی گئی یا اُسکا اقبال کیا گیا *

(ن) رائے ماہرین کی اس باب میں کہ وہ دونوں دستاویزات ایک ہی شخص کی لکھی ہیں یا جدے جدے شخص کی واقعہ متعلقہ ہی *

مقدمہ کتاب ہذا میں جہاں کہ اصول منعارفہ مسئلہ عام کا بیان ہوا ہے اصول دوم قابل غور ہے یعنی یہ کہ ”نسبت پیشہ کے اس پیشہ ور کی شہادت معتبر ہے“ اسی اصول پر دفعہ ہذا مبنی ہے اور نیز دفعات مابعد جو اس دفعہ سے متعلق ہیں *

پس اس دفعہ سے ایک نیا مضمون شروع ہوا ہے، یعنی شہادت اُن اشخاص کی جو کہ بالذات واقعات مقدمہ سے کوئی علاقہ نہیں رکھتے دیجا سکتی ہے اور ابتدا شرح فصل ہذا کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اصول چہارم یعنی وہ واقعہ کی نسبت کیا خیال کیا گیا یا کیا خیال کیا جاتا ہے ”اس مضمون سے متعلق ہے *

واضح رہے کہ دفعہ ہذا میں جس قسم کی شہادت لینے کی اجازت ہے وہ شہادت صرف اشخاص ماہرین کی ہے اور نہ اشخاص غیر کی۔ دفعہ ۳ یا دفعہ ۴ میں لفظ ماہر کی کوئی تعریف نہیں بیان ہوئی لیکن اس دفعہ میں صحیح طور پر لفظ ماہر کی تعریف بیان کر دی ہے *

پس شرایط جو کہ حسب دفعہ ہذا لازمی ہیں اور جنکے بغیر اس دفعہ کے مطابق شہادت داخل نہیں ہو سکتی وہ یہ ہیں :-

شرط اول — مظہر جسکی رائے پوچھنی ہو ماہر ہو *

شرط دوم — رائے جس امر کی نسبت پوچھی جاتی ہو وہ مفصلہ ذیل اقسام میں سے ہو :-

۱ — نسبت قانون ملک غیر کے *

۲ — نسبت علم یا ہنر کے *

۳ — نسبت شناخت دستخط کے *

پس سوائے امور مفصلہ بالا کے اور کسی امر کی نسبت شہادت نہیں

دیجا سکتی *

لفظ ماہر سے وہ شخص مراد ہی جو کہ بوجہ اپنے حالات اور اپنے کاروبار کے ایک واقفیت خاص نسبت کسی شی کے حاصل کرتا ہی جسنے کہ توجہ خاص کسی مضمون پر کی ہو مثلاً ایک شخص جسکا کہ منجملہ اور کاموں کے ایک یہہ کام تھا کہ خطوط کو پہنچانا کرے اُس شخص کی شہادت بذیل ماہر قابل ادخال تصور ہوئی *

شہادت ماہر کی منحصر ہی اول اُس اعتبار پر جو اُسکی دیانت کی نسبت کیا جاوے اور دوسرے اُس اعتبار پر جو کہ عدالت اُسکے علم اور واقفیت کی نسبت کرے کیونکہ یہہ ممکن ہی کہ ایک نہایت متدین ماہر بوجہ اپنے کم علم کے غلط راے ظاہر کرے اور یہہ بھی ممکن ہی کہ نہایت لایق ماہر بوجہ بد دیانتی کے غلط راے ظاہر کرے — ما سولے اُسکے شہادت ماہرین نہایت احتیاط سے معتبر یا قابل وقعت سمجھنی چاہیئے اس وجہ سے اُنکو کسی واقعات کی نسبت شہادت دینی نہیں ہوتی بلکہ اپنی راے بیان کرنی ہوتی ہی اور اکثر یہہ ہوتا ہی کہ راے ہر فریق کے ماہرین کی اُسکے مطلب کے مطابق ہوتی ہی — اس سے خواہ مخواہ اُنکی بد دیانتی ثابت نہیں ہوتی مگر بقول لارڈ کمبل ماہرین ہمیشہ ایسے تعصبات اور خیالات سے عدالت میں آتے ہیں کہ جس طرف سے وہ پیش کیئے جاتے ہیں ویسی ہی اُنکی راے ہوتی ہی اور اسلیئے اُنکی شہادت چنداں وقعت نہیں رکھتی *

ولایت کے ایک بڑے مقدمہ میں یہہ امر قابل بحث تھا کہ آیا ڈاکٹر سے جو کہ مرض جنون سے خوب واقف ہو (لیکن جسنے ملزم کو قبل اُسکے مقدمہ کے نہ دیکھا ہو لیکن اثناء پیشی مقدمہ میں موجود رہا ہو اور تمام گواہوں کے اظہارات سنے ہوں) یہہ راے پوچھی جا سکتی ہی یا نہیں کہ اُسکے نزدیک وقت صادر ہونے جرم کے ملزم متجنون تھا یا نہیں اور اس بات کو دریافت کر سکتا تھا یا نہیں کہ وہ خلاف قانون اور جرم کرتا ہی — یہہ تجویز ہوا کہ عموماً اس قسم کا سوال کرنا مجاہز نہیں ہی اس وجہ سے کہ ڈاکٹر کو قبل ظاہر کرنے اپنی راے کے گواہوں کی شہادت کی تنقیح کرنی پڑتی ہی جو کہ کام ماہر کا نہیں

ہی — لیکن جبکہ واقعات تلفیق اور طی ہو جاویں تب عدالت اُن واقعات سے جو امور ثابت ہوں اُنکی نسبت رائے پوچھ سکتی ہی — حسب منشاء دفعہ ۳۵ ہذا بہر حال اس طرحی سوال ہو سکتا ہی کہ نمائے بیان اس امر کا سنا ہی کہ کس قسم کی علامات ظاہر ہوئیں فرض کرو کہ کسی شخص میں 'بسی علامات' موجود ہوں تو تمہاری رائے میں اُسکے دماغ کا کیا حال ہی *

واضح رہے کہ حسب منشاء دفعہ ۳۲۳ - ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰۷۲ء شہادت سول سرجن یا اور کسی ڈاکٹر کی جو معجزت نہ لی ہو اور اُسپر تصدیق کی ہو بلا طلبی اُسکے داخل شہادت ہو سکتی ہی — اور اُس دفعہ کے بموجب معجزت کر اُسکے طلب کرینکا بھی اختیار ہی اور حسب دفعہ ۳۲۵ ضابطہ مذکور رپورٹ بلا طلبی اُس کے بطور گواہ کے قابل ادخال شہادت ہی *

نسبت رائے ماہرین کے دیکھو فقرہ مقابل فقرہ آخر دفعہ ۴۰ ایکٹ ہذا *

لفظ قانون ملک غیر میں شامل ہیں تمام وہ قوانین اور رسم اور رواج جو کہ قانون کا زور رکھتے ہوں اُس ملک کے بھی حسب دفعہ ۳۸ - ایکٹ ہذا نسبت قانون کے قابل ملاحظہ ہیں اور دفعہ ۵۶ کی

قانون ملک غیر و عام
و ہنر و شناخت دستخط
نکدہ دہتے ہیں

رو سے اطلاع کے لیئے عدالت ہر کتاب کو دیکھ سکتی ہی اور دفعہ ۸۴ - کے بموجب اُنکی وقعت قیاس کرنیکی اجازت ہی *

لفظ علم و ہنر میں داخل ہی ہر شاخ علم کی یا ہر علم جس سے کہ وہ مسائل حاصل ہوتے ہیں جو کہ واسطے کسی مقصد کے مفید ہوں اور جسکے حاصل کرنے کے لیئے ایک خاص تحصیل اور محنت ضروری ہی مثلاً ڈاکٹر شناخت کنندہ خطوط قدیم اور تخمینہ کرنیوالے اور مہر کن اور مصور اور کلارک پوسٹ آفس نسبت شناخت مہر پوسٹ آفس کے *

تمثیلات (الف) و (ب) اس امر سے متعلق ہیں اور اُنکے دیکھنے سے اصل مطالب اور مقصد واضعان قانون کا ظاہر ہوتا ہی *

شناخت دستخط کے لفظ میں شامل ہیں پورانے اور نئے دونوں خطوط اور تمثیل (ج) اس سے متعلق ہی - دفعہ ۳۷ - ایکٹ ۵۸ بھی متعلق شناخت خطوط کے ہی اور فرق مابین دفعہ ۳۵ - اور ۳۷ - کے اُس دفعہ کی شرح میں بیان کیا جاویگا *

دفعہ ۳۶

واقعات جو اور نہج سے

متعلق نہیں ہیں اُس صورت

واقعات مؤید یا مغائر
راے ماہرین

میں واقعات متعلقہ ہیں

جبکہ وہ مؤید یا مغائر راے ماہرین کے
ہوں در حالیکہ وہ راے واقعہ متعلقہ ہو *

تمثیلات

(الف) بحث اِس امر کی ہی کہ زید کو فلاں

زہر کھلایا گیا یا نہیں *

یہہ واقعہ کہ اور اشخاص پر جنکو وہی زہر کھلایا

گیا تھا ایسی علامات طاری ہوئی تھیں جنکو ماہرین

اُسی زہر کی علامات بتاتے ہیں یا نہیں بتاتے ہیں واقعہ

متعلقہ ہی *

(ب) سوال یہہ ہی کہ فلاں بندر میں فلاں پشندہ

سے مزاحمت ہوئی ہی یا نہیں یہہ واقعہ کہ دوسرے

بندروں میں جو دوسری جگہ اُسی طرح واقع ہیں

اور وہاں ایسا کوئی پشندہ نہیں ہی اُسی موسم میں

درک ہونے لگی واقعہ متعلقہ ہی *

مضمون دفعہ ۵۵۱ نہایت صریح و صاف ہی طور دفعہ ۴۵ کے ساتھ پڑھنے سے اور بھی واضح ہو جاویگا *

ظاہر ہی کہ جو فریق حسب دفعہ ۴ - شہادت دلو اور تو فریق باقی کر حسب دفعہ ۵۵۱ موقع تردید کا ملتا ہی اور اس فریق کے جسٹس حسب دفعہ ۴۵ - شہادت پیش کی ہو اُس شہادت کی قائل کا موقع ملتا ہی * لیکن یہ دفعہ اُس اصول پر مبنی ہی جسپر کہ دفعہ ۱۱ ایکٹ ۵۵۱ اور دفعہ مذکور کی شرح کے دیکھنے سے اصول اسکا واضح ہو جاویگا * میرے نزدیک در صورت موجودگی دفعہ ۱۱ - ایکٹ ۵۵۱ کے یہ دفعہ بالکل فضول ہی اور اُس سے مطلب کا اعادہ ہی * تمثیل (ب) دفعہ مذکور پر آئینہ قابل لحاظ ہی *

دفعہ ۴۷ جب عدالت کو نسبت

کسی شخص کے جسٹس کے

راے نسبت دستخط کے

کوئی دستاویز لکھی ہو یا اُسپر دستخط کیئے ہوں راے قائم کرنا ہو تو راے اُس شخص کی جو اُس آدمی کے دستخط کو پہچانتا ہو جسکا اُس دستاویز کو لکھنا یا اُسپر دستخط کرنا خیال کیا جائے بہ تجویز اُس امر کے کہ یہ تحریر یا دستخط اُس شخص کے ہیں یا نہیں واقعہ متعلقہ ہی *

تشریح --- وہ شخص دوسرے

شخص کے دستخط کو پہچاننے والا کہلائیگا

جس نے کہ اُس شخص کو لکھتے ہوئے دیکھا ہو یا بجواب اُن کاغذات کے جو خود اُس نے لکھ کر یا اُور سے لکھوا کر اُس شخص کے نام بھیجے ہوں اُسی شخص کے لکھے ہوئے کاغذات اُس شناخت کنندہ کو وصول ہوئے ہوں یا در اثناے اجراء معمولی کار و بار کے ایسے کاغذات جن سے پایا جاتا ہو کہ اُسی شخص کے لکھے ہوئے ہیں اُس کے دوبرو پیش ہوتے رہے ہوں *

تمثیل

سوال اس امر کا ہی کہ فلاں خط زید لندن کے ایک سوداگر کے ہاتھ کا لکھا ہی یا نہیں *

بکر کلکتہ کا ایک سوداگر ہی جس نے زید کو خطوط لکھ کر بھیجے تھے اور ایسے خطوط وصول کیئے تھے جن سے پایا جاتا تھا کہ زید کے لکھے ہیں اور بکر عمرو کا منحصر ہی جس کا یہ کام تھا کہ عمرو کے خطوط کو جانچ کر نٹھی کر دیا کرے اور خالد عمرو کا دلال ہی اُس کو عمرو وہ خطوط ہمیشہ دیدیا کرتا تھا جن سے

پایا جاگا تھا کہ زید نے اُن کے مضمون کی بائست اُس سے مشورہ لینے کے لیئے لکھ تھے *

راے عمرو اور بکر اور خالد کی اس باب میں کہ وہ خطا زید کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہی یا نہیں واقعہ متعلقہ ہی گو کہ عمرو یا بکر یا خالد نے زید کو کبھی لکھتے ہوئے نہ دیکھا ہو *

واضح ہو کہ دفعہ ۲۵ میں اور اس دفعہ میں یہ فرق ہی کہ دفعہ ۲۵ متعلق ہی اُن اشخاص کی شہادت سے جو کہ بذات خود نسبت کاتب خط کے کچھ نہیں جانتے لیکن دو خطوط اُس میں مقابلہ کر کے اپنی راے ظاہر کرتے ہیں کہ آراء وہ خط مطابق ہیں یا نہیں اور ایک ہی شخص کے لکھے ہوئے ہیں یا نہیں اور دفعہ ۲۵ متعلق شہادت اُن اشخاص کے ہی جو کہ ذاتی طور پر حسب منشاء تشریح دفعہ ۲۵ خط کاتب سے واقفیت رکھتے ہوں اور اُس امر کی شہادت دے سکتے ہوں کہ اُن کی راے میں تحریر خاص اُس شخص کی ہی یا نہیں جس کی نسبت بحث ہی *

مفصلہ ذیل طریقہ ثابت کرے خط کے ہیں:—

اول — کاتب دستاویز کو یا گواہ حاشیہ کو یا کسی اور شخص کو جس کے سامنے وہ لکھی گئی ہو طلب کرانے سے *

دوم — ایسے شخص کو طلب کرانے سے جو کہ حسب منشاء تشریح دفعہ ۲۵ واقفیت کیئے ہوئے ہو یعنی:—

- ۱ — جب کہ اُس نے اُس شخص کو لکھتے ہوئے دیکھا ہو *
- ۲ — بجواب اُن کاغذات کے جو کہ اُس نے لکھ کر یا اور سے لکھا کو اُس شخص کے نام بیہیجے ہوں اُسی شخص کے لکھے ہوئے کاغذات اُس شناخت کنندہ کو وصول ہوئے ہوں *
- ۳ — جبکہ در اثناء اجراء معمولی کاروبار کے کسی کاغذات سے پایا جاتا ہو کہ اُسکے لکھے ہوئے ہیں اُسکے (دوبارہ پیش ہوتے رہے ہوں) *

سوم — خط کی نسبت طریقہ مندرجہ دفعہ ۷۳ — اختیار کر کے تطبیق کیجا سکتی ہی *

سب سے اعلیٰ طریقہ اول ہی اور اُسکے بعد طریقہ دوم اور اُسکے بعد طریقہ سوم اور جب تک کہ اعلیٰ طریقہ نہ حاصل ہو سکے اپنی طریقہ حاصل نہ کرنا چاہیئے اور اگر کوئی فریق بہ ثبوت دستاویز کے جسکے کاتب یا گواہ حاشیہ موجود ہوں طریقہ دوم یا سوم اُسکے ثابت کرنے کے لیئے اخبار کرے تو نسبت صحت دستاویز کے یہہ قابل شک ہی *

دفعات ۲۵، ۲۷، ۷۳ — ایکٹ ہذا کو ساتھ پڑھنا چاہیئے *

دفعہ ۲۸ جبکہ عدالت کو

در باب رایج ہونے کسی رسم

عام یا موجودگی کسی حق

رأے نسبت رسم عام یا حق
عام کب واقعہ متعلقہ ہی

عام کے رأے قائم کرنی ہو تو اُس رسم کے رایج ہونے یا اُس حق کے موجود ہونے کے باب میں اُن اشخاص کی رأے جنکا واقف ہونا اُسکے رایج ہونے یا موجود ہونے کی صورت میں قرین قیاس ہو واقعہ متعلقہ ہی *

تشریح — لفظ رسم عام یا حق

عام کا حاوی اُن رسمیات یا حقوق کا ہی جو کسی فرقہ اشخاص کثیر التعداد کے واسطے عام ہوں *

تمثیل

حق کسی خاص گانوں کے رهنیوالوں کا کسی خاص
گنوی سے ہانی بھرنے کی بابت حسب منشاء اس دفعہ کے
حق عام ہی *

دفعہ ۱۳ کی شرح میں ہم پورے طور پر رسم و رواج کی بحث کر
آئے ہیں اور ضمن ۴ دفعہ ۳۲ - ایکٹ ہذا کے موافق اُن اشخاص کے
بیانات جو کہ گواہی میں طلب نہیں ہو سکتے نسبت معاملات متعلقہ
رسم عام یا عرض عام یا عرض خلیق کے شہادت میں قبول ہو سکتے ہیں
اور حسب دفعہ ۲۲ - ایکٹ ہذا فیصلجات بطور شہادت امور عامہ کے لیئے
جاسکتے ہیں۔ حسب دفعہ ہذا بیانات گواہان موجودہ کے بلا کسی شرط
کے جو کہ ضمن ۴ دفعہ ۳۲ کے لیئے لازمی ہی (یعنی شرط ۴ مندرج شرح)
قابل ادخال شہادت ہیں۔ اور گواہ سے نہ صرف واقعات کی نسبت
سوال کرنا جایز ہی بلکہ اُسکی رائے کی نسبت بھی — اور چونکہ دفعہ
ہذا کے موافق رائے اُس سے پوچھی جاسکتی ہی تو وہ خاص حالتیں
جبکہ وہ رسم عمل میں آئی یا جو اُسکی بنا اُسکی رائے کی ہو حسب
دفعہ ۵۱ پوچھی جاسکتی ہیں *

شرح دفعہ ہذا سے یہ صاف ظاہر ہی کہ حقوق خانگی اس میں
شامل نہیں ہیں اور اُنکی نسبت رائے داخل نہیں ہو سکتی اور متن دفعہ
ہذا میں یہ امر صاف ہی کہ رسم یا حق عام ہو (یعنی وہ جو کہ کسی خاص
مقام یا گروہ سے متعلق ہو اور نہ معمولاً تمام خلیق سے) لیکن ضمن ۴ دفعہ ۳۲
میں عام اور متعلقہ خلیق دونوں داخل ہیں۔ دفعہ ۲۲ میں صرف امور متعلقہ
خلیق کی نسبت فیصلجات شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں جس سے ظاہر
ہوتا ہی کہ اُس دفعہ کے موافق فیصلجات نسبت حقوق یا رسوم عام کے (یعنی
جو متعلق خاص مقام یا گروہ سے ہو) داخل نہیں ہو سکتے — شہادت
مندرجہ دفعہ ہذا بغرض ثبوت و تردید بیان رسم کے دونوں طور پر داخل
ہو سکتی ہی *

تمثیل دفعہ ۵۸ سے ظاہر ہوتا ہے کہ لفظ عام رسم و حق میں حقوق
آسائش داخل ہیں انکی نسبت دفعہ ۱۳ کی شرح میں بخوبی بحث
ہو چکی ہے *

دفعہ ۴۹ جبکہ عدالت کو در باب

امور مفصلہ ذیل کے راے
قائم کرنی ہو *

راے نسبت دستورات و عقاید
و غیر ذہنیہ متعلقہ ہیں

دستورات اور عقاید کسی فرقہ اشخاص

یا خاندان کے *

ترتیب اور انتظام کسی امر مذہبی یا

خیراتی کے *

معنی الفاظ یا اصطلاحات کے جو خاص

ضلعوں یا لوگوں کے خاص فرقوں میں

مستعمل ہوں *

راے اُن اشخاص کی جو اُن سے واقفیت

رکھنے کے و سایل خاص رکھتے ہوں واقعہ

متعلقہ ہیں *

دفعہ ۵۸ میں مفصلہ ذیل امور کی نسبت شہادت داخل ہو سکتی

ہے :-

۱۔ دستورات کسی فرقہ اشخاص کے اسمیں تمام رسوم متعلقہ

تجارت ہیں *

۲ — عقاید کسی فرقہ اشخاص کے — اسمیں مذاہب مختلف یا خیالات ملکی مختلف شامل ہیں *

۳ — دستورات کسی خاندان کے — مثلاً رسم کلاچر جس سے کہ بڑے بپتے کو راج ملتا ہی *

۴ — عقاید کسی خاص خاندان کے *

۵ — ترتیب اور انتظام کسی امر مذہبی و خیراتی — مثلاً خیرات خانہ و مدرسہ خیراتی وغیرہ *

۶ — معنی الفاظ یا اصطلاحات کے جو خاص ضلعوں میں مستعمل ہوں *

۷ — معنی الفاظ یا اصطلاحات جو خاص لوگوں کے غرقوں میں مستعمل ہوں *

شرح دفعہ ۱۳ میں نہایت پورے طور پر ہم رسم و رواج کے اور دستورات اشخاص اور مقام خاص و گروہ اشخاص و خاندان خاص کا ذکر کر آئے ہیں اور اُس شرح کے پڑھنے سے بخوبی نوعیت ان سب کی معلوم ہوگی اور اس میں شک نہیں کہ بغیر دیکھنے اور پڑھنے اُس شرح نے مضمون دفعہ ہذا کیقدر دیر میں سمجھ میں آویگا *

نسبت اسر اول و دوم کے یہہ واضح رہے کہ اکثر ہوتا ہی کہ عدالت شہادت نسبت رسم و رواج مذہب خاص گروہ اشخاص کے لیتی ہی چنانچہ بمقدمہ مسماۃ داکو بنام شیو سنگھ رائے کے عدالت ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمال نے شہادت خاص رسم و رواج اور عقاید اگر والہ ینیوں کی جو کہ مذہب جین کا رکھتے تھے نسبت جواز تبیت نواسہ کے لی تھی اور اُسکی نسبت فیصلہ صادر کیا تھا ۹ *

دفعہ ہذا کے امور نمبری ۶ و ۷ کی نسبت فقہہ ماقبل فقہہ آخر دفعہ ۵۷ و شرط اول دفعہ ۶۰ و دفعہ ۹۸ — ایکٹ ہذا کو پڑھنا چاہئے *

۹ شیو سنگھ رائے بنام مسماۃ داکو مذہبہ ہائی کورٹ شمال و مغرب و ررحہ

۲۶ نومبر سنہ ۱۸۷۲ء نومبر ۲۰ء عام سنہ ۱۸۷۲ء

دفعہ ۵۰ جبکہ عدالت کو دو

شخص کی قرابت باہمی کی
نسبت رأے قائم کرنی ہو تو

رأے نسبت رشتہ داری
جب واقعہ متعلقہ ہی

رأے جو از روے طور اور طریق کے درباب
ہونے اُس قرابت کے کوئی ایسا شخص ظاہر
کمرے جو اُس خاندان میں ہونے کی وجہ
سے یا اور نہج پر اُس قرابت کی واقفیت رکھنے
کے وسائل خاص رکھتا ہو واقعہ متعلقہ ہی
مگر شرط یہہ ہی کہ ایسی رأے مقدمات
متعلقہ قانون طلاق مجریہ ہند میں یا اُن
مقدمات میں جو حسب دفعہ ۲۹۲ یا ۲۹۵
یا ۲۹۷ یا ۲۹۸ مجموعہ تعزیرات ہند کے ہوں
ازدواج کے ثبوت کے واسطے کافی نہوگی *

تمثیلات

(الف) بحث اس امر کی ہی کہ زید اور ہندہ کا

ازدواج ہوا تھا یا نہیں *

یہہ واقعہ کہ اُنکے دوست ہمیشہ اُنسے اس طرح
ملا کرتے تھے اور اس طرح کا طور و طریقہ برتتے تھے جیسا
کہ شوہر اور زوجہ کے ساتھ چاہیئے واقعہ متعلقہ ہی *

(ب) سوال یہہ ہی کہ زید عمرو کا صلبی بیٹا ہی

یا نہیں *

یہہ واقعہ کہ زید کے ساتھ اُس خاندان کے لوگ ہمیشہ مثل پسر صلبی کے طور و طریق برتتے تھے واقعہ متعلقہ ہی *

مضمون دفعہ ۵۰ اُسکی تمثیلات سے صرف ظاہر ہی — عمل درآمد فریب رشتہ داروں کا قیاس غالب نسبت رشتہ کے پیدا کرتا ہی مثلا باپ کا کسی لڑکے کو بطور اپنے بیٹے کے پرورش کرنا گویا نہ اس بات کا بیان کرنا ہی کہ وہ اُسکا بیٹا صحیح النسب ہی — پس حسب دفعہ ۵۰ ہذا برتاؤ رشتہ داروں کا کسی شخص کے ساتھ ایک قسم کی قیاسی شہادت اُسی رشتہ داری کی ہی یہہ دفعہ خاص کر متعلق ہو سکتی ہی مقدمات مسلمہ نوں سے جس میں کہ صحبت دائمی مانر اور اقرار بالنسب سے جو کہ کوئی شخص کسی لڑکے کی نسبت کرے صحیح النسبی قائم ہو جاتی ہی لیکن اسکا طوالت کے ساتھ ذکر آگے بحث قیاسات میں کیا جاویگا — دفعہ ۵۰ ہذا سے واضعان قانون کو اس قسم کی شہادت کا قابل ادخال کرنا منظور تھا لیکن ممکن ہی کہ صرف وہ شہادت ہو جو کہ اس دفعہ کے موافق ہو — مگر قیاس نسبت صحیح النسبی کے حسب دفعہ ۱۱۲ — ایکٹ ۵۰ نہایت قیاس غالب ہی اور ہر اُس شہادت سے جو کہ دفعہ ۵۰ کے موافق داخل ہوتی ہی ہمیشہ غالب رہا ہی *

واضح رہے کہ جب بالفاظ صریحی دفعہ ۵۰ شہادت اس قسم کی واسطے اغراض قانون طلاق مجریہ ہند و تعزیرات ہند کے کافی نہیں ہی — لیکن قبل نافذ ہونے اس ایکٹ کے ہٹی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا تھا کہ جبکہ ایک مرد و ایک عورت بطور زن و شو کے ساتھ رہتے تھے اور ملزم پر جرم دفعہ ۴۹۸ کا لگایا گیا تھا تو یہہ تجویز ہوا کہ صحبت دائمی زن و شو کی قیاس کافی و غالب نسبت نکاح کے پیدا کرتی ہی کہ جس سے دار ثبوت نکاح نہونیکا ذمہ ملزم کے ہی — لیکن یہہ فیصلہ ۶ جنوری سنہ ۱۸۷۲ع کا ہی اور ایکٹ ۵۰ یکم ستمبر سنہ

۱۸۷۳ع کو جاری ہوا اور خلاف منشاء دفعہ ہذا کے ہی کیونکہ بار ثبوت نکاح ہمیشہ بذمہ پیرو کار ہی *

دفعہ ۵۱ جبکہ راے کسی شخص

زندہ کی واقعہ متعلقہ ہو

تو وہ وجوہ بھی جنکی بناء

پر وہ راے قائم کی جائے واقعہ متعلقہ ہیں *

تمثیل

جائز ہی کہ ایک شخص ماہر بیان اپنے اُن امتحانات کا پیش کرے جو اُس نے اپنی راے قائم کرنے کے لیے کیئے ہوں *

راے ایک ایسی قسم کی شہادت ہی جو نہ صرف متعلق ہی اُن واقعات سے جو کہ تجربہ خاص گواہ میں آئے ہوں بلکہ نیز اُن معلومات پر مبنی ہوتی ہی جو کہ گواہ کو مختلف ذریعوں سے حاصل ہوتے ہیں اس وجہ سے اگر راے کی نسبت شہادت اِبتجاء تو حسب دفعہ ہذا پوچھا جا سکتا ہی کہ وجہ راے کیا ہی *

اس قسم کے سوالات سے وقعت راے گواہ کی معلوم ہوتی ہی *

ہائی کورٹ کلکتہ نے تو یہاں تک تجویز کر دیا ہی کہ گواہ سے پوچھا جاوے کہ اُس نے اپنی راے کے موافق عمل کیا تھا یا نہیں کیونکہ علم با عمل علم بے عمل سے زیادہ وقعت رکھتا ہی اس صورت میں طریق عمل گواہ اُسکی راے کی تائید کر سکتا ہی ! *

دفعات ۸ و ۱۱ ایکٹ ہذا بھی بحق ادخال اس قسم کی شہادت کے ہیں اور اُنکی شرح کے دیکھنے سے مدد ملیگی *

چال چلن کن صورتوں میں

واقعہ متعلقہ ہی

دفعہ ۵۲ مقدمات دیوانی میں

یہ واقعہ کہ ایک شخص

اہل غرض کا چال چلن

مقدمات دیوانی میں چال
چلن استخاض واقعہ متعلقہ
نہیں ہی بجز خاص صورت کے

ایسا ہی کہ جس فعل کا اُسپر اِتہام کیا گیا
وہ بلحاظ اس چال چلن کے قرین قیاس یا
خلاف قیاس ہی واقعہ غیر متعلقہ ہی مگر
جس قدر کہ وہ چال چلن از روئے واقعات
کے اور نہج سے واقعہ متعلقہ معلوم
ہوتا ہو *

دفعہ ۵۲ اور تین دفعات مابعد متعلق ہیں چال چلن سے - اس
دفعہ میں صریح طور پر مقدمات دیوانی میں عام چال چلن کی نسبت
شہادت دینے کی صریح ممانعت نہوتی تو حسب ضمن ۲ دفعہ ۱۱ ایکٹ
۵۲ مقدمات دیوانی میں بھی شہادت گزرنے لگتی جیسے کہ فوجداری
کے مقدمات میں *

دفعہ ۵۲ میں لفظ اہل غرض سے وہ استخاض مراد ہیں جنکے چال
چلن کا دریافت کرنا اصل غرض ہی اور گواہ مراد نہیں بلکہ اصل فریق
مقدمہ - گواہوں کی نسبت دفعات ۱۳۵ و ۱۳۶ و ۱۵۳ و ۱۵۵ متعلق
ہیں - اہل یہہ ہی کہ چال چلن عام مقدمات میں ایک ایسی چیز

شہادت ہی کہ جس سے مقدمات دیوانی میں کچھ نتیجہ نہیں ہی
مثلاً اگر زید واسطے نقص معاہدہ کے نالشی ہو تو یہ امر کہ وہ بیرحم ہی یا
رحم دل ہی کچھ اثر نہیں رکھ سکتا - مقدمات دیوانی میں صرف
ایک صورت ہی کہ جس میں چال چلن کی نسبت شہادت داخل
ہو سکتی ہی یعنی دفعہ ۵۵ لیکن دفعہ ۵۵ کے مطابق یہی جو حالت
نسبت چال چلن فریقین کے اُن واقعات سے جو کہ اور طور پر متعلق
ہوں عدالت اپنی رائے قائم کر سکتی ہی اور فریقین کی دیانت اور بد
دیانتی کی نسبت نتیجہ نکال سکتی ہی - پس دفعہ ۵۵ قابل ملاحظہ
ہی *

دفعہ ۵۳ مقدمات فوجداری میں

یہ واقعہ کہ شخص ملزم
کا چال چلن نیک ہی واقعہ

مقدمات فوجداری میں
چال چلن سابق واقعہ متعلقہ

متعلقہ ہی *

جیسا کہ صریح طور پر دفعہ ۵۲ میں نسبت مقدمات دیوانی کے
شہادت چال چلن کی غیر متعلق قرار دی گئی ہی اسبطرح پر دفعہ ۵۵
میں صریح طور پر مقدمات فوجداری میں متعلق قرار دی گئی ہی -
حقیقت یہ ہی کہ نسبت ثبوت یا عدم ثبوت وجود کسی خاص واقعہ
تنقیحی یا واقعہ متعلق کے عام چلن کسی شخص کا متعص ایک بے سود
امر ہی مثلاً یہ کہ زید نے عمرو کی کتاب چرائی یا نہیں ایک واقعہ
تنقیحی ہی اور اس بات کے گواہ گذر سکتے ہیں پس کتنی ہی شہادت
چال چلن کی زید ملزم کی طرف سے گذرے اور گو وہ شہادت معتبر بھی
ہو اور شہادت اُن گواہوں کی معتبر ہو جنہوں نے زید کو عمرو کی کتاب
لیتے ہوئے دیکھا تو ممکن ہی کہ یہ دونوں شہادتیں معتبر ہوں اور یہ
واقعہ کہ عمرو کی کتاب زید نے چرائی ثابت قرار پاوے گا پس ظاہر ہی کہ
چال چلن کی نسبت کتنی ہی معتبر شہادت گذرے اُس سے بہتالت
ثابت ہونے واقعہ کے کچھ اثر اُس واقعہ پر نہیں ہو سکتا - لیکن چال

چلن کی شہادت سے ایک قیاس نسبت نیک نیتی زید کے قائم ہو سکتا
 ہے۔ مثلاً یہ کہ زید ایک ایسا ذی وقعت شخص ہے جسکو کوئی
 وجہ عمرو کی کتاب چرانے کی نہ تھی یا یہ کہ زید کو عمرو کی کتاب
 لیگیا لیکن مابین زید و عمرو کے وہ زید ایک رشتہ تصور کرتا تھا کہ عمرو کی
 غیبت میں کتاب دیکھنے کو لیجاوے پس اصول یہ ہے کہ شہادت چال
 چلن سے واقعہ کے ثبوت یا عدم پر کچھ اثر نہیں ہوتا لیکن اُس واقعہ
 کی وجہ یا اُسکی نیت یا باوجود اُس واقعہ کے بے خطا ہونے کے ثابت
 کرے کے لیئے کار آمد ہے۔ مثلاً ایک ہی واقعہ سے غریب اور بے وقعت
 شخص مجرم قرار پا سکتا ہے اور ذی وقعت شخص اُسی فعل کی نسبت
 ایسے معنی لگانے سے اُسکی سزا سے بچ سکتا ہے جو غریب لگا سکتا تھا *
 شہادت چال چلن پر ملزم حاکم فوجداری پر وقت حکم سزا کے
 نسبت مقدار سزا کے نظر کر سکتا ہے اور اُسکے چال چلن اور حیثیت
 پر وقعت کے مطابق سزا کی کمی و بیشی کر سکتا ہے *

دفعہ ۵۴ مقدمات فوجداری

میں یہ واقعہ کہ شخص
 ملزم پیشتر کسی جرم کا
 مرتکب ثابت ہوا تھا واقعہ

مقدمات فوجداری میں
 سزایابی سابق مدعا علیہ واقعہ
 متعلقہ ہی لیکن بدچلانی
 سابق مدعا علیہ واقعہ متعلقہ
 نہیں ہے بجز ہمارے حوالہ کی

متعلقہ ہی لیکن یہ واقعہ کہ وہ بد چلن
 ہی واقعہ متعلقہ نہیں ہے الا اُس حال
 میں کہ شہادت اس بات کی پیش کی جاوے
 کہ وہ نیک چلن ہی پس ایسی صورت میں
 وہ واقعہ متعلقہ ہو جاتا ہے *

تشریح -- یہ دفعہ اُن مقدمات سے

متعلق نہیں ہی جنہیں کہ بد چلن ہونا
کسی شخص کا فی نفسہ واقعہ تنقیدی ہو *

دفعہ ۵۳ میں جیسے کہ شہادت مدعا علیہ کی نیک چلنی کی نسبت
حسب دفعہ ۵۳ کے اجازت دی گئی ہی ویسے ہی شہادت نسبت اسکی
بد چلنی کے ممانعت کی گئی ہی سوائے اُس صورت کے کہ مدعا علیہ نے
شہادت اپنی نیک چلنی کی دی ہو تب مدعی کو بھی مدعا علیہ کی
بد چلنی ثابت کرنے کی اجازت ہی — لیکن باوجود مدعا علیہ کی طرف
سے ایسی کوئی شہادت نگذرانے کے پہلے ہی سے مدعا علیہ کی بد چلنی
کی نسبت مدعی کوئی شہادت نہیں دے سکتا ۲ *

مدعی کو حسب دفعہ ۵۳ ہذا ایسی شہادت دینے کا اختیار ہی جس
سے کہ مدعا علیہ کا پہلے سزا یاب ہونا ثابت ہو — وجہ اس امر کی کہ
مدعا علیہ کو اپنی نیک چلنی کی نسبت شہادت دینے کا اختیار ہی
اور مدعی کو مدعا علیہ کی بد چلنی کی نسبت اختیار نہیں دیا گیا
(بدون اس کے کہ مدعا علیہ اپنی نیک چلنی کی شہادت پیش کرے)
یہہ ہی کہ جیسا شرح دفعہ ۵۳ میں بیان ہو چکا ہی کہ نیک چلنی
کی شہادت سے واقعات کی نسبت نیک فیہ قائم کر کے وہ واقعہ جرم
نہیں رہنا لیکن عام بد چلنی مدعا علیہ سے کوئی نتیجہ نسبت نوعیت
اُس فعل کے نہیں نکل سکتا — لیکن جبکہ کسی شخص کی اس درجہ
تک نوبت پہنچ گئی ہو کہ وہ پہلے عدالت سے ملزم قرار پا چکا ہو تب
شہادت داخل ہو سکتی ہی لیکن اگر مدعا علیہ کبھی پہلے سزا یاب نہوا
ہو تو یہہ اُس کے حق میں ایک بات خیال کی جاتی ہی — مشہور
ہی کہ ایک مدعا علیہ نے اپنے بیان میں یہہ شعر پڑھا تھا :—

من آنم کہ گاہ نہ نزدیکہ ام * ہمیں بار دوبار را دیدہ ام

لیکن باوجود اس عام اجازت کے جو کہ اس دفعہ میں دی گئی تھی نسبت ثابت کرنے سزایابی سابق ملزم کے یہہ ظاہر تھی کہ ہر جرم میں پہلے سزایاب ہونا کچھ اثر نہیں رکھ سکتا سوائے ثابت کرنے بد چلنی ملزم کے اگر وہ جرم جس میں پہلے سزایاب ہوا نوعیت میں جرم حال سے نہایت بعید تھی مثلاً جعل میں سزایاب ہونا نسبت جرم زنا بالجبر یا حملہ کے کچھ وقعت نہیں رکھ سکتا۔۔۔ نہ جھوٹا سکھ بنانے کا جرم کچھ نتیجہ جرم زنا کی نسبت پیدا کر سکتا ہی لیکن اگر پہلے جعل سازی کی سزا مل چکی ہو اور دوبارہ الزام جھوٹا سکھ بنانے کا لگایا جاوے یا اگر پہلے خیانت متجرمانہ کی سزا مل چکی ہو اور پھر چوری کا جرم لگایا جاوے تب البتہ کچھ نتیجہ پیدا ہو سکتا ہے۔۔۔ لیکن یہہ ایک وہ اصول تھی جو کہ دفعہ ۷۵ تعزیرات ہند میں قرار دیا گیا تھی جس سے ہم نوعیت جرم کا خیال کیا گیا ہے۔۔۔ سزایابی سابق کا بھی اثر زیادہ تر نسبت مقدار سزا کے تصور کرنا چاہیئے *

ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا ہے کہ ثبوت سزایابی سابق اختتام سماعت مقدمہ تک داخل نہ کرنا چاہیئے کیونکہ اُس سے صرف دائرہ نسبت مقدار سزا کے بعد متجرم قرار پانے مدعا علیہ کے نکل سکتا ہے ۳ لیکن یہہ فیصلہ قبل نافذ ہونے اس ایکٹ کے ہوا تھا دفعہ ۲۳۹ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع مجموعہ ضابطہ فوجداری کے فقرہ ۷ میں بھی اجازت نسبت داخل کرنے بیان سزایابی سابق مدعا علیہ فرد قرار دان جرم میں دی گئی تھی — دفعہ ۳ و ۴ ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۶۳ ع یعنی سزائے تازیانہ قابل ملاحظہ ہیں *

ایک صورت ایکٹ ۵۴ میں ایسی بیان کی گئی ہے کہ چال چلن مدعی کی نسبت شہادت دی جاسکتی ہے یعنی جبکہ وہ زنا بالجبر کا دعویٰ کرے دیکھو دفعہ ۱۵۵ ضمن ۴ — بلکہ مسودہ قانون میں ایک الگ دفعہ اس مضمون کی قائم کی گئی تھی اور وہ یہہ ہے ۴ دفعہ ۲۲ — مقدمات زنا بالجبر یا اقدام ارتکاب زنا بالجبر میں یہہ واقعہ کہ وہ عورت جسکی نسبت جرم مبینہ کا ارتکاب ہوا ایک

عورت کسی پیشہ ہی یا یہ کہ اُسکا چال چلن عموماً ہے عصمتی کا تھا
واقعہ موثر مقدمہ ہی *

نسبت تشریح کے واضح رہے کہ چل چلن کسی شخص کا اُس صورت
میں امر تنقیح طلب ہی جبکہ کارروائی باب ۳۸ ضابطہ فوجداری کے مطابق
کیجوارے چنانچہ اُسکی نسبت پورا قاعدہ دفعات ۵۰۴ سے ۵۱۷ تک ایکٹ
۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع مجموعہ ضابطہ فوجداری میں ملیگا۔ یا جبکہ کارروائی
مطابق ایکٹ ۲۷ سنہ ۱۸۷۱ع کے کیجوارے اُسکی دفعہ ۵ دیکھنے کے قابل ہی *

دفعہ ۵۵ مقدمات دیوانی میں

یہ واقعہ کہ چال چلن
کسی شخص کا ایسا ہی

جبکہ چال چلن موثر
تجویز مقدار زر ہرجہ ۵۰

جس سے اُس ہرجہ کی تعداد میں جو کہ
اُسکو ملنا چاہیئے فرق پڑے واقعہ متعلقہ ہی *

تشریح — دفعات ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و

۵۵ میں لفظ چال چلن کا حاری شہرت
اور خاصہ طبیعت کا ہی لیکن شہادت
صرف عام شہرت اور عام خاصہ طبیعت کی
گذر سکتی ہی نہ خاص افعال کی جنسے
کہ شہرت یا خاصہ طبیعت ظاہر ہوا ہو *

دفعہ ۵۵ اُن مقدمات سے متعلق ہی جنہیں کہ دعویٰ واسطے دلا پائے

ہرجہ کے ہو جو کہ بر بناء مفصلہ ذیل دایر
ہوئے ہوں *

اتمام مقدمات جنسے دفعہ
متعلق ہی

۱ — فالش واسطے دلا پائے ہرجہ کے جو کہ بوجہ ہنک عزت مدعی
کو پہنچا ہو اور جسمیں کہ مدعا علیہ کا عذر یہ ہو کہ رافع میں مدعی

ایسا ہی ہی جیسا کہ مدعا علیہ نے بیان کیا ہی اس قسم کے مقدمہ میں امر تنقیح طلب یہہ فرار پایا ہی کہ چال چلن مدعی کا ایسا ہی آیا ایسا ہی یا نہیں جیسا کہ مدعا علیہ بیان کرنا ہی *

۲۔ نالش واسطے دلا پانے ہرجہ کے جو کہ بوجہ مدعی کی جورو کے یا دختر کے ساتھ زنا کرنے کے ہوا ہو دائر ہو اور مدعا علیہ یہہ عذر کرے کہ مدعی کی زوجہ یا دختر بدچلن ہی *

۳۔ نالش واسطے دلا پانے ہرجہ کے بوجہ نفض معاہدہ نکاح کے ہو جس میں کہ مدعا علیہ کی طرف سے یہہ عذر پیش ہو کہ مدعی اس قسم کا شخص ہی کہ اُسکو رنج نہیں پہونچ سکتا *

واضح رہے کہ اقسام مفصلہ بالا میں فرعت چال چلن مدعی کی ہمیشہ زیر تنقیح ہوتی ہی اس وجہ سے کہ مثال اول میں اگر مدعی کم حیثیت اور بد چلن ہی تو اُسکے دعویٰ کی مقدار بہت کم ہوگی ولایت کے قانون کے موافق مدعی بغرض ثابت کرنے اپنی فیک چلنی کے کہ جنسکی وجہ سے مقدار ہرجہ زیادہ ہو شہادت داخل نہیں کر سکتا جب تک کہ مدعا علیہ کی طرف سے عذر بدچلنی مدعی پیش نہو اس واسطے کہ فیاس نسبت فیک چلنی مدعی کے ہوتا ہی اور بار ثبوت اُسکی بدچلنی کا ذمہ مدعا علیہ کے ہی *

اور مثال دوم میں اصول یہہ ہی کہ شوہر یا باپ کو زوجہ یا دختر کے ساتھ زنا کا ہرجہ بمقدار اُس تکلیف رنج کے جو کہ شوہر یا باپ کو بوجہ فعل مدعا علیہ کے پیدا ہوا ہو کہ جس فعل کی وجہ سے مدعی کی خانگی خوشی و راحت میں خلل آیا اور اُسکے خاندان کی عوام منہر ذات ہوئی دلایا جاتا ہی اور چونکہ نوعیت دعویٰ کی یہہ ہی تو ظاہر ہی کہ جیسے وقعت اور چال چلن جورو یا بیٹی کا تھا اُسی کی نسبت سے ہرجہ دلایا جاتا ہی پس اگر مدعا علیہ زانی یہہ بات ثابت کر سکے کہ زوجہ یا بیٹی جسکے ساتھ زنا کیا ہی بدچلن تھی یا یہہ کہ مدعی نے اپنی زوجہ کو گھر سے نکال دیا تھا یا نان و نفقہ سے انکار کیا تھا تو ایسی شہادت اس دفعہ کے موافق قابل ادخال ہی کیونکہ اگر خانگی خوشی

و راحت جو کہ بوجہ بیہوشی یا جو رو کے تھی وہی کم تھی تو اُسکے جانے سے جو ہرجہ ہوگا وہ بھی کم ہوگا * ۴

نسبت مثال تیسری کے واضح رہے کہ اگر چال چلن مدعی ایسا خراب ہو کہ جسکی وجہ سے مدعا علیہا مدعی سے شادی نہ کر سکتی ہو تو عدالت کم ہرجہ دلا دے گی *

نسبت تشبیہ کے واضح رہے کہ لفظ چال چلن میں دو چیزیں شامل

کی گئی ہیں ایک شہرت اور دوسرے خاصہ طبیعت *

شہرت و خاصہ طبیعت
کسکو کہتے ہیں

خاصہ طبیعت اُن اسباب دلی کو کہتے ہیں کہ جنکی وجہ سے انسان کو کوئی فعل کے کرنے کی رجحان ہوتی ہے اور بہر عادت اُسکی اُس طرح پر عمل درآمد کرنے کی پڑ جاتی ہے *

شہرت اُس خیال اشخاص عام کو کہتے ہیں جو کہ بوجہ خاصہ طبیعت کے اشخاص غیر کے دل میں قائم ہوتی ہے اور وہ لوگ اُسکی نسبت ایسا خیال کرنے لگتے ہیں پس واضح رہے کہ شرح دفعہ ۵۴ متعلق دفعہ ۵۴ سے اور نیز تین دفعات ماقبل سے ہی اور اُس میں صراحت کے ساتھ یہ منع کر دیا گیا ہے کہ اُن خاص افعال کی جن سے کہ خاصہ طبیعت یا شہرت ظاہر ہوا ہو شہادت ندی جاوے گی اور وجہ اُسکی یہ ہے کہ بہت سی تنقیح در تنقیح قائم ہو جاتی ہیں - پس دفعات مذکورہ ماقبل کے موافق گواہ سے سوال یوں ہو سکتا ہے کہ تمہارے علم میں فلاں کا چال چلن عام کیسا ہے اور اُسکی نسبت شہرت کیا ہے - دفعہ ۱۲ - ایکٹ ۵۴ اہم مضمون دفعہ ۵۴ ہے اور اس دفعہ کے مقاصد کے لیئے بھی کام آسکتی ہے *

باب اول اس ایکٹ کا جو تعلق واقعات سے متعلق ہے اور اُس میں صورتیں تعلق واقعات اور قابل ادخال شہادت بیان کی گئی ہیں ختم ہو گیا - لیکن ظاہر ہے کہ قابل ادخال ہونا شہادت کا ایک بات ہے اور وقعت شہادت اور بات ہی یہ ضرور نہیں کہ سب شہادت جو قابل ادخال قرار دی گئی ہے وہ سب ہم وقعت ہو *

یہہ ایک اصول مسلمہ قانون شہادت کا ہی کہ قابل ادخال قرار دیا
 کلم قانون کا ہی اور اُسکی وقعت قائم کرنا رائے حاکم پر منحصر ہے *
 جبکہ اس ایکٹ کا مسودہ تیار ہوا تھا تو ایک الگ دفعہ اس مضمون
 کی قائم کی گئی تھی لیکن اُسکو بوجہ غیر ضروری ہونے کے نہیں رکھا
 لیکن اصول معروف اب بھی ایکٹ ہذا سے متعلق ہی *

باب ۲ ثبوت

باب اول ایکٹ ہذا میں بحث اس امر کی تھی کہ کون کونسی
 شہادت داخل ہو سکتی ہے اور باب ہذا میں بحث ثبوت کی
 ہے - شہادت اور ثبوت میں جو فرق ہے اُسکا ذکر مقدمہ کتاب ہذا
 میں ہم کر آئے ہیں یعنی یہہ کہ شہادت و سندہ ہی جس سے کہ واقعہ
 قائم ہوتا ہے اور ثبوت اُسکا نتیجہ ہے - پس باب اول میں بحث
 اُن صورتوں سے تھی جنہیں کہ واقعات متعلقہ قرار پائے ہیں اور اُنکی
 نسبت شہادت داخل کی جاسکتی ہے اور باب ہذا میں وقعت اور نوعیت
 شہادت سے بحث ہے گویا کہ باب اول میں یہہ بحث ہے کہ شہادت
 آسکتی ہے یا نہیں اور باب ہذا میں یہہ بحث ہے کہ اگر آسکتی ہے
 تو اُسکے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیئے *

فصل ۳

واقعات جنکا ثبوت ضروری

نہیں ہے

دفعہ ۵۶ کوئی واقعہ جسے

عدالت وجہ ثبوت میں
 تسلیم کرے محتاج ثبوت

واقعات مسلمہ عدالت کے
 تابع ہونے کی ضرورت نہیں

کا نہیں ہے *

لفظ جسکا ترجمہ وجہہ ثبوت میں تسلیم کرنا کیا گیا ہی ”جوڈیشل نوٹس“ ہی اور اُسکا ترجمہ اسطرح پر متعص نا کافی اور غلط ہی *

جوڈیشل نوٹس کی تعریف ایکٹ ہذا میں نہیں ہی لیکن جوڈیشل نوٹس اُس واقفیت کو کہتے ہیں جو کہ جج بحیثیت اپنے منصب کے الا داخل ہوئے کسی ثبوت کے کام میں لاوے مثلا قانون تہائی یا اور کوئی قانون جو اُسکو بوجہہ اپنے منصب کے جاننا چاہیئے *

نصل ہذا میں صرف دو صورتوں میں ثبوت کی ضرورت نہیں ہوتی ایک صورت تو وہ ہی جو مندرج ہی دفعہ ۵۷ میں - اور دوسری وہ ہی جو مندرج ہی دفعہ ۵۸ میں - لیکن اگر عدالت چاہے تو دونوں صورتوں میں ثبوت طلب کر سکتی ہی دیکھو فقرہ دفعہ ۵۷ و جزو آخر دفعہ ۵۸ ایکٹ ہذا *

ان دو صورتوں کے سواے باقی کل صورتوں میں شہادت دینی اور ناث کرنی لازم ہی *

دفعہ ۵۷. عدالت واقعات مفصلہ

ذیل کو وجہہ ثبوت میں تسلیم کریگی :-

واقعات جنکا تسلیم کرنا
عدالت پر لازمی ہی

(۱) تمام قوانین یا قواعد جو حکم قانون کا رکھتے ہوں اور بزمانہ حال یا ماضی یا مستقبل کسی جزو برتش اندیا میں نافذ ہوں *

(۲) قوانین متعلقہ عامہ خلائق جو پارلیمنٹ کے حضور سے صادر ہو چکے ہوں

یا آئندہ صادر ہوں اور تمام ایکٹ مختص المقام
اور مختص الاشخاص جنکو پارلیمنٹ نے
باین حکم صادر کیا ہو کہ وہ وجہ ثبوت
میں تسلیم کیئے جائیں *

(۳) جناب ملکہ معظمہ کی فوج
بری یا بحری کے آرٹکلس آف وار یعنی
قانون جنگی *

(۴) پارلیمنٹ مذکور اور اُس
کونسل کا ضابطہ جو واسطے توضیح آئین و
قوانین کے حسب ایکٹ مصدرہ کونسل
ہند مقرر کی گئی ہو یا اور کوئی قانون جو
اس باب میں نافذ الوقت ہو *

تشریح --- ضمن ۲ و ۳ میں لفظ

پارلیمنٹ حاوی معنی مفضلہ ذیل کا ہے

۱ — پارلیمنٹ مملکت متحدہ

برطانیہ عظمیٰ اور ائرلینڈ

۲ — پارلیمنٹ برطانیہ عظمیٰ *

۳ — پارلیمنٹ انگلستان *

۴ — پارلیمنٹ اسکاٹلنڈ *

۵ — پارلیمنٹ ائرلنڈ *

(۵) تخت نشینی اور دستخط

فرمانروائی وقت مملکت متحدہ پرتانیہ
عظمیٰ اور ایرلینڈ کے *

(۶) تمام مواہیر جو انگریزی

عدالتوں میں وجہ ثبوت میں منظور
ہو سکتی ہیں اور مواہیر تمام عدالتہائے
برٹش انڈیا کی اور تمام عدالتہائے بیرون
برٹش انڈیا کی جو بحکم نواب گورنر جنرل
بہادر اجلاس کونسل یا لوکل گورنمنٹ اجلاس
کونسل کے مقرر کی گئی ہوں اور مواہیر
عدالت ہائے ایڈمرلٹی اور عدالت علاقہ
بحری اور نوٹری پبلک کی اور تمام مواہیر
جنکو کوئی شخص از روے کسی ایکٹ
مصدر پارلیمنٹ یا اور ایکٹ یا قانون کے
جو برٹش انڈیا میں حکم آئین کا رکھتا ہو
مستعمل کرنیکا کا مجاز ہو *

(۷) تسلط عہدہ اور نام اور خطاب

اور منصب اور دستخط اُن اشخاص کے جو بوقت موجودہ کسی سرکاری عہدہ پر برتیش انڈیا کے کسی جزو میں مامور ہوں بشرطیکہ اُنکا تقرر اُس عہدہ پر گزت آف انڈیا میں یا کسی لوکل گورنمنٹ کے سرکاری گزت میں مشتمل ہوا ہو *

(۸) ہر ایسی ریاست یا ایسے

بادشاہ کی موجودگی اور خطاب اور قومی جھنڈا جسے فرمان فرماے برتانیہ نے تسلیم کیا ہو *

(۹) تقسیم زمان اور زمین کی

تقسیم جغرافیائی یعنی ممالک وغیرہ اور تیوہار اور روزہ کے ایام اور تعطیلات جو سرکاری گزت میں مشتمل ہوں *

(۱۰) ممالک قلعہ و فرمانروائے برتانیہ *

(۱۱) آغاز اور قیام اور اختتام جنگ

کا مابین ملکہ معظمہ اور کسی اور ریاست یا گروہ اشخاص کے *

(۱۲) نام حاکمان اور عہدہ داران

عدالت اور اُنکے نائبوں اور عہدہ داران
مانعت اور استثنیٰ کے اور نیز تمام
عہدہ داروں کے جو عدالت کے حکمنامات
کی تعمیل میں مامور ہوں اور تمام ایدو کیت
اور اڈرنی اور پروکٹر اور وکلاء وغیرہ اشخاص
کے جو قانوناً مجاز حاضری عدالت کے یا
اُسکے دوہرو سوال و جواب کرنے کے ہوں *
(۱۳) قواعد درباب شارع عام *

(خشکی یا تری کے) *

ان تمام صورتوں میں اور تمام امور متعلقہ
تاریخ عام یا علم ادب یا علوم یا فنون میں
عدالت کو جائز ہی کہ کتب یا کاغذات مناسب
سے جو مفید حوالہ ہوں استدعا کرے *
اگر عدالت سے کوئی شخص استدعا
کرے کہ فلاں امر واقعہ کو عدالت اپنی
تجویز میں تسلیم کرے تو اُسے اختیار انکار
کرنے کا ہی مگر اُس حال میں اور اُس وقت
تک کہ وہ شخص ایسی کتاب یا دستاویز

نہ پیش کرے جسکی رو سے عدالت کی دانست میں اُسکا تسلیم کرنا ضروری ہو *

نسبت نمبر ۹ کے واضح رہے کہ ہندوستان کے مختلف حصوں میں مختلف قسم کے سنہ جاری ہیں مثلاً سند عیسوی سنہ ہجری سنہ سمت سند فصلی سنہ جلوس سنہ بنگلہ وغیرہ یہ سب جنہری سے عدالت دریافت کر سکتی ہے *

دفعہ ۲۶ قانون نمائی اینٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء کے موافق نمائی کا حساب گریڈری کلندریہ کے موافق ہوگا *

نسبت نمبر ۱۲ کے دیکھو دفعہ ۷ — ایکٹ * ۱۸۶۵ء جسکے موافق وکیل ہونے یا نہ ہونے کے نسبت عدالت کو خون دیکھنا چاہیئے *
نسبت نمبر ۱۳ کے عدالت تاریخ وغیرہ کے معاملات میں خود کتابوں کو دیکھ سکتی ہے چنانچہ مقدمات میں ہائی کورٹ کلکٹ نے تاریخ مولعہ مسٹر مل والفسنسن و دیگر مورخین اور کتابوں سے حوالہ کیا تھا ۷ *

اسی طرح اصل کتاب سنسکرت کی انگریزی ترجمہ کا جسکے صحت کی نسبت حلف ہو چکا تھا پریوی کونسل نے شہادت میں داخل ہونا منظور کیا ۸ *

دفعہ ۵۸ کوئی واقعہ کسی

ایسے مقدمہ میں ثابت کرنا

واقعات مسلمہ فریقین

ضرور نہیں ہی جس میں فریقین یا اُنکے

۷ ڈھکرائی داسی بڈام پبلیشر مکتبی ویکلی جلد ۳ صفحہ ۱۹ نظائر ایکٹ ۱۰
سنہ ۱۸۵۹ء اجلاس کامل — و جیمس بل بڈام ایمر کورس ویکلی نمبر خاص
صفحہ ۸۲ ۱۳۱ و ۱۳۸

۸ کلکٹر مدھورا بڈام موٹورا مالیکان وبارہمٹی روزر انڈین اپیل جلد ۱۲
صفحہ ۳۹۸

مختار بذریعہ تحریر دستخطی کے ہر وقت
سماعت مقدمہ تسلیم کرنے پر اتفاق کریں
یا پیشی مقدمہ سے پہلے اسکے تسلیم کیئے
جانے پر اتفاق کریں یا جو از روے کسی
قاعدہ سوال و جواب مقدمہ مجریہ وقت
کے انکے سوال و جواب سے تسلیم کیا ہوا
متصور ہو مگر شرط یہہ ہی کہ عدالت کو
اپنی رائے کے موافق اختیار ہی کہ بجز
اس اقبال کے اور نہج پر واقعات مقبولہ
کے ثابت کیئے جانے کا حکم دے *

دفعہ ۵۸ اس اصول پر مبنی ہی کہ جب فریقین میں کوئی امر
متنازعہ فیہ نہیں ہی نو اُسکی نسبت شہادت داخل کرنے سے اوقات
عدالت اور خرچ فریقین کیوں ضایع کرنا چاہیئے *

ضابطہ دیوانی میں کوئی خاص قاعدہ نسبت اس امر کے نہیں ہی
کہ فریقین تحریری رضامندی نسبت واقعات کے داخل کریں لیکن جو
امور بیانات تحریری سے قبول ہوں اُنکی نسبت شہادت دینے کی ضرورت
نہیں ہی *

دستاویزات جو کہ داخل مسل ہوئی ہوں اور جنکی صحت کی نسبت
فریق ثانی نے انکار نہ کیا ہو واقعات مسلمہ حسب منشاء دفعہ ۵۸ سمجھی
جاوینگی - چنانچہ پریوی کونسل نے ایک مقدمہ میں ایسا ہی تجویز
کیا ^۹ اور ہائی کورٹ کلکتہ نے بھی بحوالہ مقدمہ مذکور ایسا ہی
تجویز کیا ^۱ *

فیصلہ جات مذکور دونوں ماقبل اجراء ایکٹ ہذا کے ہیں اور دفعہ ۶۷ - ایکٹ ہذا کے موافق بتجویسی ظاہر ہے کہ دعوت مساویزات کی نسبت دینا چاہیئے *

نسبت ابدال مختار جس میں کہ نہیں داخل ہے اس قدر لکھا ہے کہ یہ ہے کہ اقبال مختار صرف نسبت واقعات کے مورد ہی نسبت دینوں کے نہیں *

نسبت امور تصفیہ کے عدالت کو حوالہ امور تصفیہ ملے گا۔ ائم کرنی چاہیئیں ۲ وکالت نامہ سے وکیل کو نسبت تسلیم کرنے واقعات کے اختیار ہے ۳ لیکن جب تک کہ وکالت نامہ میں اجازت خاص نہر اُسکو کوئی اختیار رضی نامہ دینے کا نہیں ہے اور نہ وہ رضی نامہ موکل پر قابل پابندی ہے ۴ لیکن جس وکالت نامہ میں ایک عام طور پر اختیار دیا گیا ہو تو اُس وکالت نامہ کے ذریعہ سے وکیل کو ضابطہ دیوانی کے بموجب باز دعویٰ اجازت مقدمہ جدید کرنے کا اختیار ہے ۵ اور حصر کرنے کا بھی اختیار وکیل کو بلا اجازت خاص موکل کے نہیں ہے ۶ اور اسی طرح پر جزو دعویٰ کے واگذاری کرنے کا بھی اختیار وکیل کو بلا اجازت موکل کے نہیں ہے ۷ *

۲ جودھا نندو بنام بابو گرو بیجنا تھہ پرشان ۱۰ اگست سنہ ۱۸۶۶ ع
مذکورہ انڈین موراس صفحہ ۳۶۵

۳ خواجہ عبدالغنی بنام کورمٹی دیپی ویکلی جلد ۹ صفحہ ۳۷۵ و کدور نوابین
سنکھہ بنام سوئی ناتھہ مٹر ویکلی جلد ۹ صفحہ ۴۸۵ و کالی کلند بھٹا چارج
بنام گری بالا دیپی ویکلی جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۲ و ماتا دئی رائے بنام مادھو
سدھن سنکھہ ویکلی جلد ۱۰ صفحہ ۳۹۳

۴ برہمہ سنکھہ بنام پرتھی رام منفصلہ ہائی کورٹ شمال و مغرب مورخہ
۵ رام نندو رائے بنام کلکتہ بیرو بھوم ویکلی جلد ۵ صفحہ ۸۱ نظائر دیوانی
مسماۃ حق النساء بنام بلدیو وغیرہ منفصلہ ہائی کورٹ شمال و مغرب مورخہ
۶ شیخ ہداسی بھان چودھری بنام شبکر شیرو دین پنکال جلد ۳ صفحہ ۱۵

فصل ۴ -- شہادت زبانی

یہ دفعہ شہادت ہی جسکو اوپر ہم شخصی لکھ آئی ہیں اور اسکی وقعت در امر پر منحصر ہے *

اول -- نوعیت شہادت پر *

دوم -- وقعت صداقت بیان کنندہ پر یعنی اسپر کہ شاہد سچ بولتا ہے یا جھوٹا ہے *

دفعہ ۵۹ تمام واقعات بجز

مضامین دستاویزات کی

شہادت زبانی کے ذریعہ سے

اثبات واقعات بذریعہ
شہادت لسانی

ثابت کیئے جا سکتے ہیں *

اس دفعہ کی الفاظ صریح اور صاف نہیں اور بانی النظر میں معلوم ہوتا ہے کہ جب کبھی کوئی واقعہ ایک دفعہ دستاویز میں بیان ہو جاوے تو پھر اُس واقعہ کی نسبت شہادت بغیر خود اُس دستاویز کے نہیں گذر سکتی لیکن واقعات مندرجہ دستاویز میں اور مضمون دستاویز میں فرق ہے مثلاً اگر کوئی واقعہ کسی خط میں بیان ہوا ہو اور یہہ منظور ہو کہ صرف اُس واقعہ کا وقوع پذیر ہونا ثابت کیا جاوے تو کچھ ضرور نہیں کہ وہ خط جسمیں وہ واقعہ بیان ہوا پیش کیئے بغیر وہ واقعہ ثابت نہ کیا جاوے جیسا کہ تشریح ۳ و تمثیلات (د) و (۴) دفعہ ۹۱ سے ظاہر ہے لیکن اگر یہہ ثابت کرنا منظور ہو کہ فلاں خط میں یہہ واقعہ بیان ہوا تھا تو شہادت اس امر کی کہ در حقیقت اُس خط میں وہ واقعہ تحریر ہوا نہ لیجاویگی جب تک کہ وہ خط پیش نہ کیا جاوے یا وہ صورتیں نہ موجود ہوں جنکا ذکر دفعہ ۶۵ میں ہے علاوہ اسکے جن صورتوں میں دستاویزات کے مضامین کی نسبت درجہ دوم کی شہادت جایز ہے اُن صورتوں میں شہادت لسانی گذر سکتی ہے مثلاً بیانات تحریری و تقریری اشخاص متذکرہ دفعہ ۳۲ اور جنکے دفعہ ۶۵ کی شرایط صائق ہو جاویں تب

دفعہ ۶۳ — ایکٹ ہذا ضمن ۵ کے موافق لسانی شہادت لیجا سکتی ہی نسبت دستاویزات کے دعوات ۶۲ و ۹۱ — ایک ہذا معہ اُنکی شرحوں کے قابل ملاحظہ رہیں *

دفعہ ۶۰ شہادت زبانی تمام

صورتوں میں جو کچھ کہ وہ ہوں بلا واسطہ ہونی چاہیئے یعنی —

شہادت لسانی بلا واسطہ ہونی چاہئے

اگر نسبت ایسے واقعہ کے ہو جسے دیکھ سکتے ہیں تو لازم ہی کہ وہ شہادت شہادت ایسے گواہ کی ہو جو یہ کہے کہ میں نے اُس واقعہ کو دیکھا *

اگر نسبت ایسے واقعہ کے ہو جسے سن سکتے ہیں تو وہ شہادت ایسے گواہ کی شہادت ہونی چاہیئے جو یہ کہے کہ میں نے اُس واقعہ کو سنا *

اگر نسبت ایسے واقعہ کے ہی جو کسی اور حس سے یا اور کسی طور پر محسوس ہو سکتا ہی تو وہ شہادت ایسے گواہ کی ہونی چاہیئے جو یہ کہے کہ میں نے

اُسکو اُسی حس سے یا اُسی طور پر محسوس
کیا *

اگر نسبت کسی راے یا ایسی وجوہ
کے ہو جنکی بناء پر وہ راے قائم کی جائے
تو چاہیئے کہ وہ شہادت ایسے شخص کی
ہو جو اُن وجوہ پر ایسی راے رکھتا ہو *

مگر شرط یہہ ہی کہ جو راے مہربین
نے ایسے رسالہ میں ظاہر کی ہو جو عموماً
فروخت کے لیئے ہو اور وجوہ جنکی بناء پر
وہ راے قائم کی گئی ہو جائز ہی کہ اگر
مصنف فوت ہو گیا ہو یا پایا نہ جاتا ہو
یا شہادت دینے کے ناقابل ہو گیا ہو یا بغیر
ایسی تاخیر یا صرف کے جسے عدالت نامناسب
تصور کرے طلب نکیا جا سکتا ہو تو اُس
رسالہ کے پیش کرنے سے ثابت کی جائیں *

نیز شرط یہہ ہی کہ اگر شہادت زبانی
نسبت وجوہ یا حالت کسی شی مادی کے
بجائے دستاویز کے ہو تو عدالت کو جائز ہی

کہ اگر مناسب جانے تو اُس شی مادی کو
معائنہ کے لیئے پیش کرنے کا حکم دے *

دفعہ ۵۸ اُس اصول نمبر ۲ مندرجہ مقدمہ شرح کتاب ہذا پر
مبنی ہی یعنی اس پر کہ :—

”و اعلىٰ سے اعلىٰ درجہ کی شہادت داخل کرنی چاہئے“ اور اُسکی نسبت
مقدمہ میں ذکر ہو چکا ۷ تین پہلی صورتوں متعلق ہیں واقعات سے اور
چوتھی صورت رائے سے متعلق ہی جسکا ذکر دفعات ۲۵ و ۳۶ — ایکٹ
ہذا میں ہو چکا ہی ۸ *

نسبت شرط اول کے واضح رہے کہ دفعہ ۳۲ — ایکٹ ہذا میں
جس میں کہ آئینہ صورتیں بیانات اشخاص متوفی وغیرہ کی قابل ادخال
قرار دی گئی ہیں مگر اُن آیتوں میں سے کوئی صورت ایسی نہیں ہے
کہ جسمیں ماہر متوفی وغیرہ کی شہادت (جبکہ وہ شرائط صادق آویں
جسکا ذکر فقرہ اول دفعہ ۳۲ — ایکٹ ہذا میں مندرج ہے) ۹ قابل
ادخال ہو حسب دفعہ ۵۸ شہادت رائے ماہر کی جو کہ خود بطور گواہ کے
طالب نہیں ہوا ہی لیجاسکتی ہے — باز ثبوت اس امر کا کہ جس ماہر
کی رائے داخل شہادت کرنی منظور ہے اُسپر چاروں میں سے کوئی شرط
صاف آتی ہے ذمہ اُس شخص کے ہی جو کہ اُسکو داخل کرنا چاہتا
ہی ۱ *

شرط دوم متعلق اُس شہادت مادی کے ہی جسکا ذکر مقدمہ کتاب
ہذا میں ہم بتشریح و تصریح تمام کر چکے ہیں *

۷ دیکر صفحہ ۸

۸ دیکر صفحہ ۱۵۰ سے ۱۵۳ تک

۹ دیکر صفحہ ۱۴۷ و ۱۴۸ و شجرہ بمقابہ صفحہ ۱۶۸

۱۰ دیکر دفعہ ۱۰۳

فصل ۵ شہادت دستاویزی

دفعہ ۹۱ جائز ہی کہ مضامین دستاویزات

بذریعہ شہادت اصلی یا
منقولی کے ثابت کیئے

اثبات مضامین دستاویزات

جائیں *

دفعہ ۹۱ کے تحت یہاں نہیں بلکہ مطیع ہی دفعہ ۹۲ اور دفعہ ۹۱ کی
اور اختیاری ہی *

دفعہ ۹۲ شہادت اصلی سے مراد

فی نفسہ دستاویز ہی جو کہ
عدالت کے معائنہ کے لیئے

شہادت اصلی کے لئے

پیش کی جائے *

تشریح ۱ — جب کسی دستاویز کے

کئی حصے ہوں ہر حصہ اُسکا شہادت
اصلی ہی *

جب کوئی دستاویز بہ تکریر مقابل

تکمیل پائے اور ہر تکریر مقابل کی تکمیل
صرف ایک یا منجملہ چند فریق کے بعض
بہ کی ہو تو ہر تکریر مقابل بمقابلہ اُن

فریق کے جنہوں نے اُسکی تکمیل کی ہو
شہادت اصلی ہی *

تشریح ۱ — جب چند دستاویزات

ایک ہی عمل سے طیار کی گئی ہوں جیسے
کہ عمل چھاپہ سیسہ یا چھاپہ سنگیں یا
عکس سے اُتارنیکا تو ہر ایک اُنہیں سے
واسطے مضامین مندرجہ باقی کے شہادت
اصلی ہی مگر جس حال میں کہ وہ سب
نقلیں ایک ہی اصل کی ہوں تو وہ اصل
کے مضامین کے واسطے شہادت اصلی نہیں
تھیں *

تمثیل

ایک شخص کی نسبت ثابت کیا گیا کہ اُسکے پاس
چند قطعات اعلامدادہ ہیں جو سب ایک ہی وقت میں
ایک ہی اصل سے چھاپے گئے تھے ہر ایک اُنہیں سے واسطے
مضمون مندرجہ دوسرے کے شہادت اصلی ہی لیکن
اصل کے مضامین مندرجہ کے واسطے اُنہیں سے کوئی
شہادت اصلی نہیں تھی *

دفعہ ۶۱ میں واضعان قانون نے دو طرح ثبوت مضامین دستاویزات
کے بیان کیئے ہیں اور اُس دفعہ میں تعریف شہادت اصلی کی بیان کی

ہی اور دفعہ ۲۳ — میں تعریف شہادت نقلی کی بیان کی ہی — انکے سوا اور الفاظ کی تعریفات فصل اول میں دفعہ ۳ و ۴ میں بیان کی گئی ہیں لیکن ان الفاظ کی تعریفات یہاں بیان کرنی مناسب سمجھیں گے۔ *

واضح رہے کہ دستاویزات تین طرح پر لکھی جاسکتی ہیں :-

اسام طریقہ تحریر
دستاویزات

اول — جبکہ صرف ایک ہی تحریر ہو اور اُس صورت میں حسب متن دفعہ ۲۳ سوائے اُسکے اور کوئی شہادت اصلی نہیں ہی *

دوم — جبکہ دو مختلف تحریروں کے ذریعہ سے ایک ہی عبارت ادا کیجاوے اور ہر ایک پر دستخط کل تکمیل کنندگان کے ہوں اس صورت میں ہر دستاویز کو دوسرے کا مثنی کہہ سکتے ہیں اور انہیں سے ہر ایک حسب فقرہ اول دفعہ ۲۳ شہادت اصلی ہی *

سوم — جبکہ دو دستاویزیں ہم مضمون جس سے کہ فریقین پابند ہوں الگ الگ لکھی جاویں اور ایک پر ایک فریق کے دستخط ہوں اور دوسری پر دوسرے فریق کے تو اُس صورت میں حسب فقرہ دوم تشریح اول جس شخص کے دستخط ہیں اُسکے مقابلہ پر شہادت اصلی ہی اور دوسرے فریق کے مقابلہ پر جس کے دستخط نہیں ہیں شہادت نقلی ہی — جیسا کہ ضمن ۴ دفعہ ۲۳ کی عبارت سے اور نیز تشریح اول و دوم دفعہ ۹۱ سے ظاہر ہوگا *

نسبت تشریح دوم دفعہ ۲۳ کے واضح رہے کہ چھپی ہوئی نقلوں کو اس وجہ سے بہ نسبت ہاتھ کے لکھے ہوئے کے زیادہ وقعت دی گئی ہی کہ دستی دستاویزات میں ممکن ہی کہ کاتب نے غلطی کی ہو یا قصداً کچھ بنادیا ہو لیکن چھاپہ وغیرہ میں جو کہ کل کے ذریعہ سے نقلیں اُترتی ہیں یہہ ممکن نہیں *

۱۔ اُس قسم کی شہادت زیادہ تر مستعمل ہوتی ہی فالشات ازالہ حیثیت عرفی میں جو کہ اخبار میں درج ہوں تو ہر پرچہ اخبار ایک دوسرے کے مضمون کی شہادت اصلی ہی جبکہ مالک اخبار مدعا علیہ ہو کیونکہ وہ ذمہ دار اُن بیانات کا ہی جو کہ اُسکے اخبار میں نکلے ہیں — لیکن (جیسا کہ

جزیر اخبار اس تشریح سے معلوم ہوتا ہے۔) اگر مقصود یہہ ہو کہ مضمون اُس تحریر کا ثابت کیا جاوے جو کہ کسی شخص کی لکھی ہوئی ہو اور یہہ اخبار میں چھپی ہو تب یہہ چھپا ہوا کانڈ شہادت اصلی اُس دستاروز کی نہیں ہے بلکہ اصل مدعا علیہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا کانڈ شہادت اصلی ہے اور چھپا ہوا اخبار شہادت نقلی *

نسبت اس بحث کے کہ کون کونسی شہادت کن کن صورتوں میں داخل ہو سکتی ہے دیکھو دفعات ۶۲ و ۶۵ و ۹۱ — ایکٹ عذا *

دفعہ ۶۳ شہادت منقولی مشعر

معنی اور حاری امور مفصلہ

شہادت نقلی کہہ کہتے ہیں

ذیل کی ہے :-

(۱) نقول مصدقہ جو بموجب اُن احکام کے کہ ایکٹ ہذا میں بعد ازیں مندرج ہیں حوالہ کی جائیں *

(۲) نقول جو اصل سے بذریعہ کل کی ترکیبات کے کی جائیں اور وہ ترکیبات فی نفسہ تیقن صحت نقل کا کرتی ہوں اور وہ نقول جنکا مقابلہ ان نقول سے کیا گیا ہو *

(۳) نقول جو اصل سے کی گئی ہوں یا اُسکے ساتھ اُن کا مقابلہ کر لیا گیا ہو *

(۴) دستاویزات کی تحریرات مقابل

(جیسے پتہ و قبولیت وغیرہ) بمقابلہ اُن

فریق کے جنہوں نے اُن کی تکمیل نہ کی ہو *

(۵) زبانی بیان کسی دستاویز کے

مضامین کا ایسے شخص کا کیا ہوا جس نے

کہ خود اُس کو دیکھا ہو *

تمثیلات

(الف) ایک نقل عکسی کسی اصل کی اُس اصل

کے مضامین مندرجہ کی شہادت منقولی ہی ہو کہ اُن
دوروں کا مقابلہ نہ کیا گیا ہو مگر ثابت ہونا اس بات
کا شرط ہی کہ جس شی کا عکس لیا گیا وہ اصل نہی *

(ب) نقل جو کہ کسی خط کی ایسی نقل سے

مقابل کر لی گئی ہو جو نقل کرنے کے آلہ سے طیار کی

گئی ہی وہ اُس خط کے مضامین کی شہادت منقولی

ہی مگر بشرط ثابت ہونے اس امر کے کہ نقل جو نقل

کے آلہ سے طیار کی گئی وہ اصل سے کی گئی تھی *

(ج) جو نقل کہ ایک نقل سے کی جائے مگر

من بعد اصل کے ساتھ اُسکا مقابلہ کر لیا گیا ہو وہ شہادت

منقولی ہی مگر جس نقل کا کہ اصل سے مقابلہ نہ کیا گیا

ہو وہ اصل کی شہادت منقولی نہیں ہی ہو کہ جس

نقل سے اُسکی نقل ہوئی اُسکا مقابلہ اصل سے کیا گیا ہو *

(د) زبانی بیان کسی نقل کا جسکا مقابلہ اصل سے کیا گیا ہو اور زبانی بیان کسی اصل کی نقل عکسی کا یا ایسی نقل کا جو بذریعہ الہ کے کی گئی ہو شہادت منقولی اصل کی نہیں تھی *

اس دفعہ میں تعریف شہادت نقلی ہی بیان کی گئی ہے اور اُسکی بائچ تقسیمیں کی گئی ہیں *

نسبت نمبر اول کے دیکھو دفعہ ۷۶ سے ۷۹ تک اس قسم کی نقول کی نسبت ایک قیاس قانونی صحت کا قائم کیا گیا ہے *

نسبت نمبر دوم کے واضح رہے کہ اُن نقول سے جنکا ذکر اس نمبر میں ہے اس قسم کی چیزیں مراد ہیں جنکا ذکر تمثیل الف میں ہے یعنی اگر یہ ثابت ہو جاوے کہ ایک فوٹو گراف لیا گیا ہے تو وہ اصل کی شہادت نقلی تصور ہوئی اور نیز ایسے فوٹو گراف جو اُس نقل سے پھر نقل اُتاری گئی اور اُسکا مقابلہ ہو گیا ہو تو وہ بھی اصل کی نقلی شہادت خیال کیجاوے اور وہ نقل النقل قرار پا کر ناقابل ادخال نہ تصور کیجاوے جیسا کہ تمثیل (ب) سے ظاہر ہے *

نسبت نمبر سوم کے واضح رہے کہ اُس میں اُن نقول کا ذکر ہے جو کہ اصل سے نقل اُتار کر مقابلہ کی گئی ہوں تو ایسی صورت میں وہ نقلی شہادت اصل کی کہلاوے اور نقل کنندہ کی شہادت درکار ہوگی تمثیل (ج) اس سے متعلق ہے - لیکن یہ امر کہ بہ نقل اصل کی ٹھیک نقل ہی کوئی ثبوت اسکا نہیں کہ اصل ٹھیک تھی اور اُسپر اُس شخص کے دستخط تھے یا اُس نے لکھا تھا جسکی نسبت بیان ہے ۲ *

نسبت نمبر چہارم کے دیکھو فقرہ دوم تشریح اول دفعہ ۶۲ جس سے معلوم ہوگا کہ ایک ہی دستاویز اُس شخص کے مقابلہ پر جسکے دستخط ہیں شہادت اصلی ہے اور اُسکے مقابلہ میں جسکے دستخط نہیں ہیں شہادت نقلی ہے اس ضمن کے لئے کوئی تمثیل نہیں دی گئی *

نسبت نمبر پنجم — کے اس ضمن سے تمثیل (د) متعلق ہے *

واضح رہے کہ اس دفعہ میں صرف نقلی شہادت کی تعریف بیان کی گئی ہے اور نسبت اُسکے قابل ادخال یا ناقابل ادخال ہونے کی کچھ نہیں ہے لیکن دفعہ ۶۳ و ۶۵ و ۹۱ - اس مضمون سے متعلق ہیں *

دفعہ ۶۳ لازم ہے کہ دستاویزات

بذریعہ شہادت اصلی کے

ثابت کیجائیں بجز اُن

حالات کے جنکا بیان قانون ہذا میں بعد

ازیں کیا جاتا ہے *

اثبات دستاویزات بذریعہ
شہادت اصلی

یہ دفعہ صریح طور پر مبنی ہے اصول دوم قانون شہادت پر جسکا ذکر بوضاحت شرح ہذا کے مقدمہ میں ہو چکا ہے یعنی "اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کی شہادت جو بہم پہنچ سکے داخل کرنی چاہیئے" کیونکہ نسبت مضامین دستاویز کے تجربہ سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ معتبر سے معتبر گواہ کے بیان پر وہ بہروسہ نہیں ہو سکتا جو کہ خود دستاویز پر ہو سکتا ہے اس وجہ سے کہ اگر گواہ کی صداقت میں کچھ شک نہ ہو تو اُسکے حافظہ پر ہمیشہ اعتبار نہیں ہو سکتا اور ممکن ہے کہ نہایت عزت دار شخص غلط اظہار دے اور اُسکو خود معلوم نہ ہو کہ میں نے غلط اظہار دیا ہے - اسی اصول پر حکام پریوی کونسل نے بارہا یہ تجویز کیا ہے کہ جب کبھی شہادت لسانی آپس میں نقیض ہوں تو شہادت دستاویزی اصل رہنا ہی کہ جنس سے سچ حال معلوم ہوتا ہے *

واضح رہے کہ مقدمہ شرح ہذا میں اقسام شہادت کا ذکر ہو چکا ہے یعنی شہادت مادی اور شہادت دستاویزی اور شہادت لسانی *

جس ترتیب سے ان اقسام کا ذکر ہوا ہے اسی ترتیب سے اُنکی وقعت قائم کرنی چاہیئے یعنی یہ کہ سب سے اعلیٰ درجہ کی شہادت مادی ہے مثلاً ایک شخص مردہ کی لاش بہ ثبوت اُسکی وفات کے اُسکے بعد شہادت دستاویزی یعنی وہ دستاویز جسمیں نسبت وفات شخص

مذکور کے تحریر ہو ذی وقعت ہی اُسکے بعد تیسرے درجہ پر بیانات اشخاص جنکے سامنے وہ شخص مرا قابل اعتبار ہیں۔ اسی طرح پر بیانات گواہ سے بڑھ کر دستاویزی شہادت کی وقعت سے زیادہ اشخاص کی عملدرآمد پر بھروسا ہو سکتا ہی چنانچہ حکام پریمی کو فسل نے یہہ تجویز کیا کہ عملدرآمد اشخاص اُنکے الفاظ سے زیادہ معتبر ہی ۴ *

اس دفعہ میں لفظ دستاویز سے مراد مضمون دستاویز نہیں ہی کیونکہ اگر ہر واقعہ کی نسبت جسکو کہ ایک دفعہ کسی دستاویز میں بیان کیا ہو شہادت بغیر دستیابی اصل دستاویز کے نہ لینچائی تو بہت سے واقعات جنکا درجہ اتفاقی طور پر خطوط اور رقعہ جات میں ہو جاتا ہی بلا پیشی اُن خطوط و رقعہ جات کے اور بدون اُن حالات کے جنکا ذکر دفعہ ۶۵ میں ہی کسی قسم کی شہادت سے ثابت نہ ہو سنی مثلا زید نے اپنے دوست عمرو کو ایک خط لکھا جس میں یہہ بیان کیا کہ میرے یہی ایک بیٹا پانچویں رمضان کو پیدا ہوا اور اُسکا نام بکر رکھا ہی — بعد انصاء مدت دراز کے ایک مقدمہ میں بکر کی عمر کی نسبت بحث پیدا ہوئی پس یہی نعتہ بکر کی پیدائش کی نسبت خط لکھا جانا مانع ادخال اور قسم کی شہادت کا نہیں ہی ۵ اور فریقین مقدمہ ہر قسم کی شہادت بلا لحاظ مضمون دفعہ ۶۱ کے داخل کر سکتے ہیں لیکن اگر فریقین میں سے کسیکو بغرض مسئلہ اقبال بالنسب یا اور کسی غرض کے یہہ ثابت کرنا منظور ہو کہ زید نے اس مضمون کا خط لکھا تھا تو وہ خط البتہ دستاویز حسب منشاء دفعہ ۶۵ کے ہی اور اقبال ربد کا (نسبت نسب بکر کے جو کہ خط میں مندرج ہی) بلا خط کے پیش ہوئے یا بلا اُن شرایط کے جنکا ذکر دفعہ ۶۵ میں ہی ثابت نہیں ہو سکتا — اسی طرح پر اگر فالش اس بات کی ہو کہ مدعا علیہ نے کسی اخبار میں کچھ الفاظ تہنک آمیز نسبت مدعی کے چھاپے ہیں تو اصل اخبار پیش کرنا چاہیئے یا اگر کسی خاص شخص کی نسبت ہتک عزت کی فالش ہو تو اُس تحریر کو خود پیش کرنا چاہیئے اور سوائے اُن حالات کے جنکا ذکر دفعہ ۶۵ میں ہی اُس عبارت کی نسبت شہادت نہیں لیجا سکتی لیکن اگر بلا لحاظ وجود

دستاویز کے اُس واقعہ کا ثبوت دینا منظور ہو جسکا ذکر دستاویز میں ہی تو شہادت دیجایا سکتی ہی سوائے دفعہ ۹۱ کے ملاطع ہونا حساب کا مابین دو فریقوں کے بلا داخل کیئے بھی کہاتہ کے ثابت کیا جاسکتا ہی *

متن دفعہ ہذا میں ان الفاظ سے کہ ”و بتجر اُن حالات کے جنکا ذکر قانون ہذا میں بعد از ایں کیا جاتا ہی “

صاف مقصد واضعان قانون کا معلوم نہیں ہوتا اور ترجمہ جو کہ گورنمنٹ نے مشتہر کیا ہی اس میں لفظ ”و بیان کیا جاتا ہی “ تھیک ترجمہ انگریزی کا نہیں ہی ترجمہ یوں ہونا چاہئیے ”و بتجر اُن حالات کے جنکا ذکر قانون ہذا میں بعد از ایں ہوا ہی “ —

ان حالات سے صریح طور پر اشارہ ہی دفعہ ۹۵ سے اور ظاہرا اسلئے اول و دوم و تشریح سوم دفعہ ۹۱ ایکٹ ہذا سے *

دفعہ ۹۵ جایز ہی کہ شہادت

منقولی بابت وجوں یا
حالت یا مضامین مندرجہ

وہ صورتیں جن میں کہ
دستاویزات کی شہادت
نقلی گذر سکتی ہی

دستاویز کے صورت ہائے مفصلہ ذیل میں
ادا کی جائے :-

(الف) جب کہ اصل کی نسبت
ثابت کیا جاوے یا معلوم ہوتا ہو کہ وہ
قبضہ یا اختیار میں اشخاص مفصلہ ذیل
کے ہی *

ایسے شخص کے جس کے مقابلہ میں
دستاویز کا ثابت کیا جانا مطلوب ہی —

ایسے شخص کے جو عدالت کے حکمنامہ کی رسائی یا اطاعت سے باہر نہ ہو۔
ایسے شخص کے جو قانوناً اُس کے حاضر کرنے پر مجبور ہے۔

اور ان سب صورتوں میں بعد اطلاعنامہ متذکرہ دفعہ ۶۶ کے وہ اُس کو نہیں پیش کرتا ہے *

(ب) جب کہ وجوہ یا حالت یا مضامین مندرجہ اصل کی نسبت ثابت ہو چکا ہو کہ بذریعہ تحویر کے اُس شخص نے جس کے مقابلہ میں وہ ثابت کی گئی یا اُس کے قائم مقام حقیقت نے اُس کو تسلیم کیا ہے *

(ج) جس حال میں کہ اصل تلف یا گم ہو گئی ہو یا وہ فریق جو اُس کے مضامین کی شہادت دیا چاہتا ہے کسی ایسی وجہ سے جو اُس کے قصور یا غفلت سے نہ پیدا ہوئی ہو وقت مناسب کے اندر نہیں پیش کر سکتا *

(۵) جب کہ اصل اُس قسم کی ہو کہ اُس کو باسانی اُس کی جگہ سے نہ ہٹا سکتے ہوں *

(۶) جب کہ اصل ایک دستاویز سرکاری بحسب معنی قرار دادہ دفعہ ۷۲ کے ہو *

(۷) جس حال میں کہ اصل ایسی دستاویز ہو جسکی نقل مصدقہ کو از روئے ایکٹ ہذا یا کسی اور قانون نافذ ہوٹش اندیا کے شہادت میں پیش کرنے کی اجازت ہو *

(۸) جبکہ اصل مشتمل چند حسابات یا اور کاغذات پر ہو جنکو عدالت بسہولت معائنہ نہ کر سکتی ہو اور امر ثبوت طلب عام نتیجہ اُس تمام مجموعہ کا ہو *

صورت ہائے (الف) و (ج) و (د)
میں شہادت منقولہ مضمون دستاویز کی منظور ہو سکتی ہے *

صورت (ب) میں اقبل تصدیق منظور ہو سکتا ہی *

صورت (۴) یا (و) میں نقل مصدق دستاویز کی قبل منظوری ہی لیکن اور کسی قسم کی شہادت منقوی قابل منظوری نہیں ہی *

صورت (ز) میں نسبت نتیجہ عام دستاویزات کے ہر شخص جسٹے اُنکا معائنہ کیا ہو اور ایسی دستاویزات کے معائنہ کرنے کی مہارت رکھتا ہو اداے شہادت کر سکتا ہی *

اس دفعہ میں وہ صورتیں بیان ہوئی ہیں جنمیں شہادت نقلی نسبت وجود یا حالت یا مضامین دستاویز کے سوائے خود اُس دستاویز کے منظور ہو سکتی ہی *

سات صورتیں جائز رہنے شہادت نقلی کے بہ نبوت وجود یا حالت یا مضمون دستاویز کے بیان کی گئی ہیں لیکن ہر صورت میں ہر قسم کی شہادت نقلی داخل نہیں ہو سکتی بلکہ اُس تصریح کے موافق جسکا ذکر جزو آخر دفعہ ہذا میں مندرج ہی شہادت نقلی داخل ہونی چاہیئے * چونکہ یہ دفعہ ایک نہایت مقدم دفعہ ہی اور اُس میں کل اُن صورتوں کا حاوی طور پر بیان ہی جنمیں شہادت نقلی نسبت وجود یا حالت یا مضمون دستاویز کے داخل ہو سکتی ہی ہم ایک شجرہ پیش کرتے ہیں جس سے مضمون دفعہ ہذا سمجھ میں آویگا اور نیز تحصیل کنندہ کو مضمون دفعہ بآسانی یاد ہو جاویگا *

واضح رہے کہ ہر حال میں بار ثبوت اس امر کا کہ دستاویز کی شہادت نقلی گذر سکتی ہی ذمہ اُس شخص کے ہی جو نہ اُسکو گزرا نا چاہے^۱ اور اسلئے اُسکو یہ ثابت کرنا چاہے کہ دستاویز بہ قبضہ فریق متخالف میں ہی۔۔۔ دستاویز کا کسی دوسری عدالت میں داخل ہونا کافی وجہہ قابل ادخال کرنے نقلی شہادت کی نہیں ہی لیکن جبکہ یہ ثابت کر دیا جاوے کہ اصلی دستاویز پر جسپر مدعی اپنا دعویٰ مبنی کرتا ہی قبضہ میں مدعا علیہ کے ہی اور مدعا علیہ اصل دستاویز بروقت پیش نہ کرے تو نقل اصل دستاویز کی (جو کہ ایک مثل مقدمہ سابق میں بروقت واپسی اصل دستاویز کے حسب ضابطہ چھوڑ دی گئی تھی) قابل ادخال تصور ہوگی^۷ *

نسبت تلف ہونے دستاویز کے یہ لازم ہی کہ کچھ ثبوت اس بات کا دیا جاوے کہ کبھی اصل موجود تھی ورنہ شہادت نقلی نہ لیجاویگی چنانچہ شہادت نقلی نسبت مضمون ایک ڈگری کے جسکے صادر ہونے کا کافی ثبوت نہ تھا نامنظر ہوئی^۸ - اور پھر اس بات کا ثبوت دینا چاہئے کہ وہ تلف ہوگئی^۹ پریوی کونسل نے ایک مقدمہ میں یہ تجویز کیا کہ جب تک کہ کافی ثبوت اس امر کا نہ دیا جاوے کہ اصل دستاویز کی نسبت اُن جگہوں پر جہاں کہ اُسکا ہونا غالب تھا تلاش کامل کی گئی تھی شہادت نقلی قابل ادخال نہیں ہو سکتی^۱ *

اور ایک اور مقدمہ میں جس میں کہ بیان یہ تھا کہ تمسک کو چوہوں نے کتر ڈالا اور پرزے پیش کیئے گئے تھے مگر کوئی ثبوت اس کا نہ تھا کہ وہ پرزے اُس اصل تمسک کے تھے تو پریوی کونسل نے یہ تجویز کیا کہ شہادت نقلی داخل نہیں ہو سکتی اور ڈگری عدالت ماتحت

۶ دیکھو صفحہ ۱۰۴ تمثیل (ب) ایکٹ ۵۸

۷ مقبول عالی بنام - ری متی مند بی بی بنگل جلد ۳ صفحہ ۵۲ دیوانی

۸ مفیض الدین بنام مہر علی ویکلی جلد ۱ صفحہ ۲۱۲ دیوانی

۹ ایش چندر چودھری بنام بہرب چندر چودھری ویکلی جلد ۵ صفحہ ۲۱ دیوانی

۱ مہر اسد اللہ بنام بی بی امین مورزا ندین اپیل جلد ۱ صفحہ ۴۱

کی جو بر بناء تمسک کے تھی منسوخ کردی۔ ۲ لیکن جبکہ ثبوت کافی لکھ جانے تمسک اور اُسکے کھوٹے جانے کا دیا جاوے تو عدالت کو لازم ہی کہ شہادت نقلی داخل کرے اور یہ ضرور نہیں کہ تمام گواہان نسبت مضمون دستاویز گواہان حاشیہ ہوں ۳ *

نسبت ضمن (د) کے --- اس سے مراد کتبہ نشانات وغیرہ ہیں *

ضمن (ز) میں دفعات ۷۶ و ۷۸ سے اشارہ ہی *

ضمن (ز) نے ساتھ دفعہ ۱۸۱ --- ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۴ ع پڑھنی

چاہیئے *

بعض صورتیں ایسی واقع ہونی ہیں کہ دستاویز اصلی دو صورتوں کی وجہ سے پیش نہیں رہیں چنانچہ ایک مقدمہ میں مثل ضلع سے ہائی کورٹ کلکتہ کو جاتے ہوئے راہ میں تلف ہو گئی عدالت مذکور نے تمام اُن کاغذات کی جن سے مثل مرتب تھی شہادت نقلی لینے کی اجازت دی ۴ *

اور ایک اور مقدمہ میں بوجہ تلف ہو جانے ڈگری کے ایام غدر میں ڈگریدار کو دو بناء ڈگری تلف شدہ کے واسطے ما بقی اپنے زر ڈگری کے فالش کرنے کی اجازت ملی اور بناء مخاصمت تاریخ تلف ہونے ڈگری کی قرار پائی ۵ *

ایک مقدمہ میں جس میں کہ ڈگری تلف ہو گئی تھی اور ڈگریدار نے اجرا کی درخواست دی اور محکمہ اجراء ڈگری سے اُسکو مقدمہ نمبری کی ہدایت ہوئی عدالت ہائی کورٹ شمال و مغرب نے یہ تجویز کیا کہ محکمہ اجراء ڈگری میں عدالت ماتحت کو لازم تھا کہ نسبت وجود

۲ سید عباس علی بنام مادیم رامی روسی مورزانتین اہل جلد ۳ صفحہ ۱۵۶

۳ سید لطف اللہ بنام --- مائة نصیباً ویکلی جلد ۱۰ صفحہ ۲۴ دیرانی - و روپ من

چودھری بنام رام لعل - وکار ویکلی جلد ۱ صفحہ ۱۲۵ - و سکھرام شکل

بنام رام لال شکل ویکلی جلد ۱ صفحہ ۲۳۸

۴ بابو گرو دیال سنگھ بنام درباری لال تیواری ویکلی جلد ۷ صفحہ ۵۱۸ دیرانی

و بنواری لال بنام مسٹر جیمس ولایک ویکلی جلد ۸ صفحہ ۳۸

۵ رائے مامون بنام مردیال سنگھ ویکلی جلد سنہ ۱۸۶۲ ع صفحہ ۳۰۱

یا عدم وجود ڈگری کے تجویز کرتی اور عدالت متحکمہ اجراء ڈگری کے حکم سے کوئی عدالت اُسکی سماعت نہیں کر سکتی ۷ *

دفعہ ۵۸ فوجداری اور دیوانی دونوں سے متعلق ہی *

ایک قسم کی دستاویز تحریری کی نسبت مطلق شہادت نقلی کسی قسم کی نہیں گذر سکتی یعنی جبکہ وہ دستاویز اقرار یا وعدہ حسب دفعہ ۲۰ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع قانون تملی کے ہو لیکن اُسکی تاریخ کی نسبت شہادت گذر سکتی ہی الا یہ کہ حکم خاص بوجہ منشاء قانون کے ہی اور قاعدہ عام مندرجہ ذیل ۶۵ سے ایک مستثنیٰ ہی *

دفعہ ۶۶ شہادت منقری مضامین

دستاویزات کی جنکا ذکر
دفعہ ۶۵ کی ضمن (الف)

قواعد نسبت دینے اطلاع
قانونی واسطے پیشی
دستاویزات

میں آیا ہی نہ دی جائیگی الا اُس حال
میں کہ جو شخص ایسی شہادت منقری دیا
چاہتا ہو وہ پیشتر اُس فریق کو جسکے
قبضہ یا اختیار میں وہ دستاویز ہی
[۷ یا اُسکے وکیل یا اترنی کو] اطلاع
معینہ قانون واسطے اُسکے پیش کرنے کے
دے چکا ہو اور جس حال میں کہ کوئی
اطلاع قانون کی دو سے معین نہ ہو تو

۷ رنجیت بنام جی لال منٹلا ہائی کورٹ شمال و مغرب سرحد ۶ جولائی

سنہ ۱۸۶۶ع

۸ - ۱۰ - معینہ ۱۸۶۱ع ایکٹ ۶ - ۱۸۷۲ع

ایسی اطلاع دے چکا ہو جو حسب حال مقدمہ عدالت کی دانست میں مناسب ہو :

مگر شرط یہہ ہی کہ اطلاع مذکور واسطے قابل منظوری ہونے دستاویز منقولی کے صورت ہائے مفصلہ ذیل یا کسی اور ایسی صورت میں ضروری نہوگی جس میں کہ عدالت اُس سے درگزر کرنا مناسب جانے :—
(۱) جب کہ دستاویز ثبوت طلب

فی نفسہ ایک اطلاع ہو *

(۲) جبکہ مقدمہ کی نوعیت سے فریق مخالف کو بالضرور معلوم ہو کہ اُسکو پیش کرنا پڑیگا *

(۳) جب کہ یہہ معلوم ہو یا ثابت کیا جائے کہ فریق مخالف نے قبضہ اصل کا بفریب یا بزور حاصل کیا ہی *

(۴) جبکہ فریق مخالف یا اُسٹے مختار نے اصل کو عدالت میں داخل کر دیا ہی *

(۵) جبکہ فریق مخالف یا اُسکے

مختار نے اُس دستاویز کا گم ہونا تسلیم کیا ہو *

(۶) جبکہ شخص قابض دستاویز

عدالت کے حکمنامہ کی رسائی یا اُسکی اطاعت سے باہر ہو *

دفعہ ۵۴ میں نسبت اطلاع کے مندرج ہی کے قبل داخل ہوئے شہادت عقلی کے دفعہ ۶۵ کے موافق اطلاع دینی چاہیئے — نسبت مقدمات دہوانی کے دیکھو ضابطہ دہوانی یہ امر قابل غور ہی کے عدالت کو اختیار ہی کے ایسی اطلاع کو ضروری نہ سمجھے *

اشخاص جنکو ایسی اطلاع دیتجاوے اور وہ دستاویز پیش فکریں محاسب دفعہ ۷۵ تعزیرات ہند کے معجزم قرار پاسکتے ہیں *

دفعہ ۶۷ جبکہ کسی دستاویز

کی نسبت یہ بیان کیا جائے کہ اُسپر کسی شخص نے

ثبوت نسبت دستخط کاتب دستاویز پیش شدہ

دستخط کیئے ہیں یا کسی شخص نے اُسکو کلاً یا جزء لکھا ہی تو دستخط یا شان خط اس قدر دستاویز کی جو اس شخص کے ہاتھ کی لکھی ہوئی بیان کی جائے اُسی شخص کے خط کی شان سے ثابت ہوئی چاہیئے *

الفاظ دفعہ ۶۸ نسبت ثابت کرنے دستخط کے لازمی ہیں اور دفعات ۴۷ و ۷۳ کے دیکھنے سے طریقے ثبوت خط کے معلوم ہونگے *

ایکت ۱۸۷۱ء میں کہیں تعریف لفظ دستخط کی نہیں دی گئی لیکن قانون رجسٹری ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ء میں جو تعریف دستخط کی بیان ہوئی ہے وہ علامت اور نشانی پر بھی حاوی ہے اور دفعہ ۵۰ قانون وراثت ہند ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء میں بھی موصی کے دستخط کرنے یا علامت بنانے کا بیان ہے قانون تملی ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء کی دفعہ ۲۰ کی تشریح ۲ کی تمثیل کے دیکھنے سے واضح ہوگا کہ واسطے اغراض تملی کے ہاتھ کے دستخط کرنے لازمی ہیں اور مہر کافی نہوگی *

دفعہ ۶۸ اگر کسی دستاویز

کے واسطے قانوناً گواہوں کی گواہی سے مصدق ہونا

ثبوت تکمیل دستاویزات
جنہر گواہی ہونی قانوناً
لازمی ہے

ضرور ہو تو وہ شہادت میں اُس وقت تک مستعمل نہوگی کہ اسکا تکمیل پانا اقل درجہ ایک گواہ تصدیق کنندہ کی گواہی سے ثابت کیا جائے بشرطیکہ کوئی گواہ تصدیق کنندہ زندہ ہو اور اُسپر حکمنامہ عدالت جاری ہو سکتا ہو اور وہ شہادت دینے کی قابلیت رکھتا ہو *

ہندوستان میں نہایت کم ایسی دستاویزیں ہیں جنہر تصدیق ضرور ہے اور زیادہ تر متعلق ہیں وصیت ناموں سے اُن اشخاص کے جو کہ ہندو یا مسلمان یا بدہ نہوں — اسکی نسبت دفعات ۵۰ و ۳۲۱ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء و ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء کے دیکھنے سے حال معلوم ہوگا *

دفعہ ۶۹ اگر کوئی ایسا گواہ

تصدیق کنندہ نہ پایا جائے
یا دستاویز سے یہہ معلوم

ثبوت جبکہ گواہ حاشیہ
نہ ملے

ہوتا ہو کہ اُسکی تکمیل مملکت متحدہ میں
ہوئی ہی تو اُسکی نسبت یہہ ثابت ہونا
چاہیئے کہ اقل درجہ ایک گواہ کی گواہی
سے خون بقلم اُسکی تصدیق کی گئی ہی اور
دستخط تکمیل کنندہ دستاویز کے خون
بقلم اُسی شخص کے ہوں *

مملکت متحدہ سے مراد سلطنت گریٹ برٹن یعنی انگلنڈ و اسکاٹلنڈ
و ائرلنڈ مراد ہی *

دفعہ ۷۰ اقبال ایک فریق کا

نسبت دستاویز مصدقہ کے

اس امر میں کہ اُسکی تکمیل

اقبال فریق دستاویز نسبت
اُسکی تکمیل کے

خون اسنے کی بمقابلہ اُسی فریق کے اُسکی
تکمیل کا ثبوت کافی ہوگا گو کہ وہ دستاویز
ایسی ہو جسکا مصدق بگواہی ہونا قانوناً
ضرور ہی *

واضح رہے کہ اقبال بدرجہ دفعہ ۶۹ نسبت تکمیل دستاویز کے
ہی اور اقبالات بدرجہ دفعہ ۲۲ و دفعہ ۶۵ ضمن (ب) نسبت مضمون
وغیرہ دستاویز کے ہی *

پس اقبال مضمون دستاویز اور اقبال تکمیل دستاویز میں بہت فرق ہی اور اس فرق کی تصریح دفعہ ۶۴ کی شرح پڑھنے سے معلوم ہوگی * ۱

دفعہ ۷۱ اگر گواہ تصدیق کنندہ

دستاویز پر اپنی گواہی کرنے سے انکار کرے یا اس کو یاں

ثبوت جبکہ گواہ حاشیہ
تکمیل دستاویز سے منکر
ہو

نہو تو جایز ہی * کہ اسکی تکمیل اور شہادت سے کی جائے *

دفعات ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ — ایکٹ ہذا متعلق ہیں اُن دستاویزات سے جتنا مصدقہ ہونا ضرور ہی — پس ان چاروں دفعات کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ خلاصہ مضمون ان چاروں کا یہہ ہی :-

اول — جب کبھی کوئی گواہ تصدیق کنندہ زندہ ہو اور اُسپر حکمنامہ عدالت جاری ہو سکتا ہو اور وہ قابل ادائے شہادت ہو تو اُسکا بلانا لازمی ہی *

دوم — جبکہ کوئی گواہ تصدیق کنندہ زندہ نہ ہو یا اُس پر حکمنامہ عدالت جاری نہ ہو سکتا ہو یا قابل ادائے شہادت نہ ہو تو یہہ دو امور ثابت کرنے ضرور ہیں —

۱ — تصدیق کم سے کم ایک گواہ تصدیق کنندہ کی خاص اُسیکے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہو *

۲ — دستخط تکمیل کنندہ دستاویز کے اُسیکے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہوں * سوم — جبکہ فریق دستاویز مصدقہ کا اُسکی تکمیل سے اقبال کرے تو بمقابلہ اُسکے کسی شاہد تصدیق کنندہ کے بلانے کی ضرورت نہیں *

چہارم — جبکہ گواہ تصدیق کنندہ تکمیل دستاویز سے انکار کرے یا بھول گیا ہو تو اور شہادت داخل ہو سکتی ہی — لیکن دفعہ ۷۱ کے الفاظ سے جسمیں کہ لفظ گواہ کا مفرد ہی یہہ معلوم نہیں ہوتا کہ اگر

ایک گواہ تصدیق کنندہ بھول گیا ہو یا انکار کرتا ہو اور آؤر گواہ حکمنامہ عدالت کی رسائی کے اندر ہو تو کیا کرنا چاہیئے *

حسب دفعہ ۹۰ - ایکٹ ہذا دستاویز کی سالہ کے ثابت کرنے کے لیے گواہ تصدیق کنندہ کے بلانے کی ضرورت نہیں ہے *

دفعہ ۷۲ دستاویز مصدقہ جسکے

مصدق بگواہی ہونے کے لیے
قانون میں حکم نہ ہو اس

قائم دستاویزات مندرجہ
گواہی ہونے قانوناً لازمی
نہیں

طور پر ثابت کی جا سکتی ہے کہ گویا وہ
مصدق نہ تھی *

مضمون دفعہ ہذا یہ ہے کہ جس دستاویز کے مصدق بگواہی ہونے کے لیے قانون میں کوئی حکم نہیں ہے اُسکے ثابت کرنے کے لیے گواہ تصدیق کنندہ کی شہادت لینے لازمی نہیں ہے بلکہ ہر قسم کی شہادت جو کہ موافق اس ایکٹ کے قابل ادخال قرار دی گئی ہے داخل ہو سکتی ہے پس مضمون دفعہ ہذا اُس قاعدہ عام سے جو نسبت دستاویزات واجب التصدیق کے چنکا ذکر دفعہ ۶۸ میں ہے صریح ایک مستثنیٰ صورت ہے پس دستاویزات چنکی شہادت گذر سکتی ہے یا تو اُس قسم کی ہوتی ہیں جنکو قانون نے مصدق ہونا لازمی قرار دیا ہے اور انکی نسبت احکام دفعات ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ میں مندرج ہیں اور یا ایسی دستاویزات ہیں جنکا مصدق ہونا قانوناً لازمی نہیں ہے — اس قسم کی دستاویزات ہر قسم کی شہادت سے ثابت ہو سکتی ہیں *

دفعہ ۷۳ واسطے تحقیق اس

امر کے کہ فلاں دستخط یا

خطوط کا مقابلہ

تحریر یا مہر اُسی شخص کی ہے یا نہیں

جس کے ظاہر ہوتے ہی جایز ہی کہ وہ دستخط یا تحریر یا مہر جو اسی شخص کی تسلیم کی گئی ہو یا حسب اطمینان عدالت ثابت ہو چکی ہو اسکے ساتھ جسکا ثبوت مطلوب ہی مقابل کی جائے گو کہ وہ دستخط یا تحریر یا مہر واسطے کسی اور غرض کے پیش یا ثابت نہ ہو چکی ہو *

عدالت کو جایز ہی کہ کسی شخص کو جو حاضر عدالت ہی کسی لفظ یا رقم کے لکھنے کا بایں غرض حکم دے کہ عدالت اس لفظ اور رقم کو جو اس نہج پر لکھی جائے کسی لفظ یا رقم کے ساتھ جو اس شخص کے ہاتھ سے لکھی ہوئی بیان کی گئی ہو مقابل کر سکے *

منجملہ اُن طریقوں ثبوت دستاویزات کے جنکا ذکر مفصل شرح دفعہ ۲۷ میں ہو چکا ہی اس دفعہ میں ایک طریقہ ثابت کرنے اور تحقیق کرنے کا ہی - دوسرے فقرہ دفعہ ہذا کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ یہ طریقہ اطمینان عدالت کے لیئے واضع قانون نے قائم کیا ہی *

واضح رہے کہ واسطے مقابلہ کرنے کے ایک دوسری تحریر عدالت کو دیکھنی چاہیئے وہ تحریر یا تو مسلمہ ہو یا مثبتہ ہو ورنہ اگر وہ بھی متنازعہ فیہ ہی اور اُسکی اصلیت کی نسبت کوئی ثبوت نہیں ہی تو

اُس سے مقابلہ کرنا جائز نہیں ہی^۹ پریوی کونسل نے یہہ تجویز کیا کہ جبکہ کسی ہندوستان کی زبان کے دستخط یا تحریر کی نسبت بحث ہو تو ہندوستانی حاکم کی رائے بہ نسبت حکام ہائی کورٹ کی رائے کے زیادہ قابل اعتبار ہی^۱ - لیکن مقابلہ خط میں نہایت احتیاط لازم ہی اور حکام پریوی کونسل نے ایک اور مقدمہ میں یہہ تجویز کیا ہی کہ ایسی صورت میں جبکہ اور قسم کی شہادت نسبت جعل کے طلب ہو سکتی تھی لیکن طلب فکرائی گئی ہو تو صرف محض مقابلہ خط پر کسی دستاویز کا جعلی قرار دینا قابل پسند نہیں ہی^۲ *

سرکاری دستاویزات

دفعہ ۷۳ دستاویزات مفصلہ

ذیل سرکاری دستاویزات

دستاویزات سرکاری

ہیں :-

(۱) دستاویزات مشتمل ایکٹ یا کاغذات

متعلقہ ایکٹ :-

۱ - مصدرۃ سلطان وقت *

۲ - مصدرۃ سرکاری جماعتوں اور

عدالتوں کے *

۳ - مصدرۃ عہدۃ داران سرکاری من

قبیل واضعان قوانین و حاکمان

۹ پورن چندر چترجی بنام گریشچندر چترجی دیکھی جلد ۹ صفحہ ۳۵۰ دیوانی

۱ چندرناتھ پملا دار بنام چندرناتھ پملا دار بنگال جلد ۷ صفحہ ۲۱۶

۲ کرائی پورہاد مصر بنام اننتارام ہجرا بنگال جلد ۸ صفحہ ۳۹۰

عدالت و عاملان برتیش انڈیا

یا کسی اور حصہ قلمرو ملکہ معظمہ

یا ملک غیر کے *

(۲) سرکاری دفاتر خانگی دستاویزات

کے جو برتیش انڈیا میں کسی جگہ محفوظ

رکھے گئے ہوں *

مفسوم فقرہ اول دفعہ ۱۸۷۱ء میں تصریح دستاویزات سرکاری

کی ہی صاف ہی اور اُسکی شرح لکھے کی ضرورت نہیں تھی *

لیکن فقرہ نمبر ۱ دفعہ ۱۸۷۱ء قابل غور ہی اور وہ نقلوں دستاویزات

کی جو کہ حسب قانون رجسٹری رجسٹرار کے دفتر میں رکھے رہتی ہیں

دستاویزات سرکاری ہیں اور اُن نقلوں سے جو باضابطہ نقل لیتے ہوئے اُس

سے ضمن ۱۸۷۱ء کی دفعہ ۵۱ و ۵۷ پڑھنی چاہیئے اور فیلڈ صاحب نے

نہایت تلاش سے یہ بیان کیا ہے کہ موافق منشاء ایکٹ مذکور جو حال کا

قانون رجسٹری ہی پانچ رجسٹر رکھنے کا حکم ہے جنہیں اول چار

تو ہر رجسٹری کے دفتر میں رکھے ہیں اور ایک پانچواں رجسٹر ہر

رجسٹرار کے دفتر میں رکھتا ہے *

رجسٹر نمبر اول میں تمام وہ دستاویزات مندرج ہوتی ہیں جو

متعلق جائداد غیر منقولہ کے ہوں *

رجسٹر نمبر ۲ میں وجوہات انکار رجسٹری مندرج ہوتے ہیں *

رجسٹر نمبر ۳ میں وصیت نامے اور اجازت نامے تبنیت داخل

ہوتے ہیں *

رجسٹر نمبر ۴ میں متفرق دستاویزات داخل ہوتی ہیں جو کہ

متعلق جائداد غیر منقولہ کے نہیں *

رجسٹر نمبر ۵ میں وصیت نامے جو کہ بند لفظوں میں امانت رکھے

جاتے ہیں مندرج ہوتے ہیں *

رجسٹر نمبر ۱ و ۲ و فہرست رجسٹر نمبر ۱ کو ہر شخص ملاحظہ کر سکتا ہے اور جس شخص کا جی چاہے اُسکی نقل کی درخواست کر کے حاصل کرے *

دستاویزات رجسٹر نمبر ۳ و ۴ کی نقل صرف اُن لوگوں کو مل سکتی ہے جنکو اُسکی تکمیل سے علاقہ ہو یا اُسکی بناء پر دعویٰ کرتے ہوں اور وہ بہ ثبوت مضمون دستاویز اصلی کے حسب دفعہ ۵۷ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ع داخل ہو سکتی ہے *

اسی طرح پر اشخاص اُن رجسٹروں کے دیکھنے اور نقل حاصل کرنے کے مجاز ہیں جو کہ نکاح کے رجسٹر رہتے ہیں حسب منشاء ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۲ع کے دفعات ۷۹ و ۸۰ کے - اقرارنامجات چھاپہ خانہ والوں کے حسب دفعہ ۶ - ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ع کے دیکھے جا سکتے ہیں اور اُنکی نقل حاصل ہو سکتی ہے *

رجسٹر حق تصنیف کتابوں کا جو کہ گورنمنٹ آف انڈیا کے سیکرٹری کے دفتر میں رہتا ہے حسب منشاء ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۴۷ع وہ بھی دیکھا جا سکتا ہے اور نقل اُسکی حاصل ہو سکتی ہے - رجسٹر جائینٹ اسٹک کمپنی کا جو حسب منشاء ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۶ع رہتا ہے دیکھا جا سکتا ہے اور اُنکی نقل حاصل ہو سکتی ہے *

جن قوانین کا اوپر ذکر ہوا ہے اُنمیں سے کسی میں بھی چارہ کار اس امر کا نہیں لکھا کہ اگر نقل دینے سے انکار ہو تو کیا کیا جاوے *
مابقی رجسٹروں کا ہم ذکر کر چکے ہیں *

دفعہ ۷۵ تمام دیگر دستاویزات

خانگی ہیں *

دستاویزات خانگی

مضمون دفعہ ۷۵ ہذا یہ ہے کہ جو دستاویزیں دفعہ ۷۴ کی کسی قسم میں سے نہیں وہ سب دستاویزات خانگی تصور ہونگی اور اُنکی وہ وقعت باعتبار آسانی ثبوت کے نہیں ہے جو کہ دستاویزات سرکاری کی حکماً ایکٹ ۷۵ نے قائم کی ہے *

دفعہ ۷۶ ہر عہدہ دار سرکاری

محافظ کسی ایسی سرکاری
دستاویز کا جس کے معائنہ

دستاویزات سرکاری کی
نقول مصدقہ

کرنے کا ہر شخص کو استحقاق ہی اُس
شخص کو نقل اُس دستاویز کی بروقت
ادا ہونے اُس کی رسوم معینہ قانون کے
حوالہ کریگا اور اُس نقل کے ذیل میں
تصدیق اس امر کی لکھ دیگا کہ وہ نقل
مطابق اصل دستاویز مذکور یا اُسکے جزو
کے ہی یعنی جیسی کہ صورت ہو اور وہ
تصدیق بقید تاریخ ہوگی اور اُس کے ذیل
میں عہدہ دار مذکور اپنا نام اور عہدہ کا نام
مرقوم کریگا اور جس حال میں کہ اُس
عہدہ دار کو قانوناً مہر کے استعمال کرنے
کی اجازت ہو مہر بھی اُسپر ثبت کی
جائیگی اور وہ نقلیں جنپر اُس طور کی
تصدیق ہو نقول مصدق کہلائیں گی *

تشریح -- ہر عہدہ دار سرکاری

جس کو اُسکی سرکاری خدمت معمولی کے ذریعہ سے ایسی نقول کے حوالہ کرنے کی اجازت ہو محافظ اُن دستاویزات کا بحسب معنی مقررہ دفعہ ہذا متصور ہوگا *

ضابطہ دیوانی کے موجب دگری اور فیصلہ عدالت ابتدائی اور عدالت

اپیل کی دگری کی نقل فریقین مقدمہ کو مل

سکتی ہی لیکن اور کسی کاغذات مسل کی

نقل کی نسبت کوئی حکم نہیں ہی لیکن

اکثر نقلیں عطا ہوتی ہیں *

احکام ضوابط دیوانی و
فرجداري نسبت عطاے
نقول

توجداری کے مقدمات میں جو ملزم ہائی کورٹ میں سپرد کیا

جاوے اُسکو نقل فرد فرار دان جرم کی بلا کسی اجرت کے ملتی ہی اور

اظہاروں کی نقل بھی مل سکتی ہی ۳ *

اور نقل فیصلہ کی بھی حسب ضابطہ مذکور ملزم کو عطا ہو سکتی

ہی ۴ *

اور جو شخص فید ہو اور اپیل کرنا چاہے اُسکو بلا استامپ کے نقل

مل سکتی ہی لیکن سوائے اُن کاغذات کے جنکا ذکر ہوا اظہارات وغیرہ

کی نقل ملنے کا لازمی حکم نہیں ہی ایک مقدمہ میں ہائی کورٹ

مدرس نے سشن جج کو نقل اظہارات وغیرہ دینے کی ہدایت کرتے سے

انکار کیا ۵ لیکن ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ رجسٹریٹ کو

چند کاغذات کی نقل دینے سے انکار کرنا درست نہیں ہی ۶ *

نسبت نقول بضابطہ کے حسب دفعہ ۷۹ — ایکٹ ہذا قبائس

قانونی صحت کا ہی *

۳ دیکھو دفعہ ۱۹۹ و ۲۰۱ ضابطہ فرجداري معنی ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع

۴ دیکھو دفعہ ۲۷۶ — ضابطہ فرجداري ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع

۵ ملکہ بنام سیہا باگڈہ جلد ۱ مدراس صفحہ ۱۳۸

۶ مقدمہ شب پروہاد پانڈے جلد ۱۲ پٹنالا صفحہ ۵۹ ضمیمہ

دفعہ ۷۷ جایز ہی کہ ایسی نقول

مصدق بہ ثبوت مضامین
اُن دستاویزات سرکاری یا

نقول مصدقہ دستاویزات
سرکاری یا اعلیٰ ہو سکتی ہوں

جزو دستاویزات سرکاری کے جنکی وہ
نقلیں معلوم ہوتی ہوں پیش کی جائیں *

دفعہ ۷۸ جایز ہی کہ دستاویزات

سرکاری مفصلہ ذیل حسب
ذیل ثابت کی جائیں :-

دیگر دستاویزات سرکاری
کا طریقہ ثبوت

(۱) ایکٹ یا حکم یا اشتہارات

ایگزیکوٹف گورنمنٹ برٹش انڈیا کے جو

کسی صیغہ سے ہوں یا کسی لوکل

گورنمنٹ یا کسی صیغہ لوکل گورنمنٹ کے *

چاقیئے کہ وہ اُس صیغہ کی تحریر

مصدقہ سر دفتر صیغہ مذکور کے ذریعہ سے

ثابت ہوں *

یا کسی ایسی دستاویز سے جس سے

ظاہر ہوتا ہو کہ اُس گورنمنٹ کے حکم

سے مطبوع ہوئی ہی *

(۲) عمل تحریری واضعان قانرین *

واضعان مذکور کی تحریرات موقت الشیوع

سے یا ایکٹ یا ایکٹوں کے خلاصہ مشتمل

سے یا اُن نقول سے جنسے معلوم ہوتا ہو

کہ بحکم گورنمنٹ چھاپے گئے ہیں *

(۳) اشتہارات اور احکام یا قوانین

جو حضور ملکہ معظمہ یا پریوی کونسل یا

ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کے کسی صیغہ

سے جاری ہوئے ہوں *

بذریعہ نقول یا انتخابات کے جو لندن

گزت میں درج ہوں یا جنسے ظاہر ہوتا

ہو کہ ملکہ معظمہ کے مہتمم مطبع کے

چھاپی ہوئی ہیں ثابت کیئے جائیں *

(۲) ایکٹ مصدرہ حاکم عامل یا

عمل تحریری واضعان قانون کسی ملک

غیر کے *

بذریعہ تحریرات موقت الشیوع کے جو

وہاں کے حاکم نے مشتمل کی ہوں یا اُس

ملک میں عموماً وہ ایسے سمجھے گئی ہوں

یا بذریعہ نقل مصدق بمہر ملک یا
فرمانِ رواے ملک کے ثابت کیئے جائیں یا
کسی سرکاری ایکٹِ مصدقہ نوابِ گورنر
جنرل بہادر ہند اجلاسِ کونسل میں وہ
تسلیم کیئے گئے ہوں *

(۵) عملِ تحریری کسی جماعہ
میونسپلیٹی پرنسپل کا *

بذریعہ نقل عملِ تحریری مذکور کے
جسپر تصدیق اُسی تحریر کی مصدقہ
محافظِ قانونی کی ہو یا بذریعہ کتاب
مطبوعہ کے جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ اُس
جماعہ کے حکم سے مشہور کی گئی ہے ثابت
کیا جائے *

(۶) اور قسم کی سرکاری دستاویزات
جو ملک غیر میں ہوں بذریعہ اُن کی
ایسی اصل یا نقل کے ثابت کی جائیں جو
اُن کے محافظِ قانونی تصدیق کی ہو اور
اُسپر تصدیق بمہر نوٹری پبلک یا سرکار

انگریزی کے وکیل یا مختار مہام ملکی
کی بابت مضمون ہو کہ اس نقل کی
تصدیق حسب ضابطہ اُس عہدہ دار نے
جو قانوناً محافظ اُسکی اصل کا ہی کی ہی
اور اُس دستاویز کی حیثیت کو حسب
قانون اُس ملک غیر کے ثابت کر لیا ہی *

قیاسات نسبت دستاویزات کے

دفعہ ۷۹ عدالت کو لازم ہی کہ

ہو ایسی دستاویز کو جس سے
پایا جاتا ہو کہ وہ ایک

قیاس نسبت صحت نقول
معدہ

تصدیق یا نقل مصدق یا اور دستاویز ہی جو
قانوناً بطور شہادت کسی امر واقعہ خاص
کے قابل منظوری قرار دی گئی اور
جس سے معلوم ہوتا ہو کہ برٹش انڈیا
میں یا کسی ہندوستانی ریاست میں
جس کو ملکہ معظمہ کے ساتھ رابطہ
اتحاد ہی کسی ایسے عہدہ دار نے اُس کی
تصدیق کی ہی جسکو نواب گورنر جنرل

بہادر کی حضور سے حسب ضابطہ اجازت
 اُسکے تصدیق کرنے کی دی گئی تھی غیر
 جعلی قیاس کرے مگر شرط یہ تھی کہ وہ
 دستاویز ازروے اُسکے مضمون مندرجہ کے
 اُس طرز کی اور اُس طور پر تکمیل یافتہ
 معلوم ہوتی ہو جسکی قانوناً اُسکے واسطے
 ہدایت تھی اور عدالت کو یہ بھی قیاس
 کر لینا لازم کہ ہر عہدہ دار جسکے دستخط
 یا تصدیق کی ہوئی وہ دستاویز معلوم
 ہوتی ہو بز وقت دستخط کرنے کے وہی
 منصب ازروے عہدہ رکھتا تھا جو اس
 دستویز میں اُسنے اپنے واسطے لکھا ہو *

اس دفعہ میں دو قسم کے قیاسات لازمی قرار دیئے ہیں *

اول — نسبت دستاویز مصدقہ کے *

دوم — نسبت منصب عہدہ داران تصدیق کنندہ کے *

جو خاص حالتیں کہ ایسے قیاس کے قائم کرنے کے لیئے ضروری ہیں
 وہ متن دفعہ ہذا سے صریح معلوم ہوتی ہیں اور اس جگہ پر فقرہ اوسط
 دفعہ ۴ کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوگا کہ لزوم قیاس کیسکو کہتے ہیں اور
 قیاس کے لازمی ہونے اور ثبوت قطعی میں بڑا فرق ہی پس کل قیاسات
 نسبت دستاویزات کے جو کہ دفعہ ہذا اور گیارہ دفعات مابعد میں بیان
 کیئے گئے ہیں ایسے ہیں کہ فریق مخالف کو ان قیاسات کے خلاف ثبوت
 دیکر اُنکو معدوم کرنے کا اختیار ہی اور وہ یہ ثابت کر سکتا ہی کہ جس
 عہدہ دار کے دستخط اُسپر ہیں اُسکو منصب دستخط کرنے کا نہیں تھا *

دفعہ ۱۷۱ میں جو قیاس کہ نسبت دستاویز کی نقل کی اصلی ہونے کے ہی وہ قیاس درست ہے دستخط و مہر سے بھی متعلق ہے *

نسبت سارٹیفکٹ کے دیکھو دفعات ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۳۲ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع جس میں کہ مثالیں اُس کی مندرج ہیں *

دفعہ ۸۰ جب کوئی ایسی دستاویز

کسی عدالت میں پیش کی جائے جس سے معلوم ہوتا

قیاس نسبت شہادت کے
جو مسل میں تحریر ہو اور
وہ ہی گواہ ہو

ہو کہ وہ تحریر یا یادداشت شہادت یا

جزو شہادت کسی گواہ مقدمہ عدالت کی

یا ایسے گواہ کی ہے جس نے زورور کسی

ایسے عہدار کے شہادت ادا کی جو قانوناً

مجاز اُسکی گواہی لینے کا تھا یا وہ ایک بیان

یا اقبال کسی قیدی یا شخص ملزم کا ہو اور

قانون کے مطابق قلمبند کیا گیا ہو اور اس

سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ وہ دستخطی کسی

جج یا مجسٹریٹ یا کسی ایسے عہدار کا

ہی جسکا ذکر کیا گیا تو عدالت کو یہ

قیاس کر لینا لازم ہے کہ *

وہ دستاویز غیر جعلی ہے اور جو

بیانات نسبت ان حالات کے کیئے گئے جن

میں کہ وہ لی گئی ہو اور اسے یہہ معلوم
 ہوتا ہو کہ شخص دستخط کنندہ کے ہیں
 وہ راست ہیں اور نیز یہہ کہ وہ شہادت
 یا بیان یا اقبال حسب ضابطہ قلمبند کیا
 گیا تھا *

ہر مقدمہ میں جس میں کوئی اظہار داخل ہو تو اس دفعہ کے
 موافق اُسکی نسبت قیدس قائم ہوتا ہی چنانچہ مقدمات فوجداری
 میں جس میں نہ مدعا علیہ پر الزام جرم حلف دروغی کا لگایا جاوے
 اُس کا اظہار جسکی نسبت کہ حلف دروغی کا بیان ہی شہادت میں
 داخل ہو کر اُسکے خلاف استعمال ہو سکتا ہی لیکن ملزم نو اختیار اس
 امر کا ہی کہ ثابت کرے کہ جو بیان اُس نے پونے کیا تھا وہ فی الحقیقت
 اظہار میں نہیں لکھا گیا *

ان لفظوں کے کہ ”قانون کے مطابق قلمبند کیا گیا ہو“ یہہ معنی
 ہیں کہ بعد حلف ایک ۱۰ سہ ۱۸۷۳ ع کے ہوا ہو لیکن اگر دیسی زبان
 میں اظہار لکھا گیا ہو اور افسر عدالت نے اپنے ہاتھ سے نہ لکھا ہو تو وقعت
 اظہار میں کچھ فرق نہیں آتا چنانچہ ایک مقدمہ میں ہائی کورٹ
 ملکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ گو الیکٹر نے اپنے ہاتھ سے مطہر کے بیان کی
 یادداشت انگریزی میں نہیں لکھی تاہم چونکہ دیسی زبان میں پورا
 اظہار لکھا گیا تھا تو وہ اظہار بمقابلہ اُس ملزم کے جسپر الزام حلف دروغی
 کا لگایا گیا ہی مستعمل ہو سکتا ہی ۷ *

دفعہ ۸۱ عدالت ایسی ہر دستاویز

کو جس سے معلوم ہوتا ہو
 کہ وہ لندن گزٹ آف انڈیا

دیکاس نسبت کرتوں کے

یا کسی لوکل گورنمنٹ کا سرکاری گزٹ یا

کسی نوآبادی یا مضافات یا مقبوضات قلمرو
شاہ برتانیہ کا سرکاری گزٹ یا کوٹی اخبار یا
کاغذ موقت النشروع یا نقل کسی مخصوص
ایکٹ پارلیمنٹ کی چھاپی ہوئی مہتمم مطبع
ملکہ معظمہ کی ہی اور نیز ہر دستاویز
کو جس سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ ایسی
دستاویز ہی جسکی نسبت قانوناً حکم ہی
کہ کوٹی شخص اسکو مرتب رکھے غیر جعلی
قیاس کر لیگی بشرطیکہ اس دستاویز کو
بحسب محکومہ قانون بحسنہ مرتب رکھا
ہو اور جو ذریعہ مناسب کہ اسکی حفاظت
کا ہی اس سے نکال کر پیش کی گئی ہو *

نسبت واقعہ نوع عام مندرجہ کسی ایکٹ یا فوٹیفیکیشن کی دفعہ ۲۷
ایکٹ ہذا اور نسبت دستاویزات کی دفعہ ۹۰ - ایکٹ ہذا کے دیکھنے سے
معلوم ہوگا کہ تیس برس سے زیادہ کی دستاویز کی نسبت کیا قیاس ہی *

دفعہ ۸۲ جب کوٹی دستاویز

کسی عدالت میں پیش کی
جائے اور اُس سے پایا جاتا
ہو کہ وہ ایسی دستاویز ہی

قیاس اُن دستاویزات کی
نسبت جو انگلستان میں
بغیر دیوہ مہر یا دستخط
قابل احوال ہیں

جواز دئے قانون مجریہ وقت ملک انگلستان

یا ایرلینڈ کے بہ ثبوت کسی امر کے کسی عدالت انگلستان یا ایرلینڈ میں بغیر ثبوت مہر یا اسٹامپ یا دستخط تصدیق کنندہ کے یا منصب عدالت یا عہدہ اُس شخص کے جس کے دستخط کا ثبوت ہونا اُس سے پایا جاتا ہو قابل منظوری ہی تو عدالت کو یہہ قیاس کر لینا لازم ہی کہ وہ مہر یا اسٹامپ یا دستخط اصلی ہی اور اُسپر دستخط کرنے والا بروقت دستخط کرنے کے وہی منصب عدالت یا عہدہ کا رکھتا تھا جو اُسنے اپنے واسطے لکھا *

اور وہ دستاویز اُسی غرض کے لیئے قابل منظوری ہوگی کہ جس کے واسطے انگلستان یا ایرلینڈ میں قابل منظوری ہو سکتی *

چونکہ جس قسم کی دستاویزات کا ذکر دفعہ ہذا میں ہی ہندوستان میں بہت کم پیش ہوتی ہیں اس لئے اُنکی نسبت یہاں کچھ لکھنا ضرور نہیں ہی *

دفعہ ۸۳ عدالت کو لازم ہی

کہ جن نقشہ جات زمین یا عمارت سے پایا جاتا ہو کہ

ثبوت نقشہ جات جو کسی خاص غرض کے لیئے طیار کیئے گئے ہوں

وہ بحکم گورنمنٹ طیار کیئے گئے تھے اُنکا

اُسی طور پر طیار کیا جاتا اور صحیح ہونا
قیاس کر لے لیکن جو نقشہ جات زمین یا
عمارت کہ کسی اور غرض سے طیار کیئے گئے
ہوں اُن کا صحیح ہونا ثابت کرنا پڑیگا *

یہ ظاہر ہی کہ جو نقشجات مقابل نزاع بحکم گورنمنٹ تیار کیئے
گئے ہو اُنکی وقعت اُن نقشجات سے جو کہ بعد نزاع طیار کیئے گئے ہوں
بہت زیادہ ہی اس اصول کا مقابلہ اصول مندرجہ ضمن ۲ و ۵ و ۷ دفعہ
۳۲ سے کرو - اور نسبت نقشجات کے دفعہ ۳۶ دیکھو *

دفعہ ۸۳ عدالت کو اصلیت

ہر ایسی کتاب کی قیاس
کر لینی لازم ہی جس سے

قیاس نسبت مجموعہ ہائے
قانون و نظائر مقدمات
منفصلہ

معلوم ہوتا ہو کہ وہ بحکم گورنمنٹ کسی
ملک کے چھاپی یا مشہور کی گئی تھی اور
اُس میں کوئی قوانین اُس ملک کے درج
نہیں *

اور نیز ہر ایسی کتاب کے جس سے
پایا جاتا ہو کہ اُس میں اُس ملک کی
عدالت کے فیصلہ جات کی رپورت بطور
نظائر مندرج ہی *

اِس مضمون سے متعلق ۳۸ ویں اسکو اسکے ساتھ پڑھو *

دفعہ ۸۵ عدالت کو لازم ہی

قیاس نسبت مختار نامہ ۷

کہ جس دستاویز سے پایا جاتا ہو کہ وہ مختار نامہ ہی اور اُسکی تکمیل رو برو اور بہ تصدیق کسی نوٹری پبلک یا عدالت یا جج یا مجسٹریٹ یا وکیل یا نائب وکیل ملکی سرکار انگریزی یا وکیل ملکہ معظمہ یا گورنمنٹ ہند کے ہوئی تھی اُسکو قیاس کر لے کہ وہ اُسی طور پر تکمیل اور تصدیق کیا گیا تھا *

اس دفعہ کے ساتھ مختار نامہ کے متعلق دیکھو ضمن ۷ دفعہ ۱۸ و نیز دفعہ ۳۳ قانون رجسٹری ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ ع *

دفعہ ۸۶ عدالت کو یہ قیاس

کر لینے کا اختیار ہی کہ ہر دستاویز جس سے پایا جاتا

قیاس نسبت نقول مصدقہ
ملک عدالت ہاے ملک غیر

ہو کہ وہ نقل مصدق کسی ایسے ملک کے دفتر عدالت کی ہی جو کہ جزو قلمرو ملکہ معظمہ کا نہیں ہی وہ اصل اور صحیح ہی بشرطیکہ اُس دستاویز کا مصدق ہونا

اُس ظور پر پایا جاتا ہو جسکی نسبت کسی سفیر متعینہ جناب ملکہ معظمہ یا گورنمنٹ ہندی نے جو اُس ملک میں رہتا ہو یہہ تصدیق کی ہو کہ کاغذات عدالت کی نقول کی تصدیق کے واسطے اُس ملک میں عموماً یہی دستور ہی *

اس دفعہ کے ساتھ پڑھو دفعہ ۷۸ کی ضمن ۶ و دفعہ ۸۲ - ایکٹ ہذا

دفعہ ۸۷ عدالت کو یہہ قیاس

کر لینے کا اختیار ہے کہ ہر

کتاب جس سے وہ استدلال

واسطے دریافت امور متعلقہ اغراض سرکاری

یا عام کے کرے اور ہر نقشہ مشتملہ جسکے

امور مندرجہ واقعات متعلقہ ہوں اور معائنہ

کے واسطے پیش کیا جائے وہ اُسی شخص

کا اور اُس وقت اور مقام کا لکھا یا مشتمل

کیا ہوا ہے جو اُس سے ظاہر ہوتا ہو *

قیاس نسبت کتابوں اور
نقشہ جات کے

اس دفعہ کے ساتھ دیکھو دفعہ ۳۶ و ۳۸ و فقرہ ماقبل فقرہ اخیر

دفعہ ۵۷ - ایکٹ ہذا

دفعہ ۸۸ عدالت کو یہہ قیاس

قیاس نسبت خبر تار برقی

کراینے کا اختیار ہی کہ جو

پیام کہ کسی دفتر تار برقی سے کسی ایسے شخص کے پاس بھیجا گیا ہو جس کے نام اُس پیام کا بھیجا جانا پایا جاتا ہو وہ مطابق اُسی پیام کے ہی جو روانگی کے واسطے اُس دفتر میں جہاں سے اُس پیام کا بھیجا جانا معلوم ہوتا ہی دیا گیا تھا لیکن عدالت کوئی قیاس اپنی طرف سے نسبت اُس شخص کے قایم نہ کریگی جس نے کہ وہ پیام بھیجنے کے واسطے دیا تھا *

واضعان قانون نے اِس مضمون کو مسودہ ایکٹ ہذا میں اِس طرح پر

لکھا تھا :-

دفعہ ۷۹ عدالت کو یہہ تسلیم کرنا لازم ہی کہ تصویر عکسی اور

کلوں کی نقلیں اور دیگر شبیہات اشیاء مادی کی جو ایسی تدبیر سے بنائی گئی ہوں جنسہ اطمینان اُنکی صحت کا پایا جاتا ہو وہ شبیہات

نہایت تصویر عکسی

محیطہ ہیں اور جو پیام کہ کسی دفتر تار برقی سے کسی ایسے شخص کے پاس بھیجا گیا ہو جس کے نام اُس پیام کا بھیجا جانا پایا جاتا ہو وہ مطابق اُسی پیام کے ہی جو روانگی کے واسطے اُسی شخص نے جسکی طرف سے اُسکا بھیجا جانا پایا جاتا ہو حوالہ کیا تھا یا حوالہ کرایا تھا *

اِس دفعہ کے ساتھ تشریح ۲ دفعہ ۶۲ و ضمن ۲ دفعہ ۶۳ دیکھو *

دفعہ ۸۹ عدالت کو یہہ قیاس

کر لینا لازم ہی کہ ہر دستاویز
جس کے حاضر کرنے کا حکم

قیاس نسبت تکمیل ان
دستاویزات کے جو پیش
نہیں ہوئیں

دیا گیا اور بعد اُس اطلاع کے جو اُس کے
پیش کرنے کے لیئے دی گئی نہ پیش کی گئی
وہ مصدق اور مہری اور تکمیل یافتہ حسب
قاعدہ محکومہ قانون تھی *

مضمون دفعہ ۵۸ اُس اصول پر مبنی ہی کہ جو دستاویز پیش
نکرے اُس کا مضمون اُس شخص پیش نکرد والے کے خلاف سمجھنا
چاہیئے جیسا کہ تمثیل (ز) دفعہ ۱۱۲ - ایکٹ ۵۸ سے ظاہر ہی اِس
لیئے کہ اِسٹامپ وغیرہ سے اُس دستاویز کی وقعت قائم ہوتی ہی اِس
لیئے اُس دستاویز سے فائدہ اُس شخص کا ہی جو کہ اُسکو طلب کراتا
ہی اور نقصان اُس شخص کا ہی جو کہ اُسکو پیش نہیں کرتا - اور
غلاوہ اُسکے حسب منشاء تمثیل و دفعہ ۱۱۳ - ایکٹ ۵۸ کے قیاس
کارروائیوں کے ٹھیک ہونے پر ہوتا ہی - دفعات ۶۱ و ۶۲ - ایکٹ ۵۸
اس دفعہ کے ساتھ دیکھو *

دفعہ ۹۰ جبکہ کوئی دستاویز

جس سے معلوم ہوتا ہو یا
ثابت ہو کہ وہ تیس برس

دستاویزات جو تیس برس
سے پہلے کی ہوں

کی ہی کسی شخص کی ایسی حراست سے
جس کو عدالت اُس خاص مقدمہ میں

واجبی تصور کرے پیش کی جاوے تو عدالت کو یہ قیاس کر لینا جائز ہی کہ دستخط اور ہر جزو اُس دستاویز کا جو کسی خاص شخص کے ہاتھ کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہو اُسی خاص شخص کا لکھا ہوا ہی اور جس حال میں کہ کسی دستاویز کی تکمیل یا تصدیق بگواہی کی گئی ہو تو یہ قیاس کر لینا جائز ہوگا کہ جن اشخاص کی تکمیل یا مصدق بگواہی کی ہوئی وہ معلوم ہوتی ہی انہیں نے اُسکی تکمیل اور تصدیق حسب ضابطہ کی تھی *

تشریح — اُن دستاویزات کا حراست واجبہ میں رہنا کہا جائیگا جو اُس مقام میں اور اُس شخص کے پاس ہوں جس میں اور جسکے پاس اُنکا ہونا خاصہ چاہیئے اور کوئی حراست در صورت اُس ثبوت کے کہ وہ در اصل جائز تھی یا یہ

کہ حالات اُس خاص مقدمہ کے ایسے ہیں
 کہ اسکا در اصل جایز ہونا قرین قیاس ہی
 غیر واجب متصور نہ ہوگی *
 یہہ تشریح دفعہ ۸۱ سے بھی متعلق

ہی *

تمثیلات

(الف) زید ملکیت اراضی پر ایک مدت دراز
 سے قابض ہی اور اُس نے اپنی حراست سے اُسی اراضی کی
 بابت وثائق پیش کیئے جنسے اُسکی حقیقت ظاہر ہوتی
 ہی یہہ حراست واجب ہی *

(ب) زید نے وثائق ملکیت اراضی کے جسکا وہ
 مرتب ہی پیش کیئے اور راہی قابض اُس اراضی کا
 ہی پس یہہ حراست واجب ہی *

(ج) زید نے جو عمرو کا رشتہ دار ہی اراضی
 مقبوضہ عمرو کے وثائق پیش کیئے جنکو عمرو نے
 حفاظت سے رکھنے کے لیئے اُسکے حوالہ کیا تھا یہہ
 حراست واجب ہی *

تجربہ انسانی سے یہہ ثابت ہو گیا ہی کہ تیس برس ایک ایسی
 مدت ہی کہ جسمیں اکثر ایسے لوگ جنہوں نے کسی دستاویز پر گواہی
 کی ہو زندہ نہیں رہتے اِسیلئے وہ قواعد اور لوازمات جو ثبوت دستاویزات
 جدید کے لیئے درکار ہیں ایسی دستاویزات کے ثابت کرنے کے لیئے متعلق کرنے

سے اکثر وہ قابل اُدخال نہ رہنے پتہ ہو وہ آسانی جو اُس دفعہ میں ایسی دستاویزات کی نسبت بخشی ہی خالی از نقص نہیں ہی لیکن حقیقت میں ایسی دستاویزات کے مطلق داخل ہونے سے اُس کا باوجود اُس پتہ کے داخل کرنا اولیٰ ہی لیکن عدالتوں کو اِس امر کی احتیاط چاہیئے کہ ہر دستاویز کو جس پر تاریخ قبل خمس سال کی لکھی ہوئی ہو صحیح نہ تصور کر لے۔ ہائی کورٹ کلکتہ نے ایک مقدمہ میں یہہ تجویز کیا کہ فی نمبر ایک پتہ پر قدیم تاریخ لکھی ہونے سے ایسی صورت میں جبکہ کوئی شہادت نسبت اُسکے قدیم ہونے کی نہیں ہی کافی ثبوت اُسکے صحت کا نہیں ہی^۸ ایک اور مقدمہ میں ہائی کورٹ مذکور نے یہہ تجویز کیا کہ در حالیکہ کوئی ثبوت اِس امر کا نہیں ہی کہ دستاویز کسی حراست سے پیش کی گئی ہی اور وہ کسی حراست میں رہی ہی فی نمبر صرف تاریخ قدیم ہونے سے اُسکی وقعت نہیں^۹ اور نہ اُسکے قدیم ہونے سے خواہ متخواہ یہہ ثابت ہوتا ہی کہ وہ حراست مناسب میں رہی بلکہ بحالت نہ ہونے ایسے ثبوت حراست کے تیس برس کی دستاویز اپنے تئیں خود ثابت نہیں کرے^۱ لیکن واضح رہے کہ ایک مقدمہ میں پریوی ہوٹسل نے یہہ تجویز کیا کہ اگر کوئی تمسک اُن لوگوں کے قبضہ میں رہا ہو جنکو اُس سے حق ہی اور جنکو اُسکے قبضہ کا حق ہی تو یہہ حراست مناسب ہی^۲ اور اسی اصول کو حکام ہائی کورٹ کلکتہ نے بھی ایک حال کے مقدمہ میں مانا ہی^۳ *

نسبت فرمان شاہی وغیرہ کے جس سے کوئی معافی وغیرہ عطا ہوئی ہو ایک خاص حکم قانون، ۲ سنہ ۱۸۱۹ ع کی دفعہ ۲۸ میں درج ہی *

۸ ' آنکا بنام کافی چندر دت ویکلی جلد ۱ صفحہ ۳۱ صیفہ دیوانی

۹ گرر پرشاد رائے بنام کافی چندر دت ویکلی جلد ۱ صفحہ ۱۳۱ صیفہ دیوانی

۱ گررداس دی بنام شہنہ ناتھ چکرپتی جلد ۳ ہنگال سنہ ۲۵۸ دیوانی

۲ داراجی گپاجی بنام گردا ۱۵ ٹی گررتھای جلد ۲ ہنگال صفحہ ۸۶

پریوی ہوٹسل

۳ شہد مزالدین شاہ بنام شہنہ اللہ ہنگال جلد ۸ صفحہ ۲۶، ۲۷

فصل ۶ — نامنظوری شہادت

زبانی کی بمقابلہ شہادت

دستاویزی کے

دفعہ ۹۱ جس صورت میں کہ

شرایط کسی معاہدہ یا عطیہ

یا کسی اور انتقال جائیداد

شہادت نسبت شرايط
معاہدہ تحریری

کی بشکل ایک دستاویز کے ضبط تحریر

میں آئیں اور نیز ایسی تمام صورتوں میں

جن میں کسی معاملہ کا قانوناً بشکل

دستاویز منضبط کیا جانا ضرور ہی جائز

فہوگا کہ بہ ثبوت اُس معاملہ کے کوئی اور

شہادت بجز خود اُسی دستاویز کے یا بجز

شہادت منقولی کے جس حال میں کہ

شہادت منقولی بموجب احکام مندرجہ

ماسبق قابل منظوری ہی داخل کیجائے *

فصل پانچ ایکٹ ہذا میں شہادت دستاویزی کا ذکر ہی اور دفعات

۵۹ و ۶۳ سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ شہادت نسبت مضمون دستاویز

کے جبکہ اُسکو بطور مضمون دستاویز کے ثابت کرنا منظور ہو تو سوائے

بذریعہ خود دستاویز کے ثابت نہیں کیا جا سکتا اس مسئلہ قانونی کی

تصریح مفصل طور پر دفعات مذکورہ کی طرح میں ہم لکھ چکے ہیں۔
فصل پنجم کی باقی دفعات نوعیت طریقہ ثبوت دستاویزات سے متعلق
ہیں اور ان قیاسات سے جو کہ دستاویز کے صحیح ہونے کی نسبت قانون
نے قائم کیئے ہیں *

لیکن دفعہ ۹۱ سے ایک نئی فصل ایکٹ ہذا کی شروع ہونی ہی اور
اس فصل میں طریقہ ثبوت دستاویز سے کچھ غرض نہیں ہی لیکن واضح
طور پر یہ بیان کیا گیا ہے کہ کن کن صورتوں میں بدالت موجودگی
شہادت دستاویزی کے شہادت نسائی نسبت اسی مضمون کے داخل نہوگی۔
لیکن دفعہ ہذا میں ہر دستاویز کی نسبت بدتحت نہیں ہی بلکہ خاص
اس قسم کی دستاویزات سے جنہیں کہ معاہدہ یا عطیہ یا انتقال جائداد
داخل ہو *

پس متن دفعہ پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ اسی دو صورتوں کا
ذکر ہی جسکی وجہ سے شہادت دستاویزی موجود ہوتے ہوئے شہادت
منفولی داخل نہوگی اور وہ یہہ ہیں :-

اول — جبکہ فریقین نے شرائط معاہدہ یا عطیہ یا انتقال جائداد
کی دستاویز میں مندرج کی ہو، *

دوم — جبکہ قانونا تحریری ہونا دستاویز کا لازمی ہو *

نسبت حکم اول کے واضح رہے کہ وجہ اس قسم کی شرط کے لگانے
کی یہہ ہی کہ جبکہ فریقین ایک معاہدہ نے یا تکمیل کنندہ دستاویز نے
خود اپنی مرضی سے باہم یہہ قرار دیا کہ شہادت اس معاملہ کی جو کہ
انکے باہم طی ہوا ہی تحریر ہو تو انکو لازم ہی کہ جس قسم کی شہادت
پر انہوں نے سب سے زیادہ بھروسہ کیا تھا اسی قسم کی شہادت پیش کی
جاوے اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ اگر وہ معاملت چنکو بعد کافی صلاح
مشورہ کے فریقین احاطہ تحریر میں لاتے ہیں اور اُسکے بھروسہ پر رہتے
ہیں اگر اُس معاملہ کی نسبت شہادت داخل کی جاوے تو جو اصل
مقصود شرائط کے تحریر کرنے سے ہی وہ قوت ہو جاتا ہی اور بہت موقع
معاہدات میں فرق ڈالنے کا بددیانت شخص کو ملتا ہی — اس مضمون
کے ساتھ دفعہ ۱۲۲ — ایکٹ ہذا کو دیکھنا چاہیئے *

نسبت حکم دوم کے واضح رہے کہ یہہ امر ضابطہ ہی کہ بچہ قانون نے کسی خاص مضمون کے تحریر ہونے کی نسبت حکم فائدہ کیا ہی تو اُس مضمون کی نسبت سوائے تحریری شہادت کے اور کوئی شہادت نہیں لی جاسکتی اور وجہہ اسکی یہہ ہی کہ جس قسم کی صورتوں میں قانون نے تحریری ہونے کا لازمی حکم جاری کیا ہی وہ ایسی صورتیں ہیں کہ چنکا انسان کے حافظہ میں رہنا سخت دشوار ہی بلکہ محال ہی *

مثلاً مفصلہ ذیل صورتیں ہیں جنہیں حسب احکام قانون کے مضمون تحریری ہونا چاہیئے :-

اظہارات گواہان بمقدمہ دیوانی (بموجب ضابطہ دیوانی) *

اظہارات گواہان بمقدمہ فوجداری (دفعہ ۳۳۲ و ۳۳۳ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع) *

تحریرات و ڈگریات عدالت دیوانی (ضابطہ دیوانی) *

تحریرات و احکام اخیر عدالت فوجداری (دفعہ ۴۶۳ و ۴۶۴ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع) *

بیانات اشخاص ملزم فوجداری (دفعہ ۳۴۶ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع) *

اقرارات جنکی وجہہ سے تمامی مستحفظ ہوتی ہی (دفعہ ۲۰ و ۲۱ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع) *

معاملات بلا معاوضہ (حسب دفعہ ۲۵ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ ع) *
معاهدات ثالثی (استثناء ۲ دفعہ ۲۸ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ ع)

احکام دفعہ ۵۰ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ ع جو کہ ہندیوں سے بھی متعلق کیئے گئے ہیں (حسب ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۲ ع) *

جن صورتوں میں کہ یہ ضابطہ طور پر بیان ملزم کا مقدمہ فوجداری میں لکھا گیا ہو تو حسب منشاء دفعہ ۳۴۶ ضابطہ فوجداری کے بیانات ملزم کی نسبت شہادت لسانی گذر سکتی ہی *

الفاظ ”احکام مندرجہء سابق سے“ جو کہ دفعہ ہذا میں مستعمل ہوئے ہیں دفعہ ۶۵ - ایکٹ ہذا مراد ہی جسکی شرح ہم پورے طور پر اُپر لکھ آئے ہیں *

مستثنیٰ ۱ — جبکہ کسی عہدہ دار

سرکاری کا تقرر بذریعہ تحریر کے عمل میں آنا قانوناً ضرور ہی اور یہ ثابت کیا جائے کہ کسی خاص شخص نے بطور اُس عہدہ دار کے عمل کیا ہی تو وہ تحریر جسکی رو سے کہ وہ مقرر کیا گیا محتاج ثبوت کی نہیں ہے *

مستثنیٰ ۲ — جائز ہی کہ وصیت

نامجات [جنکا پرو بیت برتس انڈیا میں حاصل کیا گیا ہو] بذریعہ پرو بیت کے ثابت کیئے جائیں *

مستثنیٰ اول مبنیٰ ہی اس قیاس اغلب پر کہ جس نے بحیثیت کسی عہدہ کے عائد آمد کیا ہی تو قریب الیقین ہی کہ اُسکو وہ عہدہ واقع میں حاصل ہوا تھا اس لیئے کہ عہدہ ایسی ایک عام اور مشہور چیز ہی کہ کوئی شخص بلا واقعی منصب کے کار منصبی کسی عہدہ دار کا کرے تو لوگوں کو اُسکی حقیقت پہل سکتی ہی *

مستثنیٰ دوم کا اصول بھی ظاہر ہی کہ جب پرو بیت بعد تحقیقات کے نسبت ایک وصیت نامہ کے مل چکا ہو تو اصل وصیت نامہ کی نسبت

پوری تحقیقات ہو چکی ہی اور اس لیئے اُسکی ضرورت زیادہ نہیں رہتی ہی *

نسبت مضمون وصیت نامجات کے دفعات ۵۷ و ۶۰ و ۶۸ و ۶۹ و ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء قابل ملاحظہ ہیں اُن دفعات کے دیکھنے سے جو احکام قانون نسبت وصیت نامجات کے ہیں کھل جائینگے چونکہ یہ ایکٹ ہندو اور مسلمانوں سے متعلق نہیں ہی اس لیئے اُسکی نسبت زیادہ بحث کی ضرورت نہیں ہی *

تشریح ۱ — یہ دفعہ اُن صورتوں

سے جنہیں کہ معاہدہ یا عطیہ یا انتقال جائداد متذکرہ بالا کا ایک دستاویز میں مندرج ہو اور اُن صورتوں سے جنہیں کہ کئی دستاویزات میں مندرج ہو یکساں متعلق ہی *

تشریح ۲ — جس حال میں کہ

کئی اصل دستاویزات ہوں تو صرف ایک کا ثابت کرنا ضرور ہی *

تشریح ۳ — کسی دستاویز میں

بیان کیا جانا کسی واقعہ کا بجز واقعات متذکرہ دفعہ ہذا کے مانع اسکا نہ ہوگا کہ اُس واقعہ کی شہادت زبانی منظور کی جائے *

تشریحات ۱ و ۲ کے ساتھ مضمون دفعہ ۶۲ دیکھنا چاہیئے جسکی شرح میں ہم بیان کر آئے ہیں کہ کن صورتوں میں اصل دستاویز کی ایک سے زیادہ ہو سکتی ہے تشریح نمبر ۳ سے تمثیل (د) و (۴) دفعہ ہذا متعلق ہے اور ان دونوں تمثیلوں پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ کس قسم کے واقعات متذکرہ دستاویز کی نسبت شہادت لسانی داخل ہو سکتی ہے مثلاً تمثیل (د) میں بیان اداے قیمت نیل کا ہے اُسکو اُس دستاویز کے معاہدہ سے کچھ علاقہ نہیں اور اس لیئے وہ غیر متعلق واقعہ ہے جسکا کہ عارضی طور پر اتفاقاً ذکر اُس دستاویز میں ہے اور دستاویز کے معاہدہ کی شرائط سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا اسی ہذا القیاس تمثیل (۴) میں رسید صرف ایک یادداشت ہے اداے روپیہ کی اور نہ ایسی دستاویز جسکی بنا پر کوئی معاہدہ قائم ہو جسکی شرائط کے موافق روپیہ ادا ہوا ہو *

غرضکہ اصول عام یہ ہے کہ جب کسی شرائط معاہدہ مندرجہ دستاویز کی بحث ہو تو اُس صورت میں اُس دستاویز کا فی نفسہ خود پیش ہونا لازمی ہے لیکن جبکہ اتفاقی و عارضی طور پر کسی واقعہ کا بیان اُس میں درج ہو جاوے تو ایسا اندراج مانع ادخال شہادت لسانی نہیں ہے مثلاً کوئی شخص جو بذریعہ ایک رہنامہ کے مرتب ہو کر قابض ہوا اور کسی مقدمہ میں صرف یہ بحث ہے کہ آیا فلاں شخص واقع میں قابض جائیداد کا ہے یا نہیں تو رہن نامہ کا پیش کرنا لازمی نہیں ہے بلکہ لسانی شہادت قبضہ کی گذر سکتی ہے لیکن اگر کسی مقدمہ میں یہ بحث ہو کہ شرائط اُس رہنامہ کی کیا تھیں یا کہ کس قدر روپیہ کی عوض وہ رہن ہوا تھا تب البتہ رہنامہ کا پیش ہونا لازمی ہے — اسی طرح پر اگر کوئی کرایہ دار بذریعہ ایک پتہ کے قابض اراضی ہو تو صرف بغرض ثابت کرنے اُس قبضہ کے یا ادا کرنے کرایہ کے شہادت لسانی بلا پیش کیئے کرایہ نامہ کے گذر سکتی ہے لیکن شرائط مندرجہ کرایہ نامہ کی نسبت شہادت لسانی داخل نہیں ہو سکتی — اسی طرح پر جبکہ دو شخص شریک ہو کر ایک تجارتی کام کریں تو فی نفسہ یہ بات کہ فلاں دو شخص شریک کو تھے ہر قسم کی شہادت سے ثابت ہو سکتی ہے لیکن شرائط شراکت کی نسبت شراکت نامہ پیش کرنا لازم ہے *

تمثیلات

(الف) اگر ایک معاہدہ کئی خطوط میں مندرج ہو چاہیئے کہ تمام خطوط جنمیں کہ وہ درج ہو ثابت کیئے جائیں *

(ب) اگر ایک معاہدہ کسی بل اف ایکسچینج میں مندرج ہو تو اُس بل اف ایکسچینج کا ثابت کیا جانا ضرور تھی *

(ج) اگر کسی بل آف ایکسچینج کے تین ہوت ہوں تو اُن میں سے صرف ایک کا ثابت ہونا چاہیئے *

(د) زید نے بذریعہ تحریر عمرو سے واسطے حوالگی نیل کے مشروط بچند شرائط معاہدہ کیا اور اُس معاہدہ میں یہ لکھا گیا کہ عمرو نے زید کو قیمت دوسرے نیل کی جسکا زبانی معاملہ کسی اور وقت ہوا تھا ادا کر دی *

زبانی شہادت اِس امر کی پیش کی گئی کہ اُس دوسرے نیل کی قیمت نہیں ادا ہوئی ہی یہ شہادت قابل منظوری ہی

(ہ) زید نے عمرو کو رسید اُس روپیہ کی حوالہ کی جو کہ عمرو نے دیا تھا *

زبانی شہادت اُسکے ادا ہونے کی پیش کی گئی *

یہ شہادت قابل منظوری ہی *

دفعہ ۹۲ جبکہ شرائط کسی

معاهدہ یا عطیہ یا اور انتقال
جائداد کی یا کسی معاملہ

اخراج کرنا شہادت نسبت
اقرار لسانی کے

کی جس کا قانراً بشکل ایک دستاویز کے
منضبط ہونا چاہیئے حسب دفعہ ماسبق
کے ثابت ہو جائیں تو کوئی شہادت کسی
زبانی اقرار یا بیان کی جو مابین انہیں
فریق دستاویز قسم مذکور کے یا ان کے
واقف مقامان حقیقت کے ہوا ہو بغرض تردید
یا تبدیل یا ازادیاں ان شرائط کے یا اخراج
کسی امر کے ان شرائط میں سے منظور نہ
کی جائیگی *

دفعہ ہذا مبنی ہی اسی اصول اخراج شہادت پر جسپر کہ دفعہ
۹۱ مبنی ہی دفعہ ۹۱ میں اس امر کی بحث ہے کہ جس حالت
میں دستاویز مشعر معاهدہ و فیوہ پیش کیجائے تو اُسکی نسبت شہادت
لسانی نگذریگی اور دفعہ ہذا میں اس امر کی بحث ہے کہ جب ایسی
دستاویز پیش بھی ہو جائے تو اس کے مضمون کے ذریعہ سے کسی بیان
کی نہ تردید کیجی سکتی ہے نہ تبدیل کیجی سکتی ہے نہ ازادیاں ہو سکتی
ہے نہ اخراج ہو سکتا ہے غرض کہ واضعان قانونی کا یہہ منشاء ہے کہ
سوا ان چھ حالتوں میں جنکا شرائط دفعہ ہذا میں ذکر کیا گیا ہے جب
ایک معاهدہ کی شرائط احاطہ تحریر میں آ چکی ہوں تو اُسکی نسبت
افراط تغریط جائز نہیں *

لیکن دفعہ ۹۱ و ۹۲ میں فرق یہ ہے کہ دفعہ ۹۱ متعلق ہی تمام اشخاص سے گروہ فریق دستاویز ہوں یا نہ ہوں لیکن دفعہ ۹۲ صرف اُن لوگوں سے متعلق ہی جو فریق دستاویز یا اُنکے قائم مقام ہوں اور دفعہ ۹۹ کی رو سے یہ امر صاف کر دیا گیا ہے کہ جو اشخاص فریق دستاویز یا اُنکے قائم مقام نہ ہوں اس قسم کی افراط تفریط ثابت کرنے کے معجز ہیں *

پس دفعہ ۹۱ میں امور مفصلہ ذیل قابل ملاحظہ ہیں *

اول — یہ کہ نوعیت دستاویز کی اُس قسم کی ہو جسکا ذکر ہی اور وہ حسب دفعہ ۹۱ داخل ہو چکی ہو *

دوم — کوئی شہادت کسی زراعتی اقرار کی نہ داخل ہوگی *

سوم — بشرطیکہ داخل چاہنے والا فریق دستاویز یا اُسکا قائم مقام ہو *

چہارم — جبکہ ادخال بغرض افراط تفریط کے ہو *

اس قاعدہ عام سے مفصلہ ذیل شرائط مستثنیٰ ہیں: —

شرط ۱۔۔۔ جائز ہی کہ ہر ایسا

امر واقعہ ثابت کیا جائے جس کے سبب سے کوئی دستاویز نا جائز ہو جاتی ہو یا جس کے سبب سے کوئی شخص مستحق دگری یا حکم کا اُس کی بابت ہوتا ہو مثلاً فریب یا تخریف یا ناجوازی بحسب قانون یا عدم تکمیل حسب ضابطہ یا بے منصبی کسی فریق کی متعاقدین میں سے یا نہ ادا کرنا [یا عدم اداے] یا قصور اداے

زر نمن یا غلطی کسی امر واقعہ یا امر قانونی کی *

یہہ امر ظاہر ہی کہ جب سرے سے دستاویز کو بے اثر کرنا منظور ہو تب اسی شخص کو جسکو اُس دستاویز سے ضرر پہونچتا ہی منصب اُس دستاویز کے بے اثر ثابت کرنے کا ہی کیونکہ مدلا بحالت غلطی یا غریب غیرہ کے یہہ ظاہر ہی کہ منشاء فریق معاہدہ کا وہ نہیں تھا جو کہ غلطی سے دستاویز سے ظاہر ہونا ہی اور اُس لیئے اُس قسم کی شہادت کا داخل ہونا جائز رکھا گیا ہی اور ایسی ہی ہر قسم کی شہادت کا داخل کرنا جائز رکھا گیا ہی کہ جس سے ایک ایسی غلطی نہایت ہو جس سے فریق دستاویز کو ایک دگری ملنے کا استحقاق ہو تعمیل پانچ قابل ملاحظہ ہی *

شرطاً ہذا میں امور مفصلہ دلیل سے دستاویز بے اثر ہو جاتی ہی *

۱۔ فریب - دفعہ ۱۷ و ۱۹ و ۸۳ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع و دفعہ ۲۸ - ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۶۵ع *

۲۔ تخویف - دفعہ ۱۵ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع قانون معاہدہ *

۳۔ ناجوازی بحسب قانون - دفعہ ۲۳ و ۲۴ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع و دفعہ ۱۳ - ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۶۵ع و دفعہ ۳۳ تعزیرات ہند *

۴۔ عدم تکمیل حسب ضابطہ *

۵۔ بے منصبی کسی فریق کی - دفعہ ۱۱ و ۱۲ قانون معاہدہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع *

۶۔ نہ ادا کرنا زر نمن کا - دفعہ ۲۵ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع *

۷۔ غلطی کسی امر واقعہ یا قانونی کی - دفعہ ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ -

ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع و تمثیل (د) و (۴) لیکن کسی فریق کو یہہ منصب نہیں کہ کسی معاہدہ کو اپنا فائدہ اُٹھانے کے لیئے فریبی ثابت کرے اور فریق مخالف کو اُسی سے پابند قرار دے ۶ *

شرط ۲ — موجودگی کسی علیحدہ

اقرار زبانی کی نسبت کسی امر کے نحو کہ دستاویز میں لکھا گیا ہو اور اُسکی شرائط کے مغایر نہ ہو جائز ہی کہ ثابت کی جائے اور یہ تجویز اس امر کے کہ یہہ شرط قابل لحاظ ہی یا نہیں عدالت اس بات پر غور کریگی کہ دستاویز کس درجہ تک حسب ضابطہ ہی *

اس شرط کی تمثیلات (د) (ز) (ج) ملاحظہ طلب ہیں *

واضح رہے کہ متن شرط ہذا میں عدالت پر یہہ لازمی رکھا گیا ہے کہ نوعیت دستاویز پر جسکی نسبت شہادت لسانی شرط ہذا کی داخل کرنی جائز کی گئی ہے غور کرے اور تمثیل (ج) کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ صورت اول میں جبکہ دو سو روپیہ ماہواری پر زید نے بکر سے مکان کرایہ پر لیا اور اُسکی نسبت صرف منجمل طور پر ایک بے ضابطہ دستاویز میں ذکر اس معاہدہ کا لکھ دیا تو زبانی شہادت اُسکے مضمون پر ایذا کرنے کے لیئے داخل کرنی جائز رکھی گئی اور دوسری صورت میں جبکہ زید نے کرایہ نامہ ایک نہایت باضابطہ تحریر کیا اس صورت میں زبانی شہادت واسطے ایذا مضمون دستاویز کے داخل نہوگی وجہ اسکی یہہ ہی کہ ایک اصول قانون شہادت کا ہے کہ قیاس اغلب ہی کہ جس شخص نے کسی معاہدہ کو اسقدر احتیاط سے کرایا ہو وہ کوئی امر بیرون دستاویز فچھوڑیکا اور پہلی صورت میں چونکہ خود معاہدہ کے تحریر ہونے کی نسبت احتیاط نہیں کی گئی تو قیاس قانونی مانع اس امر کا نہیں ہے کہ شاید کوئی امر زبانی نہر گیا ہو — ایک مقدمہ میں جس میں کہ اس امر کی بحث تھی کہ پتہ میں کسقدر زمین داخل

ہی اور اس پتہ میں کچھ حدوں اراضی کی جو بذریعہ اُس پتہ کے دی گئی تھی مندرج نہ تھیں ہائی کورٹ کلکٹر نے یہہ تجویز کیا کہ یہ بانی شہادت نسبت وسعت حدوں اراضی کے جسکا کہ پتہ دیا گیا ہی لیا جاسکتی ہی اس لیے کہ شرائط نے منہایر نہیں بلکہ پتہ اُسکی نسبت ساکت ہی ۷ لکن واضح رہے کہ اگر بعض ہونے ایسے ایک بیضاقلہ پتہ کے اگر ایک بعدنامہ نامنطقہ تحریر ہوا ہوتا اور اُس میں حدوں ارض کسی اراضی کی تحریر نہ ہوتیں تو حسب شرائط ہذا اجازت داخل شہادت نسبت کسی اقرار زبانی کے متعلقہ وسعت حدوں داخل ہو سکتی جیسا کہ تمبل (ج) دفعہ ہذا سے ظاہر ہی *

شرط ۳ — موجودگی کسی علیحدہ

اقرار زبانی کی جو ایک ایسی شرط ہو کہ کسی معاہدہ یا عطیہ یا انتقال جائداں سے جو ذمہ داری عاید ہوتی ہو اُس پر وہ مقدم ہی جایز ہی کہ ثابت کی جائے *

اس شرط کے ساتھ تمبل (ی) قابل ملاحظہ ہی *

شرط ۴ — موجودگی کسی صاف

و صریح اقرار زبانی ما بعد کی در باب تسمیخ یا ترمیم کسی معاہدہ یا عطیہ یا انتقال جائداں مذکور کے جائز ہی کہ ثابت کی جائے بجز اُن مقدمات کے جن میں کہ معاہدہ یا عطیہ یا انتقال جائداں کا ازروے

قانون تحریراً ہونا ضروری ہی یا مطابق قانون رجسٹری دستاویزات مجریہ وقت کے جس کی رجسٹری ہو چکی ہو *

یہہ شرط اس اصول قانون پر مبنی ہی کہ جو چیز ایک قسم کے وسائل سے قائم کی گئی ہو تو وہ اس سے کم درجہ کے وسیلوں سے معدوم نہیں ہو سکتی پس شرط هذا میں معاہدہ —

جسکا قانوناً تحریری ہونا لازمی ہو — یا —

جسکی رجسٹری حسب قانون رجسٹری ہو چکی ہو —

وہ زبانی معاہدہ سے نہ ترمیم ہو سکتا ہی نہ باطل ہو سکتا ہی *

واضح رہے کہ لفظ زبانی قابل غور ہی کیونکہ تحریری معاہدے یا رجسٹری شدہ معاہدہ کے وجود کی نسبت جس سے کوئی معاہدہ تحریری یا رجسٹری شدہ سابق ترمیم ہوتا ہو یا باطل ہوتا ہو اُسکی شہادت قابل ادخال ہی لیکن چونکہ فصل هذا میں صرف اُن صورتوں کا بیان ہی جنہیں شہادت لسانی بمقابلہ شہادت دستاویزی کے داخل نہیں ہو سکتی اس وجہ سے واضعان قانون نے یہاں صراحت نہیں کی اور فی الحقیقت بے محل ہوتی *

شرط ۵ — جائز ہی کہ ہر رسم یا

دواج ثابت کیا جائے جس کے ذریعہ سے وہ لوازم جو کہ کسی دستاویز معاہدہ میں صراحتاً مرقوم نہ ہوئے ہوں اس قسم کے معاہدات میں معمولاً لاحق ہوتے ہوں مگر شرط یہہ ہی کہ لاحق ہونا کسی ایسے

کوازم کا اس دستاویز کی شرائط صریح کے خلاف یا مغایر نہو *

اس قسم کے دستورات کا ثبوت قانون نے اسی وجہ سے قابل اُدخال تصور کیا ہے کہ قیاس اغلب ہمیشہ یہہ ہوتا ہے کہ جبکہ ایک دستور کسی امر کی نسبت پورے طور پر قائم ہے تو جب اُس امر کی نسبت کوئی معاہدہ ہو تو گو صراحتاً ظاہر نہ کیا گیا ہو ضمناً ہمیشہ مفہوم ہوتا ہے مثلاً بعض مقاموں میں آم بکساب سیکڑہ کے بکتے ہیں اور ہر سو پر پانچ آم زیادہ ملتے ہیں پس اگر ایسے مقام پر نہیں معاہدہ نسبت خریداری پانچ سیکڑہ کے ہو تو حسب شرط ہذا کے نزاع باہمی میں یہہ امر ثابت کیا جا سکتا ہے کہ گو دستاویز میں پانچ سیکڑہ مندرج ہیں لیکن مراد پانسو پچیس تھی *

یروپی کونسل نے ایک مقدمہ میں یہہ تجویز کیا کہ جس معاہدہ میں سود کی نسبت کچھ شرط نہو تو سود عدالت نہ دباویگی جب تک پورے طور پر یہہ ثابت نہ ہو کہ رواج تجارتی اسقدر عام تھا کہ بلا اندراج شرط سود کے سود ملتا تھا ^۸ لیکن خلاف منشاء صریح دستاویز نے شہادت رسم کی نسبت ہندوی کے داخل نہیں ہو سکتی کیونکہ وقعت ضمنی شرط رسم کی اُس صورت میں ہوتی ہے جبکہ صراحتاً دستاویز میں نہ ہو ^۹ لیکن ایک مقدمہ میں جس میں کہ یہہ رسم مہاجنی طور پر ثابت ہوئی کہ گماشتہ پر ہندوی کی ذمہ داری عاید نہیں ہو سکتی ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ ایسی رسم قابل پذیرائی ہے ^۱ چنانچہ ایک مقدمہ میں جس میں کہ ایک خاص فصل اناج کی خریداری کی دستاویز میں شرط تھی اور باع نے اُس معاہدہ کے پورا کرنے میں بعوض اسکے کہ کل اناج فصل مذکور کا مشتری کو دے دو فصلوں کا اناج مشتری کو ملا کر دیا اور یہہ عذر پیش

۸ جگموہن گھوس پٹام کیسری چندر جلد ۹ مورزانڈیس اپیل صفحہ ۵۵۶

۹ اندر چندر ڈونگر پٹام اچھیوں بی بی جلد ۷ ہنگال صفحہ ۶۸۲

۱ ہری موہن پٹاساہ پٹام کرشنر موہن پٹاساہ جلد ۹ ہنگال صفحہ ۱ ضمیمہ

کیا کہ ایسی رسم ہی کہ ایک قسم کا لٹاج گم دو مختلف فیصلوں کا ہو ملا کر بیچ سکتے ہیں عدالت ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ قرار دیا کہ در صورتیکہ دستاویز میں شرط افاج کی فلاں فصل کے ہونے کی صریح ہی تو کوئی شہادت خلاف ایسے معاہدہ کے نہ لیجاویگی ۲ لیکن ایک اور مقدمہ میں جبکہ پورے طور پر یہہ ثابت کر دیا کہ حسب رسم ممالک مغربی و شمالی کے رعیت کو خاص ضلع میں اختیار کھودنے کنوے یا لگانے درخت کا ہی اراضی زمیندار پر تو اُسکا یہہ فعل منقض معاہدہ کاشتکاری سمجھا گیا ۳ *

لیکن عدالتوں کو شرائط معاہدہ پر رسم کی وجہ سے معنی پہنانے میں از حد احتیاط لازم ہی اور جب تک نہایت صریح طور پر وجود و رسم ثابت نہو تو دستاویز کی پوری تعمیل ہونی چاہیئے *

شرط ۶ — ہر ایسا واقعہ جائز ہی

کہ ثابت کیا جائے جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ کس طور پر عبارت دستاویز کی واقعات موجودہ سے علاقہ رکھتی ہی *

جبکہ کوئی وسیلہ اس امر کے تحقیق کرنے کا نہیں ہی کہ دستاویز نکس شی سے یا کس امر سے متعلق ہی تو البتہ شہادت لسانی دستاویز کے معنی صاف کرنے کی غرض سے لیجا سکتی ہی مثلا اگر کسی شخص نے بیعنامہ میں یہہ لکھا کہ میں نے فیم والی حویلی فلاں شخص کے ہاتھ بیع کر دی اور بائع کی دو حویلیاں ہوں جنہیں فیم کا درخت ہی تو اس امر کی شہادت لیجا سکتی کہ اُن دونوں میں سے کونسی حویلی مراد تھی علیٰ ہذا القیاس *

لیکن اس مثال میں اور تمثیل (ج) میں فرق یہہ ہی کہ ایک میں یہہ لا معلوم ہی کہ کونسی حویلی مراد ہی اور تمثیل (ح) میں حدود جائیداد واقع رام کے نقشہ سے ظاہر ہیں *

تمثیلات

(الف) ایک تحریر بیمہ کی بابت اُس مال کے عمل میں آئی جسپر یہہ لکھا تھا کہ — کلکتہ سے لندن جانے والے جہازوں میں — اور وہ مال ایک خاص جہاز میں لادا گیا جو کہ تباہ ہو گیا پس یہہ واقعہ کہ وہی خاص جہاز زبانی تحریر بیمہ سے مستثنیٰ کیا گیا تھا ثابت کیا جا سکتا ہی *

(ب) زید نے بذریعہ تحریر کے مطلقاً اقرار کیا کہ عمرو کو ایک ہزار روپیہ یکم مارچ سنہ ۱۸۷۳ ع کو دونگا ثبوت اس واقعہ کا نہ لیا جائیگا کہ اُسی وقت یہہ زبانی اقرار ہوا تھا کہ روپیہ ۳۱ مارچ تک ادا نہ ہونا چاہیئے *

(ج) ایک منحل جو رامپور کی چائے کا منحل کہلاتا ہی بذریعہ ایک وثیقہ کے جس میں نقشہ جائداد معینہ کا مندرج ہی بیع کیا گیا پس ثبوت اِس واقعہ کا کہ جو اراضی نقشہ میں داخل نہیں ہی جزو اُس منحل کی متصور ہوتی رہی ہی اور بذریعہ وثیقہ کے اُسکا منتقل ہو جانا مراد تھا نہ لیا جائیگا *

(د) زید نے عسی کان میں جو کہ عمرو کی ملکیت ہے ہی خاص شرائط پر کام کرنے کے لیئے عمرو کے ساتھ معاہدہ کیا زید کو اِس بات کی ترغیب اِس وجہ سے

ہوئی تھی کہ عمرو نے اُس کان کی حیثیت کو خلاف واقع بیان کیا تھا جائز ہی کہ یہ واقعہ ثابت کیا جائے *

(۵) زید نے عمرو پر بحسب مندرجہ معاہدہ معاہدہ کی تعمیل کے لیئے نالشی دایر کی اور مستعدی ہوا کہ اُس معاہدہ کی ایک شرط کی اصلاح کی جائے اِس واسطے کہ وہ شرط اُس میں بغلطی درج ہوئی تھی جائز ہی کہ زید یہ ثابت کرے کہ وہ ایسی غلطی تھی جسکی اصلاح کرانے کا وہ قانوناً مستحق ہی *

(۶) زید نے بذریعہ ایک خط کے عمرو کو مال بھیجنے کے لیئے لکھا اور اُس میں در باب وقت اداے قیمت کے کچھ مرقوم نہ ہوا اور ہر وقت حوالگی کے اُس نے وہ مال لے لیا عمرو نے اُس قیمت کی زید پر نالشی کی جائز ہی کہ زید یہ ثابت کرے کہ وہ مال ایک ایسی مدت کے اودھار پر بھیجا گیا تھا جو اب تک منقضی نہیں ہوئی تھی *

(۷) زید نے عمرو کے ہاتھ ایک گھوڑا بیچا اور اُسکے اطمینان کے لیئے زبانی کہا کہ یہ تندرست ہی زید نے عمرو کو ایک کاغذ بایں عبارت لکھ دیا کہ زید سے ایک گھوڑا پانچ سو روپیہ کو خرید کیا گیا جائز ہی کہ عمرو اُس زبانی کلام کو ثابت کرے *

(۸) زید نے عمر سے مکان کرایہ لیا اور عمر کو ایک پرچہ بایں الفاظ لکھ دیا کہ مکان دو سو روپیہ ماہوار

پر زید کو اِس زبانی اقرار کا ثابت کرنا جائز ہی کہ اُس
شرط میں کہانے کا خرچ بھی داخل تھا *

زید نے عمرو کا مکان ایک سال کے لیئے کرایہ پر لیا اور
ایک اقرارنامہ حسب ضابطہ کاغذ استامپ پر جسکا مسودہ
ایک اترنی نے کیا تھا مابین اُنکے لکھا گیا اور اُس میں
کہانے کا ذکر کچھ نہیں لکھا ہی نو زید سے اِس بات کا
ثبوت نہ لیا جائیگا کہ کہانے کا خرچ زبانی اُن شریفا
میں داخل کیا گیا تھا *

(ح) زید نے عمرو سے بابت اُس قرضہ کے جو یافتنی
زید کا تھا درخواست کی اور روپیہ کی رسید بھیجی
عمرو نے وہ رسید رکھ رکھے چھوڑی اور روپیہ نہ بھیجا پس
اُس روپیہ کی بابت جو نالش دایر ہو اُس میں زید
اسبات کا ثبوت داخل کر سکتا ہی *

(ی) زید اور عمرو نے ایک معاہدہ تحریری کیا جو
ایک امر کے وقوع پر عمل میں آنے والا تھا اور وہ تحریر
عمرو کے پاس چھوڑی گئی اور اُس نے اُسکے ذریعہ سے زید
پر نالش کی زید کو جائز ہی کہ وہ حالات ثابت کرے
جنہیں کہ وہ تحریر حوالہ کی گئی تھی *

دفعہ ۹۳ جب کہ عبارت کسی

دستاویز کی بادی النظر میں
مبہم یا ناقص ہو تو جائز

خارج کرنا شہادت کا
جس سے توضیح دستاویز
مبہم کی ہوتی ہو

نہیں ہی کہ شہادت ایسے واقعات کی پیش
کی جائے جن سے اُس کے معنی کی توضیح
یا سقم کا دفعیہ ہوتا ہو *

تمثیلات

(الف) زید نے بذریعہ تحریر کے عمرو کے ہاتھ ایک
گھوڑا ایک ہزار یا پندرہ سو روپیہ پر بیچنے کا اقرار کیا *
شہادت اس بات کی داخل نہ ہو سکیگی کہ کسی
قیمت پر گھوڑا دینا چاہیئے *

(ب) ایک دستاویز میں چند خالی جگہ ہیں
شہادت اُن واقعات کی داخل نہیں ہو سکتی ہی جن سے
یہ ظاہر ہو کہ اُن جگہوں کو کسی طرح پر کرنا مرکوز تھا *
دفعہ ۹۱ میں واضعان قانون نے شہادت لسانی کو نسبت اُن شرائط
معاہدہ کے قائم کرنے کے جو ایک دفعہ دستاویز میں مندرج ہو چکی ہوں
منع کیا ہی اور دفعہ ۹۲ میں اُسی قسم کی دستاویزی شرائط کی بذریعہ
شہادت لسانی کے تردید یا تبدیل یا ازدیاد نہیں ہو سکتا *

دفعہ ۹۳ سے دفعہ ۹۷ تک واضعان قانون نے ترتیب وار وہ قاعدے
بیان کیئے ہیں کہ جن کے موافق بحالت مبہم ہونے دستاویز کے شہادت
لسانی لیکر معنی صاف کیئے جا سکتے ہیں اور کن صورتوں میں نہیں —
واضح رہے کہ دستاویزات کے مطلب میں دو قسم کا ابہام واقع ہو سکتا ہی *
اول — ابہام جلی یعنی ایسا ابہام کہ جس سے منشاء صریح دستاویز کا
صریح طور پر بیمعنی ہوتا ہو اور اِس وجہ سے قانونا اُس کے منشاء کا نفاذ ہو *
دوم — ابہام خفی یعنی ایسا ابہام جو کہ گو صریح طور پر دستاویز
کو بیمعنی نہیں کرتا لیکن جبکہ واقعات موجودہ سے منشاء دستاویز کو
متعلق کرنا ہوتا ہی تب اُس کا مبہم ہونا معلوم ہوتا ہی *

قانون شہادت میں اصول یہہ ہی نہ جس صورت میں کہ دستاویز میں ابہام جلی ہو تو اُسے منشاء کو ظاہر کرنے کے لیئے شہادت لسانی نہیں لیجا سکتی

نسبت ابہام جلی

ہی کیونکہ در حقیقت ایسی شہادت کے لیے سے جو اصل منشاء تحریر دستاویز سے ہوتا ہی اُس میں ناسانی افراط تغریط ہو سکتی ہی پس اسی دستاویز جو کہ جلی طور پر مبہم ہو باعتبار شہادت محض بیکار ہی اور یہی اصول قانون معاہدہ میں بھی مافا گیا ہی اور دفعہ ۲۹ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع اور اُسکی تمثیلت کے دیکھنے سے واضح ہوگا کہ قانوناً ایسے معاہدات جتنے معنی سمجھہ میں نہ آتے ہوں کالعدم ہیں *

البتہ ابہام خفی ایک ایسا ابہام ہوتا ہی کہ جو صریح دستاویز کو

لعو نہیں کر دیتا بلکہ حسسین صرف بوجہ ہونے ایک شبہہ کے شرایط دستاویز کا قانوناً

نسبت ابہام خفی

قافذ کرنا مشمل ہوتا ہی - وہ شبہہ اِس قسم کا ہوتا ہی کہ جس سے آدھابیان نسبت کسی چیز کے متعلق ہوتا ہی اور آدھا غلط جیسا کہ تمثیل دفعہ ۹۵ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا - پس اِس قسم کے ابہام کی نسبت معنی صاف کرنے کے لیئے شہادت زبانی قابل ادخال ہی - دفعہ ہذا اور دفعات ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ - ایکٹ ہذا یا تو ابہام جلی کی صورتیں ہیں یا ابہام خفی کی اور ہر ایک کے نیچے مختصر طور پر اُسکی شرح بیان ہوگی * یہہ امر ظاہر ہی کہ دفعہ ہذا صورت ابہام جلی کی ہی اور اِس وجہ سے دستاویز کے معنی متعین کرنے کے لیئے قانونا شہادت زبانی قابل ادخال نہیں *

دفعہ ۹۳ جبکہ عبارت کسی

دستاویز کی فی نفسہ صاف ہو اور وہ واقعات موجودہ سے صحت کے ساتھ متعلق

خارج کرنا ایسی شہادت کا جس سے مفہوم دستاویز واقعات غیر سے متعلق ہو جائے

کی جائے تو ایسی شہادت داخل نہیں

ہو سکتی ہے جس سے ظاہر ہو کہ اُن واقعات
سے اُسکا متعلق ہونا مقصود نہ تھا *

تمثیل

زید نے عمرو کے ہاتھ بذریعہ وثیقہ کے بایں عبارت
بیع کی کہ میرا محال واقع رامپور مشتمل اوپر
اراضی سو بیگہ — اور زید کا محال رامپور میں
ہی اور وہ سو بیگہ کا ہی پس شہادت اسی بات کی
داخل نہیں ہو سکتی ہے کہ وہ محال جسکا بیع کرنا
مقصود تھا وہ کسی اور جگہ اور کسی اور مقدار کا تھا *
دفعہ ۹۲ میں فی الحقیقت کوئی ابہام نہیں ہے بلکہ معنی صاف
ہیں اور واقعات موجودہ سے منشاء دستاویز متعین ہو سکتا ہے پس اُسی
اصول پر جسپر کہ دفعہ ۹۲ مبنی ہے شہادت زبانی نسبت مضمون
صریح دستاویز کے اس وجہ سے نہیں لیجا سکتی کہ ایسی شہادت زبانی
سے مضمون دستاویز کی تردید ہوتی ہے لیکن
دفعہ ۹۲ اور دفعہ ۹۳ میں فرق یہ ہے کہ

فرق مابین دفعہ ۹۲ و ۹۳

گو دونو دفعات ایک اصول پر مبنی ہیں لیکن دفعہ ۹۲ صرف دستاویز
معادہ سے جسکا ذکر دفعہ ۹۱ میں ہی متعلق ہے اور یہہ دفعہ ہر قسم
کی دستاویز سے علاقہ رکھتی ہے چونکہ تحریر ایک اعلیٰ قسم کی شہادت
ہی بہ نسبت بیان زبانی کے اس لئے اصول عام قانون کے موافق کہ ادنیٰ
چیز اعلیٰ کو باطل نہیں کر سکتی لسانی شہادت سے اُس دستاویز کے
معنیوں کی تردید نہیں ہو سکتی لیکن اِزاں یا تبدیل یا اخراج کی
نسبت احکام دفعہ ۹۲ کے اس قدر سخت معلوم نہیں ہوتے جیسے دفعہ
۹۲ کے اور وجہہ اسکی یہہ ہے کہ دفعہ ۹۲ میں صرف اُن دستاویزات
کا ذکر ہے جو کہ یا تو دستاویزات معادہ وغیرہ ہیں یا ایسی ہیں جنکا
تظہیری ہونا قانوناً لازمی ہے اور اس دفعہ میں اس قسم کی کوئی قید
نہیں ہے *

صفحہ ۹۵ جبکہ عبارت کسی

دستاویز کی فی نفسہ صاف
ہو لیکن بلحاظ واقعات

شہادت جس سے دستاویز
کے معنی کا تعلق واقعات
موجودہ سے ظاہر ہو

موجودہ کے بے معنی ہو تو شہادت اس
امر کی داخل ہو سکتی ہی جس سے ثابت
ہو کہ وہ کسی خاص معنی میں مستعمل
کی گئی تھی *

تمثیل

زید نے عمرو کے ہاتھ بذریعہ وثیقہ کے بایں عبارت
بیع کی کہ میرا مکان واقعہ کلکتہ *
زید کا کوئی مکان کلکتہ میں نہیں ہی لیکن معلوم
ہوتا ہی کہ اُسکا ایک مکان ہورا میں ہی اور اُسپر
عمرو اُس وثیقہ کی تکمیل کے وقت سے قابض ہی *
اُن واقعات کا ثبوت یہہ بات ظاہر کرنے کے لیئے
داخل ہو سکتا ہی کہ وہ وثیقہ اُس مکان سے متعلق
تھا جو کہ ہورا میں ہی *

اس دفعہ میں ابہام خفی کی صورت بیان ہوئی ہی اور اس وجہ
سے اُسکے! معنی معین کرنے کے لیئے شہادت داخل ہو سکتی ہی ملا
تمثیل کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہی کہ لفظ میرا مکان مطلب دستاویز کو
صاف کر دیتا ہی لیکن لفظ واقعہ کلکتہ سے ابہام واقع ہوتا ہی اور ایسا
ابہام رفع ہو سکتا ہی کیونکہ اُس سے دستاویز کے معنوں میں کوئی فرق
مہیں ارا *

کے قبضہ میں نہیں تھی اور اُسکی زمین جو (ف) کے قبضہ میں تھی وہ بمقام (غ) نہیں تھی پس شہادت اُن واقعات کی داخل ہو سکتی تھی جنسے ظاہر ہو کہ اُسے نسکا بیچنا مرکوز تھا *

اِس دفعہ میں ایک صورت ابہام خفی کی ہے اور تمثیل کے دیکھنے سے منشاء دفعہ کا صاف ہوتا ہے *

دفعہ ۹۸ شہادت بہ ثبوت معنی

ایسے حروف کے جو پڑھے نہ جاتے ہوں یا عموماً

شہادت نسبت حروف
غدر مفہوم وغیرہ

سمجھ میں نہ آتے ہوں یا معنی عبارات ملک غیر اور متروک اور اصطلاحی اور مختص المقام اور مستعملہ ملک خاص کے اور معنی مخففات کے اور ایسے الفاظ کے جو کیسی خاص معنی میں مستعمل ہوں داخل ہو سکتے ہیں *

تمثیل

اگر ایک سنگتراش عمرو سے اپنی دستکاری کی اشیاء کی بابت بیچنے کا اقرار کرے اور اُن اشیاء کے بیان میں صرف شروع کے حروف لکھ دے اور وہ حروف ہالالت اُسکی مصنوعات اور آلات دونوں پر کرتے ہوں تو

جائز ہے کہ شہادت اس بات کی داخل کی جائے کہ کسی چیز کے بدچلنے سے اُسکی مراد نہی *

اس دفعہ کے ساتھ فقہہ دہلوی فصل ۱۴۹ تاہن ملاحظہ ہی *

دفعہ ۹۹ جو اشخاص کے متعاقدین

کسی دستاویز کے یا اُنکے
قائم مقام حقیقت نہروں اُنکو

دستاویز کے مضمون کے
خلاف عہدہ دینے کا
نہروں کو منصب ہی

جائز ہے کہ شہادت ایسے واقعات کی ان کریں
جنسے اُسیوقت کا ایک ایسا اقرار ظاہر
ہوتا ہو جو کہ دستاویز کی شرائط سے
مغایر ہو *

تمثیل

زید و عمرو نے بدریعہ تحریر کے یہہ معاہدہ کیا کہ
عمرو زید کے ہاتھ کچھ روٹی بیچینگا جس کی قیمت
بروقت حوالگی ادا کی جائیگی اور اُسی وقت اُن دونوں
میں زبانی باہم یہہ اقرار ہوا کہ نہیں مہینہ کی مہمت
زید کو دی جائیگی بس ثبوت اس کا مابین زید و عمرو کے
دہ لیا جائیگا لیکن اگر بکر کے حق میں وہ کسی نہج سے
موثر ہو تو وہ اُس کا ثبوت دے سکتا ہے *

دفعہ ۹۱ کی شرح میں ہم بیان کرچکے ہیں کہ شرائط مذکورہ
دفعہ مذکور صرف اُن لوگوں سے منعلق ہیں جو دستاویز کے فریق یا اُنکے

قائم مقام ہوں اور ایسا ہی اُس دفعہ کے متن سے ظاہر ہی اور دفعہ ۵۵۱ میں صاف کر دیا گیا ہے کہ جو لوگ قریبی دستاویز نہیں ہیں اُن کو اختیار ہی کہ اُسی وقت کا ایسا اقرار ثابت کریں جو دستاویز کی شرابط کے مغایر ہو *

لفظ مغایر جو کہ اُس دفعہ کے ترجمہ میں استعمال ہوا ہے وہی لفظ ہے جس کا ترجمہ دفعہ ۹۲ میں یہ لفظ تبدیل ہوا ہے اور دفعہ ۵۵۱ میں تردید و ایذا و اخراج کا ذکر نہیں ہے لیکن میرے نزدیک جبکہ غیر شخص مغایر معاہدہ کو نابت کر سکتا ہے تو اُس کو تردید اور ایذا اور اخراج کا بھی منصب ہونا چاہیئے *

دفعہ ۱۰۱ کوئی امر مندرجہ

فصل ۵۵۱ قانون وراثت

مجریہ ہند (نمبر ۱۰ سنہ

بھالی احکام قانون وراثت
مجریہ ہند

۱۸۶۵ ع) کے کسی احکام کا مغل درباب

تصریح معنی وصیت نامجات کے نہوگا *

ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ ع سے اُس کا باب ۱۱ دفعات ۶۱ لغایت ۹۸

سراں ہی *

باب ۳

شہادت کا پیش کرنا اور اُسکی تاثیر

باب اول ایکٹ ۵۵۱ میں اس امر کا ذکر ہے کہ کن کن صورتوں میں اور کون کون امر واقعات متعلقہ ہیں اور موثر شہادت تصور کیئے جا سکتے ہیں یعنی کونسی شہادت داخل ہو سکتی ہے *

باب دوم میں اس امر کا ذکر ہے کہ کس کس شہادت کی کیا کیا وقعت ہے *

اور باب سوم میں یعنی باب ۵۵۱ میں واضعان قانون نے اس امر کا ذکر کیا ہے کہ شہادت کس طرح پر پیش ہونی چاہیئے اور جب پیش

ہو چکے تو اُس کا کیا اثر ہوگا پس مختصر طور سے اس ایکٹ کے مضمون کو یوں بیان کر سکتے ہیں کہ باب اول متعلق شہادت سے اور باب دوم متعلق وقعت شہادت سے اور باب سوم اثر شہادت سے متعلق ہے *

فصل ۷ — بار ثبوت

دفعہ ۱۰۱ جو فریق عدالت سے

درخواست صدور فیصلہ کی

بار ثبوت کی تعریف

نسبت ایسے قانونی حق یا ذمہ داری کے گذرانے جس کا مدار ایسے واقعات پر ہو جن پر وہ اصرار کرتا ہے اُسی فریق کو لازم ہوگا کہ واقعات مذکور کا وجود ثابت کرے *

اور جب کسی شخص پر کسی واقعہ کے وجود کا ثابت کرنا لازم ہو تو یہہ امر باین عبارت تعبیر کیا جاتا ہے کہ اُس شخص پر بار ثبوت ہے *

تثبیلات

(الف) زید عدالت سے یہہ فیصلہ صادر ہوئے کا مستعدی ہوا کہ عمر کو بعلت اُس جرم کے جس کا ارتکاب عمر نے کیا ہے سزا ہونی چاہیئے *

زید کو ثابت کرنا چاہیئے کہ عمرو نے ارتکاب جرم کیا ہی *

(ب) زید عدالت سے یہہ فیصلہ صادر ہونے کا مستدعی ہوا کہ وہ مستحق اراضی مقبوضہ عمرو کا از روے ایسے واقعات کے ہی جنہر وہ یعنی زید اصرار کرتا ہی اور عمرو اُن کی صداقت سے انکار کرتا ہی *

زید کو لازم ہی کہ اُن واقعات کا وجود ثابت کرے *
 اِس فصل میں قانون شہادت کے ایک نہایت مشکل اور پر از وقت مسئلہ کی بحث ہی اور جس قدر وہ مسئلہ مشکل ہی اُس قدر وہ اہم اور مقدم ہی کیونکہ ہر قسم کی کارروائی قانونی میں اِس امر ہی بحث آتی ہی کہ فریقین میں سے بار ثبوت کس پر ہی اور اکثر مقدمات میں جیتنا ہارنا اِس مسئلہ کی تنقیح پر منحصر ہوتا ہی پس ہم اِس فصل میں حتی الوسع واضح طور پر اِس مسئلہ کی تشریح کرینگے اور اُسکو جہاں تک ہو سکیگا آسان کرینگے *

اصل اصول بار ثبوت کا اِس اصول منطقی پر مبنی ہی کہ جو شخص کسی امر کا وجود بیان کرتا ہو اور فریق ثانی اُس امر کے وجود سے منکر ہو تو اُس شخص

اصل چہر بار ثبوت مبنی ہی

پر جو کہ وجود بیان کرتا ہی اُس امر کا ثابت کرنا چاہیئے اِس لئے کہ قیاس فہم عدم ہر چیز کے ہوتا ہی اور اُسکو معدوم سمجھنا چاہیئے جب تک ثابت نہ ہو مثلاً جیسا کہ تمثیلات دفعہ ہذا کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ ایک صورت میں زید یہہ کہتا ہی کہ عمرو نے ایک جرم کیا ہی پس صاف ہی کہ عمرو کی مثال دیکھنے سے یہہ ظاہر نہیں ہونا کہ اُس نے جرم کیا ہی یا نہیں اور جب تک کہ زید یہہ ثابت نہ کرے کہ عمرو نے جرم کیا ہی یا نہیں اُسکو سزا نہیں مل سکتی اور دوسری صورت میں بھی جبکہ بقول ”التبض دلیل الملک“ مالک اپنی جائداد پر قابض ہوتا ہی اور زید باوجود قبضہ عمرو کے چند ایسے واقعات کا وجود بیان کرتا ہی جن سے عمرو منکر ہی تو بار ثبوت زید پر ہی *

یہ اصول بار ثبوت کا اس سبب سے قائم نہیں کیا گیا ہے کہ ہر واقعہ کا عدم ثابت کرنا محال ہی بلکہ اس وجہ پر کہ واقعہ کا وجود ثابت کرنا سبب سے طور پر ہو سکتا ہے اور اسکا عدم ثابت کرنا نہایت ہیپر کے ساتھ ممکن ہی مثلاً اگر یہ ثابت کرنا منظور ہو نہ عید کے دن زید دہلی کی جامع مسجد میں تھا پس جو شخص یہ بیان کرتا ہے اُسپر اسکا بار ثبوت ہی اس لئے کہ وہ آسانی ایسے گواہ طلب کرا سکتا ہے جنہوں نے زید کو اس روز اُس جگہ دیکھا تھا ایسی جو شخص کے زید کے دہلی میں ہوئے سے متبر ہی اُسکو یہ ثابت کرنا کہ وہ عید کے دن دہلی میں نہ تھا سخت دشوار ہی کہ محال نہیں ہی البتہ عدم اس واقعہ کا معصلہ ذیل امور سے ثابت ہو سکتا ہے *

۱ - یہ کہ زید عید کے دن دوسری جگہ تھا *

۲ - یہ کہ اُس جگہ سے دہلی کی جامع مسجد تک اسدوراصلہ ہی کہ کسی وسیلہ سے زید جامع مسجد میں موجود ہو سکتا تھا * پس ظہر ہی کہ اُس شخص کو جو زید کا جامع مسجد میں موجود ہونا بیان کرتا ہے زیادہ آسانی ہی بہ نسبت اُس شخص کے جو کہ اُس امر سے منکر ہی اور بہ بات اکثر پیش آتی ہے کہ منکر کسی واقعہ کے عدم کو ثابت نہ کر سکے مثلاً اُس تعینل میں اگر شخص منکر کو یہ معلوم نہو کہ زید عید کے دن کہاں تھا تو زید کا جامع مسجد میں نہ ہونا ثابت نہیں کر سکتا - لیکن یہ اصول بار ثبوت محض دشواری اور آسانی پر مبنی نہیں ہی بلکہ اس اصول انصاف پر مبنی ہی کہ جو شخص جس بیان سے مستعید ہوا چاہتا ہے اُس بیان کو وہ ثابت کرے اور یہ خلاف انصاف ہوتا کہ اُس شخص پر جسکا کہ کسی اور واقعہ کے ثابت ہونے سے ضرر ہوتا ہے اُس واقعہ کا بار ثبوت قرار دیکر ثابت درایا جاوے - اس امر کے طے کرنے میں کہ جو شخص واقعہ کا وجود بیان کرتا ہے اُسپر بار ثبوت پڑنا چاہئے یہ احتیاط لازمی ہی نہ فقرہ کی عبارت کے منعیہ یا مثبتہ ہونے سے گھلا واقع نہر - اس امر کی بحث کہ ایک ہی بات دو مثبتہ اور منفیہ طور پر کیونکر بیان کر سکتے ہیں ہم پہلے لکھ آئے ہیں ۲ اور صورت فقرہ سے عدم اور وجود واقعہ کی

نسبت بحث طی نہیں ہو سکتی بلکہ بیان کا اصل مقصد دیکھنا چاہیئے مثلاً کسی کرایہ دار پر مالک مکان دعویٰ اس امر کا کرے کہ کرایہ دار مذکور نے اپنے معاہدہ کے موافق مکان کو حالت مرمت میں نہ رکھا اور اس وجہ سے دہستار مطالبہ ہر جہ کا ہی بار ثبوت اس امر کا کہ مدعا علیہ کرایہ دار نے مکان کو بحالت مرمت نہ رکھا بذمہ مالک مکان کے ہی اس لئے کہ اگر ”خستہ حالت مکان کی ثابت نہ رہے تو اسکا دعویٰ قسماًس ہو جاویگا۔“ اس تمثیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ گو نکتہ حی حالت اس فقرہ کی منفعہ ہی تاہم در حقیقت مضمون اس فقرہ کا مثبت ہی کیونکہ وجود خستگی مکان ایک واقعہ ہے جسکی بنا پر دعویٰ مدعی منہی ہے اور اگر وہ وجود اس واقعہ کا ثابت نہ کر سکے تو دعویٰ قسماًس ہو جاویگا *

مفصلہ ذیل تمثیل سے اس اصول کی اور صراحت ہو گی *

زید یہہ کہتا ہے کہ موضع اسلامپور پانچ ہزار روپیہ کو نکا تھا عمرو بیان کرتا ہے کہ موضع مذکور نو ہزار نو پے اب جو لوگ کہ منطق سے واقف نہیں ہیں

تصریح پڑنے بار ثبوت نبی

وہ خیال کریں گے کہ دونو بیان مثبتہ واقعات ہیں اور زید نو چاہیئے کہ پانچ ہزار ثابت کرے اور عمرو کو چاہیئے کہ نو ہزار ثابت کرے اور ہر ایک پر اپنے اپنے بیان کا بار ثبوت ہی لیکن کسی مقدمہ میں بار ثبوت ایک ہی امر کا فریقین پر نہیں پرستتا اور اس مثال میں مقدار نو ثمن کا ثبوت فریقین پر عائد نہیں ہو سکتا۔۔ بیان زید و بیان عمرو نسبت زر ثمن کے در حقیقت یوں نہیں :-

عمرو زید کے اس بیان کو کہ زر ثمن میں پانچ ہزار شامل تھے تسلیم کرتا ہے اور نو ہزار کے کہنے سے یہہ مراد ہے کہ چار ہزار اور زیادہ تھے پس وجود پانچ ہزار مسلمہ فریقین ہی باقی چار ہزار کے وجود سے زید منکر ہے پس تصریح بار ثبوت ذمہ عمرو کے ہی *

اس قدر تقریر سے یہہ ظاہر ہوگا کہ جس شخص کے حق میں قبائس ہوتا ہے اس شخص کے مخالف پر بار ثبوت ہوتا ہے اس دفعہ کی شرح میں قیاسات کا ذکر کرنا بیجا ہوگا اور ان اصول کا بھی ذکر کرنا جن کی وجہ سے بار ثبوت اُلٹ جاتا ہے اس جگہ ضرور نہیں ہی لیکن آئندہ اس فصل دی ذرات کی شرح میں ان اصول کا ذکر ہوگا *

دفعہ ۱۰۲ بار ثبوت کا ثقل نالشی

یا نادر واثی میں اُس شخص

اس پر بار ثبوت ہوتا ہے

پڑھوتا ہے جو طرفین سے مطلق کسی شہادت کے ذہ گذرنے کی صورت میں مقدمہ خارج ہے *

مثیلات

(الف) زید نے عمرو پر بابت اراضی مقبوضہ عمرو کے نالشی کی اور وہ یہ بیان کرتا ہے کہ اُس کے واسطے عمرو کا باپ ازدرے وصیت چھوڑا تھا * اگر اُس مقدمہ میں طرفین سے شہادت ذہ گذرے تو عمرو بحالی قبضہ نا مستحق ہوگا *

بنا براں بار ثبوت زید پر ہی *

(ب) زید نے بابت زر تمسک کے عمرو پر نالشی کی *

تمسک کی تکمیل سے اقبال ہی لیکن عمرو یہہ کہتا ہے کہ وہ تمسک فریب سے کرا لیا گیا تھا اور زید کو اس بات سے انکار ہے *

اگر طرفین سے کوئی شہادت ذہ گذرے تو زید مقدمہ میں کامیاب ہوگا اس واسطے کہ تمسک کی نسبت انکار نہیں ہے اور فریب ثابت نہیں کیا گیا *

پس بار ثبوت عمرو پر ہی *

اس دفعہ میں واضعان قانون نے ایک علامت بار نبوت کے تنقیص کرے

نئی بیان کی ہی اور وہ نتیجہ جو کہ نبوت
نکدرے سے پیدا ہوتا ہی بیان دیا ہی لیکن

بار نبوت کی علامت

اس دفعہ نے پورے طور پر سمجھنے کے لئے اور کام میں لائے کے لئے ان
اصولوں پر چنکا کہ ہم دفعہ ۱۰۱ کی شرح میں ذکر کر آئے ہیں خیال
رکھنا لازمی ہی — ایک اور علامت بار نبوت کے دریافت کرنے کی یہہ ہی
کہ جس امر کے بار نبوت کو دریافت کرنا منظور ہو کہ کس طریق پر
ہی اُس امر کو فرض کیا جاوے کہ بیان ہی نہیں ہوا تھا اور پھر دیکھنا
چاہیئے کہ مقدمہ کا کیا نتیجہ ہونا ہی — جو شخص اُس بیان کے مقدمہ
ہو جانے سے ہار جاوے اُسی پر بار نبوت ہی — ملازید نے عمرو پر موضع
اسلامپور کی مقابضت کا دعویٰ کیا بیانات فریقین حسب ذیل ہیں :—

زید کہتا ہی کہ موضع اسلامپور میری جائداد موروثی ہی اور شرعاً
میں بعد وفات اپنے باپ کے اُسکا مالک ہوں اور مجھکو قبضہ ملنا چاہیئے *
عمرو کہتا ہی کہ زید کے باپ نے یہہ جائداد میرے پاس وائچہزار
روپیہ کو دھن کر دی ہی اور وہ روپیہ اب تک ادا نہیں ہوا اسلئے مجھکو
حق مقابضت حاصل ہی *

اب جائداد کا زید نے ملکیت ہونا تسلیم ہی زید واقعہ دھن سے
منکر ہی پس عمرو کو دھن ثابت کرنا چاہیئے کیونکہ اگر بیان دھن
کالعدم تصور کیا جائے تو زید کو قبضہ اسلامپور کا ملحق ویکو اور اسلئے بار
نبوت عمرو پر ہی لیکن اگر عمرو یہہ بیان کرتا کہ جائداد زید کی نہیں
ہی تو بار نبوت اس امر کا کہ جائداد زید کی ہی ذمہ زید کے ہوتا
کیونکہ اگر بیان زید نسبت اُسکی ملکیت کے کالعدم تصور کیا جاوے تو
عدالت اُسکو مقابضت کی دگری ندیگی *

اس بیان سے ظاہر ہوگا کہ علاوہ قباس کے اقبال بھی بار نبوت کو
اُلت دیتا ہی جیسا کہ تمثیل مذکور میں عمرو کا یہہ تسلیم کرنا کہ موضع
اسلامپور زید کے باپ کی ملکیت تھا بار نبوت ثابت کرنے اپنے حق کا یعنی
حق مقابضت مرتھانہ کا اُسکے ذمہ ڈال دیتا ہی درہ زید پر اپنی ملکیت
ثابت کرنے کا بار نبوت ہوتا *

یہہ امر کہ بار ثبوت کیونکر قاعدہ عام کے برخلاف (جسکا ذکر دفعہ

۱۰۱ کی شرح میں ہو چکا ہے) فرس
مخالف پہ اَلْتَا جان ہی اور اُنر بہہ ہونا

اَلْتَا بَار ثُبُوت کا

ہے کہ دیکھ اسے کہ اُس شخص پر جو صیبت امر امان کیا ہی بار ثبوت
پڑے اُس شخص پر بار ثبوت جا پڑتا ہی جو کہ اُس واقعہ کے وسیع سے
مطلقاتاً بار کرنا ہی --- وہ دو سبب یہہ ہیں ---

اول --- جسکا مندرے کہی صحتیح ہوے وہاں فرسی نفی کو تسلیم
کیا ہر یعی اُسکا اقبال *

دوم --- جبکہ قبائس ملحق نہ تھیں مندرے *

ان دونوں صورتوں مفصلہ الا میں شخص مکر پر عدم واقعہ کے ثابت
کے بار ثبوت قانوناً عائد ہوتا ہی *

یہہ امر کہ اقبالات جس قسم دی شہادت ہیں اور اُنکا اثر کیا ہوتا ہی

اور جن کن صورتوں میں وہ شہادت میں
داخل ہو سکتے ہیں ہم پہلے بیان کر آئے
ہیں ^۵ اب چند صورتیں ایسی بیان کریں گے

اَلْتَا بَار ثُبُوت کا ہرچہ
ادبالات کے

جیسے ظاہر ہوگا کہ بار ثبوت کیونکر اقبال کی وجہ سے اُس شخص پر
جا پڑا ہی جو کہ وجود کسی واقعہ سے منکر ہو ملا کسی مقدمہ میں
جس میں کہ زید نے عمرو پر بز بنائے تمسک نوشتہ عمرو دعویٰ دائر کیا
تمسک مذکور میں عمرو نے بہہ لکھا تھا کہ مینے پورا روپیہ وصول پایا اس
مقدمہ میں عمرو مدعا علیہ نے تحریر تمسک سے اقرار کیا لیکن یہہ بیان
کیا کہ روپیہ وصول نہیں ہوا پس ظاہر ہی کہ اس مقدمہ میں اثبات
کرنیوالا اس امر واقعہ کا روپیہ ادا ہوا زید مدعی ہی اور منکر وجود واقعہ
سے عمرو ہی پس اُس عام قاعدہ کے موافق جسکا ذکر دفعہ ۱۰۱ کی شرح
میں کر آئے ہیں بار ثبوت اداے زر کا ذمہ زید کے ہوتا نہ عمرو کے
جو منکر ہی لیکن چونکہ دستاویز تمسک میں ایک اقبال اداے زر کا
منجانب عمرو کے ہی اسلئے بار ثبوت اداے زر کا زید کے ذمہ سے اَلْتَا کر
عمرو کے ذمہ جا پڑا یہی صورت بعینہ تمثیل (ب) دفعہ ۱۰۴ کی ہی اور

وہ نمونہ غالباً ایک فیصلہ اجلاس کامل ہائی کورٹ کلکتہ ۶ پر مبنی
ہی جسکو حکام پریوی کونسل نے بھی تسلیم کیا ۷ *

قیاس ایک دوسری وجہ ہی جسکے سبب سے بار ثبوت خلاف قاعدہ

عام متذکرہ دفعہ ۱۰۱ کے فریق متخالف پر

اُلٹ جاتا ہی مسئلہ قیاس و مسئلہ بار ثبوت

فی الحقیقت ایک ہیں کیونکہ جب یہ معلوم

انڈیا بار ثبوت کا بوجھ
قیاس کے

ہو جاوے کہ دو فریق کے حق میں سے کسکے حق میں قیاس ہی تو اُسکے

خلاف یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ جس شخص کے حق میں قیاس نہیں ہی

اُسکے اوپر بار ثبوت ہی — مضمون قیاسات اور بار ثبوت استدر متقدم

ہیں کہ واضعان قانون نے فصل ہذا میں بار ثبوت کے ساتھ اُن قیاسات

کا بھی ذکر کیا ہی جیسا کہ اس فصل کی دفعات آئندہ سے طاہر ہوگا *

نوعیت قیاس کا ذکر ہم پہلے کرچکے ہیں اور یہاں مناسب معلوم

ہوتا ہی کہ اقسام قیاسات کا ذکر کریں تاکہ مسئلہ بار ثبوت کے سمجھنے

میں آسانی ہو *

قیاسات دو قسم کے ہوتے ہیں —

اول قیاسات قانونی *

دوم قیاسات واقعاتی *

اقسام قیاسات

قیاسات قانونی وہ قیاسات ہیں جو کہ اصول انصاف و قواعد قدرت

اور تجربہ مجتمع عقول انسانی پر مبنی ہیں اور جنکو قانون نے صاف

طور پر بغرض وقعت دینے کے قائم کیا ہی *

قیاسات واقعاتی وہ قیاسات ہیں جنکو کہ قانون نے کوئی خاص وقعت

عطا نہیں کی ہی تاہم وہ غالب ہونے واقعات پر مبنی ہیں *

قیاسات واقعاتی اور قیاسات قانونی میں یہ فرق ہی کہ قیاسات قانونی

ہر حالت میں اور ہر مقدمہ سے پورے طور پر متعلق ہوتے ہیں اور

۶ ملکی بی بی بنام قصیر الدین مدھا بنگال جلد ۲ صفحہ ۵۶ اجلاس کامل

و رامانک لال بابو بنام رام داس مرزمدار بنگال جلد ۱ صفحہ ۹۲ — و رگھر ناتھ

بنام لچھمیں ٹراہن سنگھ ویکلی جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۷

۷ چودھری دیبی پرشاد بنام چودھری نوات سنگھ مورزانڈین اپیل جلد ۳

صفحہ ۳۲۷ — و صاحب پردیلا سین بنام بدھر سنگھ مورزانڈین اپیل جلد ۱۲

قیاسات و افعاتی ہو مسمد خاص کے حالات سے جاسمے جائے ہیں اور ادبی
 وقعت حسب حالات مختلف مسموں نے مختلف ہوتی ہی اور مسمات
 قانونی نے برابر وقعت نہیں ہوتی ہی *
 قیاسات قانونی کی دو قسمیں ہیں —

۱۔ - قیاسات قطعی (جس کو کہ اب ت مسمات و مسمات قطعی کہا

جائیگا)

۲۔ - قیاسات غیر قطعی *

اداسام قیاسات قانونی

قیاسات قطعی اُس وقت قانونی کہ کہنے میں جس سے کہ دینے سے پہلے
 مسموں کو دیا کہ مسم مسمات (کسی واقعہ کے
 اس سے کہنے کے درجہ موت ہو پہنچ جائیگا *
 قیاس قطعی

قیاسات اُس درجہ انسانی پر - میں مسم کہ جب وہ واقعات
 اُس قدر عالم - پر ہو اور الا اس مسم کے مسمات مسمات ہو - میں
 اور کہنے یا نہایت مسم و مسمات وہ مسمات نہیں ہونے کو مسموں نے اُس مسمات
 کی مسم ہو اُس واقعات کے تعلق کو مغرض مسمات مسم و مسمات مسم کہ وہ
 انسانی کے درجہ مسمات کے خلاف مسمات دینے کی اجازت نہیں دیتی *
 ایدت هذا میں دفعہ ۱۱۲ و ۱۱۳ میں وہ مسمات مسمات ہیں جن میں
 قیاس غالب کو قیاس قطعی قرار دینے موت قطعی قرار دیا ہی اور حسب
 دفعہ ۳ کے اُس کے خلاف مسمات دینے کی عدالت اجازت نہیں دیتی سوائے
 اُن قیاسات کے ایک مسمات ہذا میں اور کسی کو درجہ قیاس قطعی یا موت
 قطعی کا عطا نہیں دیا *
 لیکن اور ایک مسموں میں وجہ خاص حکم قانون کے قیاسات قطعی اور
 موت قطعی قانون نے مسم کہتا ہی *

قیاسات غیر قطعی وہ قیاسات قانون ہیں جن کو گو قانون نے وجہ

اعلیٰ ہونے کے فایم کیا ہی اور اُسی اصول پر
 مسمات ہیں جن کو کہ قیاسات قطعی ہیں لیکن
 قیاسات غیر قطعی

اُن میں درجہ اعلیٰ ہونے کا اس قدر قوی نہیں ہوتا کہ اُن کو قانون موت

۸ دیکھو دفعہ ۱۷۱ ضابطہ درجہ داری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ و دفعہ ۶ - ایکٹ
 ۱۰ سنہ ۱۸۷۰ و دفعہ ۵ - ایکٹ ۲۷ سنہ ۱۸۷۱ ع ۲۷، ۲۸، ۲۹ -
 ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۷۱ ع

قطعی قرار دے لیکن تب بھی چونکہ ایسا اکثر ہوتا ہی کہ دو واقعات اکثر ساتھ ہوں تو قانون میں یہ بیان کر دیا ہی کہ قیاسات کس طرف ہوتے ہیں اور اس وجہ سے فریق مخالف پر بار ثبوت ہمیشہ ہوتا ہی اس قسم کے قیاسات قانونی اول تو ایکٹوں میں بیان ہوئے ہیں اور دوسرے اصول قانون پر مبنی ہیں مثلاً تمام قیاسات نسبت استنباطات کے چنگا ذکر ایکٹ ۷۹ سے ۹۰ تک مندرج ہی قیاسات غیر قطعی ہیں اور انکے خلاف شہادت دی جا سکتی ہی - اسی طرح پر ایکٹ میں دفعات ۱۰۷ سے ۱۱۱ تک اور صورتیں قیاسات غیر قطعی کی بیان کی ہیں اور انکی تشریح دو دفعہ کی شرح میں کیجاتی ہے --- سوار ان دفعات کے اور بھی خاص صورتیں ایسی ہیں جن میں ایکٹوں کا قباس قائم کیا ہی مثلاً دفعہ ۱۱ - ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۷۲ع کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ قانوناً پنجاب احاطہ کے ہر گانوں میں وجود شمع قیاس کر لیا گیا ہی جب تب کہ خلاف اُسکے ثابت نہو علاوہ اُسکے اور بھی مختلف قانونوں میں احکام قسم قیاسات غیر قطعی کے مندرج ہیں * ۶

یہہ مثالیں ان قیاسات قانونی غیر قطعی کی ہیں جنکو کہ ایکٹوں نے قائم کیا ہی اب جو قیاسات غیر قطعی اصول قانون پر مبنی ہیں انکی چند مثالیں بیان کیجاتی ہیں *

مثلاً ہر شخص بیگناہ تصور کیا جاوے گا جب تک کہ اُسپر جرم ثابت نہو * ہندو خاندان کی جائداد مشترک سمجھی جاوے گی جبکہ اُسکی تفسیم ثابت نہو *

اور اس قسم کے قیاسات کا آئندہ ذکر کیا جاوے گا * قیاسات واقعاتی کی تعریف پہلے ہوچکی اور ایکٹ ۷۹ میں واضع قانون نے صرف ایک دفعہ میں اس قسم کے قیاسات کا ذکر کیا ہی اور انکے قائم کرنے کی

قیاسات واقعاتی

اجازت دی ہی گو اُنکا قائم کرنا لازمی نہیں ٹھہرایا وہ دفعہ ۱۱۳ ہی جسکی تمثیلات کے دیکھنے سے واضح ہوگا کہ کن کن صورتوں میں کس کس قسم کے قیاسات عدالت قائم کر سکتی ہی لیکن ان قیاسات کا قائم کرنا بالکل عدالت کی رائے پر چھوڑ دیا ہی جیسا کہ دفعہ ۴ میں جواز قیاس کی تعریف سے معلوم ہوگا *

۹ دفعات ۳، ۴، ۵، ۱۵، ۱۶ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع - دفعہ ۱۳

ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۶ع - دفعات ۳۰، ۳۶، ۱۷۰ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۶ع

دفعہ ۹ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ع

منفصلہ ذیل شجرہ سے اقسام قیاسات کی معلوم ہو سکی اور جو جز

شجرہ اقسام قیاسات

قسم جس دفعہ ایک تھا اس سے متعلق ہے

وہ بھی واضح ہوئی۔ اور بہرہ امر قبل لحاظ
ہے کہ قیاسات واقعاتی کل ایسے ہوتے ہیں کہ جنکا فائدہ کرنا رائے عدالت
پر چھوڑ دینا ہی پس وہ لازمی نہیں لیکن قیاسات ثانوی قطعی تو سب
لازم ہیں اور قیاسات غیر قطعی کی وہ قسمیں ہیں ایک تو وہ ہیں
جو لازمی نہیں اور دوسری قسم اختیارات عدالت ہیں جیسا کہ شجرہ
سے ظاہر ہوگا۔

قیاسات

واقعاتی

دفعہ ۲ و ۱۱۳

قانونی

دفعہ ۲

غیر قطعی

قطعی

(مدرہ سوم دفعہ ۲)
دفعہ ۲۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳

اختیاری

(فقہہ اراں دفعہ ۲)

دفعہ ۸۶ لغایت ۸۸ و ۹۰

لازمی

(فقہہ دوم دفعہ ۲)

دفعہ ۷۹ لغایت ۸۵ و ۸۹

و دفعہ ۱۰۳ لغایت ۱۱۱

ہم یہہ امر بیان کر چکے ہیں کہ اقبال کی وجہ سے کیونکر بار ثبوت

اُلت سکتا ہے اور قیاس قانونی قطعی کا بھی

دفعات سے حوالہ ہو چکا ہے اور یہہ قیاسات

غیر قطعی قانونی جنکا کہ ایکٹوں کی دفعات

نہاڈر متعلق جنہوں کے
قیاس کی وجہ سے بار ثبوت
اُلت گیا

میں ذکر ہے بیان ہو چکا ہے اب اُن چند صورتوں کا ذکر کرتے ہیں کہ

جنہیں قانونی قیاس کی وجہ سے بار ثبوت اُلتا ہے گو وہ قانونی قیاس

کسی ایکٹ کی دفعہ کی وجہ سے قائم نہ ہوئے ہوں *

یہہ ایک اصول عام قانونی ہے کہ کسی کارروائی کو فریدی یا سازشی

نہیں تصور کیا جاتا جب تک فریب یا سازش

بار ثبوت فریب و سازش

ثابت نہ کیجاوے اور جب کبھی کوئی شخص

کسی معاملہ کو فریدی یا سازشی قرار دینا چاہتا ہے اور اُسکی بنا پر اُس

معاملہ کو ناجائز نہرانا چاہتا ہی تو اُسناد ذمہ بار ثبوت ۱ اس لئے کہ ہمیشہ تیناس بحق درستی معاملہ کے ہوتا ہی *

جن نظائر کا ہم نے حوالہ دیا ہی اُن کے دیکھنے سے مختلف اقسام کے

فریب معلوم ہونگے اور دفعہ ۱۷ و ۱۵ داور

معاهدہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ ع کے دیکھنے سے

تعریف فریب قانونی واضح ہوگی لیکن فریب

و سازش کے سوا اور بھی ایسی وجوہات قانونی ہیں جنکی وجہ سے

معاهدات وغیرہ واجب التعمیل نہیں رہتے ، دفعات ۱۲ ، ۱۵ و ۱۶ ایکٹ

مذکور کے دیکھنے سے یہ ثابت ہوا ناجائز کی معلوم ہوگی ۔ بس اگر

کسی مقدمہ میں کوئی شخص اس قسم کا عذر پیش کرے تو بار ثبوت

دباؤ ناجائز وغیرہ کے ثابت کرنے کا اُسکے ذمہ ہی حکام پڑھوی کونسل

نے اس اصول کو چند معدومات میں تسلیم کیا ہی ۲ *

تمام مقدمات میں جنمیں کہ مدعی کا دعویٰ صرف اُس صورت میں

قابل سماعت عدالت متصور ہوتا ہی جبکہ

وہ مابین میعان ہو تو بار ثبوت اس امر کا کہ

دعویٰ مابین میعان ہی ہمیشہ مدعی کے ذمہ

ہوتا ہی کیونکہ حسب دفعہ ۱۰۲ یعنی دفعہ ہذا اگر وہ اپنے دعویٰ کو

مابین میعان نہ ثابت کرے تو وہ ہار جاویگا چنانچہ بارہا یہہ سحرز ہوچکا

ہی کہ جبکہ مدعی کسی اراضی سے مدعا علیہ کو بیدخل کرنا چاہتا ہی

اور مدعا علیہ عذر قبضہ متخالفانہ دوازدہ سالہ پیش کرتا ہی تو بار ثبوت

اس امر کا کہ مدعی مابین دوازدہ سال قابض تھا ذمہ مدعی کے ہی اور

بار ثبوت نسبت دباؤ
ناجائز یا جبر کے

بار ثبوت نسبت مقدمہ کے
مابین میعاد ہونے کے

۱ راپندر ناراین بٹام بچے گوبند سنگھ مورزانڈین اپیل جلد ۲ صفحہ

۱۸۱ — و مساقہ سوندر نادر بٹام بچے ناراین سنگھ ویکلی جلد ۱ صفحہ ۳ — و

اجیت سنگھ بٹام کشن پرشاد سنگھ ویکلی جلد ۱ سنہ ۱۸۶۳ ع صفحہ ۳۷ — و

انند موٹی دیپی بٹام شب دیال پٹھاروی ویکلی جلد ۲ صفحہ ۲ دیوانی — و گویش

چندر جاتو جی بٹام مہیش چندر بھالنگر ویکلی جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۳ دیوانی —

و رام گھی بٹام مستشار بی بی ویکلی جلد ۱۰ صفحہ ۲۸۰ — و لالہ روپ رام سادا

بٹام بنودیرام — وین ویکلی جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۱ —

۲ مرتی لال اوربھا بٹام جگداتھ کرگ مورزانڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۱

و وانی نازیب وردی قاجیز بٹام جاسارو ارما کورا بٹانا مانکا مورزانڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۲۴۱ — و جدر ناتھ گھوس بٹام شمس النساء بیگم مورزانڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۲ —

فہ یہ کہ مدعا علیہ اپنا قبضہ مخالفانہ دوازدہ سال ثابت کرے ۳ اور اسی اصول کو حکام پریوی کونسل نے تسلیم کیا ہے ۴ — بمقدمات شفع جبکہ بفرص انفصال عذر تمانی، یکسالہ یہ امر طے کرنا ضرور ہو نہ اپنا قبضہ واقعی مشتری کا بناریضہ بیعنامہ ہوا یا بعد از اس تو نہ ثبوت اس امر کا نہ قبضہ مشتری، تاریخ بیعنامہ سے نہیں ہے اور دعویٰ مادیں مبرہان ہے ۵ مشتری کے ہے *

جبکہ کسی مقدمہ میں مابین شایع مدعی اور مشتری مدعا علیہ کے نسبت مقدار زمین کے فزاح ہو اور مدعا علیہ مشتری کی طرف سے بیعنامہ سے ثبوت اپنے بیان کے پیش کرے تو باز ثبوت اس امر کا کہ مقدار زمین مندرجہ بیعنامہ غلط ہے ذمہ مدعی شفع کے ہوتا ہے اس وجہ سے کہ فیاس نسبت پرستی بیعنامہ جات کے ہوتا ہے — ہائی کورٹ کلک نے ایسا ہی تجویز کیا ہے ۱ لیکن یہ ایک منازعہ فیہ مسئلہ ہے اور دفعہ ۶ — ایکٹ ہذا قابل ملاحظہ ہے *

یا، ثبوت نسبت مقدار زمین بمقدمات شفع

حکام پریوی کونسل نے ایک بڑے نامی مقدمہ انوہر بام رام سہارین یہہ تجویز کیا ہے کہ تہعیت جائیداد اہل ہند کی مشترک تصور ہوگی اور ہمیشہ حسب احکام شاستر ہو جائیداد مشترکہ فیاس ٹی

فیاس و انوہر نسبت مشترک ہونے جائیداد اہل ہند کے

حقوقی جب تک کہ اسکا منقسم ہونا ثابت نہ ہو ۷ *

۳ دینانند ہوسیاے بنام جی فرناؤک ویکلی جلد ۹ صفحہ ۱۵۵ دیوانی و ہندو مساجد ہارین بنام چندر دیو بخشی ویکلی جلد ۶ صفحہ ۳۷۷ دیوانی، و اکثر رنگپور بنام پوسٹر دھار دھار ویکلی جلد ۵ صفحہ ۱۱۵ دیوانی — و پرمہ انڈن ٹریڈ ٹیس بنام سرکار ویکلی جلد ۵ صفحہ ۱۳۶ دیوانی — و اولی سنگھ بنام ہوبنس قوانین ویکلی جلد ۷ صفحہ ۱۱۲ دیوانی — و ناظر سنی بابو علی جاں بنام اومیش چندر ستو ویکلی جلد ۴ صفحہ ۷۵ دیوانی — و مرزا محمد حسن بنام سارا انسا خانم ویکلی جلد ۲ صفحہ ۸۹ دیوانی — و گورداس رائے بنام ہر ناتھ رائے ویکلی جلد ۴ صفحہ ۲۳۶ دیوانی — و رام لوجن وردھری بنام جے درگا داس ویکلی جلد ۹ صفحہ ۲۸۳

۴ نذیر متھوا سنگھ بنام نند لال مورزانڈین اپیکل جلد ۸ صفحہ ۱۹۹
۵ قمر علی بنام عظمت علی ویکلی جلد ۸ صفحہ ۳۸۳ — و ہر نراین سنگھ بنام نواب محمد ورد علی خاں مفصلہ ہائی کورٹ الہ آباد مورخہ ۳ مئی سنہ ۱۸۷۶ء
۶ شیخ محمد نور الحسن بنام شیخ حیدر بخش ویکلی جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۶۳ء
صفحہ ۳۰۲ — و شیخ محمد نور الحسن بنام شیخ حیدر بخش ویکلی جلد ۱۲ صفحہ ۷
۷ الزیز بنام رام سہارین مورزانڈین اپیکل جلد ۱۱ صفحہ ۷۵

عدم اختیار انتقال جائداد

پس بار ثبوت جائداد اہل ہنود کے منقسم ہونے کا ذمہ اُس شخص

کے ہی جو اُسکا منقسم ہونا بیان کرنا ہی ^۸ اور قیاس شاستری یہہ بھی ہی کہ ہر جائداد ہندوؤں کی موروثی متصور ہوگی اور جو شخص

بار ثبوت نسبت منقسم ہونے جائداد ہنود کے

اُسکو مکسوبی قرار دینا چاہتا ہی اُسی کے ذمہ اُسکا بار ثبوت ہی ^۹ *

یہہ اکثر مسئلہ مسلمہ شاستری ہی کہ بیوہ نو صرف قبضہ

حیثیاتی کا اختیار ہی اور جب کبھی

کوئی بیوہ رهن یا کسی قسم کا انتقال جائداد

کا کرے تو وہ ناجائز تصور کیا جاتا ہی جب تک

قیاس قانونی نسبت عدم اختیار نسبت انتقال جائداد کے

کہ کسی ضرورت شاستری کا پورا ثبوت نہو — پس جو شخص کہ بغرض

جائز کرنے کسی ایسے انتقال کے جس کو بیوہ نے کیا ہو بیان کرتا ہی

اُس کے ذمہ بار ثبوت ثابت کرنے ایسی ضرورت کا ہی ^۱ *

۸ مسماۃ جیسا بنام باہر موئن لال مورزانتین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۰

رام چندر دت بنام چندر دت مورزانتین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۱ — و

یوان شن مار چودھری بنام ستھرا موہن مار چودھری مورزانتین اپیل جلد ۱۰

صفحہ ۳۰۳ — و لچھمن رار سداسنو بنام ملہر رار باجی سدر لیٹڈ پریوری کونسل

جیمزٹ صفحہ ۱ — و کھامانا چند بنام راجہ شیو گنگا مورزانتین اپیل جلد ۹

صفحہ ۵۳۹ — و شیروالام سنگھ بنام پون سنگھ بنگال لاپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۶۳

و امرت ناتھ چودھری بنام گوری ناتھ چودھری بنگال جلد ۶ صفحہ ۲۳۲ پریوری

کونسل — و سرنرائن سرکار بنام پیکدہری ہلدی دیکالی جلد ۸ صفحہ ۳۱۶ — و

یشوہر سرکار بنام سرودھی داسی دیکالی جلد ۳ صفحہ ۲۱ — و کرو پرشاد مکرچی

بنام کالی پرشاد مکرچی دیکالی جلد ۵ صفحہ ۱۲۱

۹ رام پرشاد تھاری بنام شیو چرن داس مورزانتین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۲۹۱

و سری راجہ بھالو دیکامہ بنام سری راجہ بیاملا اوجیا دیکندرا مورزانتین اپیل

جلد ۳ صفحہ ۳۳۳ — و شیورین کھور بنام گور بہاری بھگت دیکالی جلد ۷ صفحہ

۲۴۹ دیوانی — و رادھا امن کشنور بنام پھول کھاری بی بی دیکالی جلد ۱۰ صفحہ

۲۸ دیوانی — و لالہ بہاری لال بنام لالہ مادھو پرشاد دیکالی جلد ۶ صفحہ ۲۹

دیوانی

۱ کولی دنکیا نرائن ما بنام کلکٹر مسلی نیم مورزانتین اپیل جلد ۱۱ صفحہ

۶۱۹ — و کلکٹر مسلی نیم بنام کولی دنکیا نرائن ما مورزانتین اپیل جلد ۸

اسی طرح پر انتقالات ولی نابالغ ہندو پر بھی یہی شرط عائد ہوتی
ہیں اگر ضرورت کا ثابت کرنا ذمہ اُس شخص کے ہی جو اُس انتقال
جائیداد سے مستفید ہونا چاہتا ہے * ۲

یہہ بہت سے مقدمات میں طے ہو چکا ہے کہ جب زمیندار

کاشتکار پر اضافہ لگان کی نالہ کرے تو اُس پر

بار ثبوت وجوہات اضافہ کا ہونا چاہیئے ۳ اسی

طرح پر جب کہ کاشتکار زمیندار پر تخفیف

لگان کا دعویٰ کرے تو بار ثبوت وجوہات تخفیف لگان کا ذمہ کاشتکار کے

ہی * ۴

بار ثبوت بمقدمات اضافہ
و تخفیف لگان

جو کارروائی کہ عدالت کرتی ہے یا معرفت اپنے کسی اہلکار کے کرانی ہے

اُسکو صحیح تسلیم کرنا چاہیئے جب تک کہ

اُسکے خلاف نہ ثابت ہو اور اسیلئے بار ثبوت

اُن اُسور کا جو کہ خلاف کارروائی عدالت ثابت

کیئے جاتے ہیں ذمہ اُن اشخاص کے ہی جو کارروائیوں کو باطل کرنا

چاہتے ہیں چنانچہ ایک مقدمہ میں جسمیں کہ ایک مدعی دعویدار

منسوخ فیلام کا بر بناء عدم اختیار کلکٹر بہا ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ

تجویز کیا کہ بار ثبوت عدم اختیار کلکٹر ثابت کرنے کا ذمہ مدعی کے ہی ۵ اسی

طرح پر جبکہ ایک مدعی تنسیخ فیصلہ عہدہ داران گورنمنٹ کا جو

محبثیت عہدہ داران سے روئے کے صادر کریں دعویدار ہو اور بیان کرے کہ

حدود قائم کردہ افسران مذکور غلط ہیں تو بار ثبوت ذمہ اُس مدعی کے

قیاس بہت درست
کارروائی کے عدالت

۲ لاہ ہنسی دھو بنام کڈر ہنسی دیپ سنگھ مورزانتی اپیل جلد ۱۰

صفحہ ۳۵۵ — ہنومان پرمات پانڈے بنام مسماۃ بیوی ہنسراج کڈر مورزانتی

اپیل جلد ۶ صفحہ ۳۹۲

۳ راج کرشنا مکرجہ بنام کالی چرن دوپائی بنگال جلد ۶ صفحہ ۱۲۴ —

غلام علی بنام گوپال لال تھاکر ویکلی جلد ۹ صفحہ ۶۵ دیرانی

۴ تامسن سی دی بنام اردھی ناتھ بھرس ویکلی جلد ۲ صفحہ ۲۷ — ایکٹ

۱۰ سنہ ۱۸۵۶ ع — د ہنزاری لال بنام جے نرلانگ ویکلی جلد ۶ صفحہ ۴۳۹

دیرانی

۵ کالی تھاکر مکرجہ بنام مہاراجہ پردوان ویکلی جلد ۵ صفحہ ۳۹ دیرانی

ہی ^۶ اسی طرح پر جو شخص کہ صحت رپورٹ امین پر معترض ہو تو بارثبوت اعتراض کے ثابت کرنے کا اُسکے ذمہ ہی گو وہ مدعا علیہ کیوں نہیں ایسی صورت میں مدعی پر بارثبوت صحت رپورٹ امین ثابت کرنے کا فہمیں ہی ^۷ *

جبکہ ایک ڈگریدار نے حکمنامہ اجرائی ڈگری مدیون کی جائداد پر

حاصل کر لیا ہو اور مدیون کے پاس کچھ جائداد نہیں ہی تو ڈگریدار کو اختیار ہی کہ مدیون نے ذات پر ڈگری جاری کرے اور

بار ثبوت بمقدمات
اجرائی ڈگری

بارثبوت اس امر کا کہ مدعا علیہ کے پاس کوئی وسیلہ ادائے ڈگری کا نہیں ہی ذمہ مدیون ڈگری کے ہی اور ڈگریدار پر اس امر کا بارثبوت نہیں ہی کہ یہ ثابت کرے کہ مدیون کو قید میں بھیجے سے اُسکے قرضہ کے ادا ہونے کی کوئی صورت نکلیگی ^۸ اور جبکہ ایک شخص نالت ایک ایسی جائداد پر جو کہ اجرائی ڈگری میں قرق ہو چکی ہی دعویدار ہی تو بارثبوت اس امر کا کہ جائداد اُسکی ہی اور قابل قرضہ نہیں ہی ذمہ مدعی کے ہی ^۹ اسی طرح پر جبکہ کوئی شخص بموجب ضابطہ دیوانی اس امر کا دعویدار ہو کہ جائداد جو کہ اجرائی ڈگری میں قرق ہوئی ہی اُسکے قبضہ میں ہی اور مدعا علیہ سے اُسکو کچھ تعلق نہیں ہی تو بارثبوت جائداد کو قرضہ سے بری ثابت کرنے کا ذمہ اُس شخص کے ہی لیکن یہ کچھ ضرور نہیں ہی کہ وہ اپنے استحقاق ملکیت کا کچھ ثبوت دے بلکہ محض اپنی مقابضت ثابت کرنا کافی ہوگا *

۶ راجہ لہلاند سنگھ بہادر بنام مہاراجہ مہیش سنگھ مورزاتین اپیل جلد

۱۰ صفحہ ۸۱ *

۷ راجہ لہلاند سنگھ بہادر بنام مہندر نرائن مورزاتین اپیل جلد

۱۳ صفحہ ۵۷

۸ گوری نرائن مورزدار بنام مہندر سورن دت ریکلی جلد ۲ صفحہ ۱ نظایو

ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء

۹ سی سیٹن بنام اے ایس ہائی جان بنگال جلد ۸ صفحہ ۲۵۵ دیوانی

۱۰ لکھا بنام ایف آن پرن - بنگال جلد ۲ صفحہ ۹۱ اجلاس کامل

قیاسات واقعاتی کا ذکر دفعہ ۱۱۲ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا یہہ وہ

نیاسات ہیں جو کہ حسب عدالت مقدمہ

عدالت خود قلم کر سکتی ہی اور جبکہ وہ

قائم ہو جاتے ہیں تو بار ثبوت خواہ ستخواہ فریق

واقعی پر بنا پڑتا ہی ان قیاسات کا ذکر دفعہ ۱۱۲ کی شرح میں کیا

جاویگا *

دفعہ ۱۰۳ بار ثبوت نسبت ہر

خاص واقعہ کے اُس شخص

پر ہوتا ہی جو عدالت کو

اُسکے وجود کا باور کرانا چاہتا ہو اِلا اُس

حال میں کہ قانوناً حکم ہو کہ داخل کرنا

اُس واقعہ کے ثبوت کا ذمہ فلاں شخص

ہی *

تمثیل

زید نے عمرو پر سرقہ کی نالش کی اور عدالت کو

یہہ باور کرانا چاہا کہ عمرو نے اُس سرقہ کا اقبال بکر سے

کیا تھا زید کو وہ اقبال ثابت کرنا چاہیئے *

عمرو نے عدالت کو یہہ باور کرانا چاہا کہ اُس وقت

وہ کہیں اور تھا پس اُسکو لازم ہی کہ یہہ بات

ثابت کرے *

دفعہ ۱۰۱ ہذا درحقیقت اُس اصول پر مبنی ہی جسپر کہ دفعہ ۱۰۱

مبنی ہی لیکن مابین دفعہ مذکور اور دفعہ ۱۰۱ کے یہہ فرق ہی

کہ دفعہ ۱۰۱ میں کل اُن واقعات کا بار ثبوت جنپر نتیجہ مقدمہ

کا منحصر ہی ذمہ اُس شخص کے ڈالا گیا ہی جو اُنکے وجود کو بیان کرتا ہو اور نتیجہ اُن واقعات کے ثابت نہ کرنے کا وہ ہوگا جو کہ دفعہ ۱۰۲ میں بیان ہوا ہی یعنی یہ کہ وہ شخص مقدمہ ہار جاوے گا دفعہ ۱۰۲ میں صرف واقعات خاص سے متعلق ہی اور اُس شخص کو جو کسی واقعہ خاص کا وجود بیان کرتا ہو اُس واقعہ کا وجود ثابت کرنا چاہیئے لیکن اگر وہ وجود ثابت نہ کر سکے تو خواہ مخواہ اس نتیجہ پہ نہوگا کہ وہ مقدمہ ہار جاوے۔ اس فرق کی تشریح دفعہ ۱۰۱ فی تمثیل الف اور دفعہ ۱۰۲ میں تمثیل سے مقابلہ کرنے سے ظاہر ہوگی۔ تمثیل الف دفعہ ۱۰۱ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ مقدمات فوجداری میں بار ثبوت اس امر کا کہ مدعا علیہ نے جرم کیا ہی ذمہ مدعی کے ہوتا ہی اور اگر وہ جرم ثابت نہ کر سکے تو مدعا علیہ رہا ہوگا اور تمثیل دفعہ ۱۰۲ میں یہ ضرور نہیں ہی کہ اگر عمرو مدعا علیہ اپنا کہیں اور ہونا ثابت نہ کر سکے تو خواہ مخواہ اُسکو قید ہو یعنی اُسکے خاص واقعہ کے ثابت نہ کرنے سے وہ نتیجہ پیدا نہوگا جسکا ذکر دفعہ ۱۰۲ میں مندرج ہی اور ممکن ہی کہ عمرو مدعا علیہ اپنا کسی دوسری جگہ ہونا نہ ثابت کر سکے اور تب بھی وہ اس وجہ سے کہ زید مدعی نے وقوع جرم ثابت نہیں کیا رہا ہو جاوے * واضح رہے کہ جزو اول تمثیل دفعہ ۱۰۲ میں اقبال عمرو کا ثابت کرنا ایک ایسا خاص واقعہ ہی کہ جسکا بار ثبوت ذمہ مدعی کے ہی اور جزو آخر میں اُسکا دوسری جگہ ہونا ایک ایسا واقعہ ہی جسکا بار ثبوت ذمہ مدعا علیہ کے ہی مگر اُن دونوں کے ثبوت یا عدم ثبوت سے وہ نتیجہ نہیں پیدا ہوتا جسکا ذکر دفعہ ۱۰۲ میں ہی یعنی عمرو کے اقبال جرم نہ ثابت ہونے سے نہ خواہ مخواہ وہ رہا ہو جاوے اور عمرو کے جائے دیگر ہونے کے نہ ثابت کرنے سے نہ وہ خواہ مخواہ قید ہو جاوے گا۔ اس حکم مندرجہ دفعہ ۱۰۲ متعلق دفعہ ۱۰۱ سے ہی نہ دفعہ ۱۰۳ سے * جبکہ ظاہر اشیاء کی حالت ایک خاص طرح پر ہی تو بار ثبوت اس امر کا کہ در حقیقت واقع میں اور کچھ حالت ہی ذمہ اُس شخص کے ہی جو کہ ایسا بیان کرتا ہی *

قیاس بعق درستی
ظاہر اشیاء کے

اسی طرح پر جبکہ کوئی شخص کسی دستاویز کے ایسے معنی بیان کرتا ہی جو خلاف اُسکے باطنی النظری معنی کے ہو تو ہر ثبوت اس امر کا کہ کسی خاص رواج کی وجہ سے دستاویز کے معنی دوسرے ہوئے چاہئیں وہی ذمہ اُس شخص کے ہی جو یہ بیان کرتا ہی ۲ *

اسی طرح پر جو شخص بیان کرتا ہو کہ کوئی خاص بدع بینامی ہوئی ہی اور ہر حقیقت اجراءے ذکری کے بنام میں جو مدعی مدیون ذکر ہی تو ہر ثبوت اس امر کا کہ روپیہ مدیون ذکری نے ادا کیا ذمہ اُس شخص کے ہی جو اُس بدع کو فرضی قرار دیتا ہی ۳ اور جب کبھی کوئی شخص سلسلہ وراثت کو بوجہ کسی خاص رسم دلاچر کے قائم کرنا چاہتا ہی اور جائیداد کو عام اصول وراثت سے بری کرنا چاہتا ہی تو ہر ثبوت اس خاص رسم کا ذمہ اُس شخص کے ہی جو اُسکو بیان کرتا ہی ۴ اس طرح پر اگر کوئی ہندو حیات میں بدوہ کے اُسکو بیدخل کرنا چاہتا ہی تو وجہ اس بیدخلی کی ثابت کرنا ذمہ اُس شخص کے ہی ۵ اور اگر کوئی مدیون ادائے زر سود سے اس بنا پر بری ہونا چاہتا ہی کہ اُس نے قرضہ کا روپیہ داین کو دینا چاہا تھا اور اُس نے اُسکو نہ لیا اس وجہ سے اُس تاریخ سے سود نہ ملنا چاہئے تو ہر ثبوت اس طرح پر روپیہ پیش کرنے کا ذمہ اُس شخص کے ہی جو کہ سود سے بری ہونا چاہتا ہی ۶ جبکہ ایک کاشتکار کسی زمیندار کی بہت سی اراضی کی کاشت کرتا ہی لیکن چند خاص قطعات کی نسبت کوئی خاص شرط نامناسب بیان کرتا ہی تو ہر ثبوت اُسکے ثابت کرنے کا ذمہ کاشتکار کے ہی ۷ *

۲ مہاراج تاج چند دیور بنام گریال چندر چکرتی مورزاندین اپیل جلد ۳

صفحہ ۲۶۱

۳ سری چندر دیور بنام گریال چندر چکرتی مورزاندین اپیل جلد ۱۱

صفحہ ۲۸

۴ گودھاری سنگھ بنام ملایک مورزاندین اپیل جلد ۲ صفحہ ۳۴۲

۵ پاروتی جون چردھری بنام سرودا سندری داسی بنکال جلد ۳ صفحہ ۱۵۹ دیوانی

۵ پر خونشور داسی بنام سری ناتھ بھوس ریکلی جلد ۶ صفحہ ۲۶۳ دیوانی

۶ رانی سرچ سندری دیوی بنام لاکٹر مدھن سنگھ ریکلی جلد ۵ صفحہ ۶۹

نظائر ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع

۷ رام دھار رائے بنام بچے گردند بٹل ریکلی جلد ۷ صفحہ ۵۳۵ دیوانی

دفعہ ۸۹ کے احکام کے موافق تمام اقبالات فریق ثانی کے جو کہ کسی کارروائی میں ثابت کرنے منظور ہوں تو بار ثبوت اُن اقبالات کے ثابت کرنے کا اُس

بار ثبوت نسبت اقبالات کے

شخص کے ذمہ ہی جو اُن اقبالات کا کیا جانا بیان کرتا ہی *
حسب دفعہ ۸۹ ضابطہ فوجداری کے ہر شخص پر اُن دفعات تعزیرات ہند کے جرائم کی نسبت پولیس یا مجسٹریٹ کو اطلاع دینا لازمی ہی اور بار ثبوت اس امر کا کہ کیوں نہیں اطلاع دی ذمہ اُس شخص کے ہی جسپر کہ اطلاع دینا لازمی تھا *

دفعہ ۱۰۴ اگر کوئی ایسا واقعہ

ہو کہ جب وہ ثابت ہو جائے تب کوئی شخص کسی اور

بار ثبوت نسبت ایسے واقعہ کے جس سے شہادت قابل ادخال ہو جائے

واقعہ کی نسبت شہادت داخل کر سکے تو اُس واقعہ اول الذکر کا ثبوت ذمہ ایسے شخص کے ہی جو شہادت داخل کیا چاہتا ہو *

تمثیلات

(الف) زید چاہتا ہی کہ عمرو کا اقرار جو اُس نے

وقت نزاع کیا ثابت کرے *

پس زید کو عمر کی وفات ثابت کرنی چاہیئے *

(ب) زید بذریعہ شہادت منقولی کے ایک دستاویز

گم شدہ کے مضمون کو ثابت کیا چاہتا ہی *

زید کو ثابت کرنا چاہیئے کہ وہ دستاویز گم ہو گئی *

تمثیلات دفعہ ۵۵ کے دیکھنے سے معنی متن دفعہ کے صریح معلوم ہونگے۔ ظاہر ہی کہ تمثیل (الف) متعلق ہی دفعہ ۳۲ سے اور تمثیل (ب) متعلق ہی دفعہ ۶۵ سے دفعات سابق کی شرح میں بارہا دفعہ ۵۵ کا حوالہ دیا گیا ہے اور یہ قاعدہ علم ہی کہ جب کبھی کسی شہادت کے داخل ہونے کے لئے شرائط لازمی ہیں تو بار ثبوت اس امر کا کہ وہ شرائط موجود ہیں ذمہ اس شخص کے ہے جو کہ اس شہادت کو داخل کرنا چاہتا ہے۔ مضمون دفعہ ۵۵ سے مقابلہ کرنا چاہیئے دفعہ ۱۳۶۔ ایکٹ ۵۵ سے علی الخصوص اس کے نذرہ دوم سے جو کہ قریب فریب اس دفعہ کے مضمون سے متعلق ہے *

دفعہ ۱۰۵ جب کسی شخص

پر الزام کسی جرم فوجداری

بار ثبوت اس امر کا کہ مقدمہ متعلق مستثنیات ہے

کا رکھا جائے تو بار ثبوت موجودگی ایسے حالات کا جنکی سبب سے مقدمہ مستثنیات عامہ مندرجہ مجموعہ تعزیرات ہند سے متعلق ہو جائے یا کسی استثنائے خاص یا حکم خاص مندرجہ کسی اور جزو مجموعہ مذکور یا کسی قانون سے جس میں اس جرم کی تعریف لکھی ہو متعلق ہو اسی شخص پر ہوگا اور عدالت اُن حالات کا عدم تصور کریگی *

تثلیات

(الف) زید جسپر قتل عمد کا الزام رکھا گیا یہہ بیان کرتا ہی کہ بوجہ فتور عقل کی اُسے نوعیت اُسی فعل کی نہیں جانی تھی *
 بار ثبوت زید پر ہی *

(ب) زید جسپر الزام قتل عمد کا رکھا گیا یہہ بیان کرتا ہی کہ بوجہ سخت اور ناگہانی اشتعال طبع کے وہ ایسے تئیں ضبط کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا —
 بار ثبوت زید پر ہی *

(ج) از روئے دفعہ ۳۲۵ مجموعہ تعزیرات ہند کے یہہ حکم ہی کہ جو شخص بجز صورت مذکورہ دفعہ ۳۳۵ کے بالارادہ ضرر شدید کا باعث ہوتا ہی وہ مستوجب لٹاں سزاؤں کا ہی *

زید پر بالارادہ ضرر شدید پہونچانے کا الزام محسب دفعہ ۳۳۵ کے رکھا گیا *
 بار ثبوت اُن حالات کا جنسے مقدمہ داخل دفعہ ۳۳۵ ہو جائے زید پر ہی *

تعزیرات ہند میں ہر جرم کی تعریف اور اُسکی سزا درج ہی لیکن باب چہارم میں مستثنیات عامہ کا ذکر ہی جبکی وجہ سے خاص حالتوں میں نوعیت اُن افعال کی جو کہ تعزیرات ہند کے موافق جرم قرار دیئے گئے ہیں بدل جانی ہی اور ملزم بری الذمہ قرار پاتا ہی باب مذکور میں مستثنیات عامہ کا ذکر ہی لیکن علاوہ اُن مستثنیات کے تعزیرات ہند کی مختلف دفعات میں علیحدہ علیحدہ ایسی صورتیں بھی

سبب کی گئی ہیں کہ جنکی وجہ سے جرم کی سزا میں نہایت فرق واقع ہونا ہی اُن مستثنیات کو مستثنیات خاصہ کہتے ہیں *

جبکہ کسی شخص پر الزام کسی دفعہ تعزیرات ہند کا قائم کیا جاوے تو اُسکی نسبت فرد قرار داد جرم طار کیجاتی ہی اور احکام نسبت فرد قرار داد جرم کے دفعہ ۳۲۹ ضابطہ فوجداری میں مندرج ہیں اُس میں مستثنیات کا کچھ ذکر نہیں ہی قانوناً یہہ تصور کیا گیا ہی کہ ہر شخص کا فعل جو کہ جرم ہی مستثنیات عامہ اور خاصہ سے خارج ہی جب تک کہ ملزم یہہ ثابت نہ کرے کہ نوعیت اُسکے فعل کی اُن مستثنیات میں داخل ہی جنکی وجہ سے وہ فعل جرم تصور نہیں ہونا پس بار ثبوت ثابت کرے مستثنیات کا حسب دفعہ ۱۰۶ ذمہ مدعا علیہ ملزم کے ہی - ہندوستان میں اکثر ملزم جو کہ اقبال جرم کرتے ہیں اُنکو باوجود موجود ہونے صورت مستثنی کے وہ اُس عذر کو پیش نہیں کرتے پس حاکم عدالت کو لازم ہی کہ حسب احکام دفعہ ۲۵۶ و ۲۶۳ ضابطہ فوجداری و دفعہ ۱۶۵ - ایکٹ ۱۸۸۵ کے اگر شہادت سے مستثنی حالت ہونا کسی خاص جرم کا ثابت ہو تو اُسکو لحاظ رکھے *

دفعہ ۱۰۶ جب کوئی امر واقعہ

بالخصوص کسی شخص کے حد علم میں ہو تو بار ثبوت

بار ثبوت ایسے واقعہ کا جو خصوصاً علم میں ہو

اُس امر واقعہ کا اُسی شخص پر ہی *

تمثیلات

(الف) جب کہ کوئی شخص ایک فعل کسی ایسے ارادہ سے کرے جو اُس فعل کے خاصہ اور حالات سے نہ پیدا ہوتا ہو تو بار ثبوت اُس ارادہ کا اُسی شخص پر ہی *

(ب) زید پر یہ الزام رکھا گیا کہ اُس نے بغیر

تکٹ کے ریلوے پر مسافت طے کی بار ثبوت اسی امر کا

کہ زید کے پاس تکٹ تھا زید کے ذمہ ہی *

• دفعہ ۵۱۱ ایک اور طریقہ تنقیص بار ثبوت کا ہی اور تحقیقات سے ظاہر ہی کہ اگر یہہ آسانی نصی جاتی تو اُن لوگوں پر جنکو کچھ وسائل ثابت کرنے کے نہیں ہیں نہایت ظلم ہوتا *

عموماً مقدمات رہن میں مقدار زر رہن کا ثابت کرنا اور حساب نسبت منافع جائداد کے ثابت کرنا ذمہ مرتہن کے ہوتا ہی اول اس وجہ سے کہ رہنامہ ہمیشہ بقبضہ مرتہن ہوتا ہی اور بعد اُسکی وفات کے اُسکے ورثہ کے قبضہ میں آتا ہی دوسرے اسوجہ سے کہ جائداد مرتہن کے قبضہ میں رہتی ہی اور اُسکے منافع اور خرچ کا حال اُسکو معلوم رہنا ہی ۔ پس جب کبھی مابین راہن اور مرتہن کے بحث نسبت مقدار زر رہن کی پیش ہو تو بار ثبوت ثابت کرنے کا ذمہ مرتہن کے ہوتا ہی * ۸

اسی طرح پر جبکہ کسی اہل ہنود کے وارث منتقل الیہ مورث پر دعویٰ تنسیخ انتقال کا جر بناء بد چلنی مورث منتقل لہ کے دائرہ کریں تو گو بار ثبوت اس امر کا کہ بروقت انتقال جائداد داین یا مستری نے یہہ دیکھ لیا تھا کہ ضرورت شاستری موجود ہی بذمہ داین یا مستری کے ہی لیکن ثبوت مورث کی بد چلنی یا فضول خرچی کا ذمہ ورثہ مورث کے ہوتا ہی اسلیئے کہ اُنکو زیادہ وسائل واقفیت کے ہیں *

جب کبھی کوئی دستاویز ایسی پیش ہو کہ جس میں چند لفظ کات کر بنائے گئے ہوں تو بار ثبوت اس امر کا کہ وہ الفاظ قبل تکمیل اُس دستاویز کے بنائے گئے تھے ذمہ اُسی شخص کے ہی جو کہ اُس سے فائدہ اُٹھا چاہتا ہی * ۹

۸ یہوجن لال بھام رام لال منہاٹھ مائی کورت شمال و مغرب مورخہ اپریل

خاص نمبر ۲۴ سنہ ۱۸۷۵ء

۹ پرنسپل مائیک جی بھام موٹی چند مائیک جی مورز انڈین اپریل جلد ۱ صفحہ ۲۲۰

و مساقہ خوب نذر بھام بابو مدنرائن سنگھ مورز انڈین اپریل جلد ۱

صفحہ ۱

اسی دفعہ کا متعلق کرنا عدالت کے اجتیار میں ہی کیونکہ اسکو تجویز کرنا چاہیئے کہ کس قریق کو نظر بحالات مقدمہ زیادہ وسائل ثابت کرنے کسی امر کے ہیں لیکن جب تک کہ یہہ تصدیق نہ ہو کہ کسی پاس زیادہ وسائل واقفیت کے ہیں اُس وقت تک یہہ دفعہ متعلق نہوگی *

دفعہ ۱۰۷ جب بحث اس امر

کی ہو کہ فلان شخص زندہ ہی یا مر گیا اور یہہ ثابت

بار ثبوت وفات ایسے
شخص نے جو تیس برس
کے اندر زندہ ہو

کیا جائے کہ وہ ۳۰ سال کے ادھر زندہ تھا
تو بار ثبوت اُسکے فوت ہو جانے کا ذمہ اُس
شخص کے ہی جو اُسکا مر جانا بیان کرتا
ہی *

اس دفعہ سے وہ قیاسات قانونی شروع ہوتے ہیں جنکو قیاسات قانونی
غیر قطعی کہتے ہیں انکی نوعیت کی نسبت ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں
دفعہ ہذا اس قیاس پر مبنی ہی کہ ہر شخص جو کہ تیس برس کے
اندر زندہ پایا گیا تھا وہ اب بھی زندہ ہوگا اور اُس شخص کو جو کہ اپنے
حق کو شخص مذکور کی وفات پر مبنی کرنا ہی اُسکی وراثت ثابت
کرنی چاہیئے *

دفعہ ۱۰۸ [مگر شرط یہہ ہی

کہ ۲] جب بحث اس امر
کی ہو کہ فلان شخص زندہ

بار ثبوت وفات ایسے شخص
کی جو کسی مدت برس سے
بچوہ خبر نہ ملی ہو

ہی یا فوت ہو گیا اور یہ بات ثابت کی جائے
 کہ جن شخصوں کو در صورت اُسکی حیات
 کے اُسکی خبر ضرور ملتی اُنکو سات برس سے
 اُسکی کچھ خبر نہیں ملی ہی تو بار ثبوت
 اُسکے زندہ ہونے کا اُس شخص [کیطرف
 منتقل ہوتا ہی ۲] جو اُسکا زندہ ہونا
 بیان کرے *

دفعہ ۵۸۰ بھی قیاس قانونی غیر قطعی پر مبنی ہی قیاسات قانونی
 کا ذکر اُپر ہو چکا ہی ۴ *

حسب احکام شرع معتمدی کے مقدمات وراثت میں بہہ قاعدہ ہی
 کہ شخص مفقودالخبر کی تاریخ ولادت سے نوے برس کے بعد اُسکو
 متوفی سمجھینگے اور بہہ اصول بذاتہ اور کتابوں سے لیکر ہائی کورٹ
 شمال و مغرب نے بھی اختیار کیا ہی چنانچہ چند مقدمات میں اسی
 بناء پر فیصلہ کیا ہی ۵ اور حسب احکام شاستر بھی مفقودالخبر کی جائداد
 بعد اُسکے بارہ برس تک مفقودالخبر رہنے کے اُسکے ورثاء میں تقسیم ہوتی
 ہی ۶ لیکن دفعہ ۵۸۰ سے بہہ بحث قائم ہوتی ہی کہ مفصلہ بالا قواعد
 شرع و شاستر نسبت اشخاص مفقودالخبر کے محذاتوں پر واجب العمل
 ہیں یا نہیں اس وجہ سے کہ در حقیقت اُن دونوں مسئلوں کو مسئلہ قانون
 شہادت تصور کرنا چاہیئے لیکن چونکہ یہ قانون وراثت سے نہایت متحد

۳ ترمیم بموجب دفعہ ۹ - ایکٹ ۱۸ - ۱۸۷۲ ع

۴ دیکھو صفحہ ۳۶۲

۵ امام علی خان بنام عبدالعلی خان مفصلہ ہائی کورٹ شمال و مغرب مورخہ ۷
 جنوری سنہ ۱۸۶۷ ع و مساعہ درلغاتوں بنام عواجہ علی خان ایضا مورخہ ۱۵ جنوری
 سنہ ۱۸۶۷ ع و مساعہ رکھی بی بی بنام مساعہ القصبی بی ایضا مورخہ ۲۰ مارچ سنہ ۱۸۷۵ ع

۶ جمنا جٹی مرزمدار بنام کیشبلعل گھوس پنکال جلد ۲ صفحہ ۱۳۳ دیوانی

و گرداس ناک بنام موتی لعل ناک پنکال جلد ۶ صفحہ ۱۶ ضمیمہ

ہی تو گو ایک مسئلہ قانون شہادت کا ہی ناہم مثل مسئلہ اقبال بالنسب و قیاس صحبت دایمی مادر کے حکام عدالت ہاے بوٹش انڈیا انہر معاملات وراثت کے طے کرنے میں لحاظ رکھتے ہیں چنانچہ منجملہ اُن نظائر کے جنکا حوالہ ابھی دے چکے ہیں ایک فیصلہ سنہ ۱۸۷۵ء کا ہی جو بعد نفاذ ایکٹ ہدا صادر ہوا ہی مگر ایک مقدمہ حال میں جسیں کہ مدعیان نے اس بیان سے دعویٰ کیا تھا کہ وہ بعد جانکی راے شخص مفقودالخبر کے وارث سالک راے متوفی کے ہونے ہیو۔ اور بیوہ سالک راے متوفی نے مدعا علیہما کے نام انتقال جائداں غیر منقولہ کا کر دیا لہذا وہ انتقال منسوخ کیا جائے مدعا علیہما کی طرف سے یہہ عذر پیش ہوا کہ ہرگاہ شاستر کے موافق جب تک کہ بارہ برس مفقودالخبر نو نہ گذر جائیں وہ مردہ تصور نہیں کیا جاسکتا اور جانکی راے نو مفقودالخبر ہوئے صرف آتہہ یا نو برس ہوئے ہیں پس ایسی صورت میں مدعیان کو بحالت عدم ثبوت وفات جانکی راے کے کوئی حق دعویداری کانہیں ہی۔ فریقین کی طرف سے کوئی شہادت نسبت زندہ یا متوفی ہونے جانکی راے کے نہ تھی پس بحث اس امر کی تھی کہ ایسی صورت میں شاستر متعلق ہوگا یا قانون شہادت اور قیاس قانونی کس طرف ہی اور بار ثبوت کس فریق پر ہی — عدالت ہائی کورت الہ آباد نے اجلاس کامل سے یہہ تجویز کیا کہ بحالت عدم موجودگی ثبوت کے جانکی راے مفقودالخبر متوفی تصور کیا جائے اور دفعہ ۱۰۹ اس صورت سے متعلق ہی نہ دھرم شاستر * ۷

دفعہ ۱۰۹ جب بحث اس امر

کی ہو کہ فلاں اشخاص شریک اور زمیندار اور رعایا

بار ثبوت نسبت شراکت
کرایہ داری و گماشتگی

ہیں یا مالک اور گماشتہ ہیں اور یہہ بات ثابت کیجائے کہ وہ اسیطور پر باہم عمل

کرتے رہے ہیں تو بار ثبوت اس امر کا کہ یہہ واسطہ اُنکے درمیان نہیں ہی یا موقوف ہو گیا ہی ذمہ اس شخص کے ہی جو اس واسطہ کا ہونا بیان کرتا ہو *

متن دفعہ ۱۷۲ گورنمنٹ کے ترجمہ سے نقل کی گئی ہی اور اُسکے الفاظ کو بجنسہ اوپر نقل کر دیا ہی لیکن اس میں ایک سخت غلطی واقع ہوئی ہی بدئے اس عبارت کے کہ بار ثبوت اس شخص پر ہی جو اس واسطہ کا ہونا بیان کرتا ہو یہہ عبارت چاہیئے بار ثبوت اس شخص پر ہی جو کہ ایسا بیان کرتا ہو (یعنی واسطہ کا موقوف ہو جانا) *
بار ثبوت محکومہ دفعہ ۱۷۲ میں ہی اس قیاس پر کہ جس طرح پر حالت ایک شی کی تھی اسی طرح پر اُسکا رہنا تصور کرنا چاہیئے جب تک کہ اُسکے خلاف نہ ثابت ہو دفعہ ۱۷۲ میں تین تعلقوں کا ذکر ہی *

۱ — رشتہ شراکہ *

۲ — رشتہ زمیندار و کاشتکار *

۳ — رشتہ اصل مالک و گماشتہ *

نسبت رشتہ اول کے باب ۱۱ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۷۲ ع و علی الخصوص دفعہ ۲۶۳ قابل ملاحظہ ہی *

نسبت رشتہ دوم کے واضح رہے کہ چند نظائر اس اصول پر قبل نافذ ہونے ایکٹ ہذا کے فائز ہو چکی ہیں — چنانچہ ایک مقدمہ میں بہہ تجویز ہوا کہ جب کاشتکار اراضی کے چھوڑ نیکی اطلاع حسب ضابطہ دے چکا ہو تو بار ثبوت اس امر کا کہ باوجود اس اطلاع کے کاشتکار اراضی پر قابض رہا ذمہ زمیندار کے ہی لیکن جبکہ کاشتکار نے با ضابطہ اطلاع نہیں دی تو زمیندار کا قبضہ اور اپنی بیدخلی ثابت کرنا ذمہ کاشتکار کے ہی لیکن جبکہ پتہ ایک مبیعہ معینہ کے لئے کاشتکار کو دیا گیا ہو اور وہ مبیعہ منقضي ہو چکی ہو تو بار ثبوت اس امر کا کہ باوجود انقضاء مبیعہ معینہ

کے کاشتکار اراضی پر قابض رہا ذمہ زمیندار کے ہی جو کہ کاشتکار پر دعویٰ واسطے لگان کے کرتا ہی * ۹

نسبت رشتہ سوم کے باب ۱۰ - ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۷۲ع قابل ملاحظہ ہی علی الخصوص دفعہ ۶۰۶ *

دفعہ ۱۱۔ جب بحث اس

امر کی ہو کہ ایک شخص جو ایک شی کا قابض ہی

بار ثبوت نسبت ملکیت شی مقبوضہ

وہ اُسکا مالک ہی یا نہیں تو بار ثبوت اس امر کا کہ وہ مالک نہیں ہی ذمہ اُس شخص کے ہی جو اُسکا مالک نہونا بیان کرتا ہو *

بار ثبوت محکومہ دفعہ ۱۱۵ مبنی ہی مسئلہ القبض دلیل الملک پر اور اسی وجہ سے جب کبھی کوئی شخص کسی شخص قابض کو کسی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ سے بیدخل کرنا چاہتا ہو تو بار ثبوت اس امر کا کہ مدعا علیہ کو حق ملکیت حاصل نہیں ہی ذمہ اُس شخص کے ہی جو کہ اُس کو بیدخل کرنا چاہتا ہی *

اس قسم کے مقدمات میں استحقاق مدعا علیہ قابض سے کچھتہ بھٹا ہوتی ہی اور جب تک کہ مدعی کوئی اپنا حق اعلیٰ ثابت نہ کرے اُس وقت تک اُس کو ڈگری نہیں مل سکتی چنانچہ جب کبھی گورنمنٹ کسی جائداد کی نسبت اس بنا پر کہ متوفی لارڈ مرزا اور اُس لیڈے گورنمنٹ کو اُس کی جائداد کی نسبت استحقاق پیدا ہوا ذمہ گورنمنٹ کے ہی اور جب تک گورنمنٹ یہہ

۹ ملک ہاتھ بنام مہاراجہ پاندے بلکال جلد ۷ صفحہ ۱۱ ضمیمہ

۱ جلال بخش سنگھ بنام دھرم سنگھ مورزا ندین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۵۲۸ - و رام نرائن رائے بنام فرخ النساء مورزا ندین اپیل جلد ۲ صفحہ ۲۳۳ - و راجہ بودا کشا رائے بنام بابو چند کمار رائے مورزا ندین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۱۲

نہ ثابت کرے تو مدعا علیہ قابض کی بے استحقاقی سے کچھ سروکار نہیں ہو سکتا ۲ لیکن جبکہ ایک مدعی اپنا استحقاق بادی النظری طور پر ثابت کرے اور دستاویزات اپنے نام کی نسبت جائیداد کے پیش کرے تو بار ثبوت ثابت کرنے اپنے حق کا ذمہ مدعا علیہ کے جا پڑتا ہی ۳ * لیکن بعض مقدمات مقابضت حسب احکام دفعہ ۱۵ - ایکٹ

مقدمات مقابضت حسب
دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۲ سنہ
۱۸۵۹ ع

۱۲ سنہ ۱۸۵۹ ع کے دائرہ ہوتے ہیں اور اُنسے اصول مفصلہ بالا متعلق نہیں ہی اُس قسم نالشات کی نوعیت جو دفعہ ۱۵ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۵۹ ع کے ملاحظہ سے ظاہر ہوگی اور اُس دفعہ کو ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع قانون تملادی نے منسوخ نہیں کیا اور حسب دفعہ ۲۶ - ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ ع احکام مصدورہ دفعہ مذکور قابل اپیل و تجویز ثانی نہیں ہیں - دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۵۹ ع یہہ ہی -

دفعہ ۱۵ - ایکٹ ۱۲
سنہ ۱۸۶۹ ع

و اگر کوئی شخص سوائے بذریعہ عمل قانونی کے اپنی کسی جائداد غیر منقولہ سے بلا رضامندی اپنے اور طرح پر بیدخل کیا جائے تو اگر شخص مذکور یا شخص دیگر جو اُس کے ذریعہ سے دعویدار ہو فالش دلا یا نہ قبضہ اوپر جائیداد مذکورہ کے عدالت میں رجوع کرے تو شخص مذکور باوصف پیش ہونے کسی اور استحقاق کے قبضہ پانے کا مستحق ہوگا مگر شرط یہہ ہی کہ نالش مذکور تاریخ بیدخلی سے چہہ مہینہ کے اندر دائر کی جائے اور ملحوظ رہے کہ اس دفعہ کی کسی عبارت سے اُس شخص کو جس سے قبضہ چھوڑا لیا گیا ہو یا کسی اور شخص کو ممانعت اس بات کی نہ ہوگی کہ وہ نالش بغرض ثبوت استحقاق اپنے اور حصول قبضہ جائیداد اندر میعان مقررہ ایکٹ ہذا پیش کرے * اس دفعہ کے دیکھنے سے واضح ہوگا کہ اس قسم کے مقدمات میں مدعا علیہ کا قبضہ جائیداد پر بجبر یا فریباً دھوکے سے حاصل ہوتا ہی

اور اس وجہ سے اُسکی مقابضت کے حق میں وہ قیاس قانونی نہیں پیدا ہوتا جسکی وجہ سے بار ثبوت ذمہ مدعی یعنی شخص بیدخل شدہ کے پڑے پس جبکہ مدعی اپنا قابض ہونا قبل ایسی بیدخلی کے ثابت کر دے تو بار ثبوت اپنے استحقاق ملکیت ثابت کرنے کا اس قسم کے مقدمات میں نہیں ہوتی اور مدعی کو صرف اپنا قبضہ سابق ثابت کرنا کافی ہے ^۱ اور جبکہ حسب منشاء دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۵۹ء کسی شخص کا قبضہ بحال کر دیا جائے اور پھر نمبری نالش اُس شخص پر نسبت جایداد مذکور کے دابر ہو تو بار ثبوت نسبت استحقاق ملکیت حسب قاعدہ عام ذمہ مدعی کے پڑیگا * ۵

یہ قیاس جو کہ کسی شخص کے حوالہ پر قابض رہیے سے ہوتا ہے اُن صورتوں میں جبکہ کسی فریب یا جبر کی وجہ سے قبضہ حاصل کیا گیا ہو تو نسبت شخص قابض کے نہیں ہوتا اور گو کسی شخص بیدخل شدہ نے دفعہ ۱۵ — ایکٹ

قبضہ جو کہ فریباً و جبراً حاصل کیا گیا ہو قیاس ملکیت نہیں پیدا ہوتا اور موثر بار ثبوت نہیں ہے

۱۳ سنہ ۱۸۵۹ء کے موافق قبضہ نہ حاصل کیا ہو اور حسب منشاء ضمن ۳ ضمیمہ ۲ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء اُسکے اس قسم کے دعوے میں تمادی عارض ہو جاوے تاہم اگر وہ نالش نمبری میں جس میں کہ وہ خود مدعی ہو یہ بات ثابت کر دے کہ میں فریباً یا جبراً بیدخل کیا گیا ہوں تو بار ثبوت اپنے استحقاق ثابت کرنے کا ذمہ مدعا علیہ کے ہوگا اسلیئے کہ کوئی شخص اپنے خلاف قانون فعل سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا اور گو مدعا علیہ قابض ہو لیکن چونکہ اُسے فریباً یا جبراً قبضہ حاصل کیا ہی اسلیئے اُسکے حق میں قیاس قانونی نہیں ہے اور اُسکے ذمہ بار ثبوت نسبت حق

۴ گروہاری بنام ادلا بسنداس دیپی ویکلی جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۲ دیوانی — ر
دادلا کٹا گرشائیں بنام کشن گریڈ اور تھائیں ویکلی جلد ۹ صفحہ ۷۱ دیوانی — ر
چندر ناتھ بنام رام سندر سراما ویکلی جلد ۷ صفحہ ۱۷۲ دیوانی — ر مہین چندر
چندا پادیپی بنام — ری منی پرودا دیپی بنگال جلد ۲ صفحہ ۲۷۵ — اپیل دیوانی
۵ مراری معین الدین بنام گریڈ چندر رائے چودھری ویکلی جلد ۷ صفحہ

ملکیت کے ہی ^۶ اور مدعی اپنی مقابضت سابق لسانی شہادت سے ثابت کرا سکتا ہی ^۷ وجہ اس قاعدہ قانونی کی یہہ ہی کہ مقابضت سابق ایک اعلیٰ حق ہی بہ نسبت اُس شخص کے حق کے جس نے ناجائز طور پر قبضہ حاصل کیا ہائی کورٹ کلکتہ نے چند مقدمات کی تجویزوں کے ساتھ اس مسئلہ کی بحث کی ہی اور وہ قابل ملاحظہ ہیں ^۸ لیکن اب باب ۴ قانون تعامی ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع نے اس امر کو صاف کر دیا ہی اور وہ قابل ملاحظہ ہی ^۹ لیکن قبضہ ظاہری خیال ملکیت پیدا کرتا ہی اور اگر مدعی یہہ بیان کرے کہ مدعا علیہ بحیثیت سربراہ کاری قبض ہی تو بار ثبوت ایسی سربراہ کاری ثابت کرنے کا نام مدعی کے ہی ^{۱۰} *

دفعہ ۱۱۱ جب فیما بین فریقین

کسی معاملہ میں ٹیک
نیتی کے باب میں گفتگو

بار ثبوت ٹیک نیتی ایسے
معاملہ کا جو مقدمہ علیہ
کے ساتھ کیا گیا ہو

ہو اور ایک اُنہیں سے ایسے منصب میں ہو
کہ اُسپر کوئی عمل کرنے کا اعتماد کیا جائے
تو بار ثبوت راستی معاملہ کا اُسی فریق کے

۶. تلرچند کھوس بنام سدھنتو سیرنک بھٹا چارج جلد ۳ بنگال صفحہ ۲۹۸
اپیل دیرانی

۷. منی رام دیپ بنام دیپی چرن دیپ بنگال جلد ۴ صفحہ ۹۷ - اجلاس کامل

۸. خواجہ عنایت اللہ چودھری بنام نیشن چندر سومہ ویکلی جلد ۸ صفحہ ۳۸۷

دیرانی - و عایشہ بی بی بنام کھنڈی مرلا ویکلی جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۶ دیرانی

و ساماں سندری دیپی بنام کلکٹر مالک ویکلی جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۳ دیرانی

۹. دیکھو صفحہ ۷۵ اغایت ۸۴ و دفعہ ۲۹ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع

۱۰. کیسری سنگھ بنام رام داس ویکلی جلد ۸ فیصلہات اجلاس کامل سنہ

۱۸۶۲ع

ذمہ ہی جو اُس عمل میں معتمد علیہ ہوئے کا منصب رکھتا ہی *

تمثیلات

(الف) ایک موکل نے ایک مختار پر درباب ایک
بیع کے اعتماد کیا اور موکل نے جو ایک ثالث اس
باب میں دائر کی اُس میں راست معاملگی کی بحث ہی
پس بارتبوت راست معاملگی کا اُس مقدمہ میں ذمہ
مختار کے ہی *

(ب) ایک بیع کے معاملہ میں بیٹہ کی جانب
سے جو ابھی بالغ ہوا ہی باپ کی نسبت نیک نیتی
سے معاملہ کرنے کی بحث ایک مقدمہ میں واقع ہی اور وہ
مقدمہ بیٹے کی طرف سے دائر ہوا ہی بارتبوت نیک نیتی
سے معاملہ کرنے کا باپ کے ذمہ ہی *

یہ اصول تجربہ انسانی پر مبنی ہی کیونکہ اکثر وہ لوگ جنکو کہ
منصب صلاح کاری کا حاصل ہوتا ہی اپنے نفع ذاتی کے لیئے ایسے
معاملات کر لیتے ہیں جنسے اُنکا فائدہ متصور ہونا ہی *

نہایت، اس رشتہ اعتماد کی تمثیلات دفعہ ہذا سے ظاہر ہو گئی
لیکن علاوہ ان تمثیلات کے تمام اور رشتہ اعتمادی کی وجہ سے بھی
بار تبوت ذمہ اُس شخص کے ہوگا جو ایسے معاملہ سے مستفید ہونا چاہتا
ہی — اس قسم کی بعض ہندوستان میں اکثر مستورات پردہ نشین
کی نسبت واقع ہونی ہی اور حکام پر وی کونسل نے بارہا یہ تجویز کیا
ہی کہ جب کبھی کوئی پردہ نشین عورت کسی ایسے شخص کے حق میں
جو اُسکا صلاح کار ہو کوئی دستاویز لکھے یا اور کسی قسم کا معاملہ کرے
تو وہ معاملہ نیک نیتی کا نہ سمجھا جاویگا جب تک کہ کوئی شخص
جو اُس سے مستفید ہوا چاہے ہی تحریری ثبوت نیک نیتی کا نہ داخل

کرے اور بار ثبوت ایسی نیک نیتی کا اُسکے ذمہ ہوتا ہی ۲ اور ہائی کورٹ کلکتہ نے بھی اسی اصول پر بہت سے فیصلہ جات نافذ کیئے ہیں ۳ اور ایک مقدمہ میں جسمیں کہ ولیہ پردہ نشین نے اپنے نابالغوں کی جائیداد منتقل کر دی تھی اور نابالغوں نے بعد بلوغ کے مشتربان پر تنسیخ کا دعویٰ کیا تو بار ثبوت نیک نیتی معاملہ کا ذمہ مشتربان قائم ہوا ۴ اسی طرح پر جبکہ معاملہ مابین صلاح کار قانونی اور اُسکے موکل کے تھا تو یہہ تجویز ہوا کہ معاملہ بوجہہ دباؤ ناجائز کے تصور کیا جاوے گا جب تک کہ اُسکے خلاف ثبوت نہ ہو اور بار ثبوت ذمہ اُس شخص کے ہی جو ایسے معاملہ سے مستفید ہونا چاہتا ہی ۵ غرض کہ اس قسم کے معاملات میں قانون نے نہایت صاف طور پر بار ثبوت نیک نیتی کا بذمہ اُس شخص کے رکھا ہی جس نے کہ بدالت معتمد الیہ ہونے کے اپنے معتمد سے کوئی معاملہ کر لیا ہو اور اُسکی مختلف نظیریں دیکھنے سے نوعیت اس قسم کے مقدمات کی معلوم ہوگی ۶ *

دفعہ ۱۱۲ یہہ واقعہ کہ کوئی شخص

باایام قائم رہنے ازدواج جائز
مابین اُسکی والدہ اور کسی
اور شخص کے پیدا ہوا تھا یا اُس ازدواج

ولادت باایام ازدواج ثبوت
قطعی صحت نسب

- ۲ منشی بذل الرحیم بنام شمس النساء بیگم مورر اندین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۵۵۱ - و تکرر دین تیواری بنام ثواب سید علی حسین خان ویکلی جلد ۲۱ صفحہ ۳۴۰ - و مسماۃ عظیم النساء بنام بدر خان بنگال جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۵
- ۳ عبدالعلی بنام کریم النساء ویکلی جلد ۹ صفحہ ۱۵۳ نظائر دیوانی - و سندھ کاماری دیپتی بنام کشوری لعل ویکلی جلد ۵ صفحہ ۲۴۶ دیوانی
- ۴ روپنرائیں سنگھ بنام گنگا پرشاد ویکلی جلد ۹ صفحہ ۳۹۷ دیوانی
- ۵ کشنگ بنام میفا حارائیں بنگال جلد ۱ صفحہ ۹۵ اپیل دیوانی
- ۶ ٹھٹھا لعل جروہی بنام کامنی دیپتی بنگال جلد ۱ صفحہ ۳۱ و ۳۲ - و منوہرداس بنام بھگ متی داسی بنگال جلد ۱ صفحہ ۲۸ ابتدائی - و پڈال لعل پھل بنام سری متی پاما سندھری داسی بنگال جلد ۶ صفحہ ۷۳۲ - و گورسی بنام امرنامائی داسی بنگال جلد ۶ صفحہ ۱ ابتدائی - و رام پرشاد مصر بنام رانی پھول متی ویکلی جلد ۷ صفحہ ۹۹ دیوانی - و رام پرشاد مصر بنام رانی پھول متی مورر اندین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۴۳۱

کے فسخ ہونے کے بعد مابین ۲۸۰ یوم کے پیدا ہوا اور اُسکی والدہ بے شوہر رہی ثبوت قطعی اس امر کا ہوگا کہ وہ صلبی بیٹا اُس شخص کا ہی الا اُس حال میں کہ یہ ثابت ہو کہ زوجہ اور شوہر اُس زمانہ میں کہ اُسکا حمل ہو سکتا تھا باہم صحبت نہیں رکھتے تھے *

لفظ صلبی بیٹا انگریزی عبارت قانونی کا صحیح ترجمہ نہیں ہے — صحیح النسب بیٹا مراد ہے *

پانچ دفعات ماضی میں جو قیاسات کا ذکر ہی وہ قیاسات قانونی غیر قطعی ہیں دفعہ ۱۱۳ میں وہ دو قیاس قائم کیئے گئے ہیں جنکو قیاسات قانونی قطعی کہنا چاہیئے اور انکی نسبت ہم اوپر ذکر کو چکے ہیں ۷ قیاس قطعی اور ثبوت قطعی ایک چیز ہیں *

مسئلہ قانون شہادت مندرجہ دفعہ ۱۱۳ مصلحت ملکی پر مبنی ہے اور نیز قیاس ہر جو کہ انسان کے روز مرہ تجربہ سے قائم ہوتا ہے * شرع محمدی میں بھی قیاس صحت نسب ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا قیاس تصور کیا گیا ہے اور حکام عدالت ہائے دیوانی نے بارہا یہہ تجویز کیا ہے کہ جو اولاد کہ ایسے اہام میں پیدا ہو کہ جو مدت سے ایک مرد اور ایک عورت بطور زن و شو کے ساتھ رہے ہوں اور کوئی امر مانع نکاح مابین اُس مرد اور عورت کے نہ ہو تو وہ اولاد صحیح النسب تحقیقاً تصور ہوگی ^۸ اور بلا ثبوت کامل اس امر کے کہ آیا اُس عورت اور مرد کے باہم نکاح شرعی ہوا ہے یا نہیں انکی اولاد صحیح النسب تصور ہوگی ^۹

۷ دیکھو صفحہ ۳۶۳ — ۳۶۵

۸ خواجه ہدایہ اللہ بنام رائے جان خانم مورزانندین اپیل جلد ۳ صفحہ ۲۹۵

۹ محمد باقر حیدر خان بہادر بنام شرف النساء بیگم مورزانندین اپیل جلد ۸

صفحہ ۱۳۶ — د راس بنام متدل النساء چودھرائین مورزانندین اپیل جلد ۱۱ صفحہ

اور جو اولاد کہ بعد نکاح ایام قیام نکاح میں پیدا ہو وہ شرعاً لازمی طور پر صحیح النسب قرار پائیگی جب تک کہ پورا ثبوت اس امر کا نہ ہو کہ والدین ایک دوسرے تک رسائی اُن ایام میں نہیں رکھتے تھے کہ جس میں اولاد کا پیدا ہونا ممکن ہو ا نسبت تعریف ثبوت قطعی کے دیکھو دفعہ ۲۴ *

دفعہ ۱۱۳ اشتہار مندرجہ گزرت

ثبوت تفویض ملک

آف انڈیا باین مضمون کہ

ایک حصہ عملداری سرکار انگریزی کا کسی ہندوستانی ریاست یا والی ملک یا فرمانروا کو مفوض کیا گیا ہی ثبوت قطعی اس امر کا ہوگا کہ تفویض ملک کی اُس تاریخ میں جو اُس اشتہار کے اندر لکھی ہو جوازاً عمل میں آئی *

دفعہ ۱۱۴ عدالت کو جائز ہی

کہ وجوہ کسی واقعہ کا جو اُسکی دانست میں غالباً

عدالت کو بعض واقعات کا وجود قیاس کر لینا جائز ہی

وقوع میں آیا ہو قیاس کر لے البتہ معمولی طریقہ واقعات طبعی اور رویہ انسانی اور

سرکاری اور خانگی کار و بار کا بنظر اُس نسبت کے جو اُس مقدمہ کے واقعات کے ساتھ اُنکو ہی ملحوظ رکھنا ہوگا *

تمثیلات

عدالت کو اُمور مفصلہ ذیل کے قیاس کر لینے کا اختیار ہی *

(الف) یہہ کہ جس شخص کے پاس سرفہ کے بعد زمانہ قریب میں مال مسروہ ہو وہ خود چور ہی یا دانستہ اُسے مال مسروہ لیا ہی الا اُس حال میں کہ وہ اپنے پاس اُسکے آنے کی وجہ بیان کرے *

(ب) یہہ کہ شریک جرم اعتبار کے قابل نہیں ہی الا اُس حال میں کہ مقدم کے اہم اُمور جزئی میں اُسکے بیان کی تائید اور طور سے ہوتی ہو *

(ج) یہہ کہ ایک ہندی جو سکری ہوئی یا پشت پر بیچا لکھی ہوئی ہی وہ بابت معاوضہ کافی کے سکری گئی ہوگی یا اُسکی پشت پر بیچا لکھا گیا ہوگا *

(د) یہہ کہ ایک شی یا حال اشیاء کا موجود ہونا ثابت کیا گیا اور اُس وقت سے اُس قدر عرصہ نہیں گذرا جسکے اندر ایسی اشیاء یا حالات اشیاء معدوم ہو جایا کرتے ہوں تو اُنکی نسبت یہہ قیاس کر لینا جائز ہی کہ اب تک موجود ہونگی *

(۵) یہہ کہ عدالت اور دفتر کے کام حسب ضابطہ انجام دیئے گئے ہوں *

(۶) یہہ کہ معمولی طریقہ کاروبار کا خاص اُردو میں مدعی رکھا گیا ہے *

(۷) یہہ کہ جو شہادت پیش ہو سکتی تھی اور پیش نہیں کی گئی اگر وہ پیش کیجانی تو جس شخص نے کہ اُسکو دبا رکھا اُسکے حق میں مضر ہوتی *

(۸) یہہ کہ ایک شخص ایک سوال کا جواب نہیں دیتا ہے اور وہ جواب دینے پر قانوناً مجبور نہیں کیا جاسکتا ہے اُسکا جواب اگر وہ دیتا تو اُسکے حق میں مضر ہوتا *

(۹) یہہ کہ ایک دستاویز جس سے کوئی ذمہ داری پیدا ہوتی ہے دستاویز کے لکھنے والے کے پاس ہے تو اُس ذمہ داری سے برأت حاصل ہوئی ہوگی *

لیکن عدالت کو ایسے واقعات جنکا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے بہ تجویز اس امر کے ملحوظ رکھنے ضرور ہیں کہ یہہ قاعدے خاص مقدمہ مرجوعہ سے متعلق ہوتے ہیں یا نہیں *

تمنیلات جو متعلق اس دفعہ کے ہیں یہاں ختم ہوچکی ہیں لیکن واضعان قانون نے بغرض صراحت مزید ہر تمثیل کی نسبت ایک صورت بیان کی ہے اور اُس ہر صورت کو اُس تمثیل کے ساتھ پڑھنا چاہیئے جس سے کہ وہ متعلق ہے *

مثلاً تمثیل (الف) ایک سوکاندار کے

روپیہ کی تھیلی میں ایک نشان کیا ہوا روپیہ اُسکے چورائے جانے کے بعد عرصہ قریب میں موجد ہی اور وہ بتصریح یہیں کہہ سکتا ہی کہ اُسکے پاس کیونکر آیا لیکن اپنے معمولی اثناء کاروبار میں ہمیشہ روپیہ لیا کرتا ہی *

تمثیل (ب) ایک شخص نہایت مہذب کی

تجویز علت باعث ہلاکت ہونے ایک شخص کے اسی نہج سے کہ اُس نے ایک کل کی ترکیب میں غفلت کی پیش ہی اور عمرو ایک شخص ویسا ہی ایک نام جو اُسکی ترکیب میں شریک تھا بصحت اُن حالات کو جو وقوع میں آئے بیان کرتا ہی اور تسلیم کرتا ہی اور وجوہ کہتا ہی کہ زید سے اور اُس سے جیسا کہ ہو جایا کرتا ہی بے احتیاطی ہوئی *

تمثیل (ب) ایک جرم کا ارتکاب چند اشخاص

سے ہوا اور مجرموں میں سے تین شخص زید اور عمرو اور بکر موقع واردات پر پکڑے گئے اور ایک دوسرے سے علیحدہ رکھا گیا اور اُنہیں سے ہر ایک جرم کا ایسا بیان کرتا ہی جس سے خال بھی ماخوذ ہو اور وہ بیانات مؤید ایک دوسرے کے اس طور پر ہیں کہ سازش سابقہ نہایت قریب قیاس ہی *

یہاں ترجمہ گورنمنٹ میں غلطی ہی — بدلے لفظ قرین قباس کے لفظ بعد قباس ہونا چاہیئے *

تمثیل (ج) زید ایک ہنڈتی کا لکھنے والا ایک شخص کاروباری ہی اور عمرو اُسکا سکارنیوالا نو عمر اور فاروق اور بالکل زید کی داب میں ہی *

تمثیل (د) ثابت کیا گیا کہ پانچ برس پر مشتمل ایک دریا ایک سمت میں بہتا تھا لیکن معلوم ہوا کہ اس عرصہ میں طغیانی پانی کی ہوئی جس سے دھار اُسکی بدل گئی ہوگی *

تمثیل (ہ) ایک عمل عدالت کا جسکے باضابطہ ہونے کے بابت شبہ ہی خاص حالات میں انجام دیا گیا تھا *

تمثیل (و) بحث اس امر کی ہی کہ ایک خط پہونچا تھا یا نہیں اور اُسکی نسبت داک میں ڈالا جانا ثابت کیا گیا لیکن مفسدے کے باعث داک کا معمولی راستہ بند ہو گیا تھا *

تمثیل (ز) ایک شخص ایک دستاویز کو پیش نہیں کرتا ہی جو ایک چھوٹے سے معاملہ میں جسکی بابت اُسپر نالش ہی موثر ہوتی لیکن ایسا بھی ہی کہ پیش ہونا اُسکا اسکے گھرانے کی ناگواری اور بدنامی کا موجب ہوتا *

تمثیل (ح) ایک شخص ایسے سوال کا جواب نہیں دیتا ہی جسپر قانوناً جواب دینے کے لیئے جبر نہیں کیا جا سکتا ہی لیکن اُسکا جواب دینا ایسا ہی کہ جس معاملہ میں اُس سے سوال کیا گیا اُس سے علیحدہ معاملات میں اُسکا نقصان ہوتا ہی *

تمثیل (ط) ایک تمسک اُسکی لکھ دینے والے کے پاس ہی لیکن حالات مقدمہ کے ایسے ہیں کہ اُسنے اُسکو چورا لیا ہوتا *

دفعہ ۱۱۳ کے الفاظ سے ظاہر ہی کہ جن قیاسات کا ذکر اس میں کیا گیا ہی وہ قیاسات اختیاری ہیں دفعہ ۱۲ میں یہ الفاظ دو جایز ہی کہ قیاس کرے کے معنی بیان ہوئے ہیں — قیاسات کی نسبت دفعہ ۱۲ کی شرح میں مفصل طور پر ذکر کرایا ہے ۳ تمثیلات دفعہ ۱۱۳ میں چند قسمیں قیاسات واقعاتی کی جو کہ قدرتی اصول پر مبنی ہیں بیان کی گئی ہیں — ان قیاسات سے بھی اُس فریق پر جو کہ مخالف قیاس ہی باریثبوت جا پڑتا ہی مثلاً تمثیل (الف) کے دیکھنے سے امور مفصلہ ذیل ظاہر ہونگے *

اول یہ کہ ہر شخص کے بیگناہ ہونے کا قیاس ہوتا ہی *

اس قیاس کے مقابلہ پر دوسرا قیاس یہ ہی کہ اُس شخص کے قبضہ میں مال مسروقہ ہی اور جبکہ یہ ثابت ہو جاوے تو دونوں قیاس برابر ہو جاتے ہیں اور یہ بات کہ سرقہ کے مال کا خود قبضہ بھی ایک قیاس خلاف اُس شخص کے قائم کرتا ہی پس جب تک کہ وہ اپنی بیچرمی نہ ثابت کرے وہ مجرم تصور ہوگا پس باریثبوت اس طرح پر اس قسم کے قیاس سے بھی اولت جاتا ہی — علاوہ ان قیاسات کے جنکا کہ ذکر تمثیلات دفعہ ۱۱۳ میں ہی صدها اور قسم کے قیاسات ہیں جنکا ذکر ممکن نہیں ہی *

فصل ۸ موانع تقریر مخالف

دفعہ ۱۱۵ جب کسی شخص

نے اپنے اظہار یا فعل یا

موانع تقریر مخالف

توک سے عمداً دوسرے شخص کو کسی چیز کی نسبت یہہ باور کرایا ہو یا اسکو باور کرنے دیا ہو کہ وہ راست ہی اور اُسی اعتبار پر اس سے عمل کرایا ہو یا اسکو عمل کرنے دیا ہو تو وہ یا اسکا قائم مقام مجاز اسکا نہوگا کہ کسی فالش یا کارروائی میں جو فیما بین اسکے اور اس شخص یا اسکے قائم مقام کے ہو اس چیز کی صداقت سے انکار کرے *

تمثیل

زید نے عمداً اور بدروغ عمرو کو یہہ باور کرایا کہ فلاں زمین زید کی ہی اور اس طور سے عمرو کو اُس زمین کے خریدنے اور اُسکی قیمت کے ادا کرنے کی ترغیب دی *

بعد ازاں وہ زمین زید کی ملک میں آئی اور زید نے چاہا کہ وہ بیع اِس بناء پر منسوخ ہو جائے کہ

بروقت بیع کے وہ اُس پر کچھہ استحقاق نہیں رکھتا تھا
پس زید متجاز اُسکا نہوگا کہ اپنے عدم استحقاق کا
ثبوت پیش کرے *

ہم دفعہ ۱۲ کی شرح میں نوعیت قیاس قانونی قطعی کی جسکو ثبوت
قطعی کہتے ہیں بیان کر آئے ہیں اور دفعہ مذکور کے متن پر دیکھنے سے معلوم
ہوگا کہ جہاں کہیں ثبوت قطعی موجود ہو اُسکے خلاف عدالت شہادت
داخل نہ ہونے دیگی۔ مانع تقریر متخالف جسکا ذکر دفعہ ۱۱۱ میں ہی
بمقابلہ خاص شخص کے وہی آ کر رکھتا ہے جو کہ ثبوت قطعی بمقابلہ
ہر شخص کے رکھتا ہے یعنی اُسکے خلاف شہادت نہیں داخل کی جاسکتی
لہذا ثبوت قطعی اور مانع تقریر متخالف میں یہ فرق ہے کہ ثبوت
قطعی ہمیشہ قیاس راستی واقعہ پر مبنی ہوتا ہے اور مانع تقریر متخالف
ایسا حجت الزامی بلا لحاظ راستی واقع کے بطور جواب دندان شکن کے
ہوتا ہے۔ دفعہ ۱۱۲ میں ایک صورت ثبوت قطعی کی مندرج ہے اور
دفعہ ۱۱۳ میں صورت مانع تقریر متخالف کی بیان کی گئی ہے *

دفعہ ۱۱۴ کے صادق آنے کے لیے اُمورات
مصلحہ ذیل ضرور ہیں:—

مانع تقریر متخالف کے
صادق آنے کی شرائط

اول — یہ کہ کسی شخص نے اپنے قول فعل سے یا ترک فعل سے
دوسرے کو یقین دلایا ہو یا یقین کرنے دیا ہو *
دوم — یہ کہ اُس شخص کا ایسا قول یا فعل یا ترک فعل ارادتاً
ہوا ہو *

سوم — یہ کہ دوسرے شخص نے اُس قول یا فعل یا ترک فعل
کے بھروسہ پر کوئی کام کیا ہو *
چہارم — وہ شخص اول کسی مقدمہ میں جو کہ مابین اُسکے
اور اُس دوسرے شخص کے دایر ہو اپنے قول یا فعل یا ترک فعل کی
راستی سے منکر نہیں ہو سکتا *

مگر یہ امر واضح رہے کہ اور مقدمات میں جو کہ بھروسہ کرنے والے
کے مقابلہ پر نہیں ہیں وہ شخص اول اُس سے انکار کرنے کا متجاز ہے

چنانچہ جبکہ دو شخصوں نے ملکر ایک جھوٹ امر ایک شخص ثالث کے دعویٰ کے جواب میں بیان کیا تھا بعد ازاں اُن دونوں شخصوں کے خود مابین ایک مقدمہ قائم ہوا تو یہہ قرار پایا کہ چونکہ اُن دونوں فریق نے ایک دوسرے کے بیان پر کچھ بہروسہ نہیں کیا تھا بلکہ دانستہ جھوٹ بیان کیا تھا اس لیے ایک ایسے مقدمہ میں جو کہ اُن دونوں کے باہم ہو اُنکا کذب سابق مانع تقریر مخالف نہیں تصور ہو سکتا اور فریقین کو اختیار ہی کہ اپنے بیان سابق کا جھوٹ ہونا ثابت کریں^۴ اور نیز یہہ امر قابل لحاظ ہی کہ قبل اسکے کہ مسئلہ مانع تقریر مخالف صادق آئے دوسرے شخص کا بہروسہ کر کے کچھ عملدرآمد کرنا ضروری ہی ورنہ مانع تقریر مخالف پیدا نہیں ہوتا^۵۔

تمثیل دفعہ ۱۱۵ ایک سادہ بیان مسئلہ مانع تقریر مخالف کا ہی قریب قریب اسی قسم کا ایک مقدمہ کلکتہ میں پیش ہو چکا ہی اُسکے واقعات یہہ تھے کہ زید نے اپنے نام کا بیعنامہ نسبت اپنے ایک بھائی کی جائدا کے لکھ لیا اور بکر کو بہہ دھوکا دیکر کہ جائداں مذکور میری ہی اُسکے ہاتھ بیع کردی بعد ازاں بیعنامہ جعلی جو کہ زید نے اپنے نام لکھ لیا تھا منسوخ ہوا اور اُسکے بعد زید کے بھائی کا انتقال ہو گیا اور وہ وارث شرعی اپنے بواہر متوفی کا قرار پایا پھر زید کا بھی انتقال ہو گیا اور اُسکے وارثوں نے بحیثیت ورثاء زید بکر پر دعویٰ واسطے دلا پانے اُس جائداں کے چسکو زید نے بلا منصب فروخت کیا تھا دایر کیا یہہ تجویز ہوا کہ جبکہ زید نے خود اپنے فعل سے بکر کو ایک امر واقعہ کا جھوٹ یقین دلا کر بکر کے ہاتھ جائداں بیچتی تھی تو اُسکو منصب انکار کا ایک ایسے مقدمہ میں جو کہ مابین زید اور بکر کے نسبت جائداں مذکور کے ہوتا حاصل نہ تھا اور اُسکی اولاد کو بھی حاصل نہیں ہی جو کہ اُسکو خود حاصل نہیں تھا اور مانع تقریر مخالف اُنکے دعویٰ میں عارض ہی^۶

۴ رامسور سنگھ بنام پراں پٹاری دیکھ جلد ۱ صفحہ ۱۵۶

۵ گریسچندر گھوس بنام ایشرجندر مکر جی بنگال جلد ۳ صفحہ ۳۳۷-اپریل

۶ دیوانی و چندر گپتا چکر پتی بنام بہاری موہن دت دیکھ جلد ۵ صفحہ ۲۰۹

۶ منشی سید امیر علی بنام سیف علی دیکھ جلد ۵ صفحہ ۲۸۹ دیوانی و

بابو رادھا کشن بنام مسماۃ شرف النساء دیکھ جلد ۱۸۶۲ ع صفحہ ۱۱ دیوانی و

فرید النساء بنام رحمت دیکھ جلد ۲ صفحہ ۳۶

اسی اصول پر بہہ بھی تجویز ہوا ہی کہ ایسی صورت میں کہ جب کسی شخص کو ایک حق محدود حاصل ہی اور وہ اُس حق سے زیادہ کسی شخص کو منتقل کرے اور بعد اُس انتقال کے وہ حق زائد بھی اُسکو حاصل ہو جاوے تب اپنے انتقال سابق کو وہ منسوخ نہیں کرا سکتا ہی چنانچہ ایک مقدمہ میں جسمیں کہ ایک شخص کو ذیلی پتہ دینے کا اختیار نہا لیکن اُسے پتہ دوامی نہ ہزار روپیہ کے عوض میں دے دیا اور اُسکی حق ملکیت اُس پتہ دہندہ کو حاصل ہوا تو یہہ تجویز ہوا کہ گو بورنس پتہ دینے کے اُسکو اختیار پتہ دوامی دینے کا نہ تھا اور اب اُسکو حاصل ہو گیا تاہم اُس پتہ دوامی کو منسوخ نہیں کرا سکتا ۷ *

بہہ ایک صورت مانع تقریر متخالف بوجہ قول اور فعل کے ہی اب ہم نوعیت اُن موانع تقریر متخالف کی جو کہ بوجہ ترک قول یا فعل کے قائم ہونی ہیں بیان کرتے ہیں مثلاً اگر ایک جائداد کو جو کہ ملکیت زبد کی ہی عمرو اپنی بیان کر کے بکر کے ہاتھ بیچتا ہی اور زبد باوجود اپنی موجودگی کے معترض نہیں ہوتا تو اُسکو بعد ازاں یہہ منصب باقی نہیں رہتا کہ بکر مشتری پر یہ بیان اِس امر کے کہ عمرو بائع کو منصب بیع کرنے کا نہ تھا اور یہہ جائداد مہری ہی دعوی دائر کرے چنانچہ ایک مقدمہ میں جس میں کہ اصل مالک نے ایک اسم فرضی مشتری کو اِس امر کی اجازت دی کہ اشتخاص غیر کو بہہ بقین دلائے کہ وہ جائداد واقع میں اُسکی ہی اور اُن اشتخاص غیر نے اسم فرضی مالک کو مالک واقعی تصور کر کے رہنامہ اپنے نام لکھوایا یہہ تجویز ہوا کہ مالک اصلی بوجہ اپنے عملدرآمد کے موہن پر دعویٰ تنسیخ رہن نہیں کرسکتا اور مانع تقریر متخالف اُسکے مقابلہ میں عارض ہی اور وہ مالک اسم فرضی کے افعال کا پابند ہی ۸ اور ایک اور مقدمہ میں جسکی واقعات ہمیشہ مشکل مقدمہ مذکور

مانع تقریر متخالف
بوجہ ترک قول و فعل

۷ کرن چرچے ہنام جانکی پرشاد منغلہ ہائی کورٹ ۵ مال و مغرب مورخہ ۲۲ اگست

سنہ ۱۸۶۶ع

۸ بابا مندري ہيہ ہنام ريشماني ديہي ويکاپي جلد ۲ صفحہ ۳۶ دیراقي

تھی اور سوائے اسکے مالک اصلی نے رہنامہ پر گواہی بھی کر دی تھی تو وہی اصول اس مقدمہ سے بھی متعلق ہوا^۱ یہی اصول جو کہ مالک سے متعلق ہی مرتب ہے بھی متعلق ہی چنانچہ ایک مقدمہ میں جبکہ ایک جائداد ایک شخص کے پاس رہی تھی اور بعد ازاں راہن نے اُس جائداد کی کفالت پر اور روپیہ قرض لینا چاہا اور مرتب نے اُس کے قرض دلوانے میں مدد کی اور اپنے مطالبہ کا کچھ ذکر نہیں کیا تو ہائی کورٹ شمال و مغرب نے یہ تجویز کیا کہ مرتب اول نسبت اپنے مطالبہ کے یہ حق رکھتا ہی کہ بدلے اسکے کہ اُس کے مطالبہ کو سبقت ملے مرتب ثانی کو سبقت ملیگی اور بعد ازاں اُس کے مطالبہ کے اگر جائداد میں سے کچھ بچے تو مطالبہ مرتب اول ادا کیا جاوے گا^۲ اسی طرح جبکہ ایک شخص داین نے باجراے ڈگری زر نقد مدیون کی ایک جائداد قرق کر اٹی لیکن اس بات کا کچھ ذکر نہیں کیا کہ وہ جائداد ایک اور مطالبہ داین مذکور میں مستغرق ہی اور اُس جائداد کو ایک شخص ثالث نے خرید لیا اور اُس کے بعد دائن مذکور نے بر بناء کفالت مذکور اُس جائداد کو پھر قرق کرایا اور جبکہ عذر داری مشتری نیلام کی بصریغہ متفرقہ نامنظور ہوئی اور اُس نے نالٹس نمبر ری ڈگریڈار پر بغرض تفسیح حکم متفرقہ دایر کی تو ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ داین مذکور کا بر وقت اجراے ڈگری زر نقد کے اپنے مطالبہ کفالت کا کچھ ذکر نہ کرنا ایک ایسا ترک فعل ہی کہ جو اُس کو مشتری کے مقابلہ پر کامیاب ہونے سے باز رکھتا ہی اور مانع تقریر متخالف اُس کے خلاف عائد ہی^۳ اسی طرح پر ایک مقدمہ میں جس میں کہ ایک شخص نے بحیثیت مشتری حقوق مدعی بجائے نام مدعی کے اپنا نام داخل کرایا اور مدعا علیہ نے اس پر کچھ عذر نہیں کیا تو یہ تجویز ہوا کہ مدعا علیہ کو کوئی ایسا حق نہیں ہی کہ بعد ازاں اُس امر کی بحث کرے کہ مشتری فایم مقام جائز مدعی کا نہیں ہی اور اسلیئے مقدمہ ختم ہونے کے لائق ہی^۴ *

۱ ہرجاٹھ، کہوس بنام کیلاس وڈر ہالوجی ویکلی جاد ۹ صفحہ ۵۹۳ دیرانی

۲ رائے سیتارام بنام کشنداس منفصلہ ہائی کورٹ شمال و مغرب مورخہ

۸ دسمبر سنہ ۱۸۶۸ ع

۳ دلاس - مرکار بنام کشنداس بھٹی بنگال جاد ۳ صفحہ ۲۰۷

۴ پیو چندر بنام ہنسی دھو بنگال ۳ صفحہ ۲۱۲ دیرانی

مسئلہ۔ مانع تقریر مخالف بوجہ سکوت کے سمجھنے کے لیے نوعیت اور حالت بوجہ عمل درآمد اشخاص سمجھنا چاہیئے اور اُسکا ذکر پہلے ہو چکا ہی تشریح دفعہ ۱۷ ایکٹ ہذا۔ اور دفعہ ۱۳۳ و ۱۹۴ و ۲۳۸ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع قانون معاہدہ کی قابل ملاحظہ ہیں *

أصول شرح منحصی نسبت زایل ہو جانے حق شفع سکوت کی وجہ سے اسی اصول پر مبہی ہی اور اگر شفیع خریداری سے انکار کرے اور اُسکے بعد ایک شخص غیر نے اُس چاؤدان کو خرید لیا اور بعد ازان اُس شفیع نے یہ دعویٰ شفع کا اُس مشتری پر کیا تو یہ ہزار بابا کہ فعل مدعی بر وقت بیع متاخرۃ فیہ ایک مانع تقریر مخالف ہی کہ جو اُسکے دعویٰ میں عارض ہی اور دعویٰ دسمنس ہوا ۳ ایکٹ اور مقدمہ میں جسمنس کہ بتست اس امر کی تھی کہ انا وصینامہ حسب شرح منحصی جائز ہی یا نہیں اور مدعی نے وصیت غامضہ تفسیح طلب پر دستخط کر دیئے تھے یہ تجویز ہوا کہ اُسکا حق تفسیح وصینامہ زائل ہو گیا ۵ پس یہ ایک اصول علم یا رکھنا چاہیئے کہ بیعنامجات اور رہن نامجات پر گواہ حاشیہ ہونا ایک ایسا فعل ہی کہ جو اُن دستاویزات کے اثر معدوم کرنے کو مانع ہی ایک ہندو بیوہ نے ایام نابالعی اپنے پسر میں چند انتقالات بلا ضرورت شاستری کیئے تھے بعد بلوغ پسر مذکور کے مشتریان اور بیوہ مذکور نے مابین چٹدان مذکور کی مقابضت کی نسبت نزاع ہوئی اور مسماہ کی طرف سے اُسکے بیٹے نے جوابدعویٰ داخل کیا جسکا مضمون جواز انتقالات مذکور تھا بعد ازان پسر مذکور نے دعویٰ تفسیح بیعنامجات مذکور بمقابلہ مشتریان کے دائر کیا تو یہ قرار پایا کہ فعل پسر مذکور یعنی اُسکا اپنی ماں کی طرف سے جوابدعویٰ داخل کرنا ایک ایسا فعل ہی جو وقعت مانع تقریر مخالف کی رکھتا ہی ۶ *

۴ پرچاشور۔ سورما بنام کرتی چندر۔ سورما ہنگال جلد ۷ صفحہ ۱۹

۵ خدیجہ بی بی۔ بنام صفر علی دیکلی جلد ۲ صفحہ ۳۶ دیرانی

۶ کول کرشتر داس بنام رام کمار ساہا دیکلی جلد ۹ صفحہ ۵۷۱ دیرانی

جبکہ کوئی شخص کسی جائیداد کو اس قیمت سے کہ اُسکی ملکیت کی

نسبت اصلی واقفیت لوگوں کو نہر اسم فرضی

خریدے اور پھر اُس شخص کو جسکے نام

جائیداد اسم فرضی خریدی گئی ہی ایسا

مانع تقریر متخالف ہو جائے
معاملات اسم فرضی

عملدرآمد کرنے دے کہ گویا وہ اُسکا مالک واقعی ہی تو بعد ازاں اُسکو

منصب نہیں رہیگا کہ اُس جائیداد کا اُن لوگوں کے مقابلہ میں جو اس

بہرہ پر عملدرآمد کریں دعویٰ کرسکے بجز ایسی صورت کے کہ یہہ

امر ثابت ہو کہ منتقل الیہ کو اسم فرضی ہونے کی واقفیت تھی ۷

چنانچہ ایک مقدمہ میں جسمیں کہ جائیداد اس غرض سے کہ

دائنان اپنا رویہ نہ وصول کرسکیں مدیون یعنی مالک واقعی نے

اسم فرضی منتقل کردی تھی بہہ تجویز ہوا کہ اُسکے بعد مالک واقعی

یا اُسکے قائم مقام بغرض تفسیح اُن انتقالات اسم فرضی کے بہ بدنی فریب

دعویدار نہیں ہوسکتے ۸ اور اسی اصول پر اور مقدمات بھی اسی قسم

کے تجویز ہوئے ہیں ۹ *

احکام قوانین نسبت خرید اسم فرضی کے قابل غور ہیں — حسب

دفعہ ۲۶۰ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۸ سہ

۱۸۵۹ع) جو اراضی اجرائڈگری میں نیلام

ہو اور سارٹیفکٹ خریدار نیلام کے نام طیار کیا

احکام قانون نسبت
خریداری اسم فرضی

جائے تو نالش واسطے بیدخلی مشتری نیلام سارٹیفکٹ یافتہ کے مقابلہ

میں دسمس ہو جائیگی اور مدعی اس بیان کرنے سے منع کیا جائیگا کہ

جس شخص کے نام سارٹیفکٹ طیار ہی وہ محض اسم فرضی ہی اور

واقعی مشتری میں ہوں یہی قاعدہ نسبت مشتری نیلام سارٹیفکٹ

یافتہ جسنے کہ جائیداد کو بعلت نیلام بقایا مالگذاری کے خریدار ہو متعلق

۷ بھگوانداس بنام ارج سنگھ ویکلی جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۵ دیوانی — دینی، پور شاہ

بنام مان سنگھ ویکلی جلد ۸ صفحہ ۶۷

۸ لکھی نرائن چکوتی بنام قارمانی داسی ویکلی جلد ۳ صفحہ ۹۲ دیوانی

۹ پورانی پور شاہ بنام احیدر ویکلی جلد ۵ صفحہ ۱۷۷ دیوانی — روشن، بی بی

بنام شیخ کریم بخش ویکلی جلد ۴ صفحہ ۱۲ دیوانی — ورتن دائی بنام رائے کوری سنگھ

ویکلی جلد ۴ صفحہ ۷۲ دیوانی و مارکٹ ساہو بنام رادھانن ساہو ویکلی جلد ۳

صفحہ ۲۱۱

سمجھا جائیگا دفعہ ۳۴ ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۵۹ء نسبت بقایا مالگذاڑی ملک بنگالہ اور دفعہ ۱۸۲ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء نسبت اصلاع شمال مغرب متعلق اسی مضمون کے ہیں اور انہیں یہہ احکام مندرج ہیں -- اور ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۳۵ء کی دفعہ ۱۱ میں بھی ایسے ہی احکام مندرج نہہ * لیکن اصول مذکورہ بالا متعلق مدعی ہی اور اگ خریدار واقعی قابض جائداد ہو جائے اور پھر اس پر دعویٰ منتحاب سارٹیفکٹ یافتہ کے دائر ہو تو پریوی کونسل سے یہہ تجویز ہوا ہی کہ خریدار واقعی کو اختیار ہی کہ بمقابلہ سارٹیفکٹ یافتہ کے یہہ عذر پیش کرے کہ اسکا نام سارٹیفکٹ میں اسم فرضی داخل کیا گیا تھا اور اصلی مالک میں ہوں * بمقدمہ رام پرشاد بنام شیوپرشاد جسکے واقعات یہہ تھے کہ مالکان واقعی جائداد نے بغرض محفوظی اجراء دستک بقایا مالگذاڑی کے اسم فرضی بیع ایسے شخصوں کے ہانہہ کر دی جو کہ ملک غیر میں سکونت پذیر تھے اور محکمہ مال نے اس جائداد کو مستاجری بندوبست کر کے زر باقی مالگذاڑی وصول کیا اور بعد ازاں مالکان کو جائداد واپس کر دی اور پھر مشتری اسم فرضی نے دعویٰ دلایاںے جائداد کا بمقابلہ بایعان قابض کے دائر کیا عدالت ہائی کورٹ سے یہہ تجویز ہوا کہ گہ اگر بایعان بیدخل ہوتے اور مشتریان اسم فرضی دخیل ہوتے بایعان مداخلت کا دعویٰ نہیں کر سکتے تھے لیکن تاہم چونکہ اس صورت میں بایعان قابض ہیں اور مصلحت ملکی بھی یہہ ہی کہ اصل مالک قابض رہیں لہذا دعویٰ قابل ڈسمس ہی ۲ * مگر تبیل اسکے کہ مانع تقریر متخالف کا مسئلہ صادق آوے لازم ہی کہ تمام وہ صورتیں صاف طور پر طاهر کی جائیں جنکے بغیر مانع تقریر متخالف قائم نہیں ہوتا ۳ چنانچہ ایک مقدمہ میں جس میں کہ مدیون نے تمسک میں یہہ اقرار کیا تھا کہ جو رقمات داین کو بابت فرضہ تمسک کے دی جاوینگی وہ پشت تمسک پر وصول

دل شرائط مانع تقریر متخالف کا صادق ادا ضرور ہی ورنہ یہہ اثر نہیں پیدا ہوتا

۱ - مہمقہ بھنس کنور بنام لالہ بھورے محل بنگالہ جلد ۱۰ دفعہ ۱۵۹

۲ - رلم پرشاد بنام شیوپرشاد منصفانہ ہائی کورٹ شمال مغرب مورخہ ۶ جولائی

سنہ ۱۸۶۶ ع

۳ - ستر اوڈی بنام پورچ چندر گڈراوی ریکلی جلد ۸ صفحہ ۱۲۵ دیوانی

دیدہ بجایا کرینگے اور اگر ایسا نکلیا جاوے تو عذر اداے زر قرضہ مطابق دیگر پیش نہ چلیگا عدالت ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ بلوچوں ایسے اقرار کے جب مدیون پر داپن بابت قرضہ کے فالش کرے تو مدعا علیہ مدیون کو اختیار ہی کہ اداے قرضہ دوسرے طریقہ سے ثابت کرے اور اُسکے مقابلہ پر مانع تقریر مخالف عاید نہیں ہی " اسی طرح پر عدالت مذکور نے یہہ تجویز کیا کہ متخص بیان بددخلی سے جو کہ کسی شخص دعویدار نے حسب منشاء دفعہ ۲۶۹ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء اپنی عرضی میں درج کیا ہو شخص مذکور پر ایسی پابندی لازم نہیں آتی کہ اثر وہ دعوی نمبری واسطہ استغفار حق وبھالی قبضہ کے دائر کرے تو اُس دعوی میں اپنا قبض جائداد ہونا بیان نہ کر سکے اور مانع تقریر مخالف اُسکے مقابلہ پر عاید نہیں ہی گو اُسکا بیان مندرج عرضی نسبت بددخلی کے سچ ہو یا جھوٹ * ۵

ایک ہندو نامی بلدیوبخش مالک اصلی جائداد منڈاڑہ فیہ نے ایک بیوہ مسماۃ لادو اور دو پسران کلیان و شب لعل چھوڑ کر وفات پڑی کلیان بھتیات بلدیوبخش اپنے باپ کے لاولد اپنی زوجہ اودے کنور چھوڑ کر مر گیا بعد اُسکے شب لعل پسر نابالغ بھی فوت ہو گیا اور مسماۃ لادو اُسکی مان نے دعوی وراثت حصہ شب لعل کا کیا لیکن اودے کنور کی طرف سے یہہ عذر پیش ہوا کہ قبل اس نزاع کے مسماۃ لادو اُس حصہ کی نسبت بھی اودے کنور کا حق بذریعہ ایک عرضی کے تسلیم کر چکی ہی اور اپنے حق سے دست برداری کر چکی ہی اور اُسکا دام خانہ ملکیت میں داخل کرا چکی ہی عدالت ہائی کورٹ شمال مغرب نے یہہ تجویز کیا کہ چونکہ عرضی مذکور مسماۃ لادو نے بغرض رفع کرنے عذر موتہندان کے مقدمہ انفکاک رہن میں دی تھی اُسکا اثر یہہ نہیں ہو سکتا کہ مسماۃ لادو کو مقدمہ ہذا میں منصب اسدات کا باقی نہ رہے کہ اُس جائداد کو ایذا قرار دیکر دعوی کرے اور مانع تقریر مخالف اُسکے مقابلہ پر عاید نہیں ہی * ۶

۴ کالی داس متر بھام تارا چند رائے دیکلی جلد ۸ صفحہ ۳۱۶ دہرائی

۵ مسماۃ بی بی خانم جہان بھام رائے دیکلی جلد ۸ صفحہ ۹۵ دہرائی

۶ مسماۃ لادو بھام مسماۃ اودے کنور منصفہ ہائی کورٹ شمال مغرب پاجلاس

ایک ہندو بیوہ نے جس نے بوراٹ اپنے شوہر کے چٹاں پائی تھی اور ایک جزو اُس چٹاں کا بہ بیان ضرورت شاستری مندرجہ بیعنامہ نے بیع کیا اور اُس بیعنامہ پر اُس شخص نے جو کہ بعد وفات بیوہ کے وارث چٹاں کا ہوتا دستخط ثبت کیئے بعد ازاں وہ مرگیا اور اُس شخص نے جو کہ شخص منوفی دستخط کنندہ کے بعد وارث ہوتا دعویٰ تفسیح دینے مذکور کا دایر کیا لیکن ہر وقت تحریر بیعنامہ کے دعویدار پیدا نہیں ہوا تھا تو یہہ تجویز ہوا کہ رضامندی وارث ما قبل دستخط کنندہ کی وقعت مانع تحریر مخالف دی بمقابلہ دعویدار حل کے نسبت وجود ضرورت شاستری کے نہیں رہتی گو کہ مشترک کی نیک فیہ کی نسبت وارث ما قبل کا دستخط کرنا ثبوت متصور ہی ^۷ اور اُسکی وجہ یہہ ہی کہ مدعی اسبقہ کا چٹاں کا دعویٰ بذریعہ وراثت شخص منوفی دستخط کنندہ کے دعویدار نہ تھا بلکہ اُسکا دعویٰ بوراٹ شوہر بیوہ تھا اور اُس لیئے وارث ادنیٰ کے دستخط کرنے سے کوئی پابندی اسیں لازم نہیں آتی کیونکہ وارث اولیٰ وارث ادنیٰ کا مورث نہیں ہوتا *

ایک ہندو ایک پسر نابالغ اور تین بیٹیاں اور ایک بیوہ جھوز کو مرگیا بعد اُسکی وفات کے پسر نابالغ بھی فوت ہوگیا بیوہ نے بہ بیان اجازت شوہری بذریعہ وصیت نامہ کے ایک متبلی کیا اُسکے بعد اُن بیٹیوں میں سے ایک کے بیٹا ہوا اور اُس لڑکے کی ماں نے نالش واسطے استقار حق نسبت ترکہ مورث اور نیز واسطے تنسیخ تبنیت بہ بیان عدم اجازت و غیر صحت وصیت نامہ کے لائٹا دائر کی مدعا علیہ کی طرف سے یہہ بحث پاش ہوئی کہ ہر وقت تبنیت کے مدعیہ ولیہ کو تبنیت کے ہونے سے واقفیت تھی اور وہ رضامند ہوگی اسلیئے اب اُسکو منصب بوجہ مانع تقویہ مخالف ایسی نالش کرینکا نہیں ہی یہہ تجویز ہوا کہ گو ایسا بھی ہو نام اُسکی عمل درآمد سے اُسکی بیٹی کے حقوق پر کچھ اثر نہیں پہنچ سکتا کیونکہ وہ اسوقت تک پیدا بھی نہیں ہوا تھا جب

تبذیت ہوئی تھی^۸ اس فیصلہ کی بھی وجہ ویسی ہی تھی جیسی کہ نظیر ماقبل کی ہی یعنی شاستر میں نواسہ وارث اپنے نانا کا ہوتا ہے اور اس مقدمہ میں نابالغ بیٹے نے جائیداد کا دعویٰ اپنی ماں کی وراثت سے نہیں کیا تھا *

لھک ہندو نے ایک بیٹا متبنی کیا اور بعد ازاں بایام حیات پسر متبنی ایک دوسرا بیٹا متبنی کیا شاستر اسی تبذیت ثانی ناجائز ہی پسر متبنی اول نے بعد اپنے بلوغ کے اس امر سے اپنی رضامندی طہر کی کہ اُسکا باپ ہر دو پسران متبنی کے درمیان میں جائیداد تقسیم کر دے یہہ تجویز ہوا کہ گو بوجہ ایسی رضامندی کے پسر متبنی اول اُس تقسیم سے جو کہ اُسکے باپ نے جائیداد مکسوبہ کی کی تھی معترض نہیں ہو سکتا لیکن تاہم نسبت جائیداد موروثی کے وہ ایسی تقسیم کا پابند نہیں ہی^۹ *

ایک مقدمہ بیع بالوفا میں مرتھان نے قابض جائیداد پر جو اپنے تئیں حقوق راہنی کا مشتری بیان کرتا تھا ایک اطلاعہ بیعت جاری کرایا اُسکے بعد اُس شخص نے دعویٰ انفکاک دھن کا دائر کیا تب مرتھان نے یہہ عذر پیش کیا کہ مدعی قائم مقام راہن نہیں ہی پرہوی کونسل نے یہہ تجویز کیا کہ اُس اطلاعہ بیعت کے جاری کرنے سے ایسی تسلیم مدعی کے حق کی لازم نہیں آتی کہ جس سے مرتھان کو اب ایسا عذر پیش کرنیکا منصب باقی نہ رہے اور اُنکے مقابلہ پر اس بارہ میں مانع تقریر مخالف عارض نہیں ہی^{۱۰} *

بلحاظ دفعہ ۳۱ ایکٹ ہذا کے یہہ امر ہمیشہ قابل لحاظ ہی کہ اقبال اُس صرف حالت میں مانع تقریر مخالف کا اثر رکھتا ہی کہ جب دفعہ ہذا کی شرائط صادق آجائیں ورنہ اقبال کے خلاف شہادت داخل ہو سکتی ہی چنانچہ ایک مقدمہ میں ایک عہددار سرکاری نے بغرض اپنے عہدہ کے بچانے کے ملکیت جائیداد سے انکار کیا اور اُسکے وارثوں نے پھر بعد اُسکی

۸ تاریخی جون چودھری بنام اوند چندر چودھری بنکال جاد ۳ صفحہ

۱۲۵ دیوانی

۹ ریگم بنام اچہا مورزانڈین اپیل جاد ۴ صفحہ ۱

۱۰ دیوانہ راے چودھری بنام دفعہ بی بی مورزانڈین اپیل جاد ۷ صفحہ ۳۵۹

وفات کے اسی حقیقت کی نسبت دعویٰ پیش کیا تو اُنکے مورث کا بیان مائع تقریر متخالف نہیں قرار دیا گیا ۲ اس لئے کہ اُس بیان کے بہرہ پر مدعا علیہما نے کوئی اپنی حالت نہیں تغیر کی۔ اسی طرح پُر جب کہ ایک فریق مقدمہ نے ایک اقبال ایک دوسرے مقدمہ میں کیا تھا جسمیں کہ اور لوگ فریق تھے تو یہ تجویز ہوا کہ اُن لوگوں کے مقابلہ میں جنکو اُس بیان سے کچھ اثر نہیں پہونچا وہ اقبال مائع تقریر متخالف کا نہیں رکھتا ۳ *

مختص بیان سے جو کہ مقدمہ سابق میں کیا جائے مائع تقریر متخالف قائم نہیں ہوتا اور اگر شرائط مائع تقریر متخالف موجود نہیں تو جائز ہی کہ بیان سابق کے خلاف واقعات ثابت کرنے کی اجازت دیجائے گو کہ نبوت مدخلہ مقدمہ حال سے بیان سابق کا کذب لازم آتا ہو ۴ *

ایک مسلمان نے اپنے مورث کے وصیت نامہ کا پروریت حاصل کیا اور بعد ازاں اُسکے وارثوں نے اُسکی تفسیح چاہی تو اُنکے مقابلہ میں مائع تقریر متخالف عارض نہیں قرار دیا گیا ۵ *

دفعہ ۱۱۶ کوئی دخیل جائداں

غیر منقولہ کا یا وہ شخص جو بذریعہ ایسے دخیل کے

مائع تقریر متخالف بمقابلہ
کرایہ دار وغیرہ

دعویدار ہو بنیام دخیل کاری کے اِس بات کے کھنے کا مجاز نہوگا کہ اُسکے دخل کی جائداں مذکور کا مالک بروقت شروع ہونے

۲ شیخ محمد واحد بنام مسماة صغير النصار ویکلی جلد ۶ صفحہ ۳۸

۳ چندر لکھ چکروتی بنام پیاری موہن دت ویکلی جلد ۵ صفحہ ۲۰۹

۴ بشیشری دیبی بنام جانتکی داس متہ ویکلی جلد اول صفحہ ۱۶۲۔ وجے تراہن

بنام شیخ تراہن منصفہ ۵۸۳ کورٹ شمال مغرب مورخہ ۷ اپریل سنہ ۱۸۶۸ ع

و مہاراج چندر تیرادی بنام دیندیاں چاترجی ویکلی جلد اول صفحہ ۳۱۰

۵ محمد مدن بنام خدیجۃ النساء ویکلی جلد ۲ صفحہ ۱۸۱ دیرانی

اُسکی دخیلکاری کے اُس جائیداد غیر منقولہ پر استحقاق نہ رکھتا تھا اور کوئی شخص جو کسی جائیداد غیر منقولہ پر باجارت شخص قابض جائیداد کے دخیل ہو اسباب سے انکار کر نیکام جاز نہ ہوگا کہ وہ شخص استحقاق قبضہ کا بروقت دینے اُس اجازت کے رکھتا تھا *

منہ دفعہ ۱۶۹ بلفظ ترجمہ سرکاری سے نقل کر دیا گیا ہے لیکن اُس ترجمہ میں دو تین مقدم لفظوں کا غلط ترجمہ ہوا ہے۔ مثلاً لفظ دخیلکار سے وہ معنی ظاہر نہیں ہوتے جو قانون کی اصل عبارت انگریزی سے مراد ہیں۔ جس لفظ کا ترجمہ دخیلکار ہی وہ تینینٹ ہی اور اُس لفظ انگریزی کے قانونی معنی یہ ہیں کہ وہ شخص جو چند شرائط پر کسی ایسی جائیداد کا جسکا وہ خود مالک نہیں ہے قبضہ اور تصرف برضامندی اصل مالک کے رکھتا ہو۔ پس ظاہر ہے کہ اس تعریف میں کرایہ دار و پتہ دار و کاشتکار شامل ہیں۔ اور اُس لفظ سے وجود ایسے رشتہ کامراد ہی جو کہ مابین اشخاص مفصلہ ذیل کے ہوتا ہے۔

۱ پتہ دار و پتہ دہندہ *

۲ کرایہ دار و مالک مکان *

۳ ٹھیکہ دار و ٹھیکہ دہندہ *

۴ کاشتکار و زمیندار *

۵ مرتہن و راہن *

اور دیگر اسی قسم کے تعلقات جو کہ بوجہ معاہدہ اور رضامندی مابین مالک جائیداد غیر منقولہ اور شخص غیر کے پیدا ہوتے ہیں پس ظاہر ہے کہ لفظ دخیلکار ترجمہ ٹھیک نہیں ہے *

دوسرے قسم کے اشخاص جن سے دفعہ ۱۶۹ متعلق ہے وہ لوگ ہیں جو کہ نہ بوجہ کسی معاہدہ کے بلکہ صرف برعایت و اجازت مالک کے جائیداد پر قابض ہوئے ہیں *

دفعہ ہذا میں امور مفصلہ ذیل قابل لحاظ ہیں —

اول — یہ کہ جس شخص کے مقابلہ پر مانع تقریر، متخالف ہونا ہی وہ کرایہ دار وغیرہ یا اُسکا قائم مقام ہو یا ایسا شخص ہو کہ جر باجارت مالک قاض ہوا ہو *

دوم — بایم پتہ داری یا کرایہ داری وغیرہ یا اجازتی دخیل کاری * سوم — ایسے اشخاص کو اس بات سے انکار کرنی نہ منصب نہ ہوگا * چہارم — برقت ابتدا اُنکے دخیل کاری کے دخل دہندہ کو استحقاق نسبت جائیداد مقبوضہ کے تھا *

لیکن پتہ دار یا کرایہ دار وغیرہ کو بہت اختیار ہی کہ بہت دبان کریں کہ بعد ابتداء اُنکی مداخلت کے دخل دہندہ کا حق نسبت جائیداد کے بوجہ مختلف وجوہات کے زایل ہو گیا گو کہ وہ اس بات سے انکار نہیں کر سکتے کہ جب اُنکو دخل ملا تھا تب دخل دینے والے کو استحقاق نہ تھا *

أصول مندرجہ دفعہ ہذا پر چند نظائر ہو چکی ہیں ^۶ اور یہہ تجویز ہو چکا ہی کہ ادا کرنا کرایہ کا اقبال کرایہ دار ہونے کا ہی ^۷ لیکن یہہ ایک ایسا اقبال ہی جو ثبوت قطعی نہیں ہی بلکہ اُسکے برخلاف شہادت دیگر بہت ثابت کیا جا سکتا ہی کہ رشتہ کرایہ دار و مالک جائیداد موجود نہیں ہی ^۸ اور اس لیئے مسئلہ مانع تقریر متخالف مندرجہ دفعہ ۱۱۶ - اس سے متعلق نہیں - ایک مقدمہ میں یہہ قرار پایا ہی کہ جبکہ زمیندار باوجود کل واقفیت کے اپنے کاشتکار کے مرنہیں سے لگان وصول کرے تو بعد ازان اُسکو رہیں مذکور کی نسبت بحث کرنیکا منصب باقی نہیں رہتا ^۹ لیکن گورنمنٹ اگر کسی شخص سے جو شخص لا وارث کی جائیداد پر قبضہ کرے مالگداری وصول کرے تو اُسکا فعل ایسا نہیں ہی کہ جسکی وجہ سے وہ اُس جائیداد کی نسبت بوجہ لا وارث ہونیکے دعویٰ نہ کرے *

۶ جے ٹرائن گھوس بنام خادم بیننی داسی بنگال جلد ۷ صفحہ ۷۲۳
۷ اوبھی گوبند چودھری بنام بچی گوبند چودھری دیکھی جلد ۹ صفحہ ۱۶۲

دیوانی

۸ بیننی مادیب بنام ڈھاکر داس مملوک دیکھی جلد ۹ صفحہ ۷۱
۹ رام کشن بنام رام کشن رائے منغلہ ہائی کورٹ لا و مغرب مورخہ ۱۲

نچووری سنہ ۱۸۶۷ ع
۱ گورنمنٹ بنام گردھاری لال رائے دیکھی جلد ۳ صفحہ ۱۳ دیوانی

اور اگر کوئی زمیندار ایک شخص سے لگان کا دعویٰ کرے اور بعد ازان یہہ معلوم ہو کہ اصل میں وہ شخص صرف اسم فرضی کاشنکار ہی اور واقعی کاشنکار ایک دوسرا شخص ہی تو زمیندار کو اختیار ہی کہ اس شخص ثالث کو دعویٰ لگان کا کرے اور زمیندار کے مقابلہ پر ممانع تقریر متخالف عارض نہیں ہی ۲ *

دفعہ ۱۱۷ کوئی سکارنیوالا بل

آف ایکسچینج کا اس بات

سے انکار کرنے کا مجاز نہ ہوگا

ممانع تقریر متخالف بمقابلہ
سکارنیوالا و لیسنس دار

کہ اُسکا لکھنے والا اختیار اُسکے لکھنے کا یا اُسکی

پشت پر بیچا کرنیکا رکھتا تھا اور وہ کوئی

امانت دار یا لیسنس دار اس بات سے انکار

کرنے کا مجاز ہوگا کہ امانت یا لیسنس دھندہ

کو بر وقت شروع ہونے امانت یا لیسنس

کے اختیار اس امانت یا عطاے لیسنس کا

تھا *

تشریح ۱ - کسی بل آف ایکسچینج

کا سکار۔ الا یہہ بات کہہ سکتا ہی کہ وہ

بل آف ایکسچینج حقیقت میں اُسی

شخص کا لکھا ہوا نہ تھا جسکا لکھنا اُس سے پایا جاتا ہی *

تشریح ۲۔۔۔ اگر ایک امانت دار

مال امانتی کو بجز اُس شخص کے جس نے امانت رکھا ہو کسی اور کے حوالہ کرے تو اُسے یہ ثابت کرنا جائز ہی کہ بمقابلہ اُس شخص کے جس نے امانت رکھوایا تھا اُس دوسرے شخص کو استحقاق مال مذکور کا ہی *

مضمون دفعہ ۱۱۸ نہایت صاف ہی اور اُس کے ساتھ باب ۹ قانون معاہدہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء قابل ملاحظہ ہی *

فصل ۹ — گواہ

دفعہ ۱۱۸ تمام اشخاص مجاز

گواہی دینے کے ہونگے الا اُس حال میں کہ عدالت یہ تصور

کون مجاز گواہی دینے کے ہیں

کرے کہ [بوجہ صغر سن یا نہایت عمر رسیدہ ہونے کے یا بیاعت سقم جسمانی یا عقلی کے یا اسی طور کی اور کسی وجہ

سے اُن سوالات کے سمجھنے میں جو اُن سے
پوچھے جاویں یا اُنکے جواب دینے میں
معذور ہیں ^۳] *

تشریح -- ایک شخص مجنون
کا گواہی دینا ناجائز نہیں ہی الا اُس
حال میں کہ وہ جنون کے باعث اُن
سوالات کے سمجھنے میں جو اُس سے پوچھے
جائیں اور اُنکے معقول جواب دینے میں
معذور ہو *

یہ دفعہ اس اصول پر مبنی ہے کہ گواہوں کی قسم کا کچھ قانون
کو لحاظ نہیں ہی بلکہ اُنکے قابل اعتبار ہونے پر قانون نے لحاظ رکھا ہے
پس ہر حاکم کو اس امر کا اختیار ہے کہ اپنی رائے نسبت معتمد ہونے
گواہ کے قائم کرے اور محض تعداد گواہوں پر لحاظ کرنے سے کوئی نتیجہ
نسبت صدق و کذب شہادت کے نہیں نکالنا چاہیئے ^۴ *

اس اصول کی اس درجہ تک پابندی کی گئی ہے کہ جبکہ چند
شخصوں پر کوئی الزام فوجداری ساتھ لگایا جاوے تو ہر ملزم کا اظہار
بمقابلہ ملزموں کے لیا جاسکتا ہے ^۵ لیکن ملزم کا خود اظہار اپنے حق میں
اسلیئے نہیں لیا جاتا ہے کہ حسب دفعہ ۳۴ ضابطہ فوجداری اُسکو حلف
نہیں دیا جاسکتا ہے ورنہ کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی جبکہ مقدمہ
دیوانی میں مدعی مدعا علیہ کے اظہار ہوسکتے ہیں تو مقدمہ فوجداری
میں کیوں مدعا علیہ کا اظہار نہوسکے *

۳ ترجمہ مصنفہ مندرجہ گورنمنٹ گزٹ اضلاع شمال و مغرب مورخہ ۷
دسمبر ۱۸۷۲ء ع صفحہ ۱۰۵۷

۴ شاہ نتور بنام گونشام سنگھ ویکلی جلد ۸ صفحہ ۲۶۷ دیوانی

۵ ملکہ بنام شیخ اشرف ویکلی جلد ۶ صفحہ ۹۱ فوجداری

دفعہ ۱۱۹ جو گواہ کہ بول نہیں

سکتا ہی وہ کسی اور طور
سے بھی جو سمجھہ میں آنے

گونجا گواہ

کے لایق ہو یا بذریعہ تحریر یا اشارات کے
گواہی دے سکتا ہی لیکن تحریر اور اشارات
پر سر اجلاس عدالت ہونے چاہیئیں اور
ایسی گواہی شہادت زبانی متصور ہوگی *

دفعہ ۱۲۰ تمام کارروائی ہاے

دیوانی میں اہالی مقدمہ
اور ہر فریق مقدمہ کا شوہر

گواہی زوجین بمقابلہ یکدیگر
جائز ہی

یا اُسکی زوجہ گواہی دینے کی مجاز ہوگی
اور کارروائی ہاے فوجداری میں بمقابلہ
شوہر کے زوجہ یا زوجہ کے مقابلہ میں
شوہر گواہی دینے کا مجاز ہوگا *

دفعہ ۱۲۰ میں صرف اجازت دینے شہادت اُن فریق کی بحق و بمقابلہ
اُنک دوسرے کے قابل ادخال ہی لیکن اس دفعہ کو دفعہ ۱۲۱ کے ساتھ
پڑھنا چاہیئے اور اُس دفعہ کی شرائط کے مطیع ہی *

ایک فیصلہ اجلاس کامل ہائی کورٹ کلکتہ میں ایسا ہی تجویز
ہوچکا ہی *

دفعہ ۱۲۱ ہر جج یا مجسٹریٹ

بجز حکم خاص اُس عدالت کے جسکا وہ ماتحت ہو

گواہی جج اور مجسٹریٹ

بابت اپنے عمل کے جو اُس نے عدالت میں بمنصب جج یا مجسٹریٹ کیا ہو یا بابت کسی امر کے جو اُس منصب سے عدالت میں اُسکو معلوم ہوا ہو کسی سوالات کے جواب دینے پر مجبور نہ کیا جائیگا لیکن جائز ہی کہ بابت دیگر امور کے جو اُس کے دوبرو اس وقت کہ وہ اُس طور پر عمل کرتا ہو وقوع میں آئیں اُس سے اظہار لیا جاوے *

تمثیلات

(الف) زید نے عدالت سشن کے دوبرو اپنے مقدمہ کے تجویز ہونے کے وقت کہا کہ عمرو مجسٹریٹ نے اظہار بطور نامناسب لیا تھا پس عمرو بجز حکم خاص عدالت بالا تر کے اس باب میں سوالات کا جواب دینے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا *

(ب) زید پر عدالت سشن کے دوبرو الزام اس بات کا کیا گیا کہ اُس نے عمرو مجسٹریٹ کے

جھوٹی شہادت دی تھی عمرو سے بھجڑ حکم خاص عدالت
بالا تر کے اس امر کی بابت جو زید نے کہا کوئی سوال
نہیں کیا جا سکتا *

(ج) زید پر عدالت سشن کے روبرو الزام اس
بات کا کیا گیا کہ جس وقت اُسکے مقدمہ کی تجویز
روبرو عمرو سشن جج کے ہو رہی تھی اُسے اہلکاران
پولیس کے قتل کا قصد کیا جائز ہی کہ جو حال وقوع
میں آیا ہو اُسکی بابت عمرو سے اظہار لیا جاوے *

لفظ جج کی تعریف اس ایکٹ میں نہیں ہی لیکن دفعہ ۱۹
تعزیرات ہند قابل ملاحظہ ہی — ایک مقدمہ میں ہائی کورٹ کلکتہ
نے یہ تجویز کیا ہی کہ جج ایک گواہ قابل اداے شہادت کے ہی
یک ایسے مقدمہ میں جو کہ اُس کے روبرو پیش ہو بشرطیکہ اُسکی
کوئی ذاتی غرض متعلق نہو جسکی وجہ سے کہ وہ حاکم ہونے سے معذور
ہو^۶ لیکن یہ امر ضرور ہی کہ وہ خود عام طور پر اپنی شہادت کو باضابطہ
مقدمہ کی مثل میں داخل کرے^۸ نسبت اسیمبران وغیرہ کے دفعہ ۲۵۸
ضابطہ فوجداری قابل ملاحظہ ہی — دفعہ ۱۳۰ لغایت ۱۳۰ تک
جو ذکر شہادت کا ہی وہ شہادت زبانی و دستاویزی دونوں سے متعلق ہی

دفعہ ۱۲۳ کوئی شخص جسکا

ازدواج ہو یا جسکا ازدواج

اطلاع باہم ازدواج

ہوچکا ہو اُس امر کے ظاہر کرنے پر

۷ ملکہ پننام مکتا سنگھہ پننگال جلد ۲ صفحہ ۱۵

۸ شرری سنگھہ پننام گنوش مکر جی ویکائی جلد ۱ صفحہ ۲۵۲ دیرانی

ورر سو پننام کنتہ ویکائی جلد ۷ صفحہ ۱۹ دیرانی

جس سے دراٹنا ازدواج اُس شخص نے جسکے ساتھ اُسکا ازدواج ہوا ہی مطلع کیا ہو مجبور نکیا جائیگا اور نہ اُس امر کے ظاہر کرنے کی اُسکو اجازت دی جائیگی الا اُس حال میں کہ وہ شخص جس نے کہ اُس امر کی اطلاع دی یا اُسکا قائم مقام حقیقت راضی ہو بجز ان مقدمات کے جو فیما بین ان اشخاص کے ہوں جنکا باہم ازدواج ہوا یا ان کارروائیوں کے جن میں کہ ایک فریق ازدواج پر ایسے جرم کی نالاش ہو جسکا ارتکاب اسنے بمقابلہ دوسرے فریق ازدواج کے کیا ہو *

یہ اصول قانون اس دلیل پر مبنی ہی کہ اس قسم کی شہادت کے قابل ادخال کرنے سے خانہ داری کے معاملات میں فساد واقع ہوتا جس سے زن و شو اُس راحت دہی کو جو کہ اُنکو آپس میں ایک دوسرے پر اعتماد کرنے سے ہوتی ہی حاصل نہ کر سکتے۔ پس یہ قاعدہ ممانعت ادخال شہادت کا مابعد منقطع ہونے عقد نکاح کے بھی نسبت اُن امور کے جو ایام ازدواج میں زن و شو نے آپس میں ایک دوسرے سے کہے تھے متعلق ہی لیکن اُن امور سے جو قبل نکاح یا بعد نکاح ایک مرد و عورت نے آپس میں ایک دوسرے سے کہے ہوں یہ قاعدہ متعلق نہیں *

جبکہ شخص بیان کنندہ یا اُسکا قائم مقام راضی ہو جاوے تب البتہ اس قسم کے امور کی نسبت بھی جو ایام ازدواج میں زن و شو نے ایک دوسرے سے کہے ہیں شہادت لیجا سکتی ہی *

یہ قاعدہ عام مطلب ہی اُس استثنائے کے جو کہ جزو آخر دفعہ ہذا میں بیان ہوا ہی یعنی —

اول — جبکہ مقدمہ مابین اُن اشخاص کے ہو جنکا باہم ازدواج ہوا — اِس سے مراد ہی کہ مقدمات دفعہ ۵۲ قانون طلاق ہند ہوں *
دوم — کارروائی جس میں جرم ایک فریق نکاح نے دوسرے کے مقابلہ کیا ہو مثلاً چورو کو پھانسی یا اُسکے ساتھہ بیرجمی سے پیش آنا اِس قسم کی شہادت اِس ایسے قابل ادخال کی گئی ہے کہ ممکن ہی بلکہ اکثر یہہ ہوتا ہی کہ سوائے خود فریق کے کوئی گواہ نہیں ہوتا *
اِس دفعہ کے ساتھہ دفعہ ۱۲۰ کو پڑھنا چاہیئے *

دفعہ ۱۲۳ کوئی شخص ایسے

حال کو ادائے شہادت میں
بیان کرنیکا مجاز نہوگا جو
کہ اُسکو امورات سلطنت کے سرکاری دفاتر
غیر مشہورہ سے معلوم ہوا ہو بجز اجازت
افسر اُس سرشتہ کے جس سے کہ تعلق ہو
اور اُسکو اختیار ہوگا کہ حسب صوابدی
اپنے اُسکو اجازت دے یا نہ دے *

شہادت نسبت امورات
سلطنت

یہہ دفعہ مصلحت ملکی پر مبنی ہی اور اِس میں یہہ امر قابل لحاظ ہی کہ شہادت کا قابل ادخال ہونا یا نہونا جاکم عدالت کی رائے پر مبنی نہیں ہی بلکہ افسر سرشتہ کی رائے پر ہی *

اور یہہ اصول بمقدمہ راجہ کرک پننام ایسٹ انڈیا کمپنی مہنا گیا ہی *

دفعہ ۱۲۳ جو اطلاع کہ کسی

اطلاع عہدہ دار سرکاری کو باعتبار

رازداری اسکے عہدہ کے دی گئی ہو اور
اُسکی دانست میں اُسکے افشا سے اغراض
سرکاری میں فتور واقع ہوتا ہو اُسکے ظاہر
کرنے کے لیئے وہ عہدہ دار مجبور نکلیا
جائیگا *

یہ دفعہ بھی اُسی اصول پر مبنی ہے جسپر دفعہ ۱۲۳ ہے۔ اور اس
میں یہ امر قابل لحاظ ہے کہ خود گواہ کی راے پر قابل ادخال ہونا یا
غیر قابل ادخال ہونا شہادت کا چھوڑا گیا ہے۔ فرق مابین دفعہ ۱۲۳
و ۱۲۴ کے یہ ہے کہ دفعہ ۱۲۳ متعلق اُس شہادت کے ہے جو کہ غیر
مشتہر کاغذات سرکاری سے حاصل کی گئی اور ہر شخص سے متعلق ہے
اور دفعہ ۱۲۴ صرف انسران سرکاری سے متعلق ہے *

دفعہ ۱۲۵ کوئی مجسٹریٹ یا

اطلاع نسبت ارتکاب جرم عہدہ دار پولیس اِس بات کے

کہنے پر مجبور نکلیا جائیگا کہ کسی جرم کے
ارتکاب کے باب میں اُسکو اطلاع کہاں سے
ہوئی *

اِس دفعہ میں واضعان قانون نے صرف مجسٹریٹوں اور انسران
پولیس کو ایک استحقاق دیا ہے لیکن اگر وہ چاہیں اور کچھ اُنکو عذر

نہو تو ہر قسم کا بیان اپنے اظہار میں کر سکتے ہیں اور قانوناً اُسکے شہادت میں داخل کرنے کی ممانعت نہیں ہی *

دفعہ ۱۲۶ کوٹی بیرسٹر یا اٹرنی

یا سوال و جواب کنندہ یا اطلاع بھیتیت پیشہ وری

وکیل بلا صریح رضامندی اپنے موکل کے کسی وقت مجاز افشا اُس امر کا نہوگا جسکی اطلاع در اثناء اور بغرض اُسکی ماموری کے بکار بیرسٹر یا اٹرنی یا وکیل کے اُسکے موکل نے دی ہو یا موکل کی طرف سے دی گئی ہو اور نہ مجاز بیان کرنے مضامین یا شرائط کسی دستاویز کا ہوگا جس سے کہ وہ اپنے پیشہ کے کام پر مامور رہنے کے اثناء میں یا اسکی غرض سے مطلع ہوا ہو اور نہ مجاز افشائے کسی مشورہ کا ہوگا جو اُسنے اپنے پیشہ کے کام میں یا بغرض اُسکے اپنے موکل کو دیا ہو *

مگر شرط یہہ ہی کہ از روے کسی عبارت دفعہ ہذا کے یہہ لازم نہوگا کہ امور مفصلہ ذیل کا بھی اخفا کیا جاوے *

۱ — ہر ایسی اطلاع جو کسی غرض [خلاف قانون] کے پیش رفت کے لیئے کی جاوے *

۲ — ہر ایسا واقعہ جسکو کسی بیرسٹر یا سوال جواب کنندہ یا اڈرنی یا وکیل نے در اثنا اپنی ماموری کے مشاہدہ کیا ہو اور اُس سے ثابت ہوتا ہو کہ اُسکی ماموری کے آغاز کے بعد کوئی جرم یا فریب کیا گیا ہے *

اس امر سے کچھ بحث نہیں ہے کہ اُس واقعہ کی طرف اُسکے موکل نے یا اُسکی طرف سے کسی اور نے اُس بیرسٹر [یا سوال جواب کنندہ ۱] یا اڈرنی یا وکیل کو متوجہ کیا نہیں *

تشریح — جو ذمہ داری کہ اُس دفعہ میں بیان کی گئی ہے کام پر ماموری کے موقوف ہونے کے بعد بھی قائم رہیگی *

مثیلات

(الف) زید ایک موکل نے اپنے اترنی عمرو سے کہا کہ میں نے جعل کیا ہی اور میں جانتا ہوں کہ تم میری طرف سے جوابدہی کرو *

جو کہ جوابدہی منجانب ایسے شخص کے جسکا مجرم ہونا معلوم ہی جرم کا کام نہیں پس ایسی اطلاع کا افشاء ممنوع ہی *

(ب) زید ایک موکل نے اپنے اترنی عمرو سے کہا کہ میں ایک دستاویز جعلی کے ذریعہ سے جایداد کا قبضہ حاصل کیا چاہتا ہوں تم اُسکی بناء پر نالشی رجوع کرو *

یہہ اطلاع ایک غرض مجرمانہ کی پیش رفت کے لیئے کی گئی ہی اِسالیئے افشا اُسکا ممنوع نہیں ہی *

(ج) زید پر الزام غبن کا کیا گیا اور اُسہ عمرو ایک اترنی کو اپنی طرف سے جوابدہی کرنے کے لیئے مقرر کیا در اثناء کارروائی مقدمہ عمرو نے دیکھا کہ زید کی بھی حساب میں ایک رقم ایسی داخل ہی جو زید کے نام پر بقدر اُسی مبلغ کے لکھی ہوئی ہی جسکی غبن کا بیان کیا گیا اور وہ رقم اُسکی ماموری کے آغاز کے وقت اُس بھی میں نہ تھی *

جو کہ یہہ ایک ایسا واقعہ ہی کہ اُسکو در اثناء اپنی ماموری کے عمرو نے دیکھا اور اُس سے ثابت ہوتا ہی کہ وہ فریب کارروائی مقدمہ کے شروع ہونے کے بعد کیا گیا اِس لیئے اُسکا افشا ممنوع نہیں ہی *

یہہ دفعہ اِس مصلحت پر مبنی ہی کہ اگر صلاح کار قانونی اطلاع دینے پر مجبور ہوتا تو کبھی کوئی شخص اپنے معاملہ کا حال کسی صلاح کار سے نہ کہہ سکتا اور کوئی شخص عدالت سے ٹھیک طور پر اپنا چارہ کار حاصل نہ کر سکتا - لیکن رضامندی صریح موکل سے وہ بیان کر سکتا ہی *

لفظ کسی وقت سے جو کہ متن دفعہ میں استعمال ہوا ہی اُس سے وہ مراد ہی جو کہ تشریح دفعہ ہذا میں بیان کی گئی ہی یعنی بعد انقضاء رشتہ وکیل و موکل بھی یہہ شرط قید قانونی قائم رہتی ہی *

واضح رہے کہ ہر قسم کے بیانات و معاملات سے یہہ دفعہ متعلق نہیں ہی بلکہ صرف اُن امور سے جو کہ اثناء کار منصبی میں ہوں متعلق ہی خواہ قبل ابتداء نالش اُنکی نسبت ذکر ہوا ہو یا بعد - اِس دفعہ میں بیرسٹر و اترنی و پلیڈر (جسکا ترجمہ سوال جواب کنندہ ہی) و وکیل داخل ہی اور یہہ امر قابل بحث ہی کہ آیا مختار اُنکے حد و تعریف میں آتے ہیں یا نہیں - قبل نفاذ ایکٹ ہذا ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا ہی کہ مختار اسمیں داخل نہیں ہی اور اِس قاعدہ سے مستثنیٰ ہی ۲ *

شرایط جو کہ اِس دفعہ کے ساتھ متعلق کی گئی ہیں وہ محض اِس امر کے لیئے قایم کی گئی ہیں کہ اِس قانون کی وجہ سے دھوکہ و فریب نہ چھپے *

تمثیلات دفعہ ہذا کو پڑھنے سے شرایط کے معنی واضح ہونگے اور تشریح متعلق دفعہ ۱۲۳ - ایکٹ ہذا بھی قابل ملاحظہ ہی ۳ *

شرط اول سے تمثیل (ب) متعلق ہی اور شرط دوم سے تمثیل (ج) *

دفعہ ۱۲۷ احکام دفعہ ۱۲۶ کے

مترجمان اور بیرسٹر اور اٹرنی

اور وکلا اور سوال و جواب

کرنے والوں کے محذور یا ملازموں سے متعلق
ہونگے *

تعلق دفعہ ۱۲۷ مترجمان
وغیرہ سے

یہ دفعہ اُسی مصلحت پر مبنی ہے جنسپر دفعہ ۱۲۶ کیونکہ
دفعہ ۱۲۶ نے قاعدہ کا کچھ اثر نہ ہوتا اگر ان لوگوں سے جو اکثر وسیلہ
خط و کتابت مابین وکیل و موکل کے ہوتے ہیں وہ قاعدہ متعلق
نہ کیا جاتا *

دفعہ ۱۲۸ اگر کوئی فریق مقدمہ

اپنی خوشی سے یا اور نہج

پر اُسی مقدمہ میں اداے

شہادت مرفوع مرضی سے
دینے سے حق اخفاء زائل
نہیں ہوتا

شہادت کرے تو وہ ایسا متصور نہوگا کہ
اِس سبب سے وہ واسطے افشا اُس نوع
کے جسکا ذکر دفعہ ۱۲۶ میں کیا گیا ہے
راضی ہوا اور اگر کوئی فریق مقدمہ یا
کارروائی کسی بیرسٹر یا اٹرنی [یا سوال
جواب کنندہ ۲] یا وکیل کو بطور گواہ
کے پیش کرے تو راضی ہونا اِس نوع

کی افشاء کی نسبت صرف اُسی صورت میں متصور ہوگا جب کہ وہ بیرسٹر یا اترنی یا وکیل سے ایسے اُمور کی نسبت سوال کرے جنکو ہر صورت نہ کرنے ایسے سوال کے اُسے اختیار ظاہر کرنے کا نہ ہوتا *

اس دفعہ میں یہ بات صاف کر دی گئی ہے کہ متخص طلب کرنے سے بیرسٹر وکیل وغیرہ کی رضامندی نسبت افشاء راز کے نہ تصور ہوگی جب تک کہ سوالات نہ کیئے جاویں *

ایک مقدمہ میں یہ تجویز ہو چکا ہے کہ جس مقدمہ میں کوئی شخص وکیل ہو اُسی مقدمہ میں باوجود اسکے کہ وہ سوال و جواب کرتا ہی گواہی دے سکتا ہے ۵ *

دفعہ ۱۲۹ کوئی شخص عدالت

میں واسطے افشاء اُن اُمور راز داری کے مجبور نہ کیا

اُمور راز داری جو مستشار قانونی سے کہے گئے ہوں

جائیگا جنکا مشورہ فیما بین اُسکے اور اُسکے مستشار قانونی کے عمل میں آیا ہو ۱۱ اُس حال میں کہ وہ اپنے تئیں گواہ قرار دے اور اُس صورت میں جائز ہے کہ وہ واسطے افشاء ہر اُمور کے منجملہ اُمور مذکور جو عدالت کو اُسکی شہادت کی

تصریح کے واسطے ضروری متصور ہو مجبور کیا جائے نہ واسطے کسی اور امور کے *

واضح رہے کہ دفعات ۱۲۶ و ۱۲۷ و ۱۲۸ متعلق تہیں وکیل وغیرہ سے جبکہ وہ بطور گواہ طلب ہو۔ دفعہ ہذا مرکل سے متعلق ہی جبکہ بطور گواہ کے پیش ہو اور اُسکو وہی استحقاق قانونی عطا کیا ہی جو نہ اُسکے وکیل وغیرہ کو عطا کیا ہی۔ یہہ امر صاف نہیں معلوم ہوتا کہ منشاء قانونی سے وہی لوگ مراد ہیں جنکا کہ ذکر دفعات ماسبق میں ہو چکا ہی یا مختار وغیرہ کل داخل ہیں *

دفعہ ۱۳۰ کوٹی گواہ جو

فریق مقدمہ نہیں ہی اپنے
قبائلیات کسی جائداد کے

پیشی قبائلیات منسلوک گواہ

یا کوٹی دستاویز جسکے ذریعہ سے وہ کسی جائداد پر بطور مرتہن قابض ہو یا کوٹی دستاویز جسکے پیش کرنے سے احتمال اُسکے مجرم قرار دیئے جانے کا ہوتا ہو پیش کرنے پر مجبور نکیا جائیگا الا اُس حال میں کہ اُس نے بذریعہ تحریر اُنکے پیش کرنے کا اقرار اُس شخص سے کیا ہو جو اُن دستاویزات کو پیش کرانا چاہتا ہی یا کسی ایسے شخص سے کیا ہو جسکے ذریعہ سے وہ شخص بدعویدار ہی *

یہ دفعہ اصل مالک سے متعلق ہی اور دفعہ ۱۳۱ گماشتہ سے - جبکہ
یڈسٹر یا وکیل وغیرہ کے قبضہ میں کوئی دستاویز ہو تو دفعہ ۱۲۹ کے
بموجب وہ اُسکے معنی افشاء کرنے سے بری ہی *

دفعہ ۱۳۱ کوئی شخص ایسی

دستاویزات کے پیش کرنے
پر جو اُسکے پاس ہوں
مجبور نہ کیا جائیگا جنکے

پیش آن دستاویزات
مقبوضہ گواہی جنکے پیش
کرنے سے شخص دیگر انکار
کر سکتا

پیش کرنے کے لیئے کوئی اور شخص در صورت
اُنپر قابض ہونے کے اُنکے پیش کرنے سے
انکار کرنے کا استحقاق رکھتا الا اُس حال
میں کہ یہ شخص آخر الذکر اُنکے پیش کرنے
پر راضی ہو *

دفعہ ۱۳۱ سے اُن لوگوں کو جنکی دستاویزات غیروں کے قبضہ میں
ہوں قانون نے افشاء راز سے امن دیا ہی - اور ایسی دستاویزات بلا رضامندی
اصل شخص کے لازمی طور پر پیش نہیں کرائی جا سکتیں *

دفعہ ۱۳۲ کوئی گواہ کسی

سوال کے جواب دینے سے
درباب کسی معاملہ متعلقہ

غیر متعذری گواہ سوالات
مستوجب افشاء جرم سے

امر تنقیص طلب کے کسی فالش یا کسی
کا دروہی عدالت دیوانی یا فوجداری میں
اُس وجہ سے متعذر نہ ہوگا کہ اُس سوال

کے جواب دینے سے وہ گواہ مجرم ٹھہریگا یا وہ جواب صراحتاً یا من وجہ باعث اُسکے مجرم ٹھہرائے جانے کا ہوگا یا اُسکو کسی قسم کی سزا یا تاوان کا مستوجب کریگا یا صراحتاً یا من وجہ باعث اُسکے مستوجب سزا یا تاوان ہونیکا ہوگا *

مگر شرط یہہ ہی کہ کوئی گواہ اُس جواب سے جسپر وہ مجبور کیا جائے مستوجب گرفتاری یا نالش فوجداری کا نہوگا اور نہ وہ کسی مقدمہ فوجداری میں بمقابلہ اُسکے ثبوت میں پیش کیا جائیگا بجز اُس مقدمہ فوجداری کے جو بذریعہ اُسی جواب کے جھوٹی گواہی دینے کی علت میں ہو *

اس دفعہ میں دو امور قابل لحاظ ہیں *

۱۔۔ سوال مدلت کسی امر تنفیخ طالب کے ہو *

۲۔۔ یہہ کہ وہ شہادت جو کہ وہ ادا کرے حسب شرط متعلقہ دفعہ ہذا کسی کارروائی فوجداری میں اُسکے مقابلہ پر استعمال نہیں ہو سکتی سوائے اُس حالت کے کہ اُسپر مقدمہ دروغ حلفی قائم کیا جائے۔ لیکن یہہ شرط مقدمات دیوانی سے متعلق نہیں ہی *

دفعہ ہذا کے ساتھ دفعات ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۳ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۷۲ء قابل ملاحظہ ہیں اُنسے معلوم ہوگا کہ اٹالیاں : وایس کو اختیار نہیں ہی گواہ سے چہرأ جواب لیں *

دفعہ ۱۳۳ شریک کسی جرم

گواہی شریک جرم کا بمقابلہ کسی شخص ملزم

کے گواہ ہونیکا مجاز ہی اور کوئی حکم بہ ثبوت جرم محض اسوجہ سے ناجائز نہوگا کہ وہ اُس شریک جرم کے ایسی گواہی کے اعتبار پر صادر ہوا جسکی تائید کسی اور شہادت سے نہیں ہوتی ہی *

دفعہ ۱۳۳ اس ضرورت پر مبنی ہی جو کہ عدالتوں کو اکثر انفصال مقدمات فوجداری میں پیش ہوتی ہی کہ بلا لیٹے اظہار شریک جرم کے مطلق حال جرم کا نہیں معلوم ہوتا لیکن واضح رہے کہ گو قانون نے ایسی شہادت کے داخل کرنے کو اور اُسکی بنا پر سزا دینے کو جائز کیا ہی تاہم نسبت وقعت شریک جرم کی شہادت کے کچھ نہیں لکھا — شریک جرم اکثر وہ لوگ ہوتے ہیں جو کہ صریح مجرم ہونیکی وجہ سے غیر قابل اعتبار ہوتے ہیں اور نیز اُنکو اکثر ایسی وجوہات ہوتی ہیں کہ جرم کی نسبت واقعات اس طرح پر جس سے اُنکا خود اپنا یا کسی اور شخص کا جسکو وہ بچایا چاہتے ہیں بچاؤ ہو بیان کریں پس عدالت ہائے فوجداری کو از حد احتیاط موازنہ وقعت شہادت کے تائیدی شریک جرم کی کرنی ضرور ہی — محض یہہ امر کہ شریک جرم نے نہایت صفائی سے یا بلا اختلاف اظہار دیا ہی کافی وجہ پوری وقعت اس قسم کی شہادت کی نہیں ہی اس وجہ سے کہ گو ایک شریک جرم واقعات ٹھیک ٹھیک اور واضح طور پر بیان کرے لیکن ممکن ہی کہ اُن واقعات کو بدلے اسکے کہ زید سے متعلق کرتا عمرو سے متعلق کردے پس سب سے زیادہ عدالت کو اسی امر پر غور کرنا چاہیئے کہ گو فی نفسہ واقعات سچ ہی ہوں تو ایادہ واقعات خاص اُس ملزم سے متعلق

ہیں یا نہیں جس سے کہ شریک جرم گواہ نے اُنکو منعاق کیا ہی اور ایسا نہو کہ بدلے اسکے کہ زید سزا پاوے عمرو سزا پا جاوے *

أصول دفعہ ۵۱۱۱ نفاذ ایکٹ ۵۱۱۱ کی بھی عدالت ہائی کورٹ کلکتہ ایک نامی مقدمہ میں تجویز فرچکی ہی اور اُسی کے موافق ایکٹ ۵۱۱۱ نے حکم جاری کیا ہی^۶ لیکن شریک جرم کی شہادت کو ضعیف سمجھنا چاہیئے یہاں تک کہ ایک مقدمہ میں دیکھا گیا یہ تجویز ہو چکا ہی کہ جن مقدمات میں تنفیص واقعات کی دہرہ جوری کے ہوتی ہو اور جج ہر وقت اختتام شہادت جوری کو بہہ بات سمجھ طور پر نہ جتاے کہ اِس قسم کی شہادت نہایت احتیاط سے سانبہ قابل اعتبار سمجھنی چاہیئے تو وہ فیصلہ جوری کا جو بغیر ایسی ہدایت کے کیا گیا ہو خلاف قانون ہی اور جوری کو سماعت واقعات اور تجویز دوبارہ لازمی ہی^۷ *

دفعہ ۱۳۴ واسطے ثبوت کسی

واقعہ کے کسی مقدمہ میں

یہ ضرور نہو گا کہ گواہ کسی

خاص تعداد کے ہوں *

تعداد گواہان

دفعہ ۵۱۱۱ اِس اصول پر مبنی ہی کہ اثبات کسی واقعہ کا مقدار شہادت پر مبنی نہیں ہی بلکہ وقعت شہادت پر اور یہ امر پہلے بیان ہو چکا ہی کہ شہادت سے نتیجہ نکالنے کے لیئے عدالت کو کیفیت شہادت پر لحاظ رکھنا چاہیئے نہ کمیت پر - لیکن باوجود اِس اصول مسلمہ کے قانوناً کسی حاکم عدالت دیوانی کو منصب اِس امر کا نہیں ہی کہ کسی شہادت کو جو کہ قانوناً قابل ادخال ہی محض اِس بنا پر کہ وہ زاید یا فضول ہی داخل نہ کرے - اِس اصول کو حکام پریوی کونسل نے

۶ ملکہ بنام الہی بخش ویکائی جلد ۵ صفحہ ۸۰ نوعداری

۷ ملکہ بنام دھشیو جنگ ویکائی جلد ۹ صفحہ ۵۱ نوعداری و ملکہ بنام پودور

و ویکائی جلد ۸ صفحہ ۱۸ نوعداری و ملکہ بنام قطب سیخ ویکائی جلد ۶ صفحہ ۱۷

تسلیم کیا ہی اور ایک نامی مقدمہ کو اسی بنا پر واپس بھیجا کہ صدر نے عدالت ضلع کی اس غلطی کو کہ اُس نے اظہارات گواہان ایضہ سے انکار کیا درست نہیں کیا تھا ^۸ یہ اصول ہائی کورٹ فلکٹہ نے بھی بارہا تسلیم کیا ہی ^۹ اور بھی اصول مقدمات مل سے بھی متعلق ہی ^۱ لیکن فوجداری کے مقدمات میں معجستریٹ کو حسب دفعہ ۳۵۹ - ضابطہ فوجداری نسبت طلبی گواہوں کے اختیارات دیئے گئے ہیں وہ دفعہ یہہ ہی *

اگر معجستریٹ کی یہہ راے ہو کہ کسی گواہ کا نام بہ نیت ایدا رسانی یا دعویٰ نتجوز مقدمہ یا اس نیت سے اسم نویسی میں داخل کیا گیا ہی کہ انجام کار انصاف میں ہارج ہو تو جائز ہی کہ وہ شخص ملزم کو حکم دے کہ وہ معجستریٹ موصوفہ کو اس امر سے مطمئن کرے کہ وجہ معقول اس امر کے باور کرنے کی ہی کہ اظہار گواہ مذکور کا موثر مقدمہ ہی *

دفعہ ۳۵۹ - ایکٹ ۱۰
سنہ ۱۸۷۲ ع

اگر معجستریٹ کو امر مذکورہ بالا پر اطمینان نہ ہو تو اسپر گواہ مذکور کے نام سمن جاری کرنا واجب نہوگا لیکن جن مقدمات میں اُس امر کا شبہ ہو اُن میں سے جائز ہی کہ ایسے گواہوں کے نام سمن جاری کر دے بشرطیکہ اُس قدر روپیہ جو واسطے اداے اُس خرچہ کے معجستریٹ کے نزدیک ضرور ہو جو گواہ کے حاضر کرانے میں صرف ہوگا معجستریٹ کے محکمہ میں داخل ہو *

۸ جسٹس - منگھہ جی اوبھے منگھہ جی بنام چیٹ منگھہ اوبھے منگھہ جی مورزان دین اپیل جلد ۲ صفحہ ۳۲۳

۹ راکھل داس مندل بنام پوتاب چندر ہجرا ویکلی جلد ۱۲ صفحہ ۳۵۵
۵ ایرانی و سرسنگھ بنام راجندرمل ویکلی جلد ۸ صفحہ ۳۶۳ و رانی اوجالا ہماری
دھرمائی دیوی بنام غلام مصطفیٰ خاں ویکلی جلد ۶ صفحہ ۶۰ و رام دین مندل بنام
راج پاپ پو مانک پیکال جلد ۶ صفحہ ۱۰ ضمیمہ

۱ واٹسن کوہٹی بنام نقی مندل ویکلی جلد ۶ صفحہ ۸۳ نظائر ایکٹ ۱۰ صفحہ ۱۸۵۹

لیکن مجسٹریٹوں کی بھی پورا اختیار بلا کسی شرط کے ہیں ہی بلکہ صاف صورتہائے مذکور میں قانون نے اختیار دیا ہی اور ایک مقدمہ میں جو کہ مجسٹریٹوں نے گواہوں کے طلب کرنے سے انکار کیا ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ بے طلبی گواہ کے جو فیصلہ مجسٹریٹ نے صادر کیا وہ خلاف قانون ہی ہے * ۲

دفعہ ۳۶۱، ۳۶۲ و ۳۶۳ ضابطہ فوجداری جس میں گواہوں کی طلبی کا مقدمات فوجداری میں ذکر ہی قابل ملاحظہ ہے۔

فصل ۱۰۔۔ اظہار گواہان

دفعہ ۱۳۵ ترتیب گواہوں کے

پیش کیئے جانے اور اظہار
کیئے جانے کی حسب قانون
اور دستور عدالت مجریہ وقت متعلقہ
عدالت دیوانی اور فوجداری کے ہوگی
اور جب کوئی ایسا قانون نہ ہو تو عدالت
کی تجویز کے موافق ہوگی *

ترتیب پیشی و اظہارات
گواہان

گو دفعہ ۱۳۵ میں ذکر ضابطہ دیوانی و فوجداری کا ہی لیکن ضوابط مذکور میں ترتیب گواہان کی نسبت کوئی حکم صریح نہیں پایا جاتا لیکن عدالت ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ قاعدہ قائم کیا ہی کہ جس فریق پر جس امر کا بار ثبوت ہو وہ اپنے گواہوں کا اظہار پہلے سناتا ہی اور بعد اُسکے وہ شخص اظہار کرتا ہی جس پر کہ بار ثبوت نہیں ہی یہی اصول عموماً عدالت ہائے دیوانی و فوجداری میں اختیار کیا جاتا ہی گواہوں کے اظہار لینے میں احکام ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ ع مرعی رکھنے چاہیئیں۔

دفعہ ۱۳۶ جب دونوں فریق

میں سے کوئی کسی امر
واقعہ کی شہادت گذراننا

تعمیر و نسبت قابل ادخال
ہونے ہوا ہے کے ذمہ حاکم
می

چاہے تو حاکم عدالت کو جائز ہی کہ
جو فریق شہادت گذراننا چاہتا ہو اُس سے
پوچھے کہ واقعہ مبینہ اگر ثابت ہو جائے
تو کس طور پر متعلق مقدمہ ہوگا اور
حاکم عدالت کے نزدیک اگر وہ امر واقعہ
در صورت ثابت ہونے کے متعلق مقدمہ
ہو تو شہادت کا لینا منظور کرے ورنہ
منظور نکرے *

اگر وہ واقعہ جسکے ثابت کرنے کی
درخواست کی جائے ایسا ہو کہ اُسکی شہادت
صرف بشرط ثبوت کسی اور واقعہ کے
قابل منظوری ہو تو یہ واقعہ آخر الذکر
قبل پیش ہونے شہادت واقعہ اول الذکر
کے ثابت ہونا چاہیئے الا اس حال میں کہ
فریق مذکور اُس واقعہ کا ثبوت داخل

کرنے کا ذمہ دار ہو اور عدالت کر اُسکی
ابسی ذمہ داری پر اطمینان ہو *

اگر متعلق مقدمہ ہونا ایک واقعہ
مبینہ کا منحصر اس پر ہو کہ دوسرا واقعہ
مبینہ پہلے ثابت کر لیا جائے تو حاکم عدالت
کو حسب اپنے اقتضائے رائے کے جائز ہی
کہ واقعہ اول کی شہادت کا گذرنا قبل
ثابت ہونے دوسرے واقعہ کے منظور کرے
یا قبل داخل ہونے شہادت واقعہ اول کے
شہادت واقعہ ثانی کی طلب کرے *

تمثیلات

(الف) ایک واقعہ متعلقہ مقدمہ کی بابت واسطے
ثابت کرنے بیان ایک شخص کے جسکا فوت تہرجانا ظاہر
کیا گیا درخواست کی گئی اور وہ بیان بموجب دفعہ
۳۴ کے واقعہ متعلقہ ہی *

یہ واقعہ کہ وہ شخص مر گیا ہی اُسکے بیان کی
شہادت کے گذرنے سے پہلے ثابت ہونا چاہیئے *

(ب) ایک دستاویز کے مضمون کو جسکا کھو
جانا بیان کیا گیا بذریعہ نقل کے ثابت کرنے کے لیئے
درخواست کی گئی *

یہ دفعہ کہ اصل دستاویز کھوئی گئی تھی نقل کے پیش ہونے سے پہلے اُس شخص کو ثابت کرنا چاہیئے جو

اُس نقل کو پیش کرنے کی درخواست کرتا ہو *

(ج) زید پر یہ الزام رکھا گیا کہ اُس نے ایک

شی مسروقہ کو مسروقہ جانکر لیا ہے *

اِس بات کے ثابت کرنے کی درخواست کی گئی کہ

اُس نے اپنے پاس اُس سی کے ہونے سے انکار کیا *

متعلق ہونا انکار کا اُس شی کی شناخت پر منحصر

ہی پس عدالت کو اپنی رائے کے موافق اختیار ہے کہ اُس

شخص کا انکار ثابت ہونے سے پہلے اُس شی کی شناخت

کا ثبوت طلب کرے یا اُس شی کی شناخت سے پہلے اُس

شخص کے انکار کے ثابت کیئے جانے کی اجازت دے *

(د) ایک امر واقعہ (الف) کے ثابت کرنے کی

درخواست کی گئی اور بیان کیا گیا کہ امر تنقیحی

کی وجہ یا نتیجہ وہی ہے اور چند واقعات درمیان

(ب) د (ج) د (د) ایسے ہیں جنکے وجود کا ثابت

ہونا بیشتر اُس سے ضرور ہے کہ واقعہ (الف) وجہ

یا نتیجہ واقعہ تنقیحی کا تصور کیا جائے پس عدالت

کو اختیار ہے کہ چاہے واقعات (ب) یا (ج) یا (د)

کے ثابت کرنے سے پہلے واقعہ (الف) کے ثابت کرنے کی

اجازت دے چاہے واقعہ (الف) کے ثبوت کی اجازت

دینے سے پہلے واقعات (ب) د (ج) د (د) کا ثبوت

مطلب کرے *

محکم دفعہ سزا اخذ پائی ہی اور نہ لازمی اور اس دفعہ کو دفعہ ۱۰۴ کے ساتھ پڑھنا چاہیئے خاص کر نمثلات (الف) و (ب) کے ساتھ ۔

دفعہ ۱۳۷ جو سوال کہ گواہ

سوال فریق اول کا پیش کردہ سوال اس گواہ سے

کرے وہ فریق اول کا سوال کہلائیکا *

اور جو سوال کہ فریق ثانی اسی گواہ

سے کرے وہ سوال فریق

ثانی کہا جائیگا *

جو سوال کہ بعد سوال فریق ثانی کے

گواہ کا پیش کردہ سوال اس گواہ سے

کرے وہ سوال مکرر فریق اول کہلائیکا *

دفعہ ۱۳۸ گواہوں سے ابتدا

سوال فریق اول کا کیا

جائیکا بعد ازان اگر فریق

ثانی چاہے تو سوال فریق ثانی کا ہوگا اور

اُسکے بعد اگر فریق حاضر کنندہ گواہ چاہے

تو اُسکا سوال مکرر ہوگا *

ترتیب - سوالات و فرض
سوال مکرر فریق اول

سوال فریق اول اور سوال فریق

ثانی واقعات متعلقہ کی بابت ہوگا لیکن
یہ ضرور نہیں ہے کہ سوال فریق ثانی کا
محض اونہیں واقعات کی نسبت ہو جنکی
گواہی گواہ نے سوال فریق اول پر دی ہو *

سوال مکرر فریق اول نسبت تصریح

اُن امور کے ہوگا جو سوال فریق ثانی
میں بیان کیئے جاویں اور اگر کوئی نیا امر
باجازت عدالت سوال مکرر فریق اول کی
بحث میں پیدا ہو تو فریق ثانی کو اختیار
ہی کہ اُس امر پر پھر سوال کرے *

جسب احکام دفعہ ۱۳۵ کے اظہار گواہان کے شروع ہوتے ہیں اور سوالات

وہ شخص کرنے شروع کرتا ہی جو گواہ

طلب کراتا ہی عرض ان سوالات سے ہم

مقصد سوال فریق اول

ہوتی ہی کہ جس مد کا وہ گواہ ہی اور جن جن امور کے ثابت کرنے

کے لیئے طلب ہوا ہی وہ عدالت کے روبرو ظاہر کیئے جاویں *

جس اصطلاح کو متن دفعہ ۱۳۷ و ۱۳۸ میں سوال فریق ثانی کہا ہی

اُسکا ترجمہ سوال فریق متخالف یا سوال

چرح کرنا بہتر ہونا ان سوالات سے اصل

مقصد سوال چرح

مقصود یہ ہونا ہی کہ جو تعلق گواہ کو فریق مقدمہ سے ہونا ہی وہ

• معلوم کریں اُسکی اغراض اُسکی نیت اُسکے خیالات اُسکا چل چل

اُسکے تعصبات اور اُسکے وہ وسایل جنسے اُسکو علم پہونچا اور وہ طریقہ

جس طرح پر کہ اُسے واقفیت حاصل کی اور قوت اُسکے ملاحظہ کی
 یہ سب امور عدالت کے سامنے واضح طور پر پیش ہوں نا کہ اُسے
 اظہار کی وقعت معلوم ہو اور اگر کہیں نفیض دانیوں وہ بیان کرے نا ایسے
 جوابات دے کہ جنسے اُسکے ملاحظہ کی قوت معلوم نہ ہو تو اُسکے اظہار کی
 وقعت کم ہوگی۔ جو لوگ کہ سوالات جرح خوب کرنا جانتے ہوں اُنکے
 سوالات کرنے کے بعد ممکن نہیں کہ گواہ کا صدمہ و کذب صاف طور پر
 معلوم نہ ہو جاوے *

متن دفعہ ہذا سے واضح ہی نہ واقعات متعلقہ کی نسبت جو سوال

دل چاہے وہ سوال جرح کنندہ کو سکنا ہی
 اور یہ اصول ہٹ کر کورٹ کو کتنے بے مانا ۲ ہی

وقعت - سوال جرح

علامہ اسکے دفعہ ۱۳۹ ایکٹ ہذا قابل ملاحظہ ہی *

سوالات جرح کا ایک ایسا حق مسائل ہے کہ کوئی شہادت کسی
 شخص کے مقابلہ پر داخل نہیں ہو سکتی جب تک کہ اُسکو ایک منصب
 سوال جرح کرنا نہ ملا ہو ۳ اور دفعہ ۳۲ کا بھی اصول یہی ہی *

سوال مکرر فریق اول سے غرض اُن امور کے مطلب صاف کرنے کی
 ہوتی ہی جو کہ فریق ثانی نے سوالات جرح کے
 ذریعہ سے عدالت کے سامنے پیش کیئے اور جبکہ
 سوالات مکرر فریق اول میں کوئی نئے امور داخل کیئے جاویں تو فریق
 مخالف کو باجائز عدالت پھر اختیار سوال جرح کرنا ہی ضابطہ
 موجوداری کی دفعات ۱۹۱ و ۲۱۲ و ۲۳۷ قابل ملاحظہ ہیں *

مقصد - سوال مکرر فریق اول

دفعہ ۱۳۹ جو شخص کہ دستاویز

کے پیش کرنے کے لئے طلب
 کیا جائے وہ محض اس

سوالات جرح اُس شخص
 سے جو بغرض پیش کرے
 دستاویز کے طالب ہوا ہو

۲ ملکہ بنام ایشان دت بنگال جلد ۶ صفحہ ۸۸ ضمیمہ

۳ رام پیش لال بنام گوری موہن سہاے بنگال جلد ۳ صفحہ ۲۷۳ دیرانی

و گوراجن سوکار بنام رام نرائن چودھری دیکھی جلد ۹ صفحہ ۵۸۷ دیرانی

بات سے کہ اُس دستاویز کو پیش کرے گواہ
نہیں ہو جاتا ہی اور تا وقتیکہ وہ بطور
گواہ نہ طلب کیا جائے اُس سے سوال
طرف ثانی کا نہیں ہو سکتا ہی *

حسب احکام مباحثہ دیوانی کے اگر شخص کو جسپر نہ سمن واسطے
طلبی دستاویز کے جاری ہو اختیار ہی نہ خود اُسے یا اُس کو پیش
درآمد امن کی تعمیل پائی ہوگی *

دفعہ ۱۳۰ جو گواہ کہ چال

چلن کی دُبت ہو اُس سے

گواہ چال چلن

سوال فریق ثانی اور سوال مکرر فریق اول
ہو سکتا ہی *

یہ دفعہ صرف تصدیق کے لئے ہی لازمی نہیں ہی *

دفعہ ۱۳۱ ایسا سوال جس

سے وہ جواب نکلتا ہو جو

سوال موصول الی المقصود

پوچھنے والا اُسکا چاہتا ہی یا جسکی اُمید
رکھتا ہی وہ سوال موصول الی المقصود
کہلائیگا *

تعریف سوال موصول الی المقصود جسکو سوال ہدایتی کہنا بہتر ہوتا
متن دفعہ ۱۳۱ میں مندرج ہی اور پہچان اُسکی یہہ ہی کہ جسکے
جواب میں متحصص مان یا نہ دیئے سے پورا جواب ہو جائے مثلاً —

نہ دھلی کی رہنمائی ہو *

سمہارا نام زید ہی *

نہ عمر کے برابر ہو *

یہ سب ۱۴۱ سوالات میں اور ان سے بدلے اسکے کہ کچھ اظہار
حاصل ہوئی ہو در حقیقت سوال دفعہ ۱۴۲ حلالہ دیکھتا ہے

دفعہ ۱۴۲ سوالات موصول

الی المقصود کی نسبت اگر
فریق ثانی اعتراض کرے
تو وہ سوال فریق اول میں یا سوال مکرر
فریق اول میں بجز اجازت عدالت کے
اور نہیں پڑے پوچھے جائیں *

سوالات ہدایتی سب نہیں
دینے کا سکتے

عدالت سوالات موصول الی المقصود
کی اجازت اُن اُمور کی بابت دیگی جو کہ
مقدمہ کے مبادیات یا غیر متنازعہ فیہ ہوں
یا عدالت کی رائے میں پہلے بوجہ کافی
ثابت ہو چکے ہوں *

دفعہ ۱۴۱ میں نوعیت سوال ہدایتی کی بیان ہو چکی ہے اور قاعدہ
عام یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے خود کو اس سے ہدایتی سوال نہیں کر سکتا
لیکن جبکہ دفعہ ۱۴۱ دفعہ ۱۴۲ کے مابین ہوتا ہے اور نیز حسب منشاء
دفعہ ۱۵۳ عدالت کو اختیار اجازت دینے اس قسم کے سوالات کا دیا گیا ہے
اس دفعہ میں وہ اجازت صرف مفصلہ ذیل تین صورتوں میں جائز کی
گئی ہے *

۱ نسبت مقدمہ کے مبادیات یعنی تمہیدی امور کے *

۲ نسبت ان امور کے جو فریقین کو تسلیم ہیں *

۳ جو امور کہ عدالت کی رائے میں کافی ثابت ہو چکے ہیں *

وجہ اس قسم کی اجازت دینے کی یہہ ہی کہ ہدایتی سوال سے شہادت کم عرصہ میں لبتجائی ہی اور اس لئے اس قاعدہ کے قائم کرنے سے نہ تو انصاف کرے میں کچھ خلل واقع ہوتا ہی اور نہ عدالت کا وقت ضائع ہوتا ہی مثلاً کسی شخص کو بلا کر گواہ سے پوچھنا کہ یہہ خاں شخص ہی یا نہیں ایک ہدایتی سوال ہی لیکن اس قسم کے سوال کی اجازت اس لئے دی گئی ہی کہ حلیہ بیان کرنا ایک طویل طریقہ پر ہو سکتا ہی اور بعض دفعہ جبکہ گواہ کی یاد سے ایک بات نکل گئی ہو لیکن اُسے روبرو اُسکا ذکر کرنے سے اُسکو یاد آ جاوے تب بھی سوالات ہدایتی کی اجازت حسب اختیار خود عدالت دے سکتی ہی مثلاً کسی شخص کو کسی دوکان نے شرکاء کا نام نہ معلوم ہو تو اُسکے سامنے نام لیکر یہہ پوچھا جاسکتا ہی کہ یہہ اُسکے شریک ہیں یا نہیں یہہ اسی اصول پر مبنی ہی جسپر کہ دفعہ ۱۵۹ مبنی ہی *

اسی طرح پر جبکہ کسی گواہ کو اُسکے بیان پر جھٹلانا منظور ہو تو اُسکا بیان سابق دہرا کر بیان کیا جاسکتا ہی *

دفعہ ۱۳۳ سوالات موصل الی

المقصود فریق ثانی کے
سوال میں پوچھے جاسکتے

سوالات ہدایتی کب کیئے
جاسکتے ہیں

ہیں *

دفعہ ۱۳۱ کے متعلق کرنے کے لئے تعریف سوال ہدایتی مندرجہ دفعہ ۱۳۱ کو مد نظر رکھنا چاہئے — سوال ہدایتی سے مراد یہی ہی کہ ہر سوال فریق مخالف اس طرح پر کرے کہ گواہ کو صرف ہاں یا نہ کہنا پڑے اور نہ اس قسم کے سوالات کی اجازت دی جا سکتی ہی کہ جو ایک

ایسے خیال پر مبنی ہوں کہ گویا کوئی واقعہ ثابت ہو چکا ہی جو کہ درحقیقت ثابت نہیں ہو چکا ہی اور نہ اس طرحی سرائی کرنا چاہئے کہ گواہ کو خواہ منخواہ دھونکا لگے اور اس طرحی سوال دیا جائے کہ اس بات تو آگے کہہ جاتا ہی ہے کہ درحقیقت یہ نہیں کہہ چکا *

دفعہ ۱۲۳ کسی گواہ سے جب

کہ وہ اظہار دیتا ہو یہہ
پوچھا جاسکتا ہی کہ کوئی

اظہار گواہ نسبت مستاور
دستاورات

معائدہ یا عطیہ یا اور انتقال جائیداد جسکی
بابت وہ ادائے شہادت کرتا ہی کسی
دستاویر میں مندرج ہی یا نہیں اور اگر
وہ یہہ کہے کہ مندرج ہی یا وہ نسبت
مضمون کسی دستاویر کے کچھ بیان کرنے کو
ہو جسکا پیش کرنا عدالت کی رائے میں
مناسب معلوم ہو تو فریق مخالف کو یہہ
عذر کرنا جائز ہی کہ جب تک وہ دستاویر
پیش نہ کیجائے یا جب تک وہ واقعات
ثابت نہ ہوں جنسے فریق پیش کنندہ گواہ
مذکور شہادت منقولی کے داخل کرنے کا
مستحق ہو وہ گواہ ادائے شہادت نہ کرے *

تشریح — گواہ کو جائز ہی کہ جو

بیانات اور اشخاص نے بابت مضمون
دستاویزات کے کیئے ہوں اگر وہ فی نفسہ
واقعات متعلقہ ہیں تو اُنکی زبانی شہادت
دے *

تمثیل

سوال یہ ہے کہ زہی نے عمرو پر حملہ کیا یا نہیں؟ *

بکر یہہ اظہار دیتا ھئی کہ اُس نے زید کو خاں سے
 یہہ کہتے ھوئے سنا تھا کہ عمرو نے ایک خط میں میری
 نسبت اتہام سرکہ کا لکھا ھئی اور میں اُس سے بدلا لوں گا
 یہہ بیان واقعہ متعلقہ ھئی اس واسطے کہ اُس سے زید
 کے لیئے وجہہ تحریک حملہ کرنے کی پائی جاتی ھئی پس
 اس بات کی گواہی دی جاسکتی ھئی گو اور کوئی شہادت
 بابت اُس خط کے نہ دی جائے *

دفعہ ۱۹۵ کا اثر یہ ہے کہ فریقین مقدمہ کو منعقد کرنے کی اجازتیں دے گا اور ان قواعد کی تعمیل کرائے کے استحقاق ہی جو کہ حسب شرائط دفعہ ۹۱ و ۹۲ - اُنکو حاصل ہیں دفعات مذکور کی تعمیل ضرور ہی گو فریقین عذر پیش کریں یا نہ کریں * فقرہ آخر دفعہ ۱۹۵ کی نکتہ ہذا دفعہ ۲۵۶ ضابطہ فوجداری قابل ملاحظہ ہیں *

دفعہ ۱۳۵ گواہ سے فریق ثانی

نسبت اُن بیانات سابقہ کے
جو اُس نے بذریعہ تحریر کیئے

سوالات جرح نسبت بیانات
سابقہ جو تحریر کیئے گئے ہوں

ہوں یا وہ بضبط تحریر لائے گئے ہوں اور
امور تحقیق طالب سے متعلق ہوں اس تحریر
کے دکھلانے یا اُس کے ثابت کیئے جانے کے
بدون سوال کر سکتا ہی لیکن جس حال
میں کہ بذریعہ اُس تحریر کے اُس گواہ کی
تردید مقصود ہو تو قبل ازانکہ وہ تحریر
ثابت کی جائے اُس گواہ کو اُس تحریر کے
اُن مضامین کا خیال کرانا چاہیئے جن کے
ذریعہ سے اُس کی تردید کرنی مقصود ہے *

دفعہ ۱۳۶ جب کسی گواہ
سوال جرح نسبت اُس کے بیان سابق کے جو کہ اُس نے لکھا ہو مثلاً کوئی خط
یا دستاویز یا جو کہ بضبط تحریر لایا گیا ہو مثلاً اُس کا اظہار سابق کیا جاوے
و اُس کو چنا دیا جاوے کہ وہ اُس بیان پر مستر کر چکا ہے *

دفعہ ۱۳۶ جب کسی گواہ

سے فریق ثانی سوال کرے
تو اُس سے علاوہ سوالات
متذکرہ دفعہ ماسبق کے ہر ایسا سوال

کون سے سوالات جرح جائز
ہیں

پوچھا جا سکتا ہے جس سے اُمور مفصلہ
ذیل حاصل ہوتے ہوں —

(۱) اُس کی صداقت کا امتحان *

(۲) یہہ معلوم ہوتا ہو کہ وہ کون

ہے اور کس حیثیت کا ہے *

(۳) تزلزل اُس کے اعتبار میں اُسکے

چال چلن میں نقص پیدا کرنے سے گو کہ

ایسے سوالات کے جواب میں صراحتاً یا

من وجہہ وہ گواہ مجرم ٹہرے یا اُس پر

کوئی سزا یا تاوان عاید ہو یا صراحتاً یا

من وجہہ سزا یا تاوان کے عاید ہونے کی

طرف منجر ہو *

جن اُمور کا ذکر دفعہ ہدا میں ہی وہ ماسوائے اُن اُمور کے ہیں
جنکا ذکر دفعہ دوم دفعہ ۱۳۸ میں ہو چکا ہے یعنی ماسوائے واقعات
متعلقہ کے ہیں اور اغراض مذکورالصدر کے لیئے سوالات جرح ہوسکتے
ہیں — لیکن اس اجازت سے یہہ مطلب نہیں ہے کہ گواہ سے سوالات
بیمصل اور غیرمتعلق کیئے جاویں کہ جس سے غرض اُس سے نفیضہوں
کھلافیتی نہو کیونکہ سوائے اُن صورتوں کے جنکا ذکر دفعہ ۱۵۳ میں ہے
اُن سوالات کے خلاف جو کہ صرف بغرض ہلانے اعتبار کے کیئے جاتے ہیں
شہادت نہیں لہجاسکتی اور نہ حسب دفعہ ۱۵۵ ضمن ۳ کوئی ایسی
شہادت نفیض گذر سکتی ہے جسکے خلاف شہادت دینے کا منصب نہو *

دفعہ ۱۲۷ اگر کوئی ایسا سوال

۱۰۶۔ سوال کے جواب دینے پر دس سو روپے دیے گئے

۱۳۲ دفعہ کے اُس سے متعلق

۴۰۰ *

صفحہ ۱۴۸ اگر کوئی ایسا سوال

دینے پر
والہ و بی بی درالہ جو ب
احتیاج عدالت نے بھی حرا

هو جو مقدمه يا فارروائي

سے متعلق نہیں تھی بجز اس قدر کے کہ

اُس گواہ کے چال چلن کو عیب لگانے

سے اُس کے اعتبار میں خلل نہ آئے تو

عنات قبیویز کریگی کہ گواہ اُس کے

جواب دینے پر مجبور کیا جائے یا نہیں اور اگر مناسب جانے تو گواہ کو مطلع کرے کہ اُس سوال کا جواب دینا اُس پر لازم نہیں ہے مگر اس اختیار پر عمل کرنے میں عدالت کو لازم ہے کہ اُمور مفصلہ ذیل کو ملحوظ رکھے :—

(۱) ایسے سوالات اُس صورت میں مناسب ہیں جب کہ وہ اس نوع کے ہوں کہ صداقت اُس الزام کی جو اُن سے عاید ہوتا ہو گواہ کے اعتبار کی نسبت اُس معاملہ میں جس کی وہ گواہی دیتا ہو عدالت کی رائے بدرجہ عظیم بدل جائے *

(۲) ایسے سوالات اُس صورت میں نامناسب ہیں جب کہ وہ الزام جو اُن سے عاید ہوتا ہو ایسے معاملات زمانہ بعید یا ایسی قسم کے معاملات سے علاقہ رکھتے ہوں کہ صداقت اُس الزام کی گواہ کے اعتبار کی نسبت اُس معاملہ میں جس کی وہ

گواہی دیتا ہو عدالت کی رائے کو نہ بدلے
یا بدرجہ خفیف بدلے *

(۳) ایسے سوالات اُس صورت میں
نا مناسب ہیں جب کہ اُس کی شہادت کی
ضرورت اُس قدر نہ ہو جتنا برا اُس کے چال
چلن کی نسبت اُن سے الزام پیدا ہوتا ہو *
(۴) عدالت کو اختیار ہی کہ اگر
مناسب جانے تو جواب دینے میں گواہ کے
انکار سے یہہ استدعا کرے کہ اگر وہ جواب
دیتا تو مفید نہوتا *

دفعہ ۱۵۳ میں یہہ بات گویا فرض کر کے کہ تمہید متعلق سوالوں کے
جواب دیتی ہی کوئی گواہ مجبور نہیں ہو سکتا یہہ قاعدہ قرار دیا گیا کہ اگر
سوالات نسبت چال چلن کے کہئے جاویں تو عدالت کو اختیار ہوگا کہ یہہ
نکتہ کرے کہ کونسے سوالوں کا جواب دینا اُسکو لازمی ہی اور کونسے کا
نہیں۔ پھر دفعہ ۱۵۳ میں یہہ قرار دیا گیا ہی کہ ایسے سوالوں کی حقیقت
جو کہ صرف گواہ کے چال چلن کی نسبت حوں شہادت نہیں گذر سکتی
اسلئے کہ چال چلن گواہ صرف اُسکی رفعت قائم کرنے کے لئے ضروری
ہی اور درحقیقت امور متعلقہ اور واقعات مقدمہ کے متعلق نہیں *

یہہ الفاظ میں دفعہ ۱۵۳ (جو مقدمہ یا کارروائی سے متعلق نہیں ہی
بجز استدر کے کہ اُس گواہ کے چال چلن کو عیب لگانے سے) وہ مراد
ہی جسکا کہ پھر ذکر دفعہ ۱۵۳ میں ان الفاظ کے ساتھ دیا گیا ہی -
(جو تحقیقات سے صرف استدر تعاقب رکھتا ہو کہ اُس کے چال چلن
میں نقص ظاہر ہونے سے اُس کے اعتبار کے تزاوا کی طرف متوجہ ہو) *
نسبت فقرہ آخر دفعہ ۱۵۳ کے ملاحظہ کرو نمبر (۵) دفعہ ۱۳

دفعہ ۱۴۹ ایسا سوال جس کا

ذکر دفعہ ۱۴۸ میں ہوا

نا جوازی سوالات نا معقول

فہ پوچھا جانا چاہیئے الاُس حال میں کہ
پوچھنے والے کی دانست میں بوجہ
معقول یہ ثابت ہو کہ جو الزام اُس سے
عاید ہوتا ہی وہ واجبی ہی *

تثلیات

(ا ف) ایک بیرسٹر سے ایک اترنی یا وکیل
نے کہا کہ، گواہ جسکی گواہی اقم ہی تکیہ ہی پس
یہہ وجہہ معقول اُس گواہ سے اس سوال کے پوچھنے کی
ہی کہ تم تکیہ ہو یا نہیں *

(ب) ایک شخص نے ایک وکیل سے عدالت
میں یہہ کہا کہ گواہ جسکی گواہی اقم ہی تکیہ ہی
اور وکیل نے جو اُس شخص سے وجہہ پوچھی تو اُس نے
وجہہ اپنے بیان کے صداقت کی حسب اطمینان بیان
کیں پس یہہ وجہہ معقول اس بات کی ہی کہ اُس
گواہ سے یہہ سوال کیا جائے کہ تم تکیہ ہو یا نہیں *

(ج) ایک گواہ سے جسکا کچھہ حال معلوم
نہیں اتفاقاً یہہ پوچھا گیا کہ تم تکیہ ہو پس اس
صورت میں کوئی وجہہ معقول ایسے سوال کی نہیں ہی *

(د) ایک گواہ کا کچھہہ حال معلوم نہیں تھی مگر جب اُس سے یہہ پوچھا گیا کہ تمہاری معاش کیا تھی اور کس طور پر بسر کرتے ہو تو اُس نے جواب قابل اطمینان دیا۔ پھر یہہ وجہہ معلوم اس سوال کی تھی کہ کیا تم نہایت غور *

معدلات دفعہ ۱۵۰ سے بہہ ظاہر ہوتا تھی کہ وجہہ معقول سے مراد تھی کہ جس سے شہدہ پیدا ہوتا ہو اور اُس سے ایسی وجہہ مراد نہیں کہ جس سے مختلف حالت میں کوئی شخص شہدہ یا الزام لگاوے۔ سو وکیل کو جبکہ مسبب چٹوں گواہ کہ سزا ہو اختیار تھی کہ ایسے سوالات کی یہ رہائش کہ گواہ جواب ناقابل اطمینان نہ دے گا تو وجہہ اس قسم کے سوالات کی تھی *

دفعہ ۱۵۰ اگر عدالت کی یہہ

دے ہو کہ کوئی سوال بلا وجہہ معقول پوچھا گیا تو

ضابطہ عدالت ایسی صورت میں کہ جب سوال بلا وجہہ معقول پوچھا جاوے

اُسکو اختیار تھی کہ اگر کسی بیروستریا سوال جواب کنندہ یا وکیل یا اترنی نے کیا ہو تو کیفیت حالات مقدمہ عدالت تھائی کورٹ یا اور حاکم کو جسکا کہ وہ بیروستریا سوال جواب کنندہ یا وکیل یا اترنی اپنے اُس پیشہ میں ماتحت ہو بھیجے *

دفعہ ۱۵۱ عدالت کو جائز ہی

کہ جن سوالات یا استفسارات کو فحش یا تہتک آمیز سمجھے اُنکی ممانعت کرے گو کہ وہ سوالات یا استفسارات کچھ تعلق اُمورات نزاعی مرجوعہ عدالت سے رکھتے ہوں الا اُس حال میں کہ اُنکو واقعات تنقیدی سے علاقہ ہو یا ایسے اُمور سے جنکا جاننا واسطے تجویز اور غور اس امر کے ضروری ہو کہ واقعات تنقیدی کا رجوع ہی یا نہیں *

دفعہ ۱۵۲ عدالت کو لازم ہی

کہ جو سوالات اُسکے دانست میں توہین یا رنج دینے کے لیئے ہوں یا عدالت کے نزدیک ایسے ہوں کہ گو فی نفسہ مناسب ہیں مگر اُنکے طرز سے بلا ضرورت باعث خشم انگیزی ہونگے اُنکی ممانعت کرے *

سوالات فحش و تہتک آمیز

سوالات موجب رنج و توهین

یہہ ذہنوں دفعات اس فرض سے قائم کی گئی ہیں کہ صاف طرح پر
و کلاہ ہر درجہ کو ان سوالات کے کرنے میں جو کہ بغرض گواہ کے چال
چلن دریافت کرنے کے لیے کیئے جاویں یہہ معلوم رہے کہ جس قسم کے
سوالات کو نہ اس کو اختیار ہی اور کس قسم کا نہیں اور عدالت کو اختیار
دیا گیا ہی کہ ایسے سوالات سے منع کرے جو کہ لاحق رنج میں *

دفعہ ۱۵۳۔ جب کسی گواہ سے

کوئی ایسا سوال پوچھا

جائے اور وہ اسکا جواب

دے جو تحقیقات سے صرف

استقدر تعلق رکھتا ہو کہ اُسکے چال چلن

میں نقص ظاہر ہونے سے اُسکے اعتبار کے

تزلزل کی طرف متوجہ ہو تو اُسکی تردید

میں کوئی شہادت نہ گزرانی جائیگی لیکن

جس حال میں کہ وہ جھوٹا جواب دے

تو من بعد جھوٹی گواہی دینے کا الزام

اُسپر عاید ہوگا *

تخریبِ شہادت جو بغرض
رکاوٹ ہے اہل متعلق
صدافت گواہ پیش نہ
جاوے

مستثنیٰ ۱۔۔۔ اگر کسی گواہ سے

پوچھا جائے کہ وہ پیشتر کسی جرم کا مجرم

ثابت ہوا تھا یا نہیں اور وہ اُسکا اقبال

نکرے تو اُسپر پیشتر کا جرم ثابت ہونے

کی شہادت گذر سکتی ہی *

مستثنیٰ ۲ — اگر گواہ سے کوئی

ایسا سوال پوچھا جائے جس سے اُسکے بلا
طرفدار ہونے پر حرف آتا ہو اور وہ اُن
واقعات سے جو اُس سزا سے نکلتے ہوں
انکار کرے تو جایز ہی کہ اُسکی تردید
کی جائے *

تمثیلات

(الف) ایک بیمہ کرنے والے پر دعویٰ کیا گیا اور
اُس کی جوابدہی اس نہج پر کی گئی کہ وہ مبینی
پر فریب ہی *

مدعی سے پوچھا گیا کہ پہلے معاملہ میں نمٹنے دعویٰ
مبینی پر فریب کیا تھا یا نہیں اُس نے انکار کیا *

شہادت واسطے ثبوت اس امر کے پیش کی گئی کہ
اُس نے ایسا دعویٰ کیا تھا *

یہہ شہادت قابل منظوری نہیں تھی *

(ب) ایک گواہ سے پوچھا گیا کہ وہ بد دیانتی کی
علت میں عہدہ سے موقوف کیا گیا تھا یا نہیں اُس نے
انکار کیا *

شہادت واسطے ثبوت اس امر کے پیش کی گئی کہ
وہ بدعت بد معاملگی کے موقوف کیا گیا تھا *

یہہ شہادت قابل منظوری نہیں تھی *

(ج) زید نے کہا کہ فلاں تاریخ اُس نے عمرو کو

لاہور میں دیکھا تھا زید سے پوچھا گیا کہ وہ اُسی تاریخ کو کلکتہ میں تھا یا نہیں اُس نے انکار کیا *

شہادت یہہ بات ثابت کرنے کے لئے پیش کی گئی کہ زید اُس تاریخ کو کلکتہ میں تھا *

یہہ شہادت قابل منظوری ہی نہ مایں وجہہ کہ اُس سے تردید اسے واقعہ کی ہوتی تھی جس سے اُس کا اعتبار جاتا رہے بلکہ اس وجہہ سے کہ اُس سے تردید اس واقعہ مبینہ کی ہوتی تھی وہ عمرو تاریخ تحقیق طلب کو لاہور میں دیکھا گیا تھا *

ان مقدمات میں سے ہر ایک میں اگر گواہ کا انکار جھوٹا ہو تو اُس پر جھوٹی گواہی دینے کا الزام عاید ہو سکتا ہے *

(د) زید سے پوچھا گیا کہ تمہارے خاندان اور عمرو کے خاندان سے جسکے خلاف وہ گواہی دینا تھی ایسا فساد ہوا تھا یا نہیں جس میں خونریزی ہوئی *

اُس نے انکار کیا پس جایز ہے کہ اُس کی تردید اس بناء پر کی جائے کہ یہہ سوال اُس کی طرفداری کے ظاہر ہونے کی طرف منبج ہوتا ہے *

دفعہ ۱۲ کے ساتھ دفعہ ۱۳ کی تمثیلات (ن) و (س) و دیگر دفعہ

۱۵ ایکٹ ہذا ملاحظہ کرنے کے لائق ہیں *

دفعہ ۱۵۴ عدالت کو بحسب

اپنی اقتضائے رائے کے
اختیار ہی کہ جو شخص

سوالات فریق مقدمہ خود
اپنے گواہ سے

کوئی گواہ پیش کرے، اُسے اجازت ایسے
سوالات کرنے کی دے جو کہ فریق مخالف
اپنی طرف سے کر سکتا ہو *

جو اعتبار کہ حسب منشاء دفعہ ۱۵۴ کے عدالت کو دیا گیا ہے
اُن صورتوں سے متعلق ہے جنہیں کہ جو شخص ایک فریق مقدمہ کا
گواہ بن کر آتا ہے اُسے فریق کے خلاف عداوتاً شہادت دے ایسا خاص کر
ایسی صورتوں میں ہوتا ہے جب کہ ایک فریق دوسرے فریق کو بطور
اپنا گواہ قرار دیکر طلب کرتا ہے تو ایسی صورت میں دلاہر ہی کہ
اظہار گواہ کا خلاف ہوگا اور اِس وجہ سے عدالت کو اختیار ہے کہ ایک
فریق مقدمہ کو خود اپنے گواہ سے سوالات جرح کر نیکی اختیارات دے۔
علاوہ خود فریق مقدمہ کے بعضی ایسی صورتیں بھی ہو سکتی ہیں کہ
جنہیں گواہ بوجہ خاص حالات کے مخالف اُس فریق کے گواہی دے
جسٹس اُسکو طلب کرایا ہے ایسی صورت میں بھی عدالت کو سوالات
بھی کرنے دینے کا اختیار ہے *

دفعہ ۱۵۵ گواہ کے اعتبار پر

فریق مخالف یا بمنظوری
عدالت کے وہی فریق جو

اعتراض گواہ کی معافی پر

اُسے پیش کرے حسب مفصلہ ذیل اعتراض
کر سکتا ہے۔

(۱) بشہادت اُن اشخاص کے جو اس بات کی گواہی دیں کہ جو کچھ وہ اُس گواہ کی نسبت پہلے سے جانتے تھے اُسکی وجہ سے وہ اس گواہ کو نامعتبر سمجھتے ہیں *

(۲) بہ ثبوت اس امر کے کہ گواہ نے رشوت لی ہے یا اُس نے رشوت کے دئے جانیکو قبول کیا ہے یا اور کوئی توغیب ناجائز واسطے اداے شہادت کے اُسکو ہوئی ہے *

(۳) بہ ثبوت بیانات سابقہ کے جو مغائر کسی جزو اُسکی ایسی شہادت کے ہوں جسکی تردید ہو سکتی ہے *

(۴) جب ایک شخص پر نالش زنا بالجبر یا اقدام زنا بالجبر کی ہو تو یہ ثابت کرنا جائز ہے کہ مدعیہ عموماً فاحشہ ہے *

. تشریح --- جو گواہ کہ کسی اور گواہ کو ناقابل اعتبار ظاہر کرے اُسے جائز

نہیں ہی کہ جس فریق نے اُسکو پیش کیا
 ہو اُسکے سوال پر وہ اپنے اس باور کرنے
 کی وجوہ بیان کرے لیکن فریق ثانی اپنے
 سوال میں اُس سے وجوہ طلب کر سکتا ہی
 اور جو جواب وہ دے اُسکی تردید نہیں
 ہو سکتی گو کہ در صورت جھوٹے ہونے اُن
 جوابات کے اُسپر من بعد جھوٹی گواہی
 دینے کا الزام عائد ہو *

تمثیلات

(الف) زید نے عمرو پر بابت فیمت اُن اجناس
 کے جو عمرو کے ساتھ بیچپی گئی تھیں اور اُسکو حوالہ
 کر دی گئی تھیں نالشی کی بکر نے کہا کہ اُس نے وہ مال
 عمرو کے حوالے کر دیا *

شہادت بہ ثبوت اِس امر کے پیش کی گئی کہ
 پیشتر ایک مرتبہ اُمنہ یہہ کہا تھا کہ میں نے مال عمرو کو
 حوالہ نہیں کیا ہی یہہ شہادت قابل منظوری ہی *

(ب) زید بعلت قتل عمد عمرو کے ماخوذ ہوا *

بکر نے کہا کہ عمرو نے بر وقت فوت ہونے کے یہہ
 ظاہر کیا تھا کہ زید نے عمرو کو وہ زخم لگایا تھا جس سے
 وہ مر گیا شہادت اِس امر کے ثابت کرنے کے لیئے پیش

کی گئی کہ ایک مرتبہ پیشتر بکرے کہا تھا کہ رہنے
وہم نہیں لکایا یا بہہ کہ اُسکے سامنے نہیں لکایا گیا *
بہہ شہادت قابل منظور ہی *

درج دفعہ ۱۵۶ متعلق ضمن اول دفعہ ۱۵۶ ہی اور ضمن دفعہ
۱۵۶ کے ساتھ دفعہ ۱۵۶ پر دیا چاہئے۔ — نسبت نمبر ۳ کے
بہہ اور لاہور کے دروازے پر دیا کہ کسی شخص نے وہاں سے مندرجہ
داخل اُسکے لئے دیا کی جائے دفعہ ۱۳۵ کی تعبیر کے چاہئے یعنی
بہہ کہ گواہ ہی نہ کہ اُس شخص کی طرف پہلے مال کر ہی جائے۔
نسبت نمبر ۴ کے واسطے رہے کہ یہہ ایک شخص نے دیا ہی جسکی
نسبت نمبر ۵ کے ذیل میں ہی نسبت شہادت داخل
ہے۔

دفعہ ۱۵۶ جب کوئی گواہ

جسکی تطبیق کرنی منظور

ہی شہادت کسی واقعہ

سوالات سوال بیان گواہ
نسبت واقعہ متعلق

متعلقہ کی بے تو جائز ہی کہ اُس سے
اور ایسے واقعات پوچھے جائیں جو اُس نے
واقعہ متذکرہ بالا کے وقوع کے وقت یا
مقام پر یا اُسکے قریب دیکھے ہوں مگر ایسی
صورت میں کہ عدالت کی رائے میں وہ
حالات در صورت ثابت ہو جانے کے مؤید
گواہی اُس گواہ کے نسبت واقعہ متعلقہ
کے ہوں جسکی بابت وہ گواہی دے *

تمثیل

زید ایک سازشی نے بیان ایک سرقے کا کیا جسمیں کہ وہ شریک تھا اور اُس نے ذکر کئی واقعات کا کیا جو سرقے سے کچھ تعلق نہیں رکھتے ہیں اور مقام ارتکاب سرقے کی راہ میں آنے اور جانے کے وقت ہوئے تھے *
ان واقعات کی شہادت خارجی کذب سکتی ہے تا کہ اُسکی گواہی کی جو نسبت نفس سرقہ مذکور کے ہے تائید ہو *

تمثیل دفعہ ۱۵۷ مندرجہ شہادت اُن شریک جرم سے ہے جنہا اظہار حسب دفعہ ۳۲۷ و ۳۲۹ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ء میں کیا ہو اور ایک مقدمہ میں ہٹی کورٹ کلکتہ نے یہ نتیجہ دیا کہ وہ تطبیق جس سے کہ شہادت شریک جرم کی قتل اعتبار قرار پائے ایسی ہونی چاہیئے کہ جو علاوہ شہادت شریک جرم سے ہو اور مزید برآں وہ تطبیق ایسی ہونی چاہیئے جس سے شہادت شریک جرم کی اُس جزو کی تائید کرنی ہو جس سے یہ ظاہر ہونا ہو کہ ملزم ہر وقت بدور جرم کے موجود تھا اور اُس جرم کے سرزد ہونے میں شریک تھا * ۵

دفعہ ۱۵۷ واسطے تائید شہادت

ایک گواہ کے جائز ہے کہ کوئی بیان سابق اُسی گواہ

بیانات سابق گواہ کے
بغرض تائید اظہار

کا جو اُسی امر واقعہ کے متعلق اُسکے وقوع کے وقت یا اُسکے قریب کیا گیا ہو یا دوبارہ ایسے حاکم کے کیا گیا ہو جو قانوناً اُس

واقعہ کی تحقیقات کا مجاز ہو ثابت کیا جائے *

دفعہ ۱۵۸ کے ساتھ نمونہ (ی) (ا ب) دفعہ ۸ قابل ملاحظہ ہو *

دفعہ ۱۵۸ جب توثیق بیان جو

حسب دفعہ ۳۲ یا ۳۳ کے

واقعہ متعلقہ ہو ثابت کیا

امور و اہل اذکار و عیبت
دیانات دفعہ ۳۲ و ۳۳

جائے تو جائز ہی کہ واسطے اُسکے تائید یا

توید کے یا واسطے ضعف یا استحکام معتبری

اُس شخص کے جس نے کہ وہ بیان کیا ہو

تمام ایسے امور ثابت کیئے جائیں جو اُس

صورت میں ثابت کیئے جاتے جب کہ وہ

شخص بطور گواہ کے طلب کیا جاتا اور

بسوال طرف ثانی اُس امر کی صداقت کی

نسبت انکار کرتا جو کہ اُس سوال کے جواب

کی طرف منجر ہوتا ہو *

دفعہ ۱۵۹ گواہ کو جائز ہی

کہ جب اُسکا اظہار ہوتا ہو

تو یں کرنے کے لیئے کسی

ایسی تحریر کو معائنہ کرے جو خون اُسے

تاریخ کرنا یاد کا

عین بزوقت اُس معاملے کے جسکی بابت اُس سے سوال کیا جائے یا اُسکے بعد اُسقدر عرصہ قلیل میں کی ہو کہ عدالت کی دانست میں وہ معاملہ اُسوقت اُسکو خوب یاد تھا *

گواہ کو ایسے نوشتے کے معائنہ کا بھی اختیار ہی جو کسی اور شخص نے کیا ہو اور اُس گواہ نے زمانہ مذکورہ بالا کے اندر پڑھا ہو اور بزوقت پڑھنے کے اُسکو صحیح جانا ہو *

جب گواہ یاں کرنے کے لیئے کسی

دستاویز کا معائنہ کر سکتا ہو تو اُسکو جائز کہ باجاست

جب گواہ نقل دستاویز بغرض تازہ کرنے یاہ کے مستعمل کر سکتا ہی

عدالت اُس دستاویز کی نقل کو بھی اُسکام کے لیئے مستعمل کرے بشرطیکہ عدالت کو اطمینان اس امر کا حاصل ہو کہ اصل کے فہ پیش کرنے کی وجہہ کافی ہی *

ہر شخص کو بھی جو مقرر کسی
فن کا ہو اختیار ہی کہ یاد کرنے کے لئے
اُس فن کی کتابوں کو معائنہ کرے *
دفعہ ۱۴۰ . گواہ کو ایسے واقعات

کی نسبت بھی گواہی دینا
جائز ہی خواہ اس قسم کی

قواعد، نسبت واقعات
مندرجہ دستاویز متدرجہ
دفعہ ۱۵۹

دستاویز میں مندرج ہوں جسکا ذکر دفعہ
۱۵۹ میں ہوا یا آنکہ اُسکو بصحت خود
اُن واقعات کی یاد نہ ہو مگر اس شرط سے
کہ اُسکو یہہ یقین ہو کہ وہ واقعات اُس
دستاویز میں بصحت مرقوم ہوئے تھے *

مثیل

ایک بھی کا مرتب رکھنے والا اُن بھی جات میں لکھ
ہوئے واقعات کی نسبت جنکو وہ اپنے کاروبار کے اجراء
میں مرتب رکھتا رہا ہو شہادت دے سکتا ہی بشرطیکہ
وہ یہہ جانتا ہو کہ وہ بھی جات بصحت مرتب رکھی گئی
تھیں گو کہ اُن خاص معاملات مندرجہ کو بھول گیا ہو *

ان دفعات کے ساتھ دفعہ ۱۱۹ اور ۱۲۶ صابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰

دفعہ ۱۶۱ ہر نوشتہ جسکا

معائنہ حسب احکام و
دفعات ملاحظہ بالا کے کیا

استماعت و تریق مقالہ
نسبت تہویہ کے حربہ
تاریکی واد مستعمل ہونے

جائے لازم ہی کہ اگر تریق ثانی چاہے تو
اُسکے روبرو بھی پیش کیا جائے اور اُسکو
دکھلایا جائے اور اگر وہ تریق چاہے تو
اُسکی بابت گواہ سے سوال کرے *

دفعہ ۱۶۲ جو گواہ کہ واسطے

پیش کرنے کسی دستاویز کے
طلب کیا جائے اُسے لازم ہی

ہبشی دستاویز

کہ اگر وہ دستاویز اُسکے پاس یا اُسکے اختیار
میں ہو تو اُسکو عدالت میں لے آئے گو
اُسکے پیش کرنے یا قابل منظوری ہونے
کی نسبت کچھ عذر بھی ہو اور جواز
اُس عذر کا عدالت تجویز کریگی *

عدالت اگر مناسب سمجھے تو اُس
دستاویز کا معائنہ کرے الا اُس حال میں
کہ دستاویز مذکور معاملات سرکاری سے

تعلق رکھتی ہو یا اُسکو جائز لہی کہ اُسکے قابل منظوری ہوئے کے باب میں تجویز کرنے کے لیئے اور شہادت طلب کرے *

اگر اس غرض کے لیئے کسی دستاویز کا

ترجمہ کرانا ضروری ہو تو

عدالت کو اختیار ہی کہ اگر

ترجمہ دستاویزات

مناسب جانے تو مترجم کو اُسکے مشامین کے

اخفا رکھنے کے لیئے ہدایت کرے الا اُس حال

میں کہ دستاویز شہادت میں گذر نے والی

ہو اور اگر مترجم اُس ہدایت کی خلاف

ورزی کرے تو وہ مرتکب جرم محکومہ دفعہ

۱۶۹ مجموعہ تعزیرات ہند کا متصور ہوتا *

دست دفعہ آخر دفعہ ۳۲ ضابطہ فوجداری ایٹ ۱۰

سہ ۱۸۷۲ع قابل ملاحظہ ہی - دفعہ ۱۶۹ تعزیرات ہند متعلق عدول

حکمی اسر سرکاری نے ہی *

دفعہ ۱۶۳ اگر کوئی فریق اس

دستاویز کو جسکے پیش کرنے

کے لیئے فریق ثانی کو اُس نے

اطلاع دی ہو طلب کرائے اور وہ دستاویز

پیش کی جائے اور وہ فریق جس نے طلب

شہادت میں داخل کرنا
دستاویزات طلب شدہ کا

کراٹی ہو اُس کا معائنہ کرے تو اُسکو لازم ہی
کہ اُس دستاویز کو شہادت گردانے بشرطیکہ
فریق پیش کنندہ اُس بات پر اصرار کرے *
صفحہ ۱۶۳ اگر کوئی فریق کسی

ایسی دستاویز کو جس کے
پیش کرنے کے لیے اطلاع

ممنوع الادخال ہونا ان
دستاویزات کا جنکی پیشی
سے انکار ہی

اُسکو دی گئی ہو پیش نہ کرے تو وہ
فریق اُس دستاویز کو من بعد بدون
ضامندی فریق ثانی یا حکم عدالت کے
شہادت میں نہیں گذران سکتا ہی *
تمثیل

زید نے عمرو پر سر بذا ایک اقرارنامہ کے نالشی رجوع
کی اور عمرو کو اُسکے پیش کرنے کے لیے اطلاع دی بر وقت
نجویز زید نے اُس اقرارنامہ کو طالب کرایا اور عمرو نے اُسکے
پیش کرنے سے انکار کیا زید نے اُسکے مضامین کی شہادت
منقولی پیش کی عمرو نے اُس اصل اقرارنامہ کو واسطے
نزدید شہادت منقولی گذرانیدہ زید کے یا واسطے ثبوت اس
امر کے کہ اقرار نامہ استقامت پر نہیں ہی پیش کرنا چاہا
پس اس صورت میں وہ اسکا مجاز نہیں ہو سکتا *
نہرو ہدا نے ۶۶ و ۸۹ اسب ہدا نال ملاحظہ ہی *

دفعہ ۱۶۵ حاکم عدالت کو اختیار

ہی کہ واسطے انکشاف یا

جصول ثبوت مناسب واقعات

اختیار عدالت نسبت سوالات
طلبی دستاویزات

متعلقہ کے جو سوال چاہے کسی طور پر

کسی وقت کسی گواہ سے یا کسی فریق سے

کسی واقعہ متعلقہ یا غیر متعلقہ کی بابت

کرے یا واسطے پیش کرنے کسی دستاویز یا

کسی شی کے حکم دے اور اہالی مقدمہ یا

اُن کے مختاروں کو یہہ استحقاق نہوگا کہ

ایسے کسی سوال یا حکم پر عذر کریں اور

نہ یہہ کہ بدوین اجازت عدالت کے کسی

گواہ کے جواب کی بابت جو ایسے سوال پر

اُسنے دیا ہو اُس سے کوئی سوال کریں *

مگر شرط یہہ ہی کہ فیصلہ مبني ایسے

واقعات پر ہو جو ازروے ایکٹ ہذا کے

واقعات متعلقہ قرار دیئے گئے ہیں اور حسب

ضابطہ ثابت کیئے جائیں *

• نیز شرط یہہ ہی کہ اس دفعہ کی رو سے

کسی حاکم عدالت کو یہہ اختیار نہوگا کہ

کسی گزراہ کو کسی سوال کے جواب دینے پر یا کسی دستاویز کے پیش کرنے پر مجبور کرے جسکی بابت بموجب دفعات ۱۲۱ لغایت ۱۳۱ — ایکٹ ۱۸۶۱ کے اُسکو استحقاق جواب نہ دینے یا پیش نہ کرنے کا اُصول میں حاصل ہوتا جب کہ وہ سوال فریق ثانی نے اُس سے کیا ہوتا یا وہ دستاویز طلب کرائی ہوتی نہ حاکم عدالت کو ایسے سوال کرنے کا منصب ہوگا جو حسب دفعات ۱۲۸ یا ۱۲۹ کے کسی اُرد شخص کو کرنا نامناسب ہو اور نہ کسی حاکم عدالت کو یہہ اختیار ہوگا کہ بجز اُن صورتوں کے جو دفعات ماسبق میں مستثنیٰ کی گئی ہیں کسی دستاویز کی شہادت اصلی کے پیش ہونے سے درگزر کرے *

دفعہ ۱۶۱ دیوانی و توجہ داری دونوں کی کارروائیوں سے متعلق ہی ہے۔ دفعات ۱۶۱ لغایت ۱۶۶ ضابطہ دیوانی کے ملاحظہ سے معلوم ہوگا کہ حاکم عدالت دیوانی کو نسبت اظہار لینے فریقین مقدمہ کے یا نسبت طلبی اُن دستاویزات کے جو اُسکے قبضہ میں ہوں قانون نے کیا کیا اختیارات عطا کیئے ہیں اور دفعہ ۹ ایکٹ ۱۸۶۱ سہ ۱۸۶۱ ع کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اسی قسم کے اختیارات نسبت اور گواہوں کے بھی حاکم عدالت

دیوانی نو چائل میں دفعہ ۱۹۲ و ۱۱۳ و ۳۵۱ ضابطہ موجودی کے نیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اسی قسم کے اختیارات حکام دیوانی کو بھی قانون نے عطا کئے ہیں *

یہ امر بحث طلب ہی کہ مقدمات دیوانی میں جب تک فریقہ دینی کوئی قدر پیش نہ کرے تو آیا حاکم عدالت کو یہہ منصف ہی کہ کسی سوالات یا شہادت کو تقابل ادخال قرار دے لے کر یہ دلت معلوم ہوتی ہی کہ حسب دفعہ ۱۲۹ ضابطہ دیوانی جو نسبت دسائیزات کے دمی عدالت نو صاف اختیار ہی کہ شہادت دسائیزی کو اگر غیر متعلق اور دادا دل ادخال تصور کرے ، اُن دسائیزات کو مسترد نہ کرے اور بملاحظہ دفعہ ۱ و ۲ و ۱۲۳ ایکٹ ہذا یہہ ظاہر ہوگا کہ مسئلہ واضع دسائیزات دہہ ہی کہ عدالت بلا لحاظ عذر دریغی کے دواعی منہ بطہ ایکٹ ہذا نو ملحوظ رکھے ۔ اور ایکہ مسئلہ عدالت ہائی کورٹ کا دہہ بھی مرید اس رائے کا ہی ۶ *

معدہ اب موجودی میں حسب دفعہ ۲۵۶ ضابطہ موجودی کے حاکم عدالت یا سہ فرض ہی کہ کل امور نسبت شہادت کے خود طی کرے * جن گواہوں کو کہ حسب منشاء قواعد مدد دور عدالت خون منسبہ نہ ، اُن سے سوالات جرح کرنے کا فریغین کو اختیار ہوگا یہہ امر نہ سناہ جسٹس لاک صاحب جج ہائی کورٹ کلکتہ سے طاسو ہوتا سی ۷ *

دفعہ ۱۹۶ اُن مقدمات میں

جنکو اہل جوری تجویز

کریں یا باعانت اسیسٹروں

اختیار جوری و اسسٹنٹ سیکرٹری

کے تجویز دیئے جائیں اہل جوری یا

اسیسٹروں کو جائز ہی کہ کوئی سوالات

جنکو حاکم عدالت خود کرتا اور جنکو

مناسب سمجھتا گواہوں سے معرفت یا باجازت حاکم عدالت کے کریں *

دفعہ ۵۷۱ صرف متعلق کارروائی ہاے فوجداری سے ہی اس لینے کہ
ہندوستان میں دیوانی کے مقدمات میں جوڑی کبھی نہیں بیٹھتی —
دفعہ ۲۳۳ و ۲۳۴ ضابطہ فوجداری کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ کن کن
مقدمات میں جوڑی بیٹھتی ہے اور دفعہ ۲۵۷ ضابطہ مذکور کے دیکھنے
سے واضح ہوگا کہ جوڑی کا کیا کام ہے *

فصل ۱۱ اقبال بیجا اور

نامنظوری شہادت

دفعہ ۱۶۷ اقبال بیجا یا شہادت

کی نامنظوری کسی مقدمہ
میں برائے خود وجہ تجویز
جدید یا تفسیح فیصلہ کی

ممانعت نسبت تجویز
جدید معترض اور دفاع
نامناسب اخراج و ادخال
شہادت

ایسے حال میں نہوگی جب کہ اُس عدالت
کو جس کے دوہرو ایسا عذر پیش کیا جاوے
یہہ معلوم ہو کہ قطع نظر اُس شہادت کے
جسکی نسبت اعتراض ہے یا اُس اقبال کے
شہادت کافی اس بات کی ہے کہ فیصلہ جائز
رکھا جائے یا یہہ کہ وہ شہادت نامنظور شدہ

اگر منظور ہوتی تو بھی فیصلہ میں کوئی تبدیل لازم نہ ہوتی *

ترجمہ دفعہ ۵۷ میں لفظ اقبال کے بدلے لفظ ادخال یا لفظ منظور
ہو یا تو بہتر ہوگا *

یہ دفعہ مقدمت دروائی اور فوجداری دونوں سے متعلق ہے ^۸
اور اُسکے معنی یہ ہیں کہ اگر عدالت ماتحت مقدمہ کی تجویز ایسی
شہادت کی بنا پر کرے کہ جسکا ایک تجویز یا قانوناً قابل ادخال ہو اور
تحتیہ قابل ادخال نہ ہو تو یہ لازم نہیں آتا کہ صرف اسی وجہ سے
فیصلہ عدالت ماتحت کا منسوخ ہو جائے بلکہ عدالت اہل کو لازم ہے
کہ یہ امر طے کرے کہ آیا وہ تجویز شہادت جو کہ قانوناً قابل ادخال ہے
واسطے تائید تجویز عدالت ماتحت کے کافی ہے یا نہیں اور اگر کافی
سمجھے تو فیصلہ بحال رکھنا چاہیئے چنانچہ ایسا ہی حذیم پریوی کونسل
نے قبل نفاذ ایکٹ ۵۷ کے تجویز کیا ہے ^۹ یہ امر واضح رہے کہ گو
ایکٹ ۵۷ اُس زمانہ میں نافذ نہ تھا لیکن ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۵۵ء اُس
زمانہ میں قانون شہادت ہندوستان میں تھا اور اُسکی دفعہ ۵۷ دفعہ ۵۷
میں بلکہ مطابقت کہانی ہے - اسی مضمون کے رد میں کونسل نے اور
بھی فیصلہ کیئے ہیں ^{۱۰} *

لیکن اگر عدالت بالا دست کو یہ ظاہر ہو کہ مقدمہ کے واقعات کی
تجویز ناجائز شہادت پر ہوتی ہے تو اُس فیصلہ کو ناقص یا منسوخ
کر سکتی ہے ^{۱۱} مگر یہ امر کہ شہادت نامناسب وقت پر داخل کی

۸ ملکہ بنام ہری پول چندر گھوس انڈین رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۰۷

۹ ہرسکھ بنام غریبا بنگال جلد ۲ صفحہ ۳۶۹ نکال پر پریوی کونسل

۱۰ ہماراجہ کنور متھرا سنگھ بنام بابو نند لال مورز انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ

۱۹۹ - و لالہ بنسی دھر بنام گورنمنٹ بنگال جلد ۹ صفحہ ۳۷۱

۱۲ کرشنا میں طوطا رام بنام راجہ رکمانی باب مورز انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۸۳

گئی ہی فی نفسہ وجہ ناجوازی اُس شہادت کی نہیں ہے
جب تک کہ یہ ثابت نہ کیا جاوے کہ فریق ثانی کو اسی کارروائی
سے ضرر پہونچا *

دفعہ ۱۸۳ کے ساتھ دفعات ۱۸۳ و ۱۸۴ ضابطہ فوجداری قابل
ملاحظہ ہیں *

خاتمہ

ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ء میں جس کی یہہ 'رج لٹری گٹھی' ہی صرف وہ قواعد مندرجہ ہیں جن سے کہ تعلق واقعات کا اسر مندرجہ یہہ سے معلوم ہوتا ہے اور طریقہ ثبوت اور پدشی شہادت اور اُس کے اثر کے قواعد بھی تبیں ابواب میں تحریرہ کیئے گئے ہیں، انہیں واسطی قانون نے وقعت شہادت قائم کرنے کی نسبت کوئی قواعد مندرجہ نہیں کیئے اور حقیقت یہہ ہے کہ ہر مقدمہ کے حالات اور قریبہ اور مقدمات سے اسقدر مختلف ہوتے ہیں کہ شہادت کی وقعت قائم کرنے کے لیئے کوئی فاعلہ عام بطور قانون کے جاری نہیں ہو سکتا پس حاکم عدالت پر یہہ بات چھوڑی گئی ہے کہ قراین مقدمہ سے اور حالات دلائل سے اور حدیث گواہوں سے شہادت کی وقعت کی نسبت اپنی رائے قائم کر لے * اس غرض سے کہ تحصیل کنندہ قانون کو اس ایکٹ نے یاد کرنے میں آسانی ہو اس کتاب کے اخیر میں تبیں شجرے شہادت کے لگائے ہیں مگر ان شجروں کو کل متن قانون اور شرح کے پڑھے بغیر دیکھنے سے نہ تو اُن کا مضمون بخوبی سمجھ میں آوےگا اور نہ اُن سے یاد کو مدد ملےگی لیکن بعد تحصیل کل کتاب کے اُن شجروں کے سمجھنے میں کچھ دشواری پدش نہ آوےگی اور امید ہے کہ طالب علم کو کچھ کم آتی نہوگی *

شجرہ اول میں شہادت کو باعتبار اُس کی نوعیت کے دیکھا ہے اور جو دفعات ایکٹ ہذا اس کی فروعات سے متعلق ہیں اُنکا حوالہ دیا گیا ہے *

شجرہ دوم میں شہادت پر باعتبار اصول کے نظر دیا ہے اور بحوالہ دفعات ایکٹ ہذا دیکھا ہے کہ ان اصولوں کا کیا اثر ہوتا ہے اور کیونکر اُن کی بنا پر قواعد قائم کیئے گئے ہیں *

شجرہ سوم سب سے بڑا ہے اور اُس میں یہہ دکھایا گیا ہے کہ شہادت کے ذریعے کیا ہے اور کیونکر کام میں آتے ہیں یعنی واقعات کا اثبات کیونکر کیا جاتا ہے *

علاوہ ان تین شجرہوں کے متن کتاب میں اور شجرے بھی قابل
تفصیل ہیں جن سے دقت طلب مسائل قانون شہادت حل ہوتے ہیں
اور بعض سخت مشکل دفعات کا مضمون بعد ان کے پڑھنے کے ایک
نظر میں سمجھ میں آتا ہی اور یاد ہوتا ہی *

slowly by (1)

$$\left(\frac{1 + \alpha}{1 + \alpha + \beta} \right)$$

اخراج

بوجہ قائم کرنے ایسے قواعد کے جنکی وجہ

شہادت داخل نہیں ہو سکتی اور یہ دیکھتا

ہے۔ — حلف کرنا — دفعہ ۵ و ۶ ایکٹ ۱۸۷۳ء * ۱۸۷۳ء

ہوم — سوالات جرح — دفعہ ۳۳ و ۱۳۸ *

ہوم — غیر متعلق ہونا و انعامات کا — دفعہ ۵ و ۱۵۳ *

چہارم۔ — مصلحت ملکی اور وہ امور، منسلک ذیل ہیں: —

۱۔ — اقبال دیوانی جو بوعده اخلاء کیا گیا ہو — دفعہ ۳

۱۔ — اقبال جرم جو بتوغمیب یا دسمبکی کیا گیا ہو — دفعہ

۳ — — — روبرو رانسر پولیس کیا گیا ہو — دفعہ ۲۵

۴ — — — بحالت حراست پولیس — دفعہ ۲۶ *

۵ — — — محفوظی حاکم عدالت کی سوالات سے — دفعہ ۱۲۱

۶ — — — زوجین نسبت اُن امور کے جنکی اطلاع آیا

۷ — — — نسبت امور سرکاری غیر مشتمل — دفعہ

۸ — — — عہدہ دار سرکاری کی نسبت امور رازداری —

۹ — — — معسٹریٹ و عہدہ دار پولیس نسبت ذریعہ

ترمیم جات

ایکت نمبر ۱۸ دیت سنہ ۱۸۷۲ ع

ایکت بترمیم قانون شہادت مجریہ ہند مصدرہ

سنہ ۱۸۷۲ ع

ہرگاہ قرین مصلحت ہی کہ قانون شہادت مجریہ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ ع کی ترمیم کی جائے لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے *

دفعہ ۱ جائز ہے کہ یہہ ایکٹ قانون ترمیم قانون شہادت مجریہ ہند کے نام سے موسوم ہو *
یہہ قانون تاریخ نفاذ سے عمل درآمد ہوگا *

دفعہ ۲ قانون شہادت مجریہ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ ع کی دفعہ ۳۲ کی ضمنی ۵ و ۶ میں بعد لفظ رشتہ کے لفظ پدري یا مادري یا رشتہ ازدواجی یا تبنیہ داخل کیا جائیگا *

دفعہ ۳ ایکٹ کی مذکور دفعہ ۴۱ کی سطر ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ میں بعد لفظ فیصافہ کے لفظ حکم قذری کا داخل کرنا چاہیئے *

دفعہ ۴ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۴۵ میں بعد لفظ ہنر کی بابت کے یہہ عبارت ہونی چاہیئے یا درباب بحث شناخت دستخط کے *

دفعہ ۵ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۵۷ کے فقرہ ۱۳

میں بعد لفظ شارع عام کے لفظ خشکی یا تری کا زیادہ کرنا چاہیئے *

دفعہ ۶ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۶۶ کی سطر ۳ میں

بعد لفظ دستاویز ہی کے یہہ الفاظ داخل کرنے چاہیئیں یا اُسکے اترنی یا وکیل کو *

دفعہ ۷ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۶۱ کے مستثنیٰ ۲

میں بجائے الفاظ حسب قانون وراثت مجریہ ہند کے یہہ الفاظ قائم کرنے لازم ہیں جنکا پروویسٹ برٹش انڈیا میں حاصل کیا گیا ہو *

دفعہ ۸ قانون شہادت مجریہ ہند مصدرہ سنہ

۱۸۷۲ ع کی دفعہ ۹۲ کی شرط اول میں بجائے ان الفاظ کے یا قصور اداے یہہ الفاظ قائم کرنے چاہیئیں یا عدم اداے یا قصور اداے *

دفعہ ۹ اُسی ایکٹ کی دفعہ ۱۰۸ کی سطر اول

میں بجائے لفظ جب کے یہہ الفاظ قائم کرنے چاہیئیں مگر شرط یہہ ہی کہ جب اور سطر اخیر میں بجائے لفظ اُس شخص پر ہی کے اُس شخص کی طرف منتقل ہوتا ہی *

دفعہ ۱۰ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۱۲۶ کی سطر ۱۲

میں بجائے لفظ اُسکو کے اُس بیرسٹر یا سوال جواب کنندہ یا اترنی یا وکیل کو قائم کرنا چاہیئے اور ایکٹ مذکور کی

دفعہ ۱۲۸ کی سطر ۳ میں بعد لفظ پیرستار کے لفظ
یا سوال جواب کندی کا قائم کرنا چاہیئے *

ایکٹ مذکور کی دفعہ ۱۲۹ کی سطر ۸ میں
بجائے لفظ مجرمانہ کے لفظ خلاف قانون قائم کرنا چاہیئے *

دفعہ ۱۱ اُسی ایکٹ کی دفعہ ۱۵۵ کے فقرہ ۲ میں
بجائے ان الفاظ کے اُسے رشوت دینے کو کہا گیا ہی یہہ
الفاظ قائم کرتے چاہدیں کہ اُسے رشوت کے دیئے جانے
کو قبول کیا ہی *

دفعہ ۱۲ + قانون شہادت مجریہ ہند مصدرہ سنہ
۱۸۷۲ ع کی کسی عبارت سے یہہ منظور نہوگا کہ وہ
محل دفعہ ۱۲ ایکٹ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۵۲ ع کا (متضمن
قرمیم قانون ادائے شہادت) تھی *

تنبیہ اس تصحیح میں ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ ع متذکرہ بالا
کی سطر کی شمار میں طبع مدرجہ اُردو گورنمنٹ کُرت مہالک مشرقی
مراہی *

+ یہہ دفعہ منسوخ ہوئی * و بموجب دفعہ ۲ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ ع کے

ایکٹ نمبر ۱۰ بابت سنہ ۱۸۷۳ع

قانون حلف مجریہ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۳ع

ایکٹ واسطے اجتماع قوانین متعلقہ حلف عدالت کے

اور واسطے دیگر اغراض کے

ہرگاہ یہہ قرین مصلحت ہی کہ عدالت کے حلف کے طریقوں اور اظہار اور اقرار صالح کے منعلق قوانین کا اجتماع کیا جائے اور عہدہ ہائے سرکاری میں حلف اور اظہار اور اقرار صالح کرنے کے باب میں جو قوانین ہیں انکی تنسیخ ہو لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہی *

۱۔ مراتب ابتدائی

دفعہ ۱ جائز ہی کہ یہہ ایکٹ قانون حلف

مجریہ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۳ع کے نام سے موسوم ہو *

یہہ ایکٹ تمام برتشی ہندیا میں اور جسقدر کہ

اُس کو تعلق رعایاے ملکہ معظمہ سے ہی اُن ہندوستانی

والیان ملک اور ریاستوں کی قلمرو میں بھی جو حضور

ملکہ معظمہ سے رابطہ اتحاد رکھتی ہی نافذ ہوگا *

یہہ قانون یکم مئی سنہ ۱۸۷۳ع سے عمل درآمد

ہوگا *

دفعہ ۲ قوانین کے احکام مندرجہ ضمیمہ منسلکہ

ایکٹ لہذا جسقدر کہ اُس ضمیمہ کے خانہ سوم میں

تصریح ہی منسوخ کیئے گئے *

دفعہ ۳ کوئی عبارت مندرجہ ایکٹ ہذا کورت مارشل کی کارروائیوں سے یا اُس حلف یا اظہار یا اقرار صالح سے متعلق نہ ہوگی جو از روے کسی ایسے قانون کے مقرر ہی جسکو حسب احکام قانون متعلقہ کونسل ہند مصدورہ سنہ ۱۸۶۱ع کے نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اختیار منسوخ کرنے کا نہیں رکھنے ہیں *

۲ — اختیار حلف اور اقرار صالح کرانے کا
دفعہ ۴ عدالتوں اور اشخاص مفصلہ ذیل کو اجازت ہے کہ خود یا بذریعہ کسی عہدہ دار کے جسے انہوں نے اس باب میں اختیار دیا ہو بانصرام اُن خدمات کے یا در اثناء عمل میں لانے اُن اختیارات کے جو اُن سے از روے قانون متعلق ہیں یا اُن کو مفوض ہیں حلف اور اقرار صالح کرائیں *

(الف) تمام عدالتوں اور اشخاص کو جنہیں از روے قانون یا برضامندی اشخاص اختیار شہادت لینے کا ہے *

(ب) کمان افسر ہر مقام فوج کو جہاں افواج ملازم ملکہ معظّمہ مقیم ہوں مگر بشرائط مفصلہ ذیل —
۱ یہہ کہ حلف یا اقرار صالح اُسی مقام کی حدود کے اندر کرایا جائے *

۲ یہہ کہ حلف یا اقرار صالح ایسا ہو کہ ہو جسٹس آف دی پیس برٹش انڈیا میں اُس کے کرانے کا مجاز ہو *

۳ — کن اشخاص کو حلف یا اقرار صالح کرنا چاہیئے

دفعہ ۵ حلف یا اقرار صالح اشخاص مفصلہ ذیل کو کرنا لازم ہی —

(الف) تمام گواہوں کو یعنی تمام اشخاص کو جن سے قانوناً کوئی عدالت یا ایسا شخص اظہار لے جسے حسب قانون یا برضامندی اشخاص ایسے اشخاص سے اظہار یا شہادت لینے کا اختیار ہو یا جو روبرو کسی ایسی عدالت یا شخص مذکور کے اداے شہادت کریں یا جن کو اداے شہادت کا حکم دیا جائے *

(ب) ایسے سوالات اور شہادت کے ترجمان کو جو گواہوں سے کیئے جائیں اور جسے گواہ ادا کریں *

(ج) اہل جوری کو *

دفعہ ۵۱۱ ہذا کی کسی عبارت سے یہہ جائز نہوگا کہ کار روائی فوجداری میں شخص ملزم سے حلف یا اقرار صالح کرایا جائے اور نہ یہہ ضرور ہوگا کہ کسی عدالت کے ترجمان مقررہ سے بعد از آنکہ وہ اپنے عہدہ کی خدمات کے انصرام پر مامور ہوا ہو حلف یا اقرار صالح اس بات کا کرایا جائے کہ وہ بدیانت اپنی خدمات کو انجام دیگا *

دفعہ ۶ جس حال میں کہ گواہ یا ترجمان یا اہل جوری ہندو یا مسلمان ہو یا جس حال میں کہ اُس کو

حلف کرنے پر اعتراض ہو اُسے لازم ہی کہ بجائے حلف کے اقرار صالح کرے *

• دوسری ہر صورت میں گواہ یا ترجمان یا اہل جزیری کو لازم ہی کہ حلف کرے *

۴ — نمونہ حلف اور اقرار صالح کا

دفعہ ۱ تمام حلف اور اقرار صالح جو حسب دفعہ ۵ کیئے جائیں وہ اُس نمونہ کے مطابق کرائے جائینگے جو کہ عدالت ہائی کورٹ وقتاً فوقتاً مقرر کرتی رہے *

اور جب تک کہ ایسے نمونے عدالت ہائی کورٹ کی حضور سے مقرر نہوں حلف اور اقرار صالح اُسی طور سے کرائے جائینگے جو کہ بالفعل مستعمل ہی *

تشریح — درباب حلف اور اقرار صالح عدالت ریگڈر رنگوں اور عدالت مطالبہ خفیہ رنگوں کے رنگوں کا صاحب ریگڈر حسب معنی دفعہ ہذا کے ہائی کورٹ تصور کیا جائیگا *

دفعہ ۸ اگر کوئی فریق یا گواہ کسی کار ورائی عدالت کا کسی ایسے طور کے حلف یا اقرار صالح پر جس کا پاس و لحاظ اُس قوم یا مذہب کے اشخاص جس سے کہ وہ متعلق ہی واجب سمجھتے ہوں اور خلاف قاعدہ عدالت یا شرم و حیا کے نہو اور اُس میں ایسا مضمون نہر جو کسی اور شخص پر مؤثر ہوتا ہو اداے

شہادت کرنا چاہے تو عدالت کو اختیار ہی کہ باوجود کسی عبارت کے جو قبل ازیں ایک دفعہ ہذا میں مندرج ہی اگر مناسب سمجھے اُس سے ایسا حلف یا اقرار صالح کرائے *

دفعہ ۹ اگر کوئی فریق کسی کا روایتی عدالت کا یہہ بیان کرے کہ اگر اُس طور کا حلف یا اقرار صالح جسکا ذکر دفعہ ۸ میں کیا گیا فریق ثانی یا کوئی گواہ کار روایتی مذکور میں کرے تو مجھپر پابندی اُسکی لازم آئیگی تو اس صورت میں عدالت کو اختیار ہی کہ اگر مناسب جانے اُس فریق یا گواہ سے پوچھ یا پوچھوائے کہ تم ایسا حلف یا اقرار صالح کرو گے یا نہیں *

مگر شرط یہہ ہی کہ کوئی فریق یا گواہ عدالت میں اصالتاً متخصّس اسلیئے جبراً حاضر نہ کرایا جائیگا کہ وہ ایسے سوال کا جواب دے *

دفعہ ۱۰ اگر وہ فریق یا گواہ اُس طور کے حلف یا اقرار صالح کو منظور کرے تو عدالت کو اختیار ہی کہ اُس سے وہ حلف یا اقرار صالح کرائے یا جس حالت میں کہ وہ حلف یا اقرار صالح اس قسم کا ہو کہ زیادہ سہولت کے ساتھ عدالت سے باہر لیا جاسکتا ہو تو عدالت کو اختیار ہی کہ کمیشن کسی شخص کے نام اُس سے حلف یا اقرار صالح کرانے کے لیئے جاری کرے تاکہ وہ شخص ایسا کرائے اور اُس شخص کو اجازت دے کہ

جس سے حلف یا اقرار صالح کرایا جائیگا اُسکی شہادت
لیکر عدالت میں بھیج دے *

دفعہ ۱۱ جو شہادت کہ اُس نہج پر ادا کی جائے
بمقابلہ اُس شخص کے جس نے کہ حسب متذکرہ بالا
اسکو واجب التعمیل ہونا اپنے اوپر تسلیم کیا اُس معاملہ
میں جو کہ بیان کیا گیا ہو ثبوت قطعی ہوگی *

دفعہ ۱۲ جس حال میں کہ وہ قریبی یا گواہ اُس
حلف یا اقرار صالح متذکرہ دفعہ ۸ کے کرنے سے انکار کرے
تو اُمیر جبر نہ کیا جائیگا لیکن عدالت اپنی ضرورتوں
میں یہہ بات قلمبند کریگی کہ اُس قسم کا حلف یا اقرار
صالح کرانا چاہا گیا تھا اور نیز یہہ کہ اُس سے پوچھا گیا
تھا کہ وہ ایسا حلف یا اقرار صالح کریگا یا نہیں اور
اُس نے انکار کیا معہ اس وجہہ کے جو کہ اُس نے اپنے
انکار کے واسطے بیان کی ہو *

فصل ۵ — متفرقات

دفعہ ۱۳ کسی حلف یا اقرار صالح کا نہ لیا جانا
اور اُن میں سے ایک کے بجائے دوسرے کا لیا جانا اور
کوئی بے ضابطگی جو حلف یا اقرار صالح قسم مذکور کے
طریق میں واقع ہو باعث ناجوازی کسی کارروائی یا
نا منظرری کسی شہادت کی نہوگی جسمیں یا جس کی
ہابت وہ ترک یا تبدیل یا بے ضابطگی وقوع میں آئی ہو

اور نہ محفل اُس پابندی کی ہوگی جو کہ گواہ پر راست بیان کرنے کے لیئے ہی *

دفعہ ۱۳ جو شخص کہ کسی عدالت یا ایسے شخص کے روبرو جسے از روے ایکٹ ہذا حلف اور اقرار صالح کرانے کا اختیار ہی نسبت کسی امر کے اداے شہادت کرے اُسپر واجب ہی کہ اُس امر کی نسبت راست راست بیان کرے *

دفعہ ۱۵ مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعات ۱۷۸ و ۱۸۱ کے معنی ایسے سمجھے جائینگے کہ گویا بعد لفظ حلف کے لفظ یا اقرار صالح کا بھی اُن میں داخل تھا *

دفعہ ۱۶ برعایت احکام دفعات ۳ و ۵ کے کسی شخص پر جو کسی عہدہ پر مقرر کیا جائے یہاں لازم نہوگا کہ اپنے عہدہ کی خدمات کا انصرام شروع کرنے سے پہلے حلف کرے یا کسی طرح کا اظہار یا اقرار صالح کرے یا اُس پر اپنے دستخط کرے *

ضمیمہ

(دفعہ ۲ کو دیکھو)

حصہ ۱ — قوانین مصدرہ پارلیمنٹ

سنہ اور باب	عنوان	تکستدر منسوخ ہوا
سنہ ۹ جلوس اجارج چہارم باب ۷۲	قانون در باب اصلاح انتظام عدالت فوجداری کے ملک ہند میں	دفعات ۳۶ و ۳۷

نمبر اور سنہ	عنوان	کس قدر منسوخ ہوا
سنہ ۳۰ جولوس ولیم چہارم باب ۳۹	ایکٹ بغرض اجازت اس امر کے کہ اہالی فرقہ کوڈیکر اور مورے وی تمام مقدمات میں چون میں نہ حلف لینا ضروری ہو اقرار صالح کریں	کل ایکٹ جس قدر کہ برٹش انڈیا سے متعلق ہی
سنہ ۳۰ جولوس ولیم چہارم باب ۸۲	ایکٹ درباب اجازت اس امر کے کہ وہ لوگ جو سپریمسٹ کے نام سے موسوم ہیں بجائے حلف کے اقرار صالح کریں	کل ایکٹ جس قدر کہ برٹش انڈیا سے متعلق ہی
سنہ ۵۰ جولوس ولیم چہارم باب ۶۲	ایکٹ نہ تنسیخ ایکٹ مصدرہ اجلاس حال پارلیمنٹ جسٹس ۴۰ عنوان ہی ایکٹ باب مراد کہ حلف اور اقرار صالح جو سرکار نے مختلف صیغوں میں لیا جاتا ہی اور کرایا جاتاہی: حسن وجوہ موقوف کیا جائے اور اسکے بجائے اقرار کرالیا جائے اور باقی مراد کہ جو حلف اور اقرار صالح بطور خود اور سوائے امور متعلقہ عدالت کے کیا جاتا ہی اسکا انسداد کلی ہو اور حلف غیر ضروری کی موفوفی کے لیئے دیگر احکام منضبط کرنے کے باب میں	کل ایکٹ جس قدر کہ برٹش انڈیا سے متعلق ہی
سنہ ۱۰ جولوس ملکہ وکٹوریا باب ۷۷	ایکٹ بااجازت اس امر کے کہ بعض صورتوں میں بجائے حلف کے اقرار صالح کی اجازت دیجائے	کل ایکٹ جس قدر کہ برٹش انڈیا سے متعلق ہی

حصہ ۲ — ایکٹ

نمبر اور سنہ	عنوان	کس قدر منسوخ ہوا
۹ سنہ ۱۸۳۶ء	متضمن اس کے کہ کمان افسر کو اختیار ہی کہ حلف لیا کرے	کل

نمبر اور سنہ	عنوان	کس قدر منسوخ ہوا
۲۱ سنہ ۱۸۳۷ء	در باب حلف اور اقرار صالح متعلقہ عہدہ	جس قدر کہ منسوخ نہیں ہوا تھا
۵ سنہ ۱۸۳۰ء	ہندو اور مسلمانوں کے حلف اور اقرار کی بابت	ایضا
۱۵ سنہ ۱۸۳۳ء	متضمن اس کے کہ عدالت میں یہ نسبت سابق زیادہ عہدہ دار غیر متعہد بھرتی کیئے جائیں	دفعہ ۲
۱۵ سنہ ۱۸۵۲ء	بغرض ترمیم قانون شہادت	دفعہ ۱۲
۱۲ سنہ ۱۸۵۶ء	ایکٹ جس سے یہہ مقصود ہی کہ جو قانون پریزیڈنسی فورٹ ولیم بنگالہ میں اس حکم سے چارہی ہی کہ محکمہ جات دیوانی کے حکام امدا مقبر کریں اسی میں اصلاح دی جاوے	دفعہ ۳
۷ سنہ ۱۸۵۷ء	پریزیڈنسی مندراس کے صیغہ مال اور عدالت میں زیادہ عہدہ دار غیر متعہد بھرتی کیئے جائیں	دفعہ ۲
۱۲ سنہ ۱۸۵۹ء	متضمن اس کے کہ پریزیڈنسی فورٹ ولیم بنگالہ میں بائیلٹ چھڑ کی عدم بجا آوری کار خدمت کے مقدمہ ات کی تجویز عمل میں آئے	دفعہ ۱۲ و ۱۵
۱۸ سنہ ۱۸۶۳ء	یہہ ایکٹ درباب کارروائی دفتر ماسٹر ہائی کورٹ فورٹ ولیم بنگالہ کے ہی اور نیز بموقر فی حلف ہندو اور مسلمانوں کے عدالت مذکورہ میں اور بتو مہم مجموعہ ضابطہ دیوانی بابت اجراء حکم نامہ جات عدالت مذکور بصیغہ اختیار عدالت ابتدائی کے	دفعہ ۹

نمبر اور	عنوان	کس قدر منسوب ہوا
۴ سنہ ۱۸۶۶ ع	ایکٹ مشعر اصلاح انضباط مدالت چیف کورٹ پنجاب و ممالک تابع پنجاب کے	دفعہ ۵
۲ سنہ ۱۸۶۹ ع	بغرض تقرر صاحبان جسٹس آف دبی پوس کے	دفعات ۷ و ۸
۳ سنہ ۱۸۷۱ ع	بغرض اجتماع و ترمیم قوانین متعلقہ کارور کے	دفعہ ۷ اور دفعہ ۳۸ کی یہ عبارت یعنی اور ذہنی منکر مدالت عالیہ ہائی کورٹ کے حاکم واحد کے روپر اس اسر کا حلف کریگا کہ وہ اپنے عہدہ کے امورات بددیانت انجام دیگا
۶ سنہ ۱۸۷۱ ع	قانون شریاب اجتماع و ترمیم ان قوانین کے جو دیرانی کی عدالت ہائے ضلع و عدالت ہائے ماہکت واقع بنگالہ سے متعلق ہیں	دفعہ ۱۳
۶ سنہ ۱۸۷۲ ع	ایکٹ بغرض ترمیم قوانین متعلقہ حلف اور اقرار صالح کے	کل
۱۸ سنہ ۱۸۷۲ ع	ایکٹ بغرض ترمیم قانون شہادت متجریہ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ ع	دفعہ ۱۲

حصہ ۳ — قوانین

نمبر اور سنہ	عنوان	کس قدر منسوخ ہوا
قانون ۳ سنہ ۱۷۹۳ء بنگالہ	قانون در باب سماعت و تجویز و انفصال آن مقدمات یا نالہات کے جو قابل سماعت عدالتہائے دیوانی مقررہ اضلاع و شہرہائے پٹنہ و ڈھاکا و مرشد آباد قرار دی گئیں	اُس قدر عبارت دفعہ ۶ کی جو کہ منسوخ نہیں ہوئی ہے
۳ سنہ ۱۸۰۳ء	قانون در باب سماعت و تجویز اور انفصال مقدمات یا نالہات قابل ارجاع عدالتہائے دیوانی کے جو اُن مسالک کے تمام اضلاع میں چٹھیں نواب وزیر ے سرکار ایست اندبا کمپنی کے تفویض کیا ہے مقرر کی گئیں	اُس قدر عبارت دفعہ ۷ کی جو منسوخ نہیں ہوئی تھی اور دفعہ ۸
۹ سنہ ۱۸۳۳ء	قانون بہ ترمیم بعض اجزاء قانون ۷ سنہ ۱۸۲۲ء اور قانون ۳ سنہ ۱۸۲۸ء اور متضمن احکام کے بنظر جلد تر اور قرار واقعی انفصال پانے مقدمات قابل تجویز حاکمان مال مامورہ بندوبست کے جو حسب قوانین مذکور عمل میں آئے اور بایں مراد کہ حساب دیہہ بچپر پیش کرایا جاوے اور سررشدہ مال میں اہالیان ہند کی ماموری کو زیادہ وسعت دی جاوے اور درباب دعوی مالکائے کے توضیح معنی دفعہ ۵ قانون ۷ سنہ ۱۸۲۲ء کی ہو	دفعہ ۱۹

